

کتاب فرماست روزگار
 در حسرت و نجات جهانان
 ہم اسم کہ ہے جو یہ دفتر خود
 ہی ہے بویں حق کلام کی
 سے فتنے فتنے اور سے غبار
 باطلہ بن سیر و نماں فریب
 زین اسکا مدین فضل کمال سے
 ہے دیکھنا اسے محبت کی آنکھ سے
 ۷ ثابثان زید شاد ہو بہر کی
 مازوہ باطلت عقل و شعور سے

دانشوران احسن آراء سے روزگار
 روشن ہوا جس ابرخ مناس سے روزگار
 فاق مسلم ہے سکن عفت روزگار
 کیون کر نہ ستر ہی ہو زنجار سے روزگار
 ہو شد بہ بھر زکس شہادت سے روزگار
 نفاہ شگفتن گہا سے روزگار
 حرف و دانش و خد و انوار سے روزگار
 محل نشین ہے شاہد بیدار سے روزگار
 مفت فطرت لطیف تماشا سے روزگار
 آراستہ بولب مرابا سے روزگار

یہ وہ کتاب ہے کہ جیسے ہم نظام
 دیکھے بغور و پورے مینا سے روزگار

کس نام ناکام نظام خلاصہ الامور عالم ہے ناظرین ہوشمند و شائقین دانش پسند کجذرت والا
 برحق قصد ہے ہزار ہے کہ عرصہ دراز سے بہ زاوہ بکسین حوالہ ناکامی انخاب نزلت بن و پور
 باوجود دانش زالی نام روشن ہوئی ہر ماہ کر کے جمع کے مانند خاموش رہا نہ مولیٰ یہ ہوا کہ کوئی
 قائم حال ہے جہان میں انجام خود و عدم برابر ہے۔ ول زاد کو جہ کہان باجم جان بیا کو انہیں
 کہ مصرعہ دل سے نزع عالم کی ہو گیا عالمی نظام اتفاق بن اور بیل باکلن جو کیا جائید عالم میں ملوایں
 پر ہوا وہ دلی کا بیا زیندہ بن و باجو کہ اس طرح نہیں او کہ کیا مطلب کمال جو حرکتی عرص سے پہنچات
 کا ہے کیا کر اوتھ کے حال غماں بر سرست ۱۱۱ و کہ جوان کے جان بلب جو بچا نام زبان بکلم باقین
 و زبان کو کثرت زمین و یکہ کہ یہ شعر زبان تنہا و میت و کسکو کہا و ان اپنی طبیعت نامی تیر زبان
 فصول کرانہ میں قدر بہرین ۱۱۱ مگر خود کہ مگر باطلت پادار اگر زبان کے متخا میرا آباد شہر کی

ہوگا جس انسان کبسنہ اور ذلیل بن جائے اور خیال کہ جس جذبے کی تولید ہوتی ہے اگر
بالفحشہ کے تحت کو مضرب کرتا ہے توخل اور بڑنظامی جو بدگلی کا نتیجہ ہے تمام ملک میں پہنچاتی ہے
بیشک آفتاب ہے اور کی روشنی مستقیم کیساں اور قائم ہے اور خیال نہا ہے سے مشابہ ہے جو چمکتا ہے
تم نہیں چلتا مگر بقاعدے پروردگار نے انسان کو قوت عقلیہ ایسی عنایت فرمائی ہے جس کے
اسے اپنی حقیقت اور دوسروں کی کیفیت بخوبی دریافت کر سکتا ہے اس لحاظ سے اس کو چاہئے کہ
بہ محبت و عجب کارخانوں کو نظر غور سے دیکھے اور باہمت اور فوائد اور توجہوں کو دریافت کرے یہ وہ
ماہرین معروف نہوں بلکہ ہمیشہ اپنے ولین یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ خداوند تعالیٰ نے ہر ایک
کو وہی شعور بنایا ہے اور ہم یہ بات فرمیں ہے کہ اپنی قوتوں سے ہمیشہ اس کے خاص خاص
کے زمین چونکہ ہم باتیں مخلوق میں اسوجہ ملکوانی اوقات عزیز حیوانات بے تیر کی طرح نہیں کرتی ہے

یادہ اگر یہ سب بات انسان نیست

فی حق جس می آدم و حیوان ادب است
الی حالت اور حیوانات کی ہی نہیں ہے عقل سلیم اسواسطے عطا کی گئی کہ خیالات فاسد سے محفوظ رہے
وہوس کے برخلاف عقل صالح نہایت عمدہ نصیحت کرتوالی ہے ہمیشہ سچ باتوں اور نیک کاموں
کے لئے ہے پس میں یہ بات فرماتا کہ بہت ہنسہ و رے کہ ہم دنیا میں کس مقصد کی واسطے
ہوئے اور دنیا سے کیا معلق رکھتے ہیں اور عقیقی میں ہماری کیا حالت ہوگی

نہ نادوم نہ مخزون نہ خاتم نہ گردون
اگر فائیم چیست ابن تنورستی
نولہ نہ دارم نفس می شمارم
یہ نظم نہ معنوں چہ منہستم من
وگر بنفیم از چہ نامیستم من
اگر سازیمست نیم چہیستم من

جس لئے آدمی کو علم عطا کیا گیا ہے وہ علم ہی نہیں ہے بلکہ اس کی زندگی کی حفاظت اور اس میں کا بندوبست
کے لئے اس شخص کو انسان کے طور طریق اور دستورون اور عقل کی ترقی سے واقف ہونا اور خاص
علم و دانش کو ترقی دینی چاہئے جو پڑے سے آدمی اس کے زانوں اور تمام مملوین ہوو وہ ہر واسطے
عمدہ ہونے میں ملکوبھی اوس طریقہ کی پیروی ضروری ہے جس کے ذریعے سے وہ نہوں نے بڑی بڑی نعمتیں
پائی ہیں صرف دولت اور طاقت اور کیلانی ہماری پیدائش کا خاص ثمرہ نہیں بلکہ عقل کی تربیت
ست اور علمی استعداد کے مقابلہ میں وہ محض نیل اصل ہے جو لوگ نہایت علم و دانہ ہو گئے اور نہوں نے



جو باطن اپنے علم و عقل کے زور سے پیدائش و ادائیگی نصیحت کی نہایت عمدہ باوجود کہ باطن جو عقل اور
 معیشت اور کمون میں اتنی اپنی عقل کی قوت سے اور کمون مخلوق کی استقامت و حکیم کا قول ہے کہ جس طرح لڑائی کے
 وقت لوہا سوئیے زیادہ کام آتا ہے اور سطح عقل ہر وقت اور ہر حالت میں سوئیے زیادہ کام آتی ہے
 قدیم ہوشمند و شیخ ہماری طبیعتوں میں علوم و فنون کے شوق کا تخم بویا اور فطرت میں کمال سے آگاہی
 حاصل کرنے پر انکسار کر کے آسمان اور ساری زمین کی طرف ہی اپنی توجہ مائل کی اور وہ علم و حکمت اجماع و کیا جس کے
 ذریعے سے ہم آج کل علمی کی حرکت دریافت کر سکتے ہیں جسے آدمی ایسے ہونے میں جھگو بھل ترقی کی
 خواہش نہیں بلکہ وہ عقلی باتوں سے محروم ہونے میں اور خود ہی بہہ خیال کرنے میں کہ ہم کسی قسم کی
 ترقی و تخیل نہیں دیکھتے زمانہ بہت جلد گزرتا جاتا ہے اور دنیا میں ترقی روز افزون ہوتی جاتی ہے نہایت خیال
 میں ہی بہت ہی ترقی و ترقی آتی ہے اور آئندہ بھی اتنی ترقی و ترقی ہوگی اس کے وقت
 حال پر قائم نہیں رہیں بہت ہی ترقی و ترقی ہے تمام چیزوں کا اٹھنا کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ
 کسی چیز سے نہیں ہر کس کا وقت سے تمام باتوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے مگر وقت کا کچھ بھی نہیں کہنا
 نہ کہ جسے آج کل اس کی ابتدا پائی اور نہ اس کی انتہا کیسے خیال میں اتنی عقل اس کے آگے بڑھتا ہے باوجود اس کے
 ساتھ رہتا ہے انوس اس کے پیچھے ہوتا ہے جسے اس کو دوست بنایا ہے اس کے دوستوں سے بخیر ہو گیا
 جسے دشمن بنایا وہ اپنے دوستوں سے بھی نا اہد یا اگر آدمی ہم میں سے اپنے اپنے خیالات کے موجب
 آسودہ ہونا چاہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ ہم اپنی عقل کے زور سے مراد پر پہنچ جائیں گے لیکن اگر
 بخیر و نیکوئی کے کچھ نصیب نہیں ہے
 فوائد سے معلوم ہوئے ہیں اپنے اجداد
 جیسے اپنی سلطنت کو قائم نہ کر کے
 اگر اب موت کا وقت سر آ رہا ہو
 اور برتنہ ہی جاتا ہوں
 ولین ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ میں
 بڑا بڑا رہا ہوں لیکن ہمارے نزدیک وہی آدمی خوش ہے کہ جس کو کچھ بھی کام کرنا باقی
 جو موت کے واسطے ایک ہی جہان نہیں رہتا ہر روز مرے کے لئے تیار ہے جسے وہ کچھ
 کیا صاحب زندگی و بچہ و وہ ہے فروغ آفتاب زندگی و جوانی ہارون کی چاندنی ہے تھلا
 میں اور چائیکا اور عیش کی پیران ہی مجھ اگر تاج پور دین کی شہر عید شباب خوب ہوا جو کہ



اگر سیر اور تفریح کیا اس زندگی میں ہم مسافروں کے مانند ہیں اور دنیا میں رہنا ایک
 دو ٹوکت بننے کے برابر ہے جو کتنا ہے وہ سونا ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ
 بطح آئین بند کر لیتے ہیں اور بیاضہ سونہ کہو لکر سیراب ہونگی ابد پر خوشی
 ہو لکھت ہے چنانچہ امتیاز صبح سیراب از روشنہ دل کے شود کامیاب نہ
 سکے واسطے نہیں بلکہ تمام چیزیں ہر ایک آدمی کے لئے پیدا ہوئی ہیں پر انسان کو
 عقلی نعمت عطا کی گئی ہے جس کو شخص اپنے دل کی تہذیب کر گیا اسی کو غرور تک حاصل ہوگا

موت و

ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک کا کام کے واسطے بنایا ہے
 اور کہ بے خوب ورثہ دنیا میں

یہ شخص نہایت ہی بڑھاپے سے جو عمر مصافح اور بہرہ قوتوں کو اپنی طرح کام میں نہیں لاتا
 کہ کہ اپنی بہت بڑھاپے میں جس تک کسی شے کی واسطے خوش نشکر میں پس کیونکر کرے اور کس کو مل سکے

فرو

اور وہ ہی دینی تھی نو بنانا تھا جاہم نے انسان بنا کے کیون مر رہی تھی خراب کی
 وہ بھی اودھا کا ایک قول ہے کہ اگر ارادہ ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور پیدا ہو جاتا ہے اگر ہم
 کسی کام کی واسطے کوشش کریں تو وہ ضرور پورا ہوگا کا محنت کا ثمرہ ضرور حاصل ہوتا ہے اور ہم اس
 نیا بن مر رہا اپنی ہی ترقی کی واسطے نہیں بلکہ اور مخصوص فائدہ رسائی کے لئے ہی آئے ہیں

فرو

روہ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو اور نہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ ہے کو بیان
 مٹی کی باغیچہ اور بیان کی مختلف صورتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ کی ہرالی اور بھائی دیکھنے
 میں واسطے بھلا زمانہ اس کے مقابلے میں رکھنا چاہیے کیونکہ تیز رفتاری ہمیشہ نسبت سے خلق کرتی ہے
 بندہ کا حال کیونکہ معلوم نہیں بالخصوص زمانہ حال میں بہت کم مصروف رہتا ہے ماضی کا خیال اور
 نیند کی فکر بھی اس کی اوقات گزرنی ہے ہمارے جذباتوں میں سے خوشی ہے اور غم محبت اور نفرت
 پیدا اور خوف خوشی اور غم مٹی سے خلق رکھتے ہیں خوف اور امید استقبال کے مطیع ہیں اب محبت
 اور نفرت باقی رہی اگرچہ زمانہ حال میں شامل ہیں مگر انکو بھی مٹی میں داخل کرنا چاہیے کیونکہ باعث
 پیچھے سے پہلے ہوتا ہے جو کہ اس زمانہ کی صورت ہے وہ اسی کا نتیجہ ہے پس خواہ مخواہ لازم آیا کہ خواہ ہم

عین میں ہوں یا بصیرت میں ان کے ہر احوال ضرور دریافت کرنے چاہئیں تاہم کا وہ
 سوئند و کار آوے جس میں بہر بیان ہو کہ نفس ناقص کی ترقی کسطح ہوئی انسان کی اہمیت بہت
 بندہ سچ بتی گئی کس سبب ایک عالم دوسرے کے بعد آتا اور کس صورت میں علم اور خیال نے جو نقشہ
 روشنی اور سیما ہی ہے اُسے بنے کہاں کسطح علم غارت ہو گیا کیونکہ فنون نے بہرہ لیا اور کہا
 کون سے انقلاب عقل کے عالم میں ہو اگرچہ پورے اور زلزلے کے حال سے واقف ہونا اور فساد و فتنہ
 تو علوم و فنون ناواقف رہا ہی مناسب نہیں اگر اہتمام کرے گی تے ریاست سے تو ترقی کرے گی
 فہم و فراست ہی سوئند سے کہنے اور کر کے وہاں نہیں ترقی سے نمونہ ہمیشہ نصیحت سے
 ہونا ہے سپاہی لڑائیوں میں ہوتا ہے اور معذور تصور ہوئی عقل کی سچ کچھ کراؤ سنا دیا جاتا ہے اس
 صورت میں طریقہ حیات جو فقط تصور سے عرصہ کہتا ہے اور طریقہ عملی بہت قریب لگا ہوا ہے
 بے سو کے نو ہمیشہ ہر ایک دیکھنے میں نہیں آتا مگر جب فنون کا شوق ہے وہ ہمیشہ دیکھ سکتا ہے
 فن کی بدولت کیا کیا ہوا اور میں کس درجہ تک پہنچا کیونکہ صناعت کی صنعت امتحان کا کوہِ بڑا موجود ہے
 جب کسی کے دیکھنے سے اُنکے باقوت تخیلہ بر اثر پیدا ہوتا ہے تو نفس میں خود صنعت نمود کو آشکار کر دیتا
 اہتمام سے تصور کا اصل کام شروع ہوتا ہے ہم سے تے صورتیں اپنے علم کی افزائش کرنے میں آتے
 شاید وہ نفس پر یکن تارے جو انسان کے نزدیک غارت ہو چکا تھا جہ اور کچھ نہیں تو اسے وقت کو
 پہلے زمانہ سے ملنے میں ترقی دیکھ کر خون ہونے میں یا منہل دیکھ کر گلین جو ذرا غور کیا جاتے
 نو اس منہل کا نظر آجائے ترقی کی بسم اللہ ہے جو چیز دیا میں آتی ہے او سکھو ہر دم اپنے قدر والی
 تلاش ہے اور شہرت کی جستجو جس سے کا قدر دان پیدا ہوا و کا وجود و عدم برابر ہے اور کچھ نہیں
 ستہر ہو وہ بچک و انشاؤ کا لعل و دم و راویہ عدم میں مستر انسان کی طلب میں سرگرم رہتا
 وہ سے ہی خود اسکی طلب میں ہمیشہ مصروف ہوتی ہے دریا ہی جستجو میں بہاؤ سے سب کرنا
 اور جوش و خروش اظہار کرتا ہے کہ کاش کوئی غواص پیدا ہوا اور میرے موتیوں کو جہر ہوں کہ
 ہمارے باقوت اسی لئے جگر خون ہے اور الماس نے اسوا سے کئی کہانی ہے کہ اس قیدگیں سے
 رہائی دینے والا منہل میسر آتا ہے جاہ کے ولین بھی جاہ سماں ہے کہ کوئی تشنہ لب سب چادر وارہو
 تشنگی فرم کرے آئینے کو انہی سبب حیرانی ہے کہ کسی صورت آشنا سے کی صورت روت ہا ہی نصیب
 علم اسی تلاش میں ہے کہ کوئی قدر دان مجھ سے نفیس ہائے ہر اسی فکر میں ہے کہ کوئی اہل جو
 میرے دم سے نامہ اوٹھائے و فرو کرنا ہے کشش و دونوں طرف جا بہ اہت و تو کی طلب میں



وہ ہے تیری طلب میں تو اس شخص کے برابر دنیا میں کوئی نادان اور عاجز نہیں جو یہ سمجھ کر تو سن
 دے کہ علم میری قسمت میں نہیں محنت وہ چیز ہے کہ محال کو ممکن کر دیتی ہے اور مشکل کو
 آسان بناتی ہے محنت تو کبھی بھی محال نہیں ہوتا اور محنت سے سب کچھ ملتا ہے خود نہ بھڑکا کر کہہ سکتے
 تیرا یہ کہ بود گدستہ گرد و خاک کایت حکیم ارشاد طالع ہے جب علم نجوم حاصل کر لیا تو یاد کر دے خیال
 کہ اس علم سے جو میری قسمت میں نہ ہو فوراً راز کچھ کیسکھو دیکھا معلوم ہوا کہ عالم طالع میں تقدیر نہیں
 مہلت ہے نہ افسوس کیا اور سب کام ہر اسکو مقدم ہاں کہ تحصیل طالع میں بہت عرصہ صرف ہوتا ہے
 ہی نہیں کہ کمال پہنچا کہ اپنے محسنوں پر سخت اور فحش ہو گیا اور حکیم کا قول ہے کہ جو چیز انسانی
 قسمت میں نہیں وہ بیشک محنت و کوشش اور سعی و تہجد اور جہد و مجاہد سے ہرگز آسکتی ہے کسی کا یہ شعر
 محنت کا کیا نہیں صادق آتا ہے نہ شعر و نثر کی توجہ تو آسان و آسان بتائی تو مشکل نہایت نہیں
 بات ہے نہ ذکر و نصیحت اور صاحب ملک تحصیل علم پر بظن توجہ نہیں کرتے صرف سر و سرکار اور تاج تانے میں
 اپنی اوقات ضائع کرتے ہیں اسکا اعلیٰ سبب یہ ہے کہ ان رہسوں کے بہانی بند اور کامدار اور مختار اور وزیر
 اور دیوانہ اور اہلکار وغیرہ ہرگز نہیں سمجھتے کہ میں و امیر کچھ بھی پڑھنا سیکھیں اور دماغی عقل و ہوش نہ ہاں
 چند شام کہ اگر میں کو کھانا پھر سستا آجائے گا اور تھوڑی بہت عقل پیدا ہوگی تو وہ ہمارے قابو میں کیوں
 ہے؟ یہ لوٹ کے مال کہ ہرگز نہ کہہ سکیں اگر کوئی کوئی رئیس بر تقدیر کسی مصلح و مسرت سے حکم دے
 دے کہ بڑے اور کھانا نیکو ایک آدمی لشکر کرنا چاہتے تو یہائی عرض کرتے ہیں کہ حضور ایسا جبار
 ہے کہ اس کی عمر کیا ہے ہم پر تو اس کے کہانے ہیں اور کہنے کے دن میں مختار کا عرض کرتا ہے کہ ابھی
 آج بڑا ناخوش ہیں ان دنوں خزانہ میں روپیہ بہت کم ہے کوئی بڑا نا صاحب کہنا ہے کہ آج کیا
 ہے؟ پتہ ہنسنے میں بیڑا تھا کوئی خیر خواہ بیان کرتا ہے کہ خداوند اگر آپ لوگ خود پڑھنے کہنے کی
 توجہ فرمائیں گے ہر دم لوگ کس کام آئیں گے حاصل یہ ہے کہ مس تو اپنی اپنی بولیاں بول کر بات
 دیتے ہیں اور اس سجادہ کے کاہن یا کھانا مفت میں ملتا ہے کار و بار مڑے اور اتارے ہوئے

فرد

کہ کہہ رہا نام میں ہر ملوایا اور کچھ تو کھیل خاک میں بہت کو ملاو با
 ت کو یاد رکھا جائے کہ چھوٹی تو تحصیل علم کے لئے ایک بہت اجبارانہ ہے ہمیں شہا عقلی و جسمی
 جمع ہونے میں نہیں اگر اس عمر میں ہم تحصیل کریں تو یہ ہرگز نہ کر سکتے ہیں کہ ایک وقت میں اپنی محنت
 دے دے کہ یہ شہادت ہے کہ ہرگز نہ کر سکتے ہیں کہ ایک وقت میں اپنی محنت

جوانی میں ملا سمل کرنا چاہیے تو فی الواقع اور دھقان کے مشابہت میں جو فصل پر یہ بات یاد کرنا ہے کہ
 سینے تخم ریزی کا وقت طالع کہا ہے اور جبکہ اگر لوگ فصل کاٹ کر ذخیرہ جمع کرنے میں اس وقت وہ بیج
 بونے باٹا ہے شاید کہ اس کے گوشت میں کچھ سڑی نمایاں ہوا اور کچھ عورت کے لئے بیج شربت ہی کے
 لیکن انصاف کے یہ کیا ہے بیج خیر سر کا موسم نمودار ہو جاتا ہے ہلا اور سرد ہوا اور مکو خراب اور سرد
 کر دانی ہے ایسا ہی حال اور شخص کا ہے جو چھوٹی عمر میں خواب غفلت میں بیہوش رہا اور جوانی میں علم
 سیکھنا شروع کرنا ہے لیکن پیش اورین کہ اس کو علم میں اس قدر سرمایہ حاصل ہو جا جس سے وہ
 سرخید ہو جاتا ہے بھارت کہتے جاتی ہے ماضیہ ناما رتھا ہے اور قبر میں ہاتھ لگا دیتا ہے دوسرے
 آئینے وقت تم کو کس کے کہیں گے ۱۰ اسے تم کو فائدہ جب ہم نہیں ہے اگر جوانی میں ہی علم کیلئے توفیق
 کرنا شروع نہ ملا تو اسے ہم عمر میں چھوٹے خرد سالی کو علم کی طلب میں صرف کیا ہے ہمیشہ بات دور
 شرمندگی اور بھائی شہر کی جو کوئی کہ جابل اور ناخواندوں پر نرنگی حاصل کرنی چاہیے اور کھوٹے نام پر
 تربیت کے حامل کو نہیں کو سن کر اسے استدعا اور عقل و نحو تحصیل کتب اور مالوں اور فائزوں اور ایسے
 اور مفلوک فیضانِ جنت سے حامل ہوتا ہے جوان ہاتھ سے محروم ہیں وہ جابل رجائے میں کرنا
 ابھی مٹی ہے اور کیکو کابل نہیں ہوتی اس باغ سے انسانوں میں اختلاف ہوتا ہے چنانچہ ایک آدمی
 سنی ہے اور ایک چرائی پس انہیں ایک تربیت یافتہ ہے اور دوسرا تربیت یافتہ گراں میں دونوں
 وہی ایک انسان میں اس لئے ممکن ہے کہ ہزاروں گنوار اور دیہاتی ایسے گذرے ہوں کہ ان کو خدائے مہربان
 عقل نشی ہو جیسی حکیم اسطو کو مل ہی اب کوئی پوچھے کیوں اسطو تو بایک بکھر ہوا اور دماغی مذکور
 جہالت ہی میں رہ گئے کہ ان کا نام و نشان ہی باقی نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ اسطو نے تربیت
 باقی ہی اور انہوں نے نہیں باقی اسطو نے حکمائے گذشتہ کی کتب و تصنیفات کو ملاحظہ کیا اور ان
 گنواروں کا شکاری بن کر گزاری اور اسی حالت میں رہ گئے اسطو کے اندر تحصیل کتب وغیرہ برا ہے
 آج کل تو شاید وہ گنوار اسطو سے بڑے بہت بھانے سینے کی کہتا ہے کہ گنواروں اور غریبوں
 دین و فضل سے کون آگاہ ہوتا ہے وہ مائدہ لون جواہرات کے میں جو سمندر میں شہر میں اند
 پوشیدہ یا اندازوں و ثبوت دار ہوں کہ جو حقیقی ووق میں حقہ میں وٹان کسی کا کہہ

مؤلف

کیا یہ علوم اولی و انانی

کب غریبوں سے تربیت پائی

تو میں طامس میں کاشانی

دشت و صحرا میں کون ابھوتا

اہل یونان نہایت کچھ انوار سے آگاہ تھے وہ اپنے بچوں کو تربیت کر میں ہمیشہ کو شہنشاہ کرتے رہتے
 چنانچہ بادشاہ فلپس اپنے فرزند ملتان سکندر بروی کی تربیت کیواسطے ارسطو کو مقرر کیا اور
 جیسی تربیت سکندر اس حکیم اعظم سے پائی سب پر غریبیوں سے، محتاج بیان نہیں حکایت ہندو
 میں شہاب الدین شاہجہان اور شاہ نہایت پیدار غرور و انا اور جماعت شمار و توانا گذر رہے ایک روز
 سعد اللہ خان وزیر نے کہندوسان کے وزیر یونان اس طرح کا صاحب علم قتل اور قوی استعداد اور فضل
 فیض کی ہم نہیں کہتے دور کوئی وزیر نہیں گذر رہے شاہجہان کے مذکور کیا کہ اگرچہ وہ بعدی کا منصب
 وزیر ابراہیم کے لئے مناسب ہوگا کہ خیال میں اسکی بیعت کو فنا نہزادہ کہتا ہے بادشاہ وہ وقت فرمایا
 کہ اسکا جواب کل وہ تھا بعد اس گفت و شنید کے سعد اللہ خان اپنے گھر گیا اور بادشاہ نے اپنے ایک
 مؤرخ مستند کو ہر ایک شہزادے کا عذیرہ بنے بیجاوہ پہلے شہزادہ داراشکوہ کو خدمت میں گیا بعد اس آداب
 ماوریکہ تمسک ہو کہ فی الحال غلہ گراں ہے بازاران غمزدہ سے نے کہا یہ حال کسی نبال سے یوجہ ہو
 گذار چکا کہ ان دنوں کہ قفس بھان حاضر ہے جواب دہا بخشی موح سے بخشش کرو بعد اس شہزادہ
 کہ پہلا اگر کین دولت اور خواہن سلطنت سے کون کون اسیر اس ریاست کے خیر خواہ جان سار
 اور نہ فی طلب میں زمانا کہ بہ حقیقت، مایوسوں سے دریافت کرنی چاہئے پھر عرض کی کہ تمہاری
 غلامی اور دور دور کے ملکوں میں کون کون عال اور موہ عادل اور دوسرے بادشاہوں کی غلامی
 کیا کیا چیزیں حال میں ارشاد کیا کہ تینہ انعامات و فائز عطا اور خفیہ نویسون سے بوجہا چاہئے بعد
 اس کہ ملکوں کے وہ عظم شہزادہ دوم سلطان شجاع کے پاس گیا اور کو بھی بطرح آزمایا اس امر میں
 کہ اپنا یا پھر شہزادہ سوم صاحب دوا
 بیج بوجہا اسے پر قسم کے نایاب بلکہ ہر ایک
 فوج فی الحال بھان ہے اور فلاںے فلا
 اور دوسرے ملکوں میں اور فلاںے شخص نہ کہ
 اور رعیت پر دور و عادل، اور فلاںے بادیرت اور
 نوزان کی بہ حقیقت و نیکسان کا یہ احوال
 اس سے بہت راضی ہوا پھر شہزادہ چارم محمد اور کے
 اسے شہزادہ اکبر داراشکوہ اور ملکہ اودہ دوم شاہ غلام
 نقشہ نظر آس تحقیقات کے بعد اعلیٰ حضرت نے شاہ

دراوس سے بھی وہی سوالات کئے
 جواب اس کے مقدمہ کو مہون آتے کا
 چند بیات میں جا کر بیان کیا

اگر یہ دوس کا شریف لانا کس طرح ممکن نہیں مگر اس عقیدت مند کی رضا جوئی و دل
بھری حال تو نظر سے یہ کہہ کر شوخ و خن میں نے غل مجسم سے رخصت ملک کی دربار پر

فات سے بھی دور اک ملک سلیمان اور یہ
ہم من و بوائے جہان کے وہ پریشان اور یہ

بیان جہان چاہیے وہی زمین رسا سطح گذارش گوید عاصیہ کہ شوخ و خن میں دربار شاہی میں پیشہ
بصورت انسان مانوس کرنا تھا اوس روز جدم کہ غل مجسم سے شرف رخصت حاصل کر کے فرو گاہا جن
تشریف لایا باہر بشری جم سے لکھو کیا اور صورت اعلیٰ اختیار کر کے چند دن میں ایک قوی
کیا عظمت خانی بدن برجا و تہیر بازوؤں پر مٹا کیے اور کیا گی بسوت کو قاف نہ گرم ہر

وہ اور نے بن مرع لکھدیں گیلان
کبھی گرم جولان ہوا شیل برقی د
بہیں صحت سے تندر

اگر میں ایک ساعت میں کوہ نور نشان پر چاہیو تو فریاد روزگار سے ملاقات حاصل کی ا
خیرین طیفین کی گفتگو ہو گی فریاد روزگار نے کہا کہ اسے سراپا تصور دین میں شریف

اعلان ہوا غیبت کہ ہر سو میں بلا خیال تو آیا ہر فرد پس از درون راز آن سرور قامت ہر منزل آمد
تلاش چندین انتظار آمد شوخ و خن میں نے کہا حضرت یہ کیا ارشاد فرماتے ہیں ہر مواف

کچل سے جو دو تن کو بیلاب کہ نہیں + چیت ہم پر بند آوے اگرچہ کہ زمین خدا نہیں
آپ پر توبی و توبی کا سبب کہ امور سلطنت جس شخص کے دم سے وابستہ ہوں اس کے لئے ذمت ممکن

ہیں ہر فردی نیاز منزل سوزی فراق سے داغ تھا مگر کوئی موت ایسی نظر نہ آتی تھی جس سے
مانگ رسائی ہوگی مواف نہ آیا میں توں سے نہ کیا یہ تھا نہ کہ ذمت کا و سلطنت غیر ممکن ہے

روزگار نے جواب دیا ہر فرد زمین تابع و سیخ راہ تو باد + سیر و وزارت مقام تو باد +
زمین رہا وہ کیا کہنا ہے ایسی عذوبات کہی کڑاں نہیں ہوگی سب امور سلطنت سے منسک

اگر نہ ملی اگر تھی تو ضرور آج تک کئی بات شریف لائے ہوتے اسلئے اب و مکاری فی مارج میں ہی
تھا ہی ہاتھ سے جاتی ہے قطعہ + روز و مل دو سہاراں یاد باد + یاد باد + یاد باد + یاد باد +

ان ملک انداز یاد میں + زمین و آسمان یاد باد + یاد باد + یاد باد + یاد باد + یاد باد + یاد باد +

نے کہ اس کنگو سے میرا بیٹا طلب تھا کہ اسے بنسب وزارت کا افتخار سطور جو بلکہ عہد عمری
 تھا تو زائد روزگار نے کہا ماہ و باب آپ تو خود بیٹے میں اور الزام ہمارے سر پر ہی اور یہ تقریر سے
 یہ طلب تھا یعنی میں جانتا ہوں کہ کبھی کبھی آپ اس طرح تشریف ارا فی فرمایا کریں تو میرا حال
 ویش بہت بہت نہ اس طرح ہی نہیں کہ گاہے گاہے دم دم خطہ خطہ میں گاہے گاہے
 نہ اسکو اور طرف کیوں نہ تھا مال فرماؤں شاہد اور وزیر اعظم جو تیس بدو عقل بہت تیر ہو گئی ہے

موقوف

میں زمانے میں گر حاصل مشور اسکو رہنے دو ہمیں ہم نو دیوانے ہی ایسے ہیں

نہیں سے کہا جاب رات دن کے کبھی ٹوک سے دم بہ فرات بہن کو کون کو عقل عیسیم کہنے
 پہنچے ہو گئی ہوش و حواس کہا تنگ ہوا ہے میں میں سے اپنی جان دیوانوں میں تالی کی ہے
 ہنس شو بر عمل کر یا پتہ جو دیوانہ باس تاغیر نو دیوان خورند آنا کہ عقل میں علم روزگار ہیش
 و زگار نے کہا کہ میرا ہی نہیں ہے اس عالم نہانی میں ہر دم و خشت و جنون مونس و ہم سے
 دیوانگی میں ہی ایک عیب کیفیت دیکھنے میں لئی ہو و کو بند و مان علم دیوانہ می خورند
 دیوانہ عہد عہد و علم ماسے خور و آخر کار انتہا کے درجے پر دیوانہ بجا خود ہوتا ہوا ہمارا دل سے
 ہی صلاح کرنا اور ہم مضمون اس بیت کا ادا کرنا پتہ نہیں عقل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو و خوب
 کہ رنگی جول نہیں گئے دیوانے دو و گر الخورند کہ آج خجہ و اما سے اجابت سے زمین ہوا جو نقد کی
 نہیر سے نہیر ہم با ہم شو اور شکام فراق ایام و سال سے بل گیا فر و ہزاران خورند
 کہ تاخیر در صفت کو حیرت نشاند بہ کہہ کرانی جگہ سے اوٹہ کھڑا ہوا اور شوخین رستہ
 بن گیا ہوا بہار ہے برابر نہالیا اور کہا کہ اسے یا رنگ اس عہد عمری میں بہا تار کر
 و صفت کیوں کہ دستیاب ہوئی ایسے نصیب کہاں کہ صرف باو بسید ملاقات ہے غرض کہ میں نے
 خوش ہو بلکہ کہہ نہ کہہ طلب حیرتے کا ہی طلب با ضرورت حال ہو گا ہوا صفت اسے میں آپ میری
 ملاقات کے لیے پیجا ہے یا کسی نے کسی بات کے لیے و وزیر نے کہا کہ میرا مہر بنونا و دیوانوں کو
 ولایت کرنا ہے درجہ اول مصرتہ اول سے متعلق ہے اور درجہ ثانی مصرتہ ثانی سے حضرت میں سے
 و وزیر نکالی ہے جسکو تیر ہدف کہنے میں لئی گئی نہ میں آپ سے دور رہوں اور نہ آپ مجھے مدد میں
 ہیشہ کے لیے کہی طور پر ملاقات کا سلسلہ جاری ہوا اور یہ نیاز مند پر روز بہ روز حاصل کرتا ہے
 رفیق ہٹانے دینے نسخ سے شب و مال و دینچ کیے کہ نہ روئے سحر کیلے و فرزانہ روزگار نے

اسے شعور سراپا شعور نری نقر سے نہ شیخ ہوتا ہے کہ میری گوشہ نشینی میں بیت طبع ہو یا بصحت میں بیت

درد

درد نام و عیسیم صحت ہے رطین سرد کتاب کرو دام یک مصرعہ غیاثی استیحتات

اگرچہ شعور نری زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہی جسکے سبب اہل دعا پر عقل و فہم کا رگ ہو کر دل
 غور کیا ہے کہ کوئی تازہ واردات سر پر آنوالی ہے مولف نے تینے تو غیر کوئی بنائی نہیں ایسی
 یا بہرہ دہر کیا ہے دل زار ہلراہ قوت و اجمہ کو نرقی ہے تخیلہ جوش پر گانا مانا ہے اور متفکرہ
 ہو کر بیان شورخین رس جواب دیا کہ اسے قرآنہ دی فونگ آکے دن ہریم شاہی میں شہزادہ
 کے باب میں گفتگو ہوئی اگرچہ برطیس نے ماتے موقوف دی کر غلی مجسم سے میری تجویز پسند کی اور
 مطلب فہم یا میں نے ہی افسار در کر لیا ہے کہ مہم دو فون موجود ہو گئے
 ہمت کی کیا مرضی ہے میری دانت میں تشریف بچلنا ایک نہایت عمدہ بات ہے

مقدمہ

ہر جا کہ رو و غمیز کرو چوں ترک وطن کد مرد

کو حشر زلزلان خود برون شد نیست بودش زیادہ مدد

چوں شہر و شکر برآمد و ز جوش فداۃ لبیک شد قند

رے کہا دہم میں اول ہی مجھہ کیا تھا کہ مجھے کسی بلا میں پھنسا اسٹیف لایا کا عت ہے
 اس میں اس شعر پر گل ہے شجر اگر نہرت ہو جس داری اسیر دام عزت شو کہ در پردار
 نام عقابا لیکن تو نے مجھے دام میں او لپیا کی نامی ترکیب نکالی ہے نری ہی بیت
 نام کے جالین پھنسا لول ملکہ متفکر اند فخر و عقابا کیس نشود دام بازمین کا مجھ
 آہستہ دام را و متوجہ میں نے کہا کہ اسے روشنیہ کما یک کی قد دان کا پیدا ہو جانا
 فی ہی بار بار جو ہر شناس نصیب نہیں ہوتا چہ و صدق چرا کہ مدیدہ چاک آہستہ
 شناس کیا بات ہے و فزانہ دور گارنے کہا کہ سینے روزگار ادا ہل روزگار سے
 ایا کیا ہے اول تو یہ مطلب قدر والی محال اور بالفرض کسی دوسرے قدر ہی
 ان دی ہے کہ اپنی تودا پ پچانے دوسرے قدر والی کا امتیاز نہ پس حق کہ میں نام

درد

مردم حسہ جانی را بیج آفت نہ رسد گوشہ تنہائی را



پر فرود ہوا کہ مثل سرک انہوہ جتنے وارد ہو آپ کچھ دنوں کے میں بن جو بیکامال ہوگا
 وہی آجکا ہی فرزانہ روزگار کے کہا کہ نظر ریاضت سے برحق کمال بن ضعیف و خف ہو گیا ہوں اور آپ
 قرات سے جسی آبر میں خلق کے سب سے وجہ اعتدال پرین میں کبطح اس باگردان کا محل نہیں ہو سکتا
 اور آپ کو وزیر بن بلکہ وزیر اعظم تمام عوہ میں وزیر خزانہ کو کہتے ہیں چونکہ باریہ رایت وزیر کے تھے
 ہوتا ہے اسلئے اسکو وزیر کیا کرتے ہیں آپ یہہ وجہ اوتہہ سکتا ہے اور الیا و الیا تو دب مرگا
 ابھی جس مرزا عبدالغفار بدیل کا آپ حوالہ دیکھتے ہیں اور کیا مقولہ ہے شہر ملک خلیفہ بابت مرگند
 مال حماقت زن + کہ غیر کا و تواء تشبدن باریہ نیارا + اوستے کہا جناب میں ان باتوں سے برا نہیں ہوتا
 بلکہ اپنی سادت کا وسیلہ سمجھتا ہوں گر وہی اسد اللہ خان غالب کہ حضرت کو جکا کلام پسند آیا ہے اور مثال
 میں خد شعور و لکچے میں لازمت شاہ کو اپنا مخزن تصور کرنا ہے اور وہی مرگند منت کے پردے میں حضرت کو
 یہی حضور نبی میں تشریف پہلنے کی رغبت دلانا ہے اور باواز بلند کار کار کرنا ہے فرود ہوا ہے
 شہ کا صاحب چہرے اترانا + ورنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے + اور وہی پہر ہی حضور کے ضمن میں
 دوسری دفعہ اظہار کرنا ہے فرود غالب و طبقہ خوار ہو دو شاہ کو دعا و دعا کہ کہتے تھے تو کہ میں نہیں
 ہر و مرشد شاعروں کہتے رہے جلوا اور حضور کے قول کا اعتبار نہ کرو وہ فرستوں کبطح باتیں کرنے میں گرا ہوا
 طرح کہتے ہیں تفریر کو قہمت گناہیں جب ہمارا آجکا رہنا ایک جگہ ہوگا ہر روز گفتگو کریا کریں گے
 اب رات بہت کم ہے کوئی دم میں صبح کے آثار نمودار ہو میں بادشاہ سلامت کو آپ کے امتیاز میں تمام
 جو ضعیف، ناتوانی ہوگی اور نہایت انتظار ہوگا کب صبح طلوع ہو اور میں فرزانہ روزگار سے کسوقت ملاقات
 کروں آپ اگر ملتے ہیں انکار و تائب کی تو اور پر بادشاہ شکستہ خاطر ہوگا اور مجھے خونہہ دکھائی جگہ
 نہ رہے گی وہ تو مجھ کو جو شہا ہے گا اور میں آپ کو لشکر وارد ہو گا پھر بڑا رک شکل ہے + فرود
 گر صند ہر میل و گہر میدی چہ سود + دل شکستہ نہ کہ گوہر شکستہ + فرزانہ روزگار کے کہا وادہ جناب جب
 دیکھا کہ تفریر سے کام نہیں چلتا تو اب دیکھا نا شروع کیا میں چلوں نے ڈالیا اور ہم ڈر گئے شہر
 ہرگز حلال کا نہ فرود آرزو ہنوم + جنگ مرا صبح طلوع اعتبار نیست + آپ مجھے و لشکر وارد بن
 تو مضائقہ نہیں اگر کج اخلاق و ظن پرور فرمائیں تو گوارا ہے مگر یہ بات منظور نہیں کہ بادشاہ ہوں کی
 نظر میں دلیل ہو اگر چہ میری نظر میں دلیل ہی ہو چکا تو کہہ اندیشہ نہ تھا کہ میں خود دلیل جہان ہوں
 لیکن بادشاہ جو شہا ہے گا یہ بڑا غصہ ہے اسے خود سخن میں میری بات میں ذرا فرق نہ سمجھنا اور
 یقین کرنا کہ اگر مطلب ملک اپنے مقام سے حرکت کرنے مجھے پیش ممکن نہ ہی اور جو محیط عالم حوادث

اسامی سے تشریف ہوتا میں مل کر گزائے منی سے نہ سرکنا میں مجھے نیری خاطر ہی نور سے نہ
 اخفی میں کثرت کو وحدت اور گناہی کو شہرت تصور کرتا ہوں اور تیرے ہمراہ ملنے پر فراموش ہوتا ہوں
 ازل میں یکے بعد دیگرے پیدا ہوں + آدم مانند دست از آستین نہا ہوں + شیوہ سخن رس کہ کہا میں
 ان شریف پہلے یہ کہہ کر اوٹھ کھڑا ہوا کہ حضرت سری گردن پر سوار ہو جائیں اور اسی زمین بند کر لیں
 فرو + کہ بر سر چشم من نشینی + مارت کشم کہ ناز منی + ان من ایک ساعت میں کوہ نور افسانہ
 نہروان آبادیں آہوئے جسم وزانہ روزگار نے آنکھ کہولی دیکھا کہ روزگار و وزیر اعظم میں نظر سے آگیا
 طرف رخ کیا اور کہا ہوا لطف + عدم سے عالم سستی میں لائی وحشت دل + کہاں آگئے ہم خاندان نور
 کہاں + شوخین رخ پیکر انسانی اختیار کیا رخت سلام میں کو طلوع آفتاب کا منتظر ہوا آستین میں
 نور سحر کا نور لہور نظر آیا اور وقت شوخین رخ اخفی مشرق کی طرف متوجہ ہو کر پہرہ قطع زبان میرا

تولہ

اکشودم از آفتاب سلم تدبیت الشرف ملک ابھر گز خداداد حبس آفتاب
 اگرچہ تاج آسمان ہست آفتاب آسمان آفتاب حاسن آبادیت تاج آفتاب
 اس وقت مہر میر نے محال جہاں افزو کے سیاح نور سے حاجت بھی کو منور کیا الہام اپنے اپنے
 میں شعور ہوئے باونہ نے دوبار ارادہ کیا اور سر طشت بلور میں ڈال کر روزانہ روزگار کی ملاقات کا ابد وار
 متولف

ماہ الیون مزلون ہے گوشہ مسجدین کو اوٹھ ہارے ساتھ چل بیت العزم فی سلم
 عالم وحدت جوتی ہے نوبستی ہی ہی کہہ دفون کثرت میں ملک عدم کی سیر
 علی الصبح فرزانہ روزگار در بار شاہی میں شوخین رخ کے ہمراہ تشریف لائے محل بحجم سے لب فرس
 استقبال کہا بہت تعلیم و حکم سے پن آیا اور فرمایا کہ کل کے روز و منور الاظم کی زبانی حضرت کی تصنیف
 نصیب اور قبل و کمال کی تشریف سکرو میں نہایت امتیاز ملاقات پیدا ہوا اسی سبب تصدیقہ بزاد کی
 نوبت پہنچی اور کو تکلیف فرمایا لازم براۓ شعر لفظ الحمد بر آن خبر کہ خاطر بخواست + آبرو و پس پردہ تقدیر
 فرزانہ روزگار نے کہا اشعار شہور میں عالم میں نو کیا میں ہی کہیں ہم + القصہ دیکھ ہو سکا کہ نہیں ہم
 عقاس و درگم ہر از قضاوتج + عالم ہمہ افشاہ مالد و داہج + اسے شہر بار عالم تو عالم کا کہوت دور
 کریں ناکس کی گدازس کو بچے میں سخت دشوار ہے میں صورت مثال میں تفسیر کی وہ شبیہ کینہا ہوں
 کہ بادشاہ پر سب حقیقت آئینہ ہوئے بغیر لفظ انسانی ایک براۓ علم ہے عقل و دیا کہیں علم نشی ہے

عمل طبع کو شستن با دوائیں ہے غفلت سے کما کماٹ نادانی گرداب مناسی شیطان طوفان میں
 ناصلا و کشتی مگر نہ باشد گو مباح و ماضی و حاضری و ماضی و کما کماٹ نادانی و کما کماٹ نادانی
 بحر زخار سے کہنے عموماً ارادہ کیا اور بازو سے لاف و کراں سے شناساوری کا بھی آدم مارا اگر نہنگ
 جہل سے جانبری نصیب ہوئی محال شمع شمع تحقیق ہو نہ دہشت مند و چار پائے برو کتاب ہے جدہ تحقیق اور
 مقلدین بڑا فرق ہے تقلید بہر تحقیق سے اور تحقیق بہر منزل مقصود مقلد بان میں سیکڑوں بلین
 لانا ہے مگر کسی میں جان نہیں پائی جاتی اسلئے کہ مرتبہ تحقیق کو پہنچنا ہے طائر عقل پر خیر بلکہ پروردی
 کرے مگر مرغ تقلید ہی میں ٹھونکین مارنا ہے فربہ با مرغ ہوا مرغ سرگرہ پرو و ہیں از سر و پروار
 سخن ابرہہ دون و سخن بھی کہ لئے علیہ تحقیق و کار ہے اور طبع دقیق لازم طبیعت ناقص کو کمال حاصل ہونا
 محال ہے ہلال ابرہہ و سوبرس میں بدر کمال نہوسکے گا اور عقل اشک ہزار قرن میں ہی پیری کو نہ پہنچے گا
 جسکو سیکڑوں تحقیقی نمائشائے کائنات کا سبق عجائبات تعلیم کرتا ہے وہ شخص جس لفظ پر لکھہ ڈالنا ہے اپنے
 و سببان کیل کو دیکھ لینا ہے اور جس حرف پر کان لگانا ہے اپنی زبان کی کسے فہم میں آنے میں
 طبیعت خدا داد کو مرتکب سے ایک کتاب اسرار شگفت ہو میں اور نقطے سے ایک دفتر کے موز و شگاف



ہوش اگر باشد کتاب نسخہ و کلا نیست جسم واکر دل زمین نا امان ہستند نہ است

جو بات کہ نسخہ دل سے سمجھ گا اگر ایک نقطہ ہی طوفان کل مردک او سکوا سے یہ جا نہیں کو سکنا اور
 جو خارج سے جگ کر گا چرچا ایک فقر ہو مگر خیر دن میں مفید ہر کان کے فائدہ پریم ہو جائیگا کیل ہر فن خود و دوا ہے



مرخصہ و منید ہنر و مشہد ۱۱ عمر و باہیت درین روزگار
 نابہ کے خجسہ پر آموختے ہا و کرے خجسہ پر برو سے بکار

ایک مسد چاہے کہ انسان کسی مسلم یا غیر میں دستگاہ کمال حاصل کرے اسلئے

روز نا باید کہ نایک فہمہ و انداز ناب و گل شاہدے رائے کرو و یا شہیدے راقص
 ہفتہ نا باید کہ نایک شہت بنم از شہت پیش زاہدے راضہ قمر کرو و یا ہمارے دارکن
 ماہ نا باید کہ نایک فطرہ آب اندر رحم صفدے خیر و سیدان یا عروس و درجن
 سالہا نا باید کہ نایک کود کے از لطیف طبع عاے و اما شود یا شہدے شیرین سخن
 قرینہا نا باید کہ نایک سنگ خارا نا قباب مل کرود و در بخان یا تحقیق اندرین

و اگر کسی زانہ سے نیک اطلاق طبیعت میں قائم ہوتے ہیں تو عام
 یعنی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اور یہی نتیجہ ایک ہی ہوتے جاتے ہیں
 فعال یا پسندیدہ طبیعت میں باگزیر ہو کر من خواہ کا وضع کرنا آدمی زہ
 لینے کے قسمت + نرود خبرت مرگ اور مت + اگر جدا جہد خاوند
 راستہ گزروں در بیا مقبول لازم آتی ہیں ایک توجہ کہ او ساو قاعدہ تھا
 طالع کو فائدہ کم ہوتا ہے اور ناقص عاقلین اوکی درست نہیں ہوتی و و سہرچہ کہ جب ایک مدت اسیطی
 کہ جانی ہے اوکے شمال و ضابطہ نامرضہ الخصال کے طالع میں ٹکرا ہو جائے اور غرض تربیت سے یہی ہے
 اور افعال زیادہ برکت اور خصال میلہ طبیعت میں مستقیم ہوں لیکن اس قدر میں جس نتیجہ پیدا ہوا ہے او ساو
 زنی علم صاحب اسناد و نیک شمائل و خذہ ضابطہ تشریف انصاف و خیرا نمان و الا تبار علی و دو دان ہوا و فائدہ
 تعلیم و دستور تربیت سے خوب واقف ہوا ہے شہر بار بار نامار حکم کیواسطے چند تشریف افروزی میں اول
 شاگرد کو طبع و ملائمت سے مستعد ہوا ہے اگر مٹا نہ ہو تہید و چشم خالی صریح یہی ناگزیر تھے
 نوز و نرسک کے بعد حال : اور درجہ ابدال سے گذرے و بیع مکرین کہ مارجو ہواں رخت اور چو نرس
 ہی فائدہ دے تو پھر نہیں کہے شورستان ہرگز چستان ہوا اور نیک نظام مل و باقوت کی صفت پیدا
 کرے و و مسمیٰ اور طلب اسطرح نہایت کرنا چاہیے کہ حسب و خواہ و زمین ہونے اگر ایک یا کچھ میں نہ آئے
 نوکر نہ کرے اس سبب و اولیٰ ہے سووم گوین ہوش سے صاحت کریں کہ عبارت فقر و فقر و دست
 اور صبح ہو کہ دست وغیرہ غلط نہ ہونے باتے جہاں نظم و نثر میں اگر کوئی مضمون فقر و فقر و آفات سے
 نہ و کمال کو شکلا کرین کا اسناد کو نثری ہو چکے ہم سبق باذاتہ و پس و بیانت ہوا نا
 سادہ خبر قابل یاد کرینے کے ہو چیک زبانی یاد نہو جاتے ہرگز تازہ سبق نثر و نظم میں
 آسان بننے زمین اثر یاو ہے زمین و آفرین کریں کہ دل خوش ہو اور شوق زیادہ ہوتے اور
 ہوگا تو نثر و ملائمت کریں کہ شرم و غیرت و امنگیں جو اور دوبارہ یاد دلائن میں نیک خوب
 نہ فرصت ندین ہم مطلب اور مضمون طالع سے دریافت کریں تاکہ وہ بیان کرے اگر مطلب
 و اہو مر جا کہین اور نادرست ہو تو خود کچھ اورین شکستہ صنائع و بدائع فنی و معنوی خوب و نثر میں
 مرد میں اور اسی طبع مطلب سے تغیر و مثال بھیجا تا بہرہ کہ دلفریں ہو چکے ہم تہذیبی اور نثری
 زمین کہ وقت افعال کا باعث ہو اور نہ اس قدر تعلیم و تسلیم ہوں کہ بالکل رعب جاتا رہے و ہم
 و غلوپ کہ جبکہ سبب خود بخود مبتدی کا اول علوم و فنون کی طرین راغب و آئی ہو اور نیت پرست کی

رغبت ہے تعلیم و علم کے باب میں تالیف قلوب ایک جو علم ہے اور شیخ کو شاگرد کی واسطے ہی کسی قوم کو تشریح
 لازم میں اول جنوف اور شاہ کی خدمت حاضر ہو آداب و تعلیمات بحالات و موم اپنے قریب سے تہذیب و علم
 پیشہ اور کتاب کے مطالعہ میں مشغول ہو دل کو خیال و اشتغال سے خالی کر کے ہمہ تن مصروف رہے
 سوم جب استاد و شاگرد کے واسطے طلب و تلمیذ کے واسطے باک سلام کرے اور روزانہ پیشہ چھاپم عبارت
 اور شاہ کی تعلیم کے موافق اضافت اور تکریم سے دست پڑے جو طلب سببہ میں آیا ہے بیان کرے اور ملاحظہ
 لفظوں کے معنی اور اسناد سے دریافت کرے کہ تلمیذ کی پیشہ سے صفحہ خاطر برکے پیچھے مطلب عبارت اور مراد و معنی
 خوب ہے جنگ و جدوجہد میں نہ آنے کی بات کرے اسے احوال کرے اسے کہ جو ہم میں نہ آئے اور مکرور
 سببنا عیب نہیں اور مطلب تلمیذ چہرہ دینا نہایت محبوب ہے ششم جب حق سے فارغ ہو اور دیگر تعلیم
 نام سے استاد کو سلام کرے اور دعا مانگے اسے تمام پر آئینہ مقصد حق میں مشغول ہو ملاحظہ اعتبار
 کرے کہ جو ایک بار استاد سے سن لیا ہے وہ ہمیشہ بے خوف کی ہوتے اسطرح یاد رہا جائیگا بلکہ جب تک
 سال اور مطالبہ حریف دشمن ہوں نہ کر اپنی سے زبان مغل نہ رہے ششم جب کوئی مضمون و دیوار و دریا
 کرنا بہرہ جو حق اور شاہ کو کسی سے مخاطب نہ ہو اور وقت دریافت کرے کیسا سارے گفتگو قطع کر کے دل و متوجہ
 رہے ہمہ استاد و تلمیذ سبق پڑھائے اسی ہر فراغت کرے زیادہ ہو کا مناسبین اسکا کہ استاد کو
 استاد کا حال بخبری معلوم ہوتا ہے و دریافت کے موافق محنت لیکر حکیم اطفال کو ملاحظہ ہے کہ کواکب
 بول کے مانند ہے جسکا دانہ تنگ ہوتا ہے اگر اس بول میں جلدی کی ایک بار لگی پانی پڑا ہوا ہو تو درسا
 اس کے اندر چا گیا اور بیت سا بار گر گیا اور لب ہو گا اگر پانی آہستہ آہستہ اس بول میں ڈال دے
 تو آسانی سے بہرہ چا گیا و ہم فیصل علم کی واسطے حتی القدر و کوشش کرنی چاہیے خاتمہ راتوں کو اسے کہیں
 میں سبق یاد کرنا اور طبیعت کے رو سے مطالعے کا فائدہ اٹھانا ترقی میں وادائش استاد کو واسطہ
 گرامی ہے اور مطالعہ کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فقرہ کے اوّل نظر احوال تبدیلی سے اٹھانک اسطرح دیکھ کر
 تمام معنی اس کے آئینہ ذہن میں تنگ اسطرح خاطر پر نقش ہو جائیں پھر دوبارہ اوپر دہن نظر سے
 اور غور کرے کہ آئینہ کہاں کہاں اعراض وارد ہیں اور قیمن واقع اور اسکا جواب کیا ہے کہ
 بار سوم خوب فکر یا ریکس دیکھ کر استاد نے آئین کیا کیا مذاق اور باریکیاں کہیں ہیں اگر تو یہ کمی
 احتیاج نہیں ہے انوار سیرتغات کرے اور جو تعلیم انسان اعراض یا خدشہ پیدا ہو تو دوبارہ بار تلمیذ
 غور و توقف مناسب اگر کوئی مقام مل نہ ہو تو اپنی جماعت کے ہمسروں اور ہم استادوں سے مباحثہ
 لازم ہے پھر استاد سے سبق کے وقت استفسار ضرورتاً جب اول سے آخر تک مطالعہ کر چکے تو پھر

کہ میرا وہن محنت ہے یا خاطر اور کاغذ کا ہے یا مصنف کی غلطی جب اس سرگرمی سے ہی انظار غلط تو دوبارہ اول سے آخر تک اسی طریق سے کہ پہلے دیکھ چکا ہے نظر کرے اگر نظیر تانی میں بہر
 اوستا اور باقی رہے تو صحت کہ فہم بخوبی کارگر نہ ہو طبیعت پر زور دینا چاہیے اگر غلط ہے گوارا کر لیا تو بہتر
 اوستا کی خدمت میں درس کے وقت شکوک رفع ہو جائیں گے یہ تو ظاہر ہے کہ نام جہان کی کتابیں
 شان بن مین کر کے پڑھیں سکنا اس واسطے چاہیے کہ اپنے مطالعہ کو تحیت کرے اور ادراک کو اسی
 قوت سے کہ سب قوم کے مضمون خود نکال سکے اور مطالعہ میں اول ارادہ نہ رہے یعنی جلیج ہو سکے یہ
 مطلب میں قطعی کتاب ہے ووم بہ کہ کس سطح سے مطلب حاصل ہوگا پھر اس پیش وپنج میں زمین اور
 حیثیت پر بات کا نصفہ کر کے اگر امانہ طور پر آب و زمین اور آب و خاک میں اور جو کچھ سمجھ میں آئے بعد تک
 کہ زمین اور پتھر کے سناوین دوسرے کی صلاح و مسورت کے باندہ زمین زمین و دریا زمین میں اول نوکلی
 اور منگ رنگ کی آبی اور دوسروں کی رنگ توک سے دل چمک جاتا ہے ووم ہر بار کے تباہی طبیعت ہوتا
 فرمودہ ہے گئی ہے اور زمین کا جو من و خرو من نزل پذیر ہوتا ہے انحال خرو سال کی سال اسی ہے
 جیسے نیا پرک کہ منک اور توبہ کے آسے سے یا دوسنار کے ماتھوں کے سہارے سے تیرا ہے جہان
 سہارا چوٹا پیرک ڈوبا
 الاسکان ایک
 مملہ، بکھارے سہارے کے

محتاج زمین جب فی کتاب اونکے سامنے آئے تو اسناد کے پاس لیکر نہ دودرہ
 وہی مطلب ٹھیک ہوگا ہماری جہد میں اسناد کے بغیر کب اسکنا ہے بلکہ اپنی استعداد و فائز
 ہی کچھ نہ کچھ بہرہ سا کہنا چاہیے ایک حکیم کہ علم زبان اور زمین انسان میں بڑا صاحب کمال تھا وہ اپنی
 ساری ترقی اور علم فضل کا سبب فقط یہی لکھتا ہے کہ جس مضمون پر سینے قلم اڑھا یا سمجھ لیا کہ چھڑا
 مضامین کے سامنے ہوں تو میں کو کچھ ہوں اور قلم میرے ہاتھ میں نیستہ فرما دے وہ حکیم کہتا ہے کہ جب
 ہمارے جسم میں ہتھیلیاں ہوتی ہیں چھو جاتا ہے کہ ہماری تحصیل انہی ہوتی کیوں رہتی تو وہ فکر سائنس اور
 پریشانی تمام غیر مختلف قسم کے غم میں کیا کرتے ہیں سبھی دانش من الموصوف ابتداء کہنا چاہے
 کہ استعداد کا کیا قصور ہے ہم آپ قصہ و حجت نہیں کرتے ہم دیکھتے ہیں کہ زمانہ حال میں تحصیل علم کی طرف سے
 لوگ بے شوق تو نہیں مگر شوق اور کاہل ہوں کی ہوں ہے کہ محنت سے جی چاہے میں دیکھوں علم و
 ہنر کے جواہر گراں بہا کے لیے محنت بجز کہ قیمت ہے اور بے ادراک قیمت جواہر ہاتھ آئے محال فی شوق
 کیا ہوتا ہے محنت ہی تو کرین صد سال ہو کہ ایک حکیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ آج کل کے
 مطالعہ میں بعضی ماضی طرب ایک ایسا مرض ہے کہ عام طور پر آپ کتاب اور ہمارے کو بھی اور رکھدی کہ

تجملہ

نسل سے بہرہ میں آئے کہ ہم کہتے ہیں کہ بہرہ میں کہنہ کیا ہیں اب تک موجود ہے کہ شائع
 و بنا سزا قدم ہے اور اس تک چو پختہ کے لیے ہی سارا وہی صبر و استقامت کی طرف اشارہ ہے
 جی چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی ترکیب سے جس سے سخت کڑی پڑے اور علم و ہر صفت مال کی طرح ہاتھ سے
 اس پر لٹا جیتا کہ تجرب کی صورت طلب میں سے ایک نیشہ یا نمندہ ہے ایک نظر دینے میں اور اسی پر اوجہ
 میں اور باتیں ہیں کہ ہم ترقی کر رہے ہیں مگر یاد رکھیں کہ حقیقت میں بہرہ ترقی نہیں بلکہ کمال ہے کہ نہ صرف
 یا درحقیقت میں ہی ایک بلکہ ایک ملک قدم قدم پر اس انداز میں ہے جسے لوگ نوازل جی قوم بہت ہاتھ
 ہیں یا اگر ایک آدم قدم آگے بڑھتے ہیں تو اس کے اوپر کی شانوں پر ہاتھ دیکھتے رہتے ہیں اور اس
 ترقی میں طلب تک پہنچنے کا قصد نہیں کرتے یہ کہ خود ایجاد و اختراع کی قوت حاصل ہو کر آباد ہیں
 طبیعت پر چڑھ کر کاجا تو فہم میں شکل نہیں کام آسان ہیں جن کاوش و فکر کا عاری ہو جائے شکل تو یہ ہے
 کہ علم کو ترقی کرتے جی اور اس کے منہ اور نیچے کا اختراع شروع کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نتائج و فوائد اس کے
 ایسی مجسم ہوں اور ایسی جگہ ملتے آہا میں ایسے جگہ بازون کی مثال ایسی ہے جیسے چوڑی کیلئے کی کیا ہیں
 کہ ایسی زمین میں نیا جی لیا جی ایک دم میں کر پڑے گئے کہ کبھی اوکا جی یا نہیں ایسا آدمی جو محنت کرتا ہے تو سچ
 اور سکون حاصل کرتا ہے جس میں نہیں کو لازم ہے کہ مطالعہ اور علم کے کتاب میں غور و محنت اور سرگرمی و توجہ
 سے دوسری میں اور اس کے نتائج و فوائد کے لیے بہرہ صبر و تحمل اختیار کریں ایک دانائے مطالعہ کے باب میں صبر
 و تحمل کا بہت کچھ کہنا ہے اور چوڑی اختیار کر لیا ہے کہ یہی ذہن، ایمان، شگ نہیں کا مطالعہ درج کی ترقی
 پہنچائی حاصل ہوتی ہے مگر کیا سارے وقت ہر ذریعہ جو ترقی کو شش کرنا اور کچھ کتاب ایک مطالعہ میں ہر ایک
 محنت سے غور و فکر چوڑی ایک مطالعہ یا چوڑی تلاش و تامل و فکر ہر ایک کو شایہ کندہ کرنا اور کسی کو بھی خوش ہر ایک کو

مؤلف

دوسے خوشا ساغتین فہم نہاد
 جساوہ پرواز خود محسوس مراد
 آبرو سے گھٹا ہوا
 کو رہنے کے ہو مادر ناد
 چو شہرین بکنا ریف باد
 چو شہر گرو کہ گرد و آستانہ
 زار و دل خستہ قطا طم ناشار

اسے خود ترقی ہر باون بنیاد
 بڑا بکھور آہستہ دل
 آب و رنگ رخ اسکان گرد
 کو بنا دیرہ مینا یابر
 چو بلی بکنا ریف محسوس
 چو درویش کہ گرد و سلطان
 چو از و سل بتان شاد خود



ملاحظہ اس تقریر کا صرف چار پانچ بین اور ان میں سے دو محکم کیواسطے ضرور بین اور دو محکم کے لیے دو بار
اوسا دو خوش اخلاق و محبت ہو تعلیم و تربیت کا اور وطن پرورانہ محبت والا استدعا ہو تحصیل علم و فن بین کو تشنگی زیادہ ہو



چار چھ ہست کہ در سنگ اگر جمع شود
مسئلہ و یا قوت شود سنگ بدان خارا
پاکتیا طینت و اصل گھسہ و استعداد
نرسیت کردن محسہ از ملک مینان

حکما سے خیر تا با فلاطون ابی نکات علوم و حکمت زبانی تعلیم کرنے سے اور سبب ریاضت و توجہ بطن سے
اکھا فیض شاکر وون کو سببہ سببہ ہو چکا تھا گوار طو سے علم کو بذریعہ تحریر کند زیدی کی خاطر سے یاد کا جو ٹلا اور
بازان بونانی میں بڑی بڑی کتابیں اور عمدہ رسالے تصنیف کئے ایسا واسطے اسکا لقب معلم اول ہے اور اس کے
وقت سے حکمائے اہل مدین ہمیشہ درس و تدریس کے ذریعے سے علوم نے رواج پایا یہ علم حکمت ایک زمانہ تھا کہ
یونانیوں میں رہا پھر ابو نصر فارابی نے زبان بونانی سے اور کتابوں اور رسالوں کو زبان عربی میں ترجمہ کیا
اس سبب اسکا لقب معلم ثانی قرار پایا انعام علوم میں تحریر ایک بہت بڑا حصہ ہے اس کے واسطے علم حاصل کرنا
ضروری ہے اور یہ تحصیل علم اسکا معمول و شوارا گرچہ تحریر ایک فن ہے مگر علم سے متعلق ہو چکا باعث تمام فنون اور ہر چیز
اسکو نو ثبت لکھی پہنچ کر ایک بڑی کام اور جز ہے جس کے وسیلے سے ہم حیات کے زبان سیکھتے ہیں اسکو اپنی
اصطلاحی نشانیوں کے دوسرے لوگوں کو بھی سمجھانے میں اور ان نشانیوں کے نام حروف ہیں و زبانیں جطور
زبانیں مختلف ہیں اور سطح حروف بھی ملحدہ و مروج ہیں اور ہر زبان میں جدا گانہ علوم و فنون کی کتابیں ہیں
اور ان ہی لوگوں کے حروف مقررہ میں لکھی جاتی ہیں پس تحریر ایک نہایت ہی عجیب چیز ہے جسکی بہت بڑا ہر
کوس کے واسطے ہر دو فنون اور ہر فنون کے تفکر کر سکنے میں اور جو کچھ وہ کہنا چاہتے ہیں ہلکے بیان جب کہ
ہو جاتی ہے اور جن لوگوں کو انحال کئے ہوئے ہزاروں برس گذریے اس کے دلی خیالات بھی سلوک کئے
ہیں ایسا واسطے پڑے کہ آدمی کی عقل ہزاروں برس کے برابر لگتی جاتی ہے اگرچہ پڑنا اور سنے ہے
اور لکھنا اور پڑھنا گہم اپنی دانست میں ان دونوں کو لازم و ملزوم جانتے ہیں اسلئے کہ پڑھنا دوسرے شخص کے
دل کا حال دریافت کرنا ہے اور لکھنا اپنے دماغی کا اظہار پس جو شخص دوسرے کا حال سے اور اپنا مطلب
ظاہر کر کے با اپنی کہے اور دوسروں کی نہ سنے تو نیک یہہ بات نقصان عقل پر دلیل واضح ہے عقل کامل
وہی شخص کہتا ہے جسکو دونوں میں کمال حاصل ہوا اور جو عروج کمال پر پہنچ گیا وہ گو یا کمال عالم کے حسین ترین
غزایہ گو ناموں اور مدین فیوضات بے انتہا ہے اسکی منشئی و فغان محبت کا اثر ہر ذرہ کے عارض فیض و بہا و اخلاق
قیمہ کہتا انباء و احوال کے ایک عمدہ و نورانی نقطہ اور سخن پسند کا واسطے دل سخن پسند کے ایک نورانی نقطہ



قطعه

اگر با سر دم وانا نشینی
بمعنی از جسمه بالا نشینی
وگر نادان بود و محبت تو
بسان بہنہ کہ خود نہا نشینی

فرد

رہود بہنہ سے جو خدمت تمار
کہ چون با حوسے گم کنی روزگار

قطعه

منشین بامال کہ محبت بد
کرجہ پاک تریا پید کسد
آفتاب ارجہ دس است اورا
پارہ ابر تا پید کسد

قطعه

محبت با عالمان محبت عطاران
کرنہ وہد عطر خوش بیک رسد جو آن
محبت با جاہلان محبت آنگران
کرہ وہد نار خوش بیک رسد لگران

شعر

سہرم ہو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

مکونت اور تربیت کے واسطے ایک نصیر عالیشان عنایت فرمایا
فرزاندہ روزگار شہزادہ خرد ور کو اپنے ہمراہ لیک
سکان پر زین بیکے دیار خلاست
ہوا

آخار عقول خمسہ

باب اول موسوم بمقربل دوم

موقوف

شہ یک ہو کے ہم باغبان و گل ہیں نے
 پہنسا کے دام میں اور کر کے پائے بد قس
 سلام و شوقِ ملاقات مصفیہ دن کو
 ہزار شکر کہ میرے نصیب سے عباد
 ذرا نسیم جو گل میں کھدینا
 جس او بارے صیت کو کٹاں میرا
 او ہوا و با چنستان سے آشیان میرا
 کہ اب تو خزانہ عباد ہے مکان میرا
 ملا ہے طبع شناس مرا جہان میرا
 حضور کو بھی ہے لازم خیال ان میرا

جو وقت بہہ و دونوں اوس عمارت عالیشان میں پہنچے ہر طرح کا سامان ضروری ہر طرح کی کتابیں
 ہر زبان کے صحیفے ہر فنون کے رسالے ہر فن کے نسخے طاقون اور المار جون میں برار منجے ہوتے نظر آتے حاجبا
 سیرین منج سے لگی ہوئی اور پیر چرخ کی خبرین قلندر بہت نصیس قلندر بہت تیر تینیاں بہت آباد
 سبھی بہت عود کاغذ بہت صاف و صلیبان بہت شفاف جو خفیہ و قلیح کے واسطے کردہ ہوتا اور تمام
 رنگین کے نقشے موجود علم ہیئات و نجوم کیواسطے اصطراب اور مدین مہتا جریقل کیواسطے سب
 طرح کی گین اور کمانبان تیار رہا یعنی حساب وغیرہ کیواسطے ہر کار و ہر چہ کے آلات و اساس
 مستعد و کثیر نہایت مختلف کے ساتھ ایک سند فضیلت آراستہ اور متصل اس کے ایک چوبندہ لکھی ہے
 فرمائے روزگار نے اور ہر طیس فرمایا اور نہادہ خود پروردگار کو درویشی کی اجازت دی پہچان لکھ کر لٹا دیا
 کہ اویمان صاحبزادہ تم کچھ دودھ پیتے بیچے ہیں جو کہ ہماری بات خیال میں آئے ذرا کان کہو لکھو خوب
 غور سے سن لو کہ تمہارے والد پروردگار نے خاص ایواسطے مجھے طلب فرمایا ہے کہ تمہاری تعلیم و تربیت
 میرے سپرد کی جاتے چنانچہ تم کو میرا چوگر چکے اس سہرہ خود مجھے تمہارا اختیار ہے اور بادشاہ ملامت
 تم سے کچھ سرکار نہیں پس آج سے اگر تیر میری اجازت کے تھے کوئی حرکت صادر ہوئی تو تم کو بہت
 سزا ملے گی اور جو میری مرضی کے موافق تم کام کرنے رہو گے تو میں تم سے رخصت رہو گا اور یاد کرنا کہ جو
 لکھا اشراف ہوتا ہے اور سکوا کیا رہا دینا لغایت کرتا ہے اور چو کینہ ہوتا ہے اور شرارت سے باز نہیں آتا
 اور ہر عیشہ ماہیت ہوتی ہے اور بدن بودیہاں ہو جاتا ہے بڑی بلی ٹوٹ جاتی ہے مگر آگے بہوت

متحد و کمل کیا کہ ہمیشہ ساکن رہتا ہے اور فخر و کبریا سے ادا ہوتا ہے (و) وی الف ہے مگر تھوکن تباہ
 و زینہ شکے سے بڑھ جاتا ہے ایسا وسطی فلم کے جھلکے سے لکھتے ہیں الف تھوکن کو تھوڑا اور تھوڑا کو الف یعنی
 ہی کہتے ہیں اور اسے تھوڑا کہتے ہیں تھوڑا کا وجود قابل تسلیم نہیں اور لام الف کے بعد اس کو تھوڑا کہا جاتا ہے
 بعد از حرف ہی انبات تھوڑا کا معنی ہو سکے ہر حرف ال میں اپنے نام کا حصہ اول ہوتا ہے تھوڑا و رائل
 اسے گریعت و رب یحیی کے الف کو مانتے ہوز سے بدل دیا ہر حرف کا خروج طبعی ہے اور حرف بیہام سے
 پیا ہوا بن اول طن ووم بن زبان سوم بیان زبان چہارم کرانہ زبان پنجم سزبان ششم لب
 ہکا جگہ اہت طول و طویل ہے جب تیز ہوگی تو خود سمجھ لو گے کہ کونسا حرف کہاں سے نکلتا ہے سب حرف
 حقیقت میں سر حرفی ہیں اور ادنیٰ میں نہیں مگر طوی کتبوی سرور می سرور می وہ حرف ہیں کہ ان کے
 آخرین تھوڑا پوشیدہ ہے جسے پارتا و غیرہ مگر یہ تھوڑا نہ لکھتے ہیں آئی ہے نہ پڑھتے ہیں وہ بارہ
 حرف ہیں ہا نا انا نا مارا اطا افا نا یا اری میں پوشیدہ بات کو سر کہتے ہیں اور سرور می اوی سے
 مشتق ہے ان حروف میں الف آخر کو مانتے بھول سے بدل کر تے تے تے تے وغیرہ بتاتے ہیں
 اور اس قاعدے کو آواز کہتے ہیں مگر طوی وہ ہیں کہ ان کے نمونہ حرف لکھتے پڑھتے ہیں آئے ہیں جسے
 الف جیم وال ذال سین شین صاد صا دین غین فاف کاف لام بہ تیرہ حرف ہیں مکتوبی اول
 حروف کو کہتے ہیں کہ جو سید اور لے یکساں ہو میں وہ تین حرف ہیں ہم نون واو اکو شاعر
 اپنی اصطلاح میں مکتوب سیم کہتے ہیں اس صفت کا حال ہم علم بیع میں مفصل بیان کرینگے جس حرف
 نقطہ ہوا اسے تجمہ اور نقطہ نہ تو تھوڑا اور غیر متقوله اور نقطے اور ہون تو فوقانی اور نیچے
 ہون تو تحتانی کہتے ہیں مگر اصطلاح صرف میں تب کو موجدہ اور ت کو منشاء اور ت کو منشاء اور تری
 ح کو ملے طعی اور چوٹی کو مانتے ہوز یا مانتے مدورہ یا مانتے درجی اور خاص ت کو فوقانی اور
 تے کو تحتانی اور جو حرف فادی میں نہیں آئے اور کو نامی اور جو عربی میں ہیں آئے اور کو عجی کھا
 کرتے ہیں اور گل حروف دوم ہر قسم میں حرف صحیح اور حرف علت ہیں حرف علت ہیں واو الف
 یہ چونکہ یہ حرف علیہ کی طرح سے حرکت اور تعالت کے محل نہیں ہیں اور ہمیشہ محتاج علاج رہتے ہیں
 اور ہمارا کثر فاعی اسے کہتے ہیں اس واسطے کہ کو علت سے منسوب کیا باقی سب حرف صحیح ہیں اور ایک
 حرف علت دوم ہے اول الف پہلی قسم الف مدودہ دوسری قسم الف مقصورہ مدودہ و مدودہ ہوتا ہے
 اور دراز پڑتا جاتا ہے جیسے آب کہ فارسی میں فیض اور خوشی اور غرت اور فوق اور درختندگی اور
 تیزی تیج اور پانی کو کہتے ہیں مقصورہ کو تھوڑا پڑتا جاتا ہے اور اوپر پڑھیں ہوتا جیسے آب کہ عربی میں

سین مور نایا کئے و کہا کہ جواب پہلاں باتسد خوشی و جلیع کے نیچے انہیں اور جہ نور
 بارونگی باندنی پہر وہی امیری رات و حکیم حاکم مرگ غاجات و حساب جو خوش ہو و کو
 آسٹون و غارتی کینا مل کی جہول و حس کم جہان پاک و خالی ہاتھ ہوساہ و خودیست و
 ویر آمد دست آمد و دودہ کا دودہ پانی کا پانی و دین سنگ بقیہ و دختہ پیر و فات خدا کی
 و کر خیر و بقیہ نیکان و دے کو خوشید سے کیا نسبت و فوق جن و طاط بل نیرو و رتی و گز
 راست و درغ گردن راوی و راحہ کے گہر ہو تو نکا کال و زندگی راغنی است و زبان شیرین
 زمان شیریں ملک بانکا و زرواد و دودہ سرحدین و زور و ظلم غل کی کوتاہی و سوال دیگر
 سو غلام گہر سونا و ساون کے ادب کو ہر سو بچے و غلام بقیہ پلم و تہرین اونٹ و نام و شاگرد
 با و ستا و میرسد و شیر و کامو ہر کئے و ہو یا و صدر و راکہ و تہ بند صدرت و صدقہ و یار و بلا و
 اہل الولی و خاص ہو جے گوسے دیکھتے و ضبط شکل است و طویہ کی بلاندر کے
 یہاں عزت نامہ یہاں گزانت و طوفان شطان اللہ گہیاں و ظرف شکستہ حدائید
 زور سر و ظاہر اشج و باطن اڑ شطان و عقلمند کی دور بلا و طیم سے پیر اجل سے و عیان پیر
 جب ہی گزینکو نہر جاتے و غم نوری پیر و غریب کو کوئی اثر فی ہے و غلط العالم مصحح و غلام
 بیوفان و فکر یکس بقدر بہت اوست و فقر کی صورت سوال ہے و مردا کہ دید و فتح واد ایسی ہے ہاتھ
 و درویش جان و درویش و قاضی جی دیکھ کیون شہر کے اندیشے سے و قدریت بعد از زوال و کم
 بالائین و کاسے کے آگے جلیع نہیں جلتا و کار بکرت و گہری مزدوری جو کہا کام و گزشتہ رطلو
 آئندہ راجبلا و گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ
 مست بکا شیطان و لانوک کے دیو باتون سے بہن ہاتے و لیلی و خیم مخون باید وید و گزشتہ نہیں
 مال مفت دل رحم و مرنا کیا کرنا و مردہ بدست مدہ و مارون گہنسا پہوٹے آئندہ خیم مخون
 مادان کی دوستی جی کا زبان و نیکی براد گزشتہ لازم و دلی را دلی شمساد و وہ دن گزشتہ
 مارتے ہے و وہی تین مہی وہی ساہتہ و ہر کار سے و ہر مرد و ہاتھ کو ہاتھ بچا تا ہے و ہر مرد
 مرد و ہاتھ کے ہاتھ میں بکا پاؤں و یک من علم را دہ من عقل باید و بارانی صحبت باقی و
 یار کی یاری سے کام یار کے معلوک کہا کام و یک نشد دوشد و جب شہزادہ ہو شمساد کو حفظ کر چکا
 نو فرمایا کہ میان رشکے ہر ایک ضرب التل کسی نہ کسی وادرات گزشتہ کا خلاصہ اور سوانح قدیم کا تہ
 اس میں یا نبیعت کا صفوں ہو یا بعت کا اسکے درمیان سے زمانہ سلف کا حال مالکے زمانہ سے بہت



نہایت پر سکنا ہے چنانچہ مثل یک نشہ دہندہ کا بہ ہمارا ہے حکایت ایک عورت ہزار لکھ چوہ
 کی اور اسکو ایسا مل یا دتا کہ جس کی قبر پر دم کرتی تو فوراً گورشت ہو جاتی اور مرد باہر مل کر اپنا کفن اپنے
 ہتھ سے اٹھا کر یا کر یا ہر جہہ دوسرا مل پڑتی تو وہ مرد قبر میں سما جاتا اور قبر برابر ہو جاتی غرض کہ اس عورت
 یک لکھ جاتا اس سے بہہ حال دریافت کر کے والدہ کہا کہ مجھے ہی بہہ مل جاوے گی اس نے ایک ہی مل لکھ لیا
 بڑے کو سفیر میں آیا اور کچھ ہی ضرورت پڑی کہ تن بہا دم نقد جیسا بیتا تھا اسو سطح مل کھا کر وہ نسخہ
 لکھ لیا تھا بہہ جٹ پٹ جا پو پٹا دو چار روز گذرے تھے کہ وہاں ایک بڑا آدمی فقہا اہلی سے موت ہو گیا
 زور و فرمانے اور سکوت عورت کفن دیکر دفن کیا بہہ ہی جازے کے ساتھ تھا جب سب لوگ چلے گئے اور
 ت ہوئی تو اسکا دل بہہ ہڑا یا کراچ اس امیر کا کفن چور کر اپنے واسطے دو چار جوڑے مقول بالوں اور
 زانہ اسیلا اس بچاؤن چنانچہ آتی رائو قبرستان میں جا پو پٹا بچل سنسان چوکا بیدان تنہائی کا عالم قبر پر
 ہنسا ناظر آیا اول تو بہت نہ بندی مگر لالچ کھا کھا دیتا ہے بہہ دلو مضبوط کر کے آگے بڑھا اور اس قبر پر
 لالچ مگر کیا اسی وقت قبر کا قہہ ہوئی اور میں نے کفن اٹھا کر دفن کیا بہہ مردہ سانس نہ کھرا ہو یا اسے کہا کہ میں
 بغین کے کجا ب نو کیوں کہہ رہے مگر کون سناتا تھا غرض اسے جد بڑا کہا کفن دماغ قبول ہو
 اڑ بڑا دل نہایت کفن ہڈا کرتے ہوئے چلی آئی ہے اور دم سکنا ہے اگر اسے زمین جاتا تو مے اٹا کفن اور بہ

رستنا پ گروہ جانوئی مامی نہ تھا کیونکہ وہ طلب سک ماؤنیں لا جا رہیہ جیارہ جان چوڑا کر رہا گا اور وہ
 کفن بعلین مار کر ساتھ ہو لیا ایسے آگے بہہ شخص ایچھے پیچھے وہ مردہ سہرے
 جن سرچڑا تھا ہوش باقہ حواس منشر جہان و پریشان خائف و ترسان لوہن ہول سما یا ہوا یہ وہ بیٹھا
 جہاں حول سے بہا کہ بکر دلو مضبوط کیا اور سوا کہ دوسرا مل یا پو پٹا اسو سطح بہہ کیفیت گزری اب مل کر ان سے
 دریافت کرنا سناستہ اڈ اس بکا ناگہانی سے نجات حال ہو بہہ خیال کر کے وطن کی طرف روانہ ہوا مگر کہی
 انسان موت کو دوز سجھے جب پیچھے گہ پو پٹا نو گو کوئی کہا کہ تیری والدہ مرگ بظاہر سے کل کے روز
 انفا کر گئی اسکو بہت رنج ہوا اور ان کی قبر پر جا کر خوب روتا گیا کہ وہ ملا قدیوں کی ہی پہر اسے والدہ کی قبر پر
 ہی وہی مل چوہ کر دیا قبر میں ہوئی پیرال باہر مل آئی اور غم آو حواسے کرنے لگی اس نے عرض کی کہ ہے
 ان میں کفن میں تو نہیں آیا ہوں لیکن مجھے دوسرا مل جٹ پٹ سکھا کہ بہہ مردہ پیچھے جہا کر مجھے پٹا
 کی طرح چھپا نہیں چوڑا تا اور سورج مطلق جواب نہ دیا پہر اسے کہا کہ اری مان کیا مجھے خوابے جواب ہی
 ہوا کہ تیری من تو تیرا مٹا ہوں کیا مجھے اسی سے ہول گئی وہ پھر خبر نہوی اور کفن سناڑا دیا لکھا التوس
 جا دیوس ہوا تو جگر کہنے لگا کہ جو مل زمین بتائی تو چھپا پھرنگی و ہرنگی کیوں کہہ رہی ہے جاہلی ماہر سے

بجعل بن سور یا کسے دیکھا جواب چاہاں باسد غموشی و چلیغ کے نیچے اندر مل و چہ خوش چرا نباشد
 چار کی چاندنی بر روی اندیری است و حکیم حکم مرگ و فاجات و حساب جو بخشش سو کو و حکمت بھقان
 آموختن و تاریکی کینا عمل کی چہول و خس کم جہان پاک و خالی ہاتھ دوسیاہ و خوشیت و دیگر نصیحت
 ویر آید و دست آید و دود کا دود وانی کا پانی و دین سگ بچہ دودہ بہ و ذات خدا کی بے عیب ہے
 و کبر خیر و یقینہ نیکان و دے کو خوشید سے کیا نسبت و ذوق جن رنایا بل نیرود و رنایا بل کی نیکان
 راست و دوش بگردن راوی و راہ کے گہر و توبہ کا کال و زندگی راضی است و زبان شیریں ملک گیری
 ربان شیریں ملک بانکا و زردادن و دیر سر پرین و زور و ظلم قتل کی کوتاہی و سوال دیگر جواب بگرد
 سو غلام گہر و نوان سا و ک اندر ک کو ہر سو ہے و غلہ بچہ بل و علم و نہرین ادب و نام و شاگرد و فتنہ
 با و ستاد و سرمد و شیر و کاسو نہر کسے و ہو یا و صدر و کاکہ سینہ صدر است و صدقہ و یار و بلا و غلام
 اہل المولیٰ و فاضل ہو جے گوہ سے و بچے و ضبط شکل است و طویلی کی بلا بندر کے سر و طاقت
 جہان تراشت خانہ بچہاں گداشت و طوفان نشان اللہ گلیان و طرف شکستہ گدا میدہ و غلام کا
 زور سر و طار و رخ و باطن از نشان و عقلمند و کی دور بلا و طبع سے نرا چل شے و عیان راہ بیان
 جب ہی کر مگو نہر جاستے و غم نداری بر بخ و غریب کو کوری اشرفی ہے و غلام العایم معج و غلام کی ذات
 بیوفا و فکر کس بقدریت است و فقیر کی صورت سوال ہے و فرا کہ دید و قمع واد ایسی ہے و نہر
 درویش بچان درویش و قاضی جی و بے کیون نہر کے اندر سے و قدریت بعد از زوال و کم خج
 بالائین و کاسے کے آگے چلیغ بہن جلا و کار بکثرت و کبریٰ مزدوری جو کہا کام و گذشتہ راصلوۃ
 آئندہ راصلوۃ گذر گئی گذران کیا چہویری کیا بدران و گر گشتن و زوال و کبریٰ مری وال بر از و
 صفت کا نشان و لانوک دیو بانوں سے بہن مانتے و ملی راخیم محسون بادر وید و گاتو تر نہیں و کجا
 مال صفت دل برحم و مرنا کیا کرتا و مردہ بدست زلفہ و مارون گوشتا پوشتے آنکہ ہم کیم حشر و بان
 ماران کی دوستی جی کا زبان و نیکی برادر گندہ لازم و دل راوی می شناسد و وہ دن کے قبل نشان فاضلہ
 مارنے ہے و ہی قیسی ہی ساہتہ و ہر کار سے و ہر سر و ہاتھ کو ہاتھ بچا تا ہے و بہت مردان
 مرد و صدا و ہاتھی کے باؤں میں بکا پاؤں و یک من علم راہ من عقل باید و بارہ نافی صحبت باقی و
 باری باری سے کام یا کے خلوص کا کام و یک نشد و دوشد و جب شہزادہ ہو شندا کو حفظ کر چکا
 تو فرمایا کہ کیا اس کے برابر ضرب النعل کسی نہ کسی واردات گذشتہ کا خلاصہ اور سوانحات قدیم کا نتیجہ ہے
 امین یا نصیحت کا مضمون ہو گا یا عبرت کا اسکے درجے سے زمانہ سلف کا حال حال کے زمانہ سے بہت



بحکم مولانا بقبرستان کے چنانچہ مثل یک نشد و نشد کا یہ معاملہ بہ حکایت ایک عورت بزرگالہ عجم
 آتی اور اسکو ایسا مل یا دتا کہ جس کسی قبر پر دم کرنی تو فوراً گورشت ہو جاتی اور مرد بائیں کرنا کفن اسے
 ہاتھ سے اٹھا کر بائیں ہاتھ پر دو مرل پڑتی تو وہ مرد قبر میں سما جاتا اور قبر برابر ہو جاتی غرض کہ اس عورت
 ایک نوکارتا اسے یہ حال دریافت کر کے والدہ کہا کہ مجھے ہی یہ ملے گا تو بدیہے اسے ایک ہی مل سکھایا
 کہ لڑکے کو صغیر میں آیا اور کچھ ہی ضرورت پڑی کہ نہ تھا دم نقد عیسائی تھا اور بیچ جل کلا کر وہ نسخہ
 اکبر مل تھا یہ جہت پٹ جا پہنچا دو چار روز گزرے تھے کہ وہ ان ایک بڑا آدمی تھا اسکی آغوش سے موت ہو گیا
 غرض وہ فرما نے اسکو بہت عرصہ کفن دیکر دفن کیا ابھی ہی جنازے کے ساتھ تھا جب سب لوگ چلے گئے اور
 رات ہوئی تو اسکا دل بہتر ہوا کہ آج اس امیر کا کفن چور کر اپنے واسطے دو چار جوڑے مقول بالوں اور
 خاصا پہلا من جنازہ آجی را کو قبرستان میں جا پہنچا بھل سنسان ہو کا میدان تنہائی کا عالم قبر پر
 سناٹا نظر آیا اول نومبت نہ بندی مگر لالچ کلا کٹا دینا ہے یہ دلو مضبوط کر کے آگے بڑھا اور اس قبر پر
 عمل م کیا اور سوخت قبر کا تہہ ہوئی اور میں نے کفن اٹھا کر نذر کیا یہ مرد مردہ سانس نہ کھڑا ہوا اسے کہا کہ میں
 کفن لے چکا اب تو کیوں کھڑا ہے مگر کون سنا تھا غرض اسے چھوڑ کر گیا کفن دعا قبول ہو۔

کہ تیرا دل نہ کفن جدا کرتے ہیں عجمی اس ہے اور دم سکنا ہے اگر اسے نہیں جانا تو لے آنا کفن اور کب
 رسنا پ گروہ جانولی تھی رہتا ہو کہ وہ طلب سک ماؤنٹن لاجا رہیہ جیاد جان چوڑا کر رہا گا اور وہ
 کفن بھلین مار کر ساتھ ہولیا ایسے آگے بہت شخص اسچے پیچے وہ مردہ سہرے
 جن سر چڑا تھا ہوش باختر حواس منتشر حیران و پریشان خائف و ترسان دین ہول سما یا ہوا یہ وہ شیطان
 جیاد حول سے بہا کہ تپا بہر دلو مضبوط کیا اور سوچا کہ دو مرل یاؤنٹن اسکا یہ کیفیت گزری اب مل کر اس سے
 دریافت کرنا سنا ہے تاکہ اس بٹکا باگیاں سے نجات حال جو یہ خیال کر کے کفن کی طرف روانہ ہوا مگر کبھی
 انسان موت کو دوز سچے جب یہ شخص گہر ہو چکا تو لوگوں نے کہا کہ تیری والدہ مرگ صفحات سے کل کے روز
 نفا کر گئی اسکو بہت رنج ہوا اور ان کی قبر پر جا کر خوب رویا گروہ ملا قیون گئی تھی بہرے والدہ کی قبر پر
 ہی وہی مل چھوہ کو یا قبر شق ہوئی ہیرال بائیں آئی اور کفن اسکو حولے کرنے لگی اسنے عرض کی کہ ہے
 مان میں کفن میں تو نہیں آیا ہوں لیکن مجھے دو مرل جہت پٹ سکھا کہ یہ مردہ بچے جہاں کہیں پٹا
 کی طرح چھپا نہیں چوڑا تا اور سوچے مطلق جواب نہ دیا بہرے کہا کہ اری مان کیا مجھے تھا ہے جو بات بھی
 کہی کہ تیری من تو میرا بیٹا ہوں کیا مجھے ابھی سے ہول تھی وہ پھر خبر نہ ہوئی اور کفن سنا بڑا دیا کجا التوس
 دوسرے ہوا تو جگر کہنے لگا کہ جو مل میں بتائی تو چھپا پھرنگی و ہرنگی کیوں کھڑی ہے بائیں مایسے

۱۱۔ اُنکی اور کچھ خیل ہی کہا کر کہا گیا ہے اُنکا رجب اک میں م گیا تو کہا کہ ۱۱۔ اُنکا رجب
 چاہے زباں پر طرس سے اجازت ہے جس خواب مانا ہوا اور کچھ دوسری تجویز نکالوں یہ کہ ہر ملک اور
 ہی اسکے ساتھ ہوں جب تو بہادر ہی گہرا یا اور ہلکا کر تہر میں آیا تو کوئی یہ کہ ۱۱۔ اُنکا رجب
 ایک مردہ آگ ساتھ تھا اور آتا تو دوسری میں ہی ہمارا ہے اس بات سے لوگوں کو نہایت تعجب ہوا وہ
 فریاد جیت سے بے اختیار کہنے لگے کہ مجھے حضرت ملک شہ دو شہدہ عسکر و دونوں ذات شریف نامہ زندگی
 اُس کے ساتھ ہے اور بعد رگ وہ تینوں ایک ہی تو میں مردوں پہ پہر فرزندہ دور گارے کہا کہ کیا
 شہزادے کچھ بھین اور کیوں کہ قول ہی باور کرو کہ بڑی کاما دے ہے اُنکے سب فعل میری ہے زانہ کا
 تجویز حال ہوا ہے اہل عالم کی طبیعتوں کا حال کھل جاتا ہے خوب رشت کی تہر پیدا ہوتی ہے بدو ملک
 اور زمین دوسرے حصار ہوا ہے موا عظمیٰ حکما و عقلا عالموں کی محبت اختیار کر دے اور حکومتی باتیں
 سنو کہ دل مردہ نوکیت سے اس طرح زندہ ہوتا ہے جیسے زمین مردہ آب باران کے بشارت کے اور حکومتی عمل
 حاکم ہے اور قیدی اس وقت اُس کے مالیر کی خواہش نفسانی امیر ہے اور فعل اسیر زمین پر ہے
 حال نہیں ہوتی میں جیسے دوسری خواہشوں کے جوانی خضابہ تمدن کی دعاؤں کے آسان میں پروردگار
 جلد ملک ہوا ہے راہ کلام سے زیادہ کہانی سے زیادہ سونے سے تہہ تو احسان کہہ رہا ہے ملک

جس کا ہے وہ میں ہے تو بولی ہے وہ بدست، ایک حکیم نے بہت سی کتابیں جمع کر کے انہیں سے
 چالیس ہزار کے آٹھ گنے چار ہونے چار ہزار تہر ہونے چار سو تہر ہونے چالیس تہر ہونے چار ہونے چار
 کس ایک یہ کہ کسی مائیں عورت پر افتاد کر دو تہر کہ کسی مال و دولت پر فتنہ ہو تہر کہ
 اپنے محد سے میں اُنکی طاقت سے زیادہ بوجہ نزل چو ہے یہ کہ وہ ظلم کرتے تھے نفع نہ پہنچے
 تو نگر مال میں میں بلکہ قناعت میں ہے راہ مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
 نہیں بلکہ تمدنی میں ہے رزق زمین میں ہے
 اور تمدنی کو اول جاری کے اور تو نگر کی کو

اول مسئلہ کے دنیا میں پنج چیزیں خوب ہیں اول بادشاہی اور دوم عدل ہو تو ایسی ہی جیسے
 ابرے بلان دوم قدری اور سوم صبر ہو تو ایسی ہے جیسے کہ جاوے آب سوم جوانی اور
 علم ہو تو ایسی ہے جیسے کہ خانہ بچاؤ چہارم رنج میں اور دوم شرم ہو تو ایسی ہے جیسے کہ

بحم تو نگر
طرقه انک

نہو تو ایسی ہے جیسے کہ تجربے غیر عقل بیدارنی سست بہتر ہے اگر یہ نہو تو
 بریوقت اور یہ نہو تو اللہ سے دل لگانا اور یہ نہو تو خاموشی اور جو یہ نہو
 نہو تو مونا مرے بادشاہ کو مصاحبت میں جہ آدمی دیکھے لازم ہیں اول وزیر دانا دوم
 و سرت عالم سوم شاعر خوش گفتار چہارم ہندس کامل پنجم قدیم جاس ششم طبیب ہادق سات خیرون کو
 سات چیر برا اختیار کرے اول درویشی کو تو نگری پر دوم گری کو سیری پر سوم فروشی کو زبردستی پر
 چہارم دلت کو عزت پر پنجم تواضع کو نیکر پر ششم غم کو خوشی پر ہفتم مرگ کو زندگی پر وہ آدمی سب سے
 مزا ہے کہ لوگوں کو دمن بنائے اور لوگوں کو دمن بخشنے میں خود رنندہ کہ تمام عالم اس کے تحت ہے اور لوگوں سے خصوصاً نہو جواب
 نہ سیکھے جو اس کے بعد قبول کرے شطاعت، تین خیرون کی تدبیریں وقت پر موقوف، جوانی کی قدر
 پیری میں تندرستی کی قدر، ماری میں نعمت کی قدر، محاجی میں تین خیرین سے افضل ہیں تین کو دوست
 بنانا نادان کو دانا بنانا سکھانا گمراہ کو نصیحت سے راہ پر لانا جو چیز زندہ ہے پاک ہے جب مرنے سے پسند
 ہو جانی ہے گرفتار سے چٹک رہا ہے پلید ہے جب مرنا ہے پاک ہو جانا ہے انسان کو مناسب ہے
 کہ ہر صبح اوٹھ کر اپنے صیکے اگر صورت اچھی ہے تو سیرت ہی اچھی اختیار کرے کہ دونوں نیک ہوں
 اور جو صورت بری تو عادت نیک بیدار کرے کہ دو خدایان ایک جا با ہم نہوئے پائین انسان جو وقت
 کوئی کام کرے اول خیال کر لینا چاہئے کہ اچھا ہے یا برا اگر عمدہ ہے تو او میں تاخیر کرے اور اگر اب
 نو چہرہ دے پھر خشک لازم ہے کہ جہم بہتر جواب پر اس راحت کرے پہلے دین سوچ لے کہ آج سینے کھنڈ
 اتنی باتیں معلوم کیں اور مجھے زمانہ سے کون کون سا تجربہ حاصل ہوا اور کون کون سے دلائل اور چاروں مفت
 بریاد ہوا تو اپنے حال پر افسوس کرے بہرہ چارون خیرین نیک زندگی کا نتیجہ میں گفتار نیک کردار نیک
 نیت نیک محبت نیک انسان کو دس باطن لازم ہیں خدا کے ساتھ مٹائی خلق کے ساتھ ایضاً
 نفس کے ساتھ تہر درویشوں کے ساتھ لطف بر گونے کے ساتھ خدمت جہوٹوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کے
 ساتھ عمل دوستوں کے ساتھ مروت جانوں کے ساتھ خاموشی عاقلوں کے ساتھ تواضع میں متعصبوں پر
 رحم لازم ہے اول وہ دانا جو کسی باطل کا محکوم ہو دوم وہ ضعیف جو کسی قوی کا غلام ہو سوم وہ کرم
 جو کسی اہم کا محتاج ہو آدمی چار قسم میں ایک نسیم جو نہ آپ کہا سے نہ دوسرے کو کہانے سے دوم غیل
 جو آپ کہانے کے دوسرے کو نہ دے تیسرے سخی جو آپ ہی کہانے سے اور دوسرے کو ہی دے چہارم کرم
 جو آپ نہ کہانے سے اور دوسرے کو کہانے سے نادان خود اپنا دشمن ہے کسی اور کا دوست کیونکر ہوگا چار خیرین
 چار وقت میں بہت سخت ہیں پیری عالم تنہائی میں بیماری غرت اور سفر میں غرض غلٹی میں پیادہ باقی

ستنی و کابلی کہتے ہیں اگر سخن پر داری و فصاحت اختیار کرے او کو سمجھو کہ کوئی کہتے ہیں اگر تا موسیٰ قبول کرے او کو سمجھیں دیوار کہتے ہیں اگر خذہ رومی سے میں آئے او کو سمجھو کہتے ہیں اگر علوت گزین دیوار کہتے ہیں اگر آدمیوں سے دربردار بر جانی کہتے ہیں اگر کہانے اور پہننے میں تخف کرے تن پرور کہتے ہیں اگر کیلے پرانے کپڑے پہنے مفلوک مفلح کہتے ہیں اگر توفیق کرے خوشامد بدینہ کہتے ہیں اگر آزادی ظاہر کرے خود کہتے ہیں اگر وطن میں ہے غام اور یا پرورد کہتے ہیں اگر خضر کرے سرگشتہ کہتے ہیں اگر تجر ہے عباس یا نامور کہتے ہیں اگر گدھا ہو بھوس شہوت پرست کہتے ہیں کیوں او عقل مند و کثرت بہت کچھ بہانہ کیا ہے کہ سنو زیادہ اور کہو کم اس قول کا ہم سے ابک نہایت عمدہ نتیجہ نکلا ہے یعنی جھوٹ کوئی شخص کچھ بات کہتا ہے فوسنے والوں کو اس سے نصیحت و عبرت حاصل ہوتی ہے مگر حکم کو سوا اسکے کہ اپنا مونہ نہ نکاتے اور گلاؤں کہاتے کچھ فائدہ نہیں اور دوسرے کلام سننے سے طرح طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں یہ صرغہ جو چلیکہ گوش توان خند زبان بیاں نہ کسے کیا خوب کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کمال عقلی و دینی میں اپنی اہمیت سے بیزار اور موت کا خواستگار ہو تو اپنے دل کو اس طرح تسلی دے کہ ایک بہت بڑا سوداگر ظالم ہے اس کے ہزاروں جہاز دنیا میں چلتے ہیں اور وہ خود ہی ایک عمدہ جہاز پر سوار ہے گریہ یا ریکار یا طوفان سخت آیا کہ وہ سب جہاز ایک ایک ٹکڑا کر تباہ ہو گئے اور غلام باب اگر ان قیمت والی شخص ایک تخت غرق دیا ہوا لیکن یہ سوداگر تین تہا ایک تختہ پر تہا پڑا ہے اور تختہ کا سہ عالم ہے کہ گہری سماعت کا ہوا ہے اور وقت کوئی شخص جرات کرے اس کے ٹکڑے بڑا دودھوا کہ اگر تو اپنے گہرا سال الیہ باب میرے حوالے کرے تو اس شرط پر میں بھیجوں اس بٹکا ناگہانی سے نجات دوں اور وہ سوداگر اپنی جان غیر بچانیکے لیے یاغیانہ اسباب او کی نقد کرے اور جو صحیح و سالم دریا سے نکلے اس وقت میں اس کو الیہ اصلائے بیوگا اور زندگی کو ہزاروں گت کے بار بھیجے گا یا ایک بڑا امیر کہیے کہ یہ ملک ملک بیت کہتا ہے اور کسی زبردست نمونے لشکر جہاد و فوج بشارت سے او کو محاصرہ کر لیا اور راز دانے مالک میں بلا شہاد ارادہ ہے کہ او کو مقابلہ کرنیکی تاب طاقت نہیں اور یہاں ہی نہیں سکتا اور وقت البتہ سب ٹکڑاں چھو کر جان سلامت بچا نیکو غنیمت بایکا اور غلامی شخص کو ایک نعمت عظمیٰ و دولت کہ بی شمار کیا پس اگر فرمانان اس حالت عقلی میں توجہ نہ کریں وہی سوداگر اور وہی امیر چون جسے دریا اور موج نجات ہائی ہے اور اپنا تمام مال اسباب دیکر جان بچائی ہے پھر صبر و شکر اور جان غیر کی تدویران زندگانیکو طاقت میں مثال میرے بدل کو غنیمت سمجھو اور اس شرط پر غلامی و غلامی بے ہمت ہم میرے گز ستانی بہ ہم میرے بد حکیم غلاموں اپنے شاگرد کو وقت آخر پہرہ و صیت کی ہی و صیت خدا کو بچاؤ اور کساحی نہ پہو لو

باب اول

ایہ علم سیکھنے سیکھانے میں معروف رہو اللہ تعالیٰ سے وہ چیز حاصل ہو جو نزل ہو اور اس میں
 دیکھو جو ہمیشہ رہے ہر دم پر مشاہد ہو کہ وہی کے اسباب بہت ہوتے ہیں معلوم نہیں کہ نہیں کہ
 بہت ہو چکے جو بری بات ہو وہی کی آرزو کرو مانو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے براہ غیب انتہا نہیں بتا بلکہ
 اس لئے کہ نریت اور صلاح کرنے زندگی وہی بہتر ہے میں نیکی ہو کے جسکے نفسوں میں خیر و
 صاب نہ کر لو خواب نہ کرو ایک یہ کہ آج کوئی خطا کی یا نہیں دوسرے یہ کہ کوئی نیکی کی یا نہیں جسکے
 کوئی نیکی کام کالی سے کہو یا نہیں یاد کرو کہ قبل ازینکے تہیاری کیا حقیقت تھی اور بعد موت کے کیا صورت
 ہوگی کیسے موت سناؤ کہ حیات کلام ہمیشہ رہتے رہتے ہیں وہ شخص بخت ہے جسکو مانت کی فکر
 نہ گناہ کا خوف و نظر شخص کی حق رسانی میں سوال کے منظر پر ہو غیر مانگے ہو چنانچہ حکیم اور سکونخواہ
 کہ جو دنیا کی لذتوں خوش اور مصیبتوں آرزو رہو ہمیشہ ہمیش موت کو یاد رکھو مرنے والے احوال سے عبرت
 حاصل کرو جو وہ کہنا اور ہے جو ہے جواب دنیا حیات کی علامت ہے اور نزل کی دلیل جو کوئی کسی
 لئے مری جا ہے وہ جو ہے اگر اوقات نہ کر وادیشہ کیا کرو نصیحت کرو اور خود ہی مل کر دیکھو وہ
 ختم کی عادت نہ کر کہ عمل کا شیوہ اختیار کرو محتاجی کا دروالتی میں بہت دل نہ کر نصیحت نہ دینی مدد کرو
 اگر جسکی جوہر ہو اور طاعت کو ضرر نہ پہنچائے جسکے نصیحت مافزونہ مفید نہیں نہ کر و عمل کو مقصود ہو کہ وہ
 حکمت قولی کا نتیجہ صرف دنیا جیت، اور حکمت عملی کا نتیجہ عینی میں نیکیوں کی طلب میں اگر رخ اوٹھا دے نیکی
 رجائیکے شیخ نہ رہے گا اور اگر دینی سے لذت پاوے گا لذت کو فحاشی میں اور فحاشی میں لذت دینی ہے نصیحت
 جان لو کہ بدن وہ ہو گا کہ لکھنا ناک کاں حملہ حواس بیکار ہو جائیگا اور کوئی دوست ہو گا نہ آشنا کسی
 میں سبب نہ لگاؤ نہ لگاؤ و جگہ خانہ ہے کہ جہان غلام اور آقا و دونوں برابر میں پس بیان غرور مت کرو
 ہمیشہ زاہد مغرور رہو کہ وہیں معلوم کیسے کج ہو جائے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں نعمت سے بڑی کوئی
 نعمت نہیں اور حکیم وہی ہے جو قول فعل و دونوں میں حکیم ہو نیکی کے عرصے نیکی کرو اور غیور نصیحت لازم
 جانو کسی کام میں ملو کہ کیسے وقت سنی نہ کرو کسی حال میں نیکی کر سہے باز نہ ہو بدی میں کہی نیکی نہ ہو
 خطی صحت کی جو بات قابل ترک ہے اور سکوترک کرو حکمت کو غرور نہ رکھو اور حکما کی بات سنو دنیا کی
 محبت دل سے دور کرو ایسے آداب سیکھو وقت پر کام کرو اور بے سوچے سمجھے کوئی کام شروع
 نہ کرو تو گری پر غصہ نہ کرو اور غصے میں تنگدل نہ ہو دوست سے ایسا معاملہ کرو کہ عالم تک نہ پتہ
 دوست اسی ہل چلو کہ اگر حاکم کے سامنے پیش ہو تو بھر موت نہ کو غلبہ مل سہے کسی جہالت نہ کر ہر ایک
 نافع کر نہو البتہ نزل جو بجا تو جس امیر خود بخود ہو دوسرے کو لاس نہ کرو نیکی کر کے کسی نہ جان نہو نہ دیکھو




شایع بنام و بنامین بین تو یعنی من ل سے کامیابی سے خوش نہ ہوا حال اور وقت پر بد و سا کو کسی
 لڑائی اور جنگ اور کبھی فساد کو مصلحت بہتر ہے ہمیشہ اوصاف کا لحاظ اور نیکی کا التزام رکھو حکیم ارطاطالیس
 وزیر اور استاد سکندر خلیفہ کو کاچیکہ میب صنف و بربری کے گوشہ نشین ہوا اور زندہ رہا بارشامہ سے نمود
 رہا اور سکندر بفتح ملک ایران کے انتظام ملک مانا اور ریاست و تدبیر نہاد گان عجم میں خبر ہوا تو ایک خط خوشیہ
 بنام ارطاطالیس تحریر کیا انھوں نے بہتہا کہ عداوت کے باعث اکثر معاملات میں تردد رہتا ہے خصوصاً اس مافضہ
 ماس میں کوئی تدبیر نظر نہیں آتی جیلج ہو سکے یہاں تشریف لائے ارطاطالیس جواب میں لکھا کہ شوق ملاقات
 حضور میں کیلئے کا حضور میں گریخت و ناتوانی سے مجبور ہوں صاف کیجئے اس لئے ایک دستور عمل یہاں ملتا ہے
 اگر آپ ہر ہفتہ مل سے گامیری اقبال زریگی خلاصہ کے حضور کا بیتہ کو عجم کے احوال میں جو ضرورتیں کیا گیا اوس کی
 صورت تو یہ ہے کہ نو دکان امرا اور ارکان سلطنت کو کھانے کا ایک دن میں تہ تیغ پہنچ کر دے مگر اس دھوکا کی تبدل
 نیزے اختیار میں ہیں اوس میں جو عید ہوگا اوس کی بنیاد میں نیری عداوت ہوگی اس وقت میں ملاح بہتہ کا دن پر
 احسان کر اور اطراف ملک کو تہنیم عجم کر دے تاکہ باہم تلخ میں مشغول ہیں اور اپنی فکر سے فرست پائیں بہر تو
 قاطع ہو کر ملک لائی کر اسکے بعد لکھا کہ بادشاہ فارس میں ایک وفد کہنے ساتھ ہی بھی ہوا اور عجم کے ساتھ ہی
 بھی وفد کردہ کہنے ساتھ ہی ہوا اور عجم کے ساتھ ہی کھینچ کر وہ کہ عجم کے ساتھ ہی ہوا اور عجم کے ساتھ ہی
 چونے وہ کہ دونوں کے ساتھ ہی ہوا قسم اول کے نزدیک محبوب اور دوسری اور چوبی قسم کے نزدیک
 مذموم قسمی قسم میں اخلاق کے حکما سے ہند اس کو محو جانتے ہیں اور حکما سے فارس مذموم اور سخاوت اس کو
 کہتے ہیں کہ تہ تیغ عجم کو دیا جاتا و زیادتی میں اسراف اور کمی میں حق ملی جو بادشاہ اپنے مقدر سے
 زیادہ سخاوت کر گیا اس کے ملک میں جنگ فساد بجا کرنے والی ہو جائے گے لشکر کو زیادہ تر من فونی اسے
 سکندر بادشاہ نے بھیجے کہا ہے اہل سخاوت یہ ہے کہ لوگوں کے مال میں طمع نہ کر اور یہی ہی ایک قسم کی سخاوت ہے
 کہ ظلم نہ کر اور لوگوں کو پوشیدہ جیبوں کو نہ ڈھونڈے اور انعام و بخش کر کے یاد نہ کر اور بڑا فضل و کرم یہ ہے کہ لوگوں کی
 خدمت کر کہہ اور آدمیوں کے ساتھ بظلمت پیش آ اور لوگوں کے سلام کا جواب دے اور جان لو کی خطا سے درگزر کرے
 سکندر رہا تدبیر و حکماء افضل سے اور بڑا حال وہ جو یکنامی کو دوست رکھتا ہو کیونکہ سلطنت لذت و شہوت
 غرض نہیں آتے سکندر بادشاہ کو چاہیے کہ غلبہ بہت اور صاحب سدا سلیم اور فصیح و شیرین زبان اور بلند
 آواز ہوں بات کم کریں مغلوں کو خدمت و مصاحبت میں نہ لیں اور دہا میں سلطنت کے لائق نہ رہت
 کریں جو سوداگر و درود کے ملکوں میں آئیں اور بے لطف و کرم کرتے رہیں کہ آمد و رفت زیادہ اور اطراف
 جوانب میں آواز نہ لگائی بلکہ ہو ملک سلطنت کی آبادی اور فوج بڑھے اور عجم بھی زیادہ نہیں کہ بہت و غار

حوال پس خندہ ناگوار طبعی سے سطح فساد بن اور ملکیت ظاہری منھوئے اسطرح خندہ ناگوار روحانی سے
 خرابی نفسانہ اور گہرے تنہوی پیدا ہوتی ہے اور جس طرح طغیانیہ مردہ دین دنیا کا کچھ نہیں ہو سکتا اسی طرح
 لازم ہے کہ اسودین و دنیا میں غرض کو مثال کرے اور از علو ملائیت پر قائم رکھے اور مردہ دست و پیر سے
 سلوک کرے کہ رفاه رعیت و مروتی ولایت اسی میں ہے اور معاملات کی تحقیقات میں عقل پر کثیف کرے بلکہ
 مختلف وقتوں میں تقریر و راگاز سے دریافت کرے اور زراعت و دہی سے اظہار حق میں کوشش طبع
 کرے اور ہمیشہ نیاز مندی کے ساتھ تہذیب اخلاف کا اتمام بجائے اور خراب ماد تو کی درستی میں نہایت
 عوق ریزی کرے اگر سکود دست نہ بنا سکے ہر صورت میں کل اختیار کرے سینہ زردان کینہ نہ بنائے جو پسند نہو
 اپنی بات کی صحیح کرے اور بیت کفری ہی ہی میں حق بات غلو میں کہے حق شناسی اپنا بیوہ کرے
 خوش طبعی کا دروازہ بند کرے بیوہ کام کرے راندن کے چوبیس گھنٹے معاملات دینی و دوی میں قسمت کرے
 برقیہ میں اول ہے احوال کا حساب کہ کتنے کام موافق رہا ہے اور کتنے کام خلاف معنی واقع ہے
 اور کتنا شکر کرے انکا عدد خوشامد سے زیادہ کرے نہ کہ نہ سے اور جو کیسے کہے ہی تو نہی تلخ و کٹی ہوئی شکر کہ بلا ہوا

مؤلف

خوشامد سے نہ شیرین رہاؤں کی بھی غافل  بیہ شہری میں گویا نہ حیرت فانی کو ملائے ہیں ہ
 ہر کام میں طبع عقل سے صلاح لیٹا ہے او طبع مردہ دانائے بیرون سے مصلحت کرے جب کوئی نیک کام
 ظہور میں آئے تو خود بینی و دعوت کو راہ دے اور گونہ نشینان آگاہ دل سے محبت و وسیلہ طلب کرنا ہے مگر
 اعتماد نہ کرے بلکہ ظلم و کاغذ کو مار دے گوئی درستی و تربیت کا اتمام کرے ہر بات سے عرت چلے
 بے صاحبان اور خدنگاروں سے خوار رہا لازم ہے کہ تیرے بہرے دور و نزدیک میں جو شخص کہ سخن تلخ اور سچی
 بات کہے اسکا ماتم رہو کہ ایسا آدمی نایاب ہے و غرض نیک ہی خلاف آدم اندہ نیستند آدم خلاف آدم اندہ
 سخن جسکے غرضوں سے معلوم نہ ہو اعتبار نہ کرے راتو کو بیکار نہ کرے بلکہ خلوت طلب نہو جا اور بوجہ کمال عالم ہر بار ہی سے

فہرہ

کہندہ عقل بسیار مرد را ہے  کمان چون بچیدن و بد کہادہ شود
 نشہ کی عادت نہاے بہت خندہ کرے کچھ کیوقت ہر سان ہو اگر کسی طرح کاغم کاغذ و لایع مال ہوں
 کار و بار میں مصروف نہو بہت خلوت پسند نہ کرے اور کثرت میں ہی ہر دم نہ رہے طریقہ سبازہ روی خوب ہے
 خدا جو عزت دے او کو عزیز نہ کرے فقر و مساکین کا باب حاجت کا درکار رہے اور گناہ کے لائق نہ ہو کہ
 بسنے کو صرف گناہ زند کافی ہے جسے کو زیر بند مار مفید نہیں اور قہم کہاں کی عادت اختیار نہ کرے کہ سبت

اس کو برہمنوں کی بکائی مال ہوتی ہے اور ایک ادنیٰ ذات میں مدام ہو جانا ہے حد تو یقیناً ایک بن کر ہے
 العرب اسی ہلہ یا ناسی بھادوس کہ جس کے باعث نہاد وہ طبع انحال راہ کے نیست وار سے بخولی حصار کو کیا
 عقل سا طرفہ حوالی بدلی جلال دور و دور ہو جسے لگا لطیف نے ہر بات کی کہہ خفیت نکاتی کی راہ کالی
 اور سوخت و رات دور گارے و یا کیا کہ اسے دور و دور طاعت تفرس اور طاعت باں ایک عجب جبر ہے جو کہ اس کو
 اپنے محسوس ہر درجہ وقت بہت جلد مایت کرتی ہے اور کسی کھس کو روح و علم با کور و تر دوسے سرو کار ہو تو
 اور کمال خون کر کے واسطے بہ طریقہ بہت عمدہ ہے شریکہ درجہ اعتدال کے ساتھ ہے ہر گوئی بھیجت ہے
 کہ اسے شے اور اسے چوٹے سے طاعت و ملکہ جی ساسست ہیں اسلئے کہ رنگ مار میں ہونا ہے اور حرد
 کتلح نہیں رارہ و اسے گلابے گلابے مصافقہ ہیں گوارہ صا مد کا غلط ہے اور کا طریقہ ہم ہیں بھلا ہیز
 اسی برقیاس کر لینا ساسست لطیفہ ولایت عور کے دہے واسے اگر حق پہنچیں ایک ورنہ کوئی طریقہ ہاں
 جاہو بجا اوس نہر کے غالب نمال ایک کوہ طبع سے حکمی حرارت سے وادی ہو اہانت گرم ہے اور لوگ
 جیتہ مر میں مستلار ہے ہیں مرد طریقے اسے کہا کہ اگر ایک سال بری حدت کو وار ہے عمدہ عمدہ
 کہا ہے کہلو اور تو بریں کچھ حد میں اس پہاڑ کو اور ہا کر وید سینک و دگا عوری بہت خون شہو اور وک
 کرادی ایک رس تک عمدہ لطیف و میوہ پاکیرہ اس کو کہلا ہے حصہ وہ رس تمام ہوا ہے طریقہ کہا کہ
 علی وعدہ نور کر اسے کہا بہت اچھا اس نہر کے تمام مانند سے شیر ساتھ ہیں اور تانا کہ ہیں ورس
 فکرہ برکیرہ جاہو ہے مرد طریقہ بہاڑ کے بچے بہت خفیدہ کر کے کہل پورہ اور کہا کہ اس نام سب لوگ کیا گی
 رو کر کے اس پہاڑ کو میری شہدہ برکیرہ ویر میں اس کو دور بجا کر جہاں تا و ویاں یکدوں عور یوں سے
 کہا کہ تو کچھ دیوار ہو ہے بہ کام ہماری طاقت و نقدہ باہر ہے اسے حواد یا کہ تم سکے سب دیوار ہے ہو
 پہلا ہزاروں آدمی جمع ہیں اور اس پہاڑ کو اور ہا پہنچتے ہیں ایکلا کطح اور ہا لو گھا اہل نہر بہ بات سک
 نہایت نہیان شہو اور طریقہ نے ابا رانہ لسا لطیفہ کسی شخص کا ایک غلام ہا ہر روز زانی ہر تے ہر تے
 تہک جانا ایک دن نام کو آقا نے پوچھا کہ اسے غلام تو اپنا مال اور میرا مال کیسا یا تا ہے اسے جواب دیا
 کہ اس گہر میں سے زیادہ دو شخص کچھ ہیں ایک میں دو سر تو مالک کہا اکی بول کیا ہے اسے حواد یا
 کہ رات بہر ہے اکی معنی کی فکر ہے اور وں بہر ہے اسے یا کی مگر ان کو میرا تیرا کہہ نہیج نہیں اور بالکل
 احسان نہیں مانتے بلکہ وہ و نو کو اباضہ شکار شمار کرتے ہیں صاحب کہا و اتہ توج کہتا ہے اور غلام کو آراو
 کر دیا لطیفہ ایک حور کے کیا کا حامہ جو ریا اور نارمین دلال کے حوا کیا کہ اس کو مروت کرے دور سرا
 چور و تال کے پاس وہ کپڑا اور لکیا بہہ جو رانی تاہہ بارو کے پاس آیا اور ہوں کو جہا کہ وہ جا کہ نہت کو

فرزنت کیا اوست جو برباکو مس نیت کو بیا بیاض الطبع ایک شخص بھلی تباہ سلسلے کے مدار میں منہمک رہا
 طبعیہ دل کمال فصاحت و بے غایتی کی کیا سلسلے کو ذرا کہ طبعی تیرائی انصاف کی تباہی و بے جا آواز سے سطر
 اگر خدائی ہی لباس پر خلعت سے پریش ہو تو بہت عزت ہے اوستے و ش کی کہ غیبی تصور میں مہکوں نہ رہے
 اور ہر شاخ کی تصویر طائرانہ ہو جائے جسے کہ وہ تو غرض کو پسند آیا اور خلعت کران پہلیک نہ نقد مقرر
 لطیفہ کسی شخص سے اپنے ندرت سے انکو شکستے وہ بارگیا اور بہت دیر میں آیا ایک اور پیرفتہ ہوا اور کیا
 کہ جنت میں نیچے ایک کم کو چھوٹا نہ بہت کہ خدکام سرخویم و دیگر جلد آجیا کر غرض کہہ دونوں میں تو یہ
 اور غم سے کہا کہ کسی طبع کو جو وہ غلام کیا اور چند حصوں کو جیت پٹ اپنے ہوا اور کافر طائفہ باجمہ صفت
 پر چکاواتے آدمی کے واسطے کہ میں کیا کالے خواہد ہو سوز کی تیری نصیحت سے خوب یاد ہے تو نہ زبانا
 کہ میں ایک کام کا حکم دوں تو بعد ہی ہندی کی کام کرنا کہ فیضان سے نیرے کم کے لطف اس فرستہ جیل
 اسے کہہ کہ میں اپنے طبع کو باکو تیرا لطف کرے دو اس کو لایا کہ کچھ دھانچا مطرب کو باکو صحت ہو تو
 مس مرقی کرے مثال کوہ باکو مرطبت تو نیچے غل سے شاعر کو لایا کہ تیرا شریہ بنا کر تاج و تاج کے گور گور
 لایا کہ تیری قبر پر کرے اور وہ مذکور لایا کہ تیرے غارے کی ناز بڑا ہے اور کہ ہر قرآن ختم کرے لطیف
 ایک اندر دھندلے صحن جات میں اسے واسطے قصہ بنوایا سمار دن ایک برس کے حصہ میں تمہارے باریب
 تبار جو چکا تو اس ایسے سمار ویک اور شاوے پر چھا کہ ایک اس عمارت میں آدھ کیا جاتا اوست کہا عرف ایک
 ایک جسم نہین اور یا وہ کہہ نہیں طیفہ ایک جوان عورت نے کسی موڑ پر لایا کہ کوڑہ نہشت دیکھ کہ کہا کہ تیری لی
 یہ کہاں کسی قیمت میں عورت کرنی ہو اوستے ایک ہندی ماس پر کر جواب دیا کہ مٹی جب تو میری بار
 ہوا مٹی تو او سوخت ایسی کہاں تجھ کو ہی صحت لی ہے مٹی کہہ قیمت دینے کی حاجت نہ تیری طیفہ
 در جہانوں کی ایک جماعت بادشاہ کے حضور میں عالی مقام کی فرما دیا بی بادشاہ نے فرمایا کہ مامورین اس کے بارے میں
 شخص وادارہ کاغذ میں بہت پریشانی ہے کہ وہ تمام اعضاء میں مل کر اٹھنا چاہتے ہیں اور جہانوں میں ایک طرف ہی نہ رہتا اوستے
 جو دیکھتے بادشاہ کے تمام اعضاء میں مل کر اٹھنا چاہتے ہیں تو ایک ایک ایک مگن ہوا ایسے سجدے کہ کمرنگ ہوا کہ سنو تو
 بدستہ بستم آیا اور اس کا منزل کیا طیفہ ایک طرف کو کسی گماہ میں ان خود کر کے بادشاہ کو بدست میں
 اتے شریہ جرم کے بعد بادشاہ نے حکم صادر فرمایا کہ اس کی ناک میں سولہ گروہ عین نے کہا کہ دانش پری
 ناک میں دو سولہ عین اور یہ بخوبی کچھ کفایت کرتے ہیں جسے سر سید کی حاجت نہیں بادشاہ کو
 سے انتہا میں آئی اور آج چہ وہ طیفہ ایک شجر نام نہان گن میں سے جانتے انات راہ میں ایک شخص
 کہتے تھے کہ اگر ادھر سے فی گردن پر نہ ہوا وہ تو غیرت اوچہ لایا ہوا اگر ان کو نہایت مدد ہو چکا کی

بستر پر چڑھ کر لوگ عیادت کیلئے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سولانا مال کیسے
 کیا ہوگا کہ گرسے کوئی اور گروں ٹوٹے ہماری لطیفہ ایک غوری کا گدہ چورچ
 سجدہ شکر ادا کیا تو گویا کہا کاسے غوری یہ کیا سجدہ شکر کا انعام ہے اسنے جو
 سوار ہوا تو مجھ کو بھی چوالیسا تے خیر کہہ گیا تو ہمارے دو مین سج رہی تھیں
 دشمن پر فتح پائی اور اسے قید کر لیا پہلا زلہ عتاب فرمایا کہ اب تیرا کیا حال ہے اور
 جواب دیا کہ خدا جس چیز کو دوست رکھتا ہے وہ محفوظ ہے اور جس چیز کو دوست رکھ
 پروردگار نے وہ نقص کر چکا تو دوست رکھتا ہے تجھے ارزانی فرمائی پس وہ غور کر
 تو بھلا کہ اس کے شکر سے اچھا ہو بادشاہ کو رحم آیا اور اس کو رافا با لطیفہ تاج چھا
 شخص بڑے علامہ عصر بنے مینہ غلو مین رکارتے ہر چند بادشاہ نے کئی بار طلب
 لوگوں کو مین کی حضور بہت کھس نہایت سحر و سحر ہوتا ہے آپ چند مرتبہ یاد
 کہا ہم خود اس کی ملاقات کے واسطے چلتے مین کہ مین کہ فی الحقیقت شکر ہے پائین
 وجہ معلوم ہو عرض بادشاہ جب وہاں گیا کیا وہ کہتا ہے کہ آپ دیوار سے کہہ کر
 سلطان مین معترف مین تاج چھان دو ساعت تک برابر بیٹھا مارا مکوہ و متوجہ نہ ہوا
 ولین سوچا کہ اس کو شیک بڑا غور ہے پھر براہ طعنہ کیا کہ حضرت آپ کے پادشہ کہ
 اہل دنیا کی جاسے اتنے کوتاہ کیا ہے پادشہ دراز کر کیا خوب معجہ تہہ آیا ما
 باغین سمجھ گیا کہ یہ صاحب فی الحقیقت صاحب کمال مین۔ علامہ یہ کہ
 اس طرح جب مینے گندھے اور سرفروا تے ہوشیار سے فرزانہ رفتار نے
 کہ یک مین علم لارہ مین غل با بد اس شکل پر ہر دم خیال نہ کہنا اور کبھی زانو نہ
 بادشاہ و بچا ہا اراکین سلطنت جو سوال کریں اس کا جواب معقول بہت خود مال سے ادا کرنا جو جو مین یو ہے
 ہم اس کا معنی ہی سمجھا کہ مین ابنا ہو کہ مین وقت پر مطالب اور مقاصد وغیرہ بیان کریں تو باہمی واضح ہو اور
 ہے آج تک نہیں جقدہ تعلیم کی ہے اس کو ہمارے سلسلے میں علم و کمال با
 آؤں کر نیے اور جو کچھ سر ملتی ہوگی تو درج ہی مل جائیگی شہزادہ نہ
 روز اول سے تھان کی فکر مین رہتی ہے اور جو کچھ آپ نے تعلیم فرمائی
 حضور نہا مین گذارش کر دینا اور وقت مین و دربار مین آفرین
 قدر و نرست زیادہ ہو یہ کہ اول سے آخر تک جو کچھ پڑا تھا فرما

یہ فرمایا اسنے زیادہ
 اس کو جب خبر ہوئی
 اسنے اسنے اسنے اسنے
 بعد ایک بادشاہ نے
 مین مین کہا گروں اور
 وہ غور سے حکم حضرت
 ملو دوست رکھتا ہے
 دشاہ کے زمانہ مین ایک
 لرو کہی نہ صرف ملائے
 وروہ حاضر ہوا بادشاہ
 حاضر ہوئی کوئی دوسری
 اسے پادشہ کی تاج
 یہ خیال کیا بادشاہ نے
 کہنے مین جواب دیا کہ جب
 مین نہایت پیمان ہوا اور
 خود پروردگار کی تعلیم حضرت کو
 اسے غور سے تیسرے مین ہر چہ
 اس کے روزانہ امتحان و تیسرے
 و اگر خوب یاد تو مین و
 نہ بہتہ عرض کی کہ اس نے مین
 بھلا تو اب مین سمجھے اور عقل
 مین تو اب کمال خوش و انا کا
 سارا اور کہا کہ اسے بہت مین چہ

اگر بادشاہ کو بھی اسلئے سنایا تو خلق کا رائے نہیں بلکہ جو سوال کیا جاوے اسکے جواب میں جس گفتگو کا متبع ہو اؤل
 کرنی مرے اسٹے اگر کوئی بات چوپن اور میں صارت پہنچی شروع کروں تو بہت ناہیا ہے یہ
 بادشاہ فرمایا کہ میرے عوٹے بطرح باور کیا ہے خدمت کی مارعا سندی کا موجب ہوگا ال مصل فندہ زنی
 کیلے اویس کے کہ سوال و جواب دیگر اگر حضرت کی توجہ میں اور نہایت سے ہایت نائل ہے تو میرے
 ان کا ہی کل امتحان ہوگا خزانہ روم کا یہی خوش ہوا اور فرمایا فہم و مرحا اسے غدیہ خیر میں
 فارغ کر دی زیند اسواہ جو وقت روز دوم خسرو کا دے سر بر تلک چہارم ہر طاوس فرمایا بادشاہ کی پناہ
 دربار عام آراستہ کیا ملک و ام و ملکات عظام حاضر ہو وزیر بادیرا بنے اسے قریب سے التادہ ہے اسے
 میں سلطان والا شان وزیر اعظم بطرف مخاطب ہوا اور شاہ کیا کدای تو گین س آج درازہ روگا کچھ میں اور ی
 طرے ہو سلام شوق کے من کر کہ اگر منی مبارک ہو تو آپ شریف آدمی سے ال دربار کو تہارہ سرفراز فرماتے
 اور خرد پرور کو بھی ہرگز تہ وزیر اعظم میرے حکم سے ہی فورا درنگا خرد پرور میں جاوے گا اور نیاز حال کر کے پیام
 آشیایا فرمادہ گا کہ کہا بہتر اور سیوقتی شہزادہ خرد پرور دربار بادشاہی میں شریف لاتے

*

امتحان اول

*

مولف

ہوئی مدت سے اسوسی کہا نک | ہمارے یاد سے کیوں ہے جب
 زمین و س ارحامے آزمائے | اب یہ کیا اک امتحان خط ہے
 جدم فرماہ روزگار بارگاہ ہر بار میں داخل ہوا بادشاہ و اس پناہ لال بطیم و کیم سے میں
 شہزادہ خرد پرور آداب تمام سے آداب بجالا پا فورا کد کر بیان جواہر نگار موجود ہو میں اور شاہ شاگرد
 بیٹے اول بادشاہ نے فرمایا کہ اسے خرد پرور نمے آنک کہا کیا پڑا ہے پہلے بیان کر دے پڑا
 پڑے ہوئے میں کہہ سوال کر میں شہزادہ نے عرض کی کہ جناب عالی فدوی نے بحث حروف ابجد
 اور ضرب النسل اور نید نکما اور لطایف کلام وغیرہ سے فرصت حاصل کی مگر اب حضور کی خاطر افس میں
 افسوس کا سوال گزیرے بلاتال ارشاد کریں اور ہرگز بیہ خیال نظر نہیں کہ اس سچا اک دایہ حضرت
 خارج ہے بندہ خفی السخ اپنی ہم قہم کے موافق اسکا جواب دیکھا عقل مجسم بیہ تقریر شکر حیران رو گیا
 ال دربار کو نہایت تعجب ہوا کہ آج پہلا ہی امتحان ہے مگر شہزادہ کی جولانی گفتگو اور خوشی تقریر بیہ ہا بخوبی
 ثابت کر رہی ہے کہ وہ مکمل حاصل ہو چکا احوال بادشاہ نے فرمایا کہ قرینہ قیاس سے ایسا پایا جاتا ہے کہ شاہ

اسی مرتبہ قبل میں کتب درسیہ جمہور کی فہرست گذری تھی اور اسے کہہ کر اخبار عالمی کتب میں داخل فرمادہ تعلیم و تعلیم
 جگہ ہے اگرچہ ان میں سے کچھ کا زمانہ گذریا اب فیاض عالم کا زمانہ کتابستوں اور طلبہ کے عموماً کتابوں کی رو سے
 میں ایک دوسری دوسری غیر درسی و ترقی اور کتابوں سے عمارت، جو کتبوت میں درجہ میں ایک ایسا ہے
 پڑھنے کے واسطے ایک گروہ کی رائے سے خاص ہوں اور غیر درسی اور کتابوں جو ان قیود و شرائط میں
 کریمہ اسلام ہے کہ صرف درسیہ سمیت شریعت میں ہو سکتی بلکہ اس میں بھی نہیں، کہ طالب کو طلب کی
 اسناد پیدا ہو اور عموماً کتاب میں سے کمال حاصل کرے اس واسطے کہ علم درجہ کا پیدا کرے اور بہت تعلیم حاصل
 ازین کتب درسیہ بہت کم میں بلکہ مختلف اور ایضاً تفصیلات کثیر اور ہر زمانہ میں درسیہ اخبار میں تفریق
 تبدیل واقع ہوتا ہے اور بہت مختلف ممالک میں مختلف درجہ جاری رہتے ہیں پس یہ تفصیلات و اختلافات
 صاف ثابت ہیں کہ درسیہ اخبار میں کتابوں کا انحصار و تنوع ہے اور جب یہاں سرائیت ہو تو کتب میں کا قول
 صادق آگیا کہ صرف درسیہ سمیت کتب میں لکھن ہے اور بحالت میں کتاب میں کی ضرورت معلوم ہوتی ہے
 واقع میں کتاب میں ایسی چیز ہے کہ انسان کے دماغ کو روشن عقل کو جلا دے اور فہم کو دینی ہے اگر کسی شخص کو ایسی
 روانی تلاش ہو کہ گہرے بہت اعلیٰ کی سیر کیا کرے اور میں آفاق طلبہ ملا کرے اور اس کے پہلے حالاً
 دیکھا کرے تو کوئی حکیم بہت کہہ نہیں سکتا کہ اس کتاب میں کے اسکے لیے دو مرتبہ ہی ہے سابق میں اگرچہ
 مصنفین و مؤلفین زیادہ گذرے مگر عام لوگوں کو ان میں بہت کم سیر ہوتی ہیں اب چاہے نے ایسی راہ نکالی
 کہ فہم کی کیاب و نایاب کتاب میں دیکھنے میں آتی ہیں مگر ناظر میں دلوں پر برم ہی لغت رہتا ہے کہ اہل ہر
 کھڑی ہے فہم کو بقائے فہم وقت کا نام غیر ممکن ہے اور موت کا کہہ علاج نہیں ضرور فعال ہے گھر مال
 بہت رہتا ہے مادی بہت گروہ کی گہری سوئی اک اور گہراوی اور عدم ایک حکیم دانائے کہ دہائی ہی میں فہم
 خود پر درک طرف متوجہ ہو کر کہہ کہ شہزادہ عالم کی عمر دسار ہو اگر ناظر گذرے تو میں ہی ایک سوال درکاروں
 شہزادہ نے جواب دیا کہ میں کہہ نہیں سکتا بلکہ شخص کو اجازت ہے کہ جسکو میری تقریر میں کچھ گفتگو ہو بیک
 خاموش نہ رہے اگر نہیں کچھ تحقیق کرنا ہے تو ہم اللہ اور حکیم دانائے کہہ کہ مطالعہ کتب کیا سامع متعین
 اور عمل کیونکر ترقی حاصل کرتی ہے اور اگر کار کا نتیجہ کیا پیدا ہوتا ہے شہزادہ خود پر اور مخاطب ہوا اور کہا کہ
 اسے حکیم فہم اسکی کیفیت مجھے سے تعلیم ضروری کارروائی کے لائق بہت جلد آسکتی ہے اور میں زبان کا کہنا
 پڑنا تو کچھ دسواڑ میں اطفال و سال ایک برس میں بخوبی حاصل کر سکتے ہیں علم چاہتے اور میں جس
 جگہ ایک برسی تعلیم میں اپنی زبان کا کہنا پڑنا آگیا تو اوقات عزیز کو علوم و معیہ کی تحصیل میں صرف کرنا چاہتے لیکن
 ہر قوم کو لازم ہے کہ تمام علوم کو اپنی زبان میں ترجمہ کرے جس طرح اگر زبان کمال تو میں تمام زبانوں کے علوم ترجمہ کرے

دینی زبان میں ہرگز اور جو اکثر نامیں اہل متصدد گروہ کر دینی بن اور انہوں نے فائدے کے نقصان حاصل کیا۔
 اسکا سبب یہ ہے کہ انہوں نے نہ کہ اس خود حقیقت جانیں بلکہ اسکی باسیکے والا کہ ان میں خوب اور علم مغرب بہم
 نہیں پہنچا یا نہ جہاں ضرورت کے کتب مفید کی سیر کریں اور علوم ہیودوی غلات کی تحصیل میں سسرار
 ورنہ جیسا طریقہ تعلیم ایک مرتبہ علوم اناس میں جاری ہے اگر اسطرح قیامت تک جاری رہے گا کہ ہر
 حصول نہ ہوگا اور حکمت کے یونان و اگلسٹان کا اٹل اور اٹل کی ایجادوں کا بیان اور ان کی تصنیفات کا
 مضمون مطالعہ کرنے اور انہی عقل پر زور دینے سے ترقی عقل حاصل ہوتی ہے اور یہ بات نواج کل تر
 دنیا کے لوگ جانتے ہیں کہ اسوقت علی ترقی اور تعلیم و تربیت وغیرہ میں انگلستان کے مقابل کوئی ملک نہیں
 بلکہ تمام دنیا کی ترقی اور ترقیب تعلیم و تربیت کے وقت انگلستان ہی کی نظیر میں کجانی ہے اور اسکی
 علمی و فنی کی جگہ اور عقلی اور کافر و ایک عالم میں پہل رہا ہے اور ملک و لاویز کا ایک نہایت لائق و فاضل
 حکیم فہیم کہ سر شہید تعلیم انگلستان جکی فائن گرامی سے متعلق ہو اور ایسے نہایت ترقیب و تربیت یافتہ ملک میں
 اسکی رائے عالی سے ترقی تعلیم کی گراں کام کیا جا اور جسکے کلام واجب النسلیم کو بڑے بڑے خوش ذہن
 لوگ کمال و حجت قابل اعتبار سمجھتے ہیں اور اسکا بہ قول ہو تو غیر ملکوں کے باشندے کہ جو
 خواب غفلت سے مست و مدہوش ہیں اور انکا احوال کچھ قابل عبرت ہے وہ قول یہ ہے کہ میں
 انگلستان کی جہالت نہایت سخت لڑائی لڑ رہا ہوں اور میں سخت سے آپس غایف و زراں ہوں
 اور جہت اور اسکی طاقت کا حال مجھکو معلوم ہونا چاہتا ہے اور مقدر اور اسکا خیال کرنا ہوں ملک کی جہالت
 و حقیقت ایک نہایت خوفناک اور ایسا زبردست دشمن ہے کہ جسے سلطنت اور مایا دونوں کو غور و فکر
 پس جہان تک ہلکا اور اسکی شکست دینے کے سامان و شہاب ہو کہ میں فرام کر کے اسکا مقابلہ کر
 ہلکا ہی ملک میں دشمن جانک مقابلہ میں ہرگز چین نہیں اور یہی بہت کہہ کر باقی ہے جس مقام غور
 کہ ایسا استعداد و ہوشیار شخص جہالت انگلستان کے مقابلہ میں تعجب ہونا نہایت مشکل کام خیال کر
 اور باوجود اس بات کہ انگلستان کے باشندوں کی جہالت کی جرکات دی ہے اور میں سخت کی کر تو دوسری
 گھر پر ہی وہ جہالت کی اس شکستہ اور نہایت ضعیف حالت کو ایک خطرناک اور قوی دشمن سمجھ کر نہایت
 انصاف اور کمال انسانیت سے اسکی برائی دفع کریں کہ میں اور ہر جگہ کہ بہت کہہ سچ
 پاسکے ہیں گراں فتنہ دہی کا مطلق دعوی نہیں کرنے اسوقت میں وہ ملک نہایت قابل انوس ہے
 کہ جہاں انہی ترقی تعلیم کیا منی بلکہ آغاز تعلیم ہی جیسا کہ چاہتے ہیں وہاں میں ہے اور ہم ملنے اسکا
 بعد لیا ہے کہ گویا ہم سب کہہ آتا ہے اور ہم اگلے درجے ترقی یافتہ میں گرا سطر و داہی توجہ


مصرف نہیں کرتے اور جہالت کو اپنا بار بار اور مومن ملک تصور کر رہے ہیں پس در محمد مردن و مکرر اگر
 ہے جہالت ہونو ہو و علی میت ہی ہمارا میل سخت ہو تو ہو و اسے صاف ظاہر ہے کہ جب آپکین اوس
 جہالت کا ناخوشی کا ترو ملک کو اپنا دار السلطنت قرار دی اور مایل قوم کہ حکو جہالت کی رعیت و من کرنا چاہتے
 کہیں اپنے آقا کی خیر خواہی سے انحراف نہ کریں اس عالم میں اوس ملک کے بار بار وقت پر مومن ہے کہ اوس کو اپنا
 منعم تصور کر کے ہر جنگ آباد ہو اور مومن کو حتی القدر زندہ نہ چھوڑے و نہ بقول سعدی شیرازی در بادشاہ
 در نیلے گنجند اس کے بعد سلطنت پر خواہی خواہی نوال آہا چکا اور پھر مومن قوی کہ جو بروم و در لطفہ اپنی کہاں ہے
 تخت و تاج و تالی کو غضب اور تمام ملک کو نہ و بالاد و بجا اس فطرت سے باشند و نہ راجح ہے کہ ہے ملک کی حمایت اور
 طوفان میں سرور کو نای کر کے دوست اور دشمن میں اکی تمیز پیدا کریں اور اس وقت مغالہ کرنے کے لئے علم ہر کے
 بنیاد و کتب زیادہ بہتر خیالی کا دور و ماسا ان میں مکرر و تعلیم و علم پر کٹھا کر کے در و طاف سے ہی بقابلہ
 بیش آہن اسلئے کہ قوتے ظن کی یا مے عقل در بجا علی پر ہو جی ہے اور اعتقاد جسمانی کی مشقت سے جسم کو
 زنت اور ترقی نصیب ہوتی ہے پس جقدر کہ جسم تندرست ہو گا اور قدر عقل ہی سلیم ہو گی اسے بحولہ ناپت
 ہو گیا کہ باضت جسمانی ہی کتاب علوم کے ساتھ لازم و ملزوم ہے چنانکہ انسان کو علم حاصل نہیں ہوتا اور ہر
 جماعت میں شمار کیا جاتا ہے پس جگو تھوڑی سی ہی عقل ہو گی وہ کبھی پسند کر گیا کہ سب لوگ محبت و غریب
 ترانے سے ملاحظہ کریں اور وہ آپکین بندہ کیے شہار ہے بلکہ بیان و حیث مل صادق ہو گی کہ انہا ننگے دو آپکین و
 کر جو کو یاد رنا ہیں اور کو مذکور کرنا چاہتے لیکن علم و کل الجواب پنیانی ہے کہ چشم بصیرت میں لگا نا گویا کہ
 ازل سے ابد تک کی حقیقت آنکھوں سے دیکھ نہیں ہے اور تجرہ اوسکے انہا میں اپنی کیفیت اور اسے وجود
 و عدم کی باہت اور اپنا باعث و قید کہ ہم دنیا میں کس واسطے پیدا ہوئے اور کہاں سے آئے ہیں کہ ہر جائے کو جی
 ظاہر ہو جاتا ہے جگو یہ بات معلوم نہ ہو اوسکا وجود و عدم برابر ہے جطرح جو انات بے تیز و تباکی صورت و کو دیکھ
 جلتے گئے اور یہ نہ سمجھے کہ ہم کیا چیز ہیں اور کیا کہانے ہے وہ گویا ایک میجر سے ہی زیادہ ناچر اور بے حقیقت

در جہار ان ناد و مرکش و رونے است  پتہ کے و اندر کا این باغ از گئے است

اسی آسائین ایک اور عالم و اسناد سے سوال کیا کہ اسے درۃ العیاج سلطنت واسے قوتہ نہیں خلافت
 اپنے جگر کہ بیان مبارک فرمایا بہت درست ہے مین کیلکو جا و مہر دن نہیں مگر یہ فرماتے کہ عقل کہ کو کہتے ہیں
 اور وقت پر اسکو طبع کام میں لانا چاہتے نہ ہارو نے کہا عقل وہ جو ہر لطیف ہے کہ نہ نزل سفید کئے اسے بہتر
 کوئی رہنا نہیں مل سکتا اور عقل وہ جو ہر لطیف ہے کہ جبکہ سب انسان کو اثر و املوات کا لقب عطا ہوا

اور کچھ بزرگم اپنے کمال علوم پر ان کے چنانچہ دیوان کے اپنے علم پر فخر کرتے ہیں کہ سب سے پہلے سینے علم کی بروقت
 بخت ان کے کونز میں کیا ہندوستان کے کہتے ہیں کہ ہمارا علم سب سے قدیم ہے چنانچہ صورت بہار کسی زمانہ میں تمام
 دنیا کے علوم و فنون کا مخزن تھا عرب کا ذکر کرتے ہیں کہ علم کے ذریعے سے فتوحات کے وسیع میدانوں میں پہلے
 ہمارا جہنڈا سر بلند ہوا مصر کے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم یونانیوں کے پہلے علوم و فنون کی روگاری سے طرح کی
 کامیابی حاصل کی اور بزرگم کے پاس اپنی وجہ ثبوت کی بڑا باطلین موجود ہیں جن اور ایک شخص نے من کی
 کہ اسے شہزادہ بلند قبائل ان دونوں غلو کا جادو گانہ میان فرما ہے کہ عوام الناس ہی استفادہ حاصل کریں
 شہزادہ نے کہا کہ عقل معاوی کی بہ حقیقت ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان اسے موجودہ چیز کی ساخت
 میں کمال حاصل کر سکتا ہے اور باخف و مبادت اور زہد و تقویٰ اور دینداری و برہنہ گاری کا باند ہو جاتا ہے
 دنیا کی طرف اصلاح نہیں ہوتا اگرچہ برہنہ کی محنت و قدرت کاری متعلقہ عقل کی ذات والامفات کا کوئی
 انبات کر رہی ہے کہ انسان کو تزکیہ نفس و تصفیہ قلب سے وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ہر دم حال مسو کا نظارہ
 دیدہ دل کے پیش نظر رہتا ہے اور جو خیر خدا پرست کے لقب ہو سکتا ہے جن میں یہ عقل نہیں ہوتی وہ نصف
 انسان نصف خیر ہے مثلاً من کرو کہ وہ شخص جن میں ایک خدا کو ماننا ہے اور دوسرا سکر ہے پس جو شخص خدا کا
 قائل ہو گا وہ بہر صورت بہتر ہو گا اس دلیل سے کہ اگر بزرگ خدا سرکار ہوتا تو اس کا کچھ نقصان نہیں اور اس
 اگر خدا کوئی چیز ہے تو ہر ایک کے ہر طرح منکر کو غلاب دیتی ہے اور دوسر کوئی بچا نہ لائے نہ ست نہیں جو بوقت
 کام آئے خدا پرست کہ نہ تو تسلیم اور کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ مانع مشرعی اور کی رو بندگی میں غل پیدا
 کر سکتی ہے اس لئے میں ایک اور شخص بولا اگر خدا نہ ہو تو خدا پرست نے خوف بیفائدہ و امید مہموم میں اپنی زندگی
 بربادی کی اور کمال کے مدد میں پرانگی زندگی ہی محروم رہا تہذوہ نے حجاب کیا کہ جو شخص لذت دنیاوی پر مبنی
 اور سکو پر لگا دھار دینا چاہتے کہ وہ عقل مہمان سے بھی بے بہرہ ہے جسکے تجربہ سے دنیا کی نعمتوں کا بے بقا
 ہونا اور گردن روزگار کا انقلاب بوجہ جن ثابت ہو جاتا ہے یعنی نعمت دنیاوی پائدار نہیں اور نا پائدار چیزوں
 پر گزرتی عقل پسند نہ کر گا بلکہ ہمیشہ راحت و آس کی طلب میں ہمہ تن مصروف و سرگرم رہے گا

فہم

فہم نہ ملے گا تو وہ مختار آپ ہے  پر چاہیے کہ غمب کو تک و کو و لگی رہے
 جب اس کے جوابتہ فایز ہوا ہر نیک اول کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اسے مرد و شہد تمام عالم میں مقبول ہے
 ایک ہزار مذہب کے قریب شمار کیے اور اس کے تحت فرستے شمار میں لیکن عموماً ارباب مقبول و مقبول کی تفریق
 بطور کلیات اس طرح خیال کی جاتی ہے کہ مذہب مقبول میں چہرہ گردہ میں اولیٰ سونٹا یہ اس مذہب واسے

لیکن جبکہ منقولات میں سے کسی مذہب کو بنظر غور دیکھتے ہیں تو وہ مطلقاً مستفید منقولات نہیں ہیں اور نہ ہی ہمنے ہر وجود ہندو یا مسلمان یا عیسائی وغیرہ ہونیکے کسی نہ کسی ایک معقول طریقہ کا مضید رکھتے ہیں ہر خیر ظاہر میں مذہب منقول کے مثال ہیں اور یہی سبب ہے کہ بہت سے فرقہ طلبہ علحدہ ایک ہی مذہب میں آجاسکتے ہیں اور علیحدہ انکا ہر قوم میں موجود مسئلہ مذہب کے لیے محض غناصر کے معتقد اور واجب الوجود کے منکر ہر ایک مذہب میں موجود ہیں مگر مانند ہر مذہب انکو مذہب ماننے کے لیے ان کے

مؤلف

پہو کجی لفظ کسی کی نہ اوسکے جمال پر
ہم ممکن الوجود کے فائق میں اسے مقام

اسے مردود و مستند عقل مصاد کا حال معلوم کیا تو نے اب عقل معاش کا بیان اس کہ دنیا میں ظاہر و باطن
آدمی میں ایک وہ کہ جو ذاتی محنت و مشقت سے زوال پا کر نہ بنے دوسرے وہ کہ جو اپنے زیرِ مصلحت کو
وہابیات میں کہو دینے میں جو لوگ سست اور کوتاہ اندیش ہیں کہہ، دنیا میں اپنی ترقی میں کر سکتے محنت و
کفایت تعماری اور اعتدالِ مزاجی و دیانت داری سے کم رہنے کے لوگ اپنے بڑے مرتے بزرگی حاصل
کر سکتے ہیں اور انسان کے عقل معاش کی کسوٹی یہی ہے کہ وہ دولت و مال کو کس طرح سے حاصل کر کے
جمع کرنا ہے اور کس طور پر اس کو استعمال اور کام میں لانا ہے اگرچہ بیشک شبہ دولت دنیا اور مال اسباب کو
انسان کی زندگی کا غمہ اور حیات سے بدل کا اہل مقصود خیال نہ کرنا چاہیے لیکن اس کو نفرت سے ترک کرنا
اور یک ظلم مانہ سے کہو ناہی مناسب نہیں اس واسطے کہ دولت و محنت اور مال و کنت انسان کے اہرامِ جہانی
اور ہیروئی اجتماع کا ایک نیک ذریعہ ہے حقیقت میں انسان کی اکثر عمر جہلین کے زیرِ استعمال مناسب سے
متعلق ہیں مثلاً فیاضی و انصاف اور مصیبتِ غیر کو اپنی مصلحت پر مقدم کہنا اور امانت و دیانت و غیرہ اور اس کے
مقابل میں سبکی جہلین ہی اسی دولت کے باعث پیدا ہوتی ہیں مثلاً طمع و غریب و ظلم و خود غرضی وغیرہ
اور زریں و اجبی عقل کا طریق اور استعمال کا حق ادا کرنا کمال عقل معاش کا جوہر و کہا نا ہے یعنی دولت
حاصل کرنے اور خرچ میں لانے اور عین و حق و وصیت میں حد اعتدال کو ملحوظ رکھنا ہوشیاری
و اعتدال کو ملحوظ میں لانا ہے ہر انسان کو لازم ہے کہ آسائش دنیوی کے حال کرنے میں واجبی طور سے
کوشش کرے کیونکہ اس سے وہ حیاتِ جہانی اور آسائش دینی میں ستراتی ہے جو انسان کی ترقی و فضل کا کمال ہے
ضروری ہے ہر شخص دولت سے اپنے لواحقین اور متعلقین کی پرورش کا سامان تیار کر سکتا ہے جو لوگ
کہ آمد و روزیہ کو طعمہ شہینہ کرنے میں اور کچھ باقی نہیں کہتے وہ نہایت ہی ہست بہت رہنے میں اور بالضرور

نہ کم زور و بلیس ہونے میں ہمیشہ دوسرے لوگوں کے دست و پاؤں سے بڑھ کر اور نیکوئی سے
اور بڑی محنت سے اور وقت کے بہترین ہفتی سے گزرا تا پنج سال اور ہم آئی الکل سے نونو حال ورنہ ذلیل و ہالہ

۶۲ | سہ | موقوف

۱۔ انا سوئے کہ جو تا چترائے یار ۲۔ کہ ہے تا چترائے ہر ایک کو عار
۳۔ کہلائی اور کہا بھی اور سے بھی ۴۔ ذخیرہ بچہ تو کہہ کل کے لئے ہی
۵۔ ارزندہ رہا تو کیسی مین ۶۔ بلا ہے ہر ہونا غلشی مین

سرا رہا اگر چہ کتنا ہی تھوڑا اور کم مقدار کیوں نہ ہو مین ایک نونو لی خوت بہت تنہا ہے جسکو بہت قوت نہ
یہ بیشک اپنے اہل و عیال کی طرف خیال کر کے خوف و لرزے میں پڑ گیا عاقبت اندیش آدمی خواہ مخواہ
اور بچہ ہونا ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی کو صرف حال ہی کے لئے نہیں سمجھتا بلکہ پیش منی سے مستقبل کا نظام
"مین کرنا ہے اس سے اپنے مزاج کو خواہ مخواہ اعتدال میں رکھنا پڑتا ہے اور وہ بھر پور رہا
گوارا کر کے کام نہ کام محنت و مشقت اوٹھانا ہے اور اپنا کاروبار ایک زمانہ دراز کے واسطے اس خوبی سے
سہرا تمام رہتا ہے کہ اس کے بعد بھی پر کام و مشاقت رہتا ہے اپنے موقع پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ رہتا ہے
ہے مین اور اس کے باقی ماندوں کی حسرت و دل گواہ کہ مین حیات میں بوری کر جاتا ہے

۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰

انسان سدا بہن رہتا ہے نام رہتا ہے ۱۔ یہ کام کر کہ زمانے میں واہ واہ رہے
اس کو محل سامن لیتے مین اہل و بیادے بہت ضرر دل پذیر آویزہ کو سن کر کے دین و دکان
نہج رسا کی نہایت تعریف و توصیف کی عقل محسن نے جسم فسد پایا اور فرزانہ نر و نر کے چہرے
دل کی خلی کہا ہی فسد مین جس نے جو سوال کیا شہزادے نے فوراً جواب دیا اور سوال کا
جواب بہت شائستگی و دیانت سے ادا کیا پھر بادشاہ ظلمت باغیہ نے ارشاد کیا کہ
اسے خرد پرور ہم بہت خوش اور نہایت مخلص ہوئے اب ہانگ کیا مانگتا ہے خرد پرور نے
عرض کی کہ خدا و خدا آپ کی خوشنودی مزاج کترین کے واسطے وہ فون جیان کی نعمتوں کا
نعم البدل ہے دل مین کسی چیز کی آرزو باقی نہیں اور بیشک آرزو ہوئی تو ایک چیز کی ہوئی کہ وہ
محل الہی سے حضور کے اقبال عالم بنا ہی نے اول ہی سے پیدا کر دی ہے بادشاہ نے فرما دیا کہ کیا چیز
شہزادہ نے کہا کہ تیرا ایک قتل جو کہ محل حقیقت مین حقیقت محل ہو کر ایش کر رہا ہے اس سے
مناسبت دلی کا بخوبی اظہار ہو سکے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر خرد پرور نے کہا

حکایت خلفائے عباسیہ میں ایک شخص ہارون رشید بڑا نامور طبیب گذریا ہے اور کئی مہینے اس کے
 ایک بھائی میں دوسرا ہارون رشید تیسرا خضرم باندہ محمد امین اور کئی بی بی زبیدہ خاتون کا فرزند تھا اگر
 ہارون رشید اپنے فرزند دوم ہارون رشید کو زیادہ پیار کرتا تھا ایک شب خاتون موصوفہ سے گلد کیا کہ تم میرے
 محمد امین کو جو تمہارا فرزند اکبر اور بی بی زادہ سے کم جانتے ہو اور ہارون کو جو پرستار زادہ ہے زیادہ تر
 پیار کرتے ہو اس سے جواب دیا کہ میں ہر ایک فرزند کو اس کے حوصلے کے موافق چاہتا ہوں اور کونسا
 منظور ہو تو میں تمہارا بھائی ہوں یہ کہہ کر سرور دارہ غم غم کو مکمل دیا کہ محمد امین کو اس وقت جس حالت میں ہو
 اور حیثیت سے دلاسا دیکر بلا اس وقت سے اعتدالی صاف ہوگی بلکہ انعام دیا جاگا مگر سرور محمد امین کو بلا لایا
 دیکھا تو وہ سنی میں سرشار ہے ہارون نہیں پتیرنا ہارون رشید سے کہا گھبراہٹ میں آج بیٹے بچے تمام
 دینے بلا ہے جو دل کی خواہش ہو طلب کر لو لا کثیران بہر و زبیدہ موصوفہ کو سبقتی جانی ہوں
 دلاؤ اور ایک پیش باغ میری مرضی کے موافق بنو اور ہارون رشید سرور سے ہو جا کہ تو اس کو
 کس حالت میں سے بلالایا اس نے عرض کی کہ باغ میں گلبدین سرور قدس کے ہمراہ پیش منار ہے ہے
 راگ و رنگ کی محفل گرم تھی وہی جام جاری تھا خلیفہ نے سرور سے کہا کہ میری عادت اور خاندان سے
 کہو کہ اسکو باغ اسکے حسب وخواہ بنو اور کثیرین خاطر خواہ دلاؤ بعد اس کے رخصت کیا اور
 ہارون رشید کو بلایا وہ کمر باندہ کہ ہارون سے مسلح اور حربوں سے آویچی بلکہ حاضر ہوا پہلے
 خواجہ سرور سے پوچھا کیا کرنا تھا کہا مطلق کر رہے تھے اس سے پوچھا کہ کیا کتاب نہیں کہا تو اس نے
 کہا اس کی سیر سے فائدہ کہا آئین جہانگیری معلوم ہوتے ہیں کہ ظانا باوشاہ عدل گسری
 رعیت پروری اور ہوشیاری و مدار مغری کا کار بند رہا تو اس کی سلطنت سے قیام پایا دیکھا تمام
 اور ظانا باوشاہ ظالم باعیش و دست اموات خلافت سے بے خیر راحت طلب رہا تو اس کی سلطنت تباہ
 ہوئی اس صورت میں حکومتیہ کے حامل ہونے سے علاوہ ایک عبرت بھی حاصل ہوتی ہے کہ کیسے کہے
 باوشاہ گذرے مگر آخر اسکا بستر خاک ہوا اب سوائے نیک کے کچھ کام نہ آتا ہوگا خیر خیر خلیفہ نے
 پوچھا تو مسلح بن کر کیوں آیا کہا میں نے قیاس کیا کہ آج خلاف عادت نصف شب کے وقت باور آیا
 تو کسی نہ کسی سبب سے خالی نہیں شاید کسی غنیم کے دست درازی کی خبر آئی ہو یا کوئی ایسا قصبہ گذر ہو
 جو مجھے اور ہم پر پہنچنے کی صلاح پتیری ہو اب کر لستہ تیار ہو جاؤں گا اس کام پر روانہ ہوؤں
 تاخیر نہ ہو پھر آیا کہ آج تیرے دل کی جو بڑی آرزو ہو طلب کر میں غایت کرو گناہوں کی کہ ایک بڑا
 گناہانہ بنو اور ادھر علم و فن کی کد میں جج کر اور اور ظلمے طافنے موقوف و مشہور و ستاد و کلام

آئینہ اول

مقام میں ہیں اور کما عطفہ غافلہ خواہ حسین کر کے بلواؤں اگر ہوس است ہمیں قسم نہیں است
بہہ مال خال اور کما سانیہ کر کے طیفہ سے پہلے زبیدہ ناتوں نے اسے سینے سے لگا لیا اور کیا کیا
سیراز کا کہ تو بھی کا اور بہہ زیادہ غلط کا سزاوار ہے پھر سرور کو حکم دیا سر قارت سے کہنا کہ تیرا
وہ مکان مابین ان سے ہوا ہے اور دیگر گناہین اور سب خدائیں اس کی موجود کر دے جس پر
اور غبار ہے کہ جو کما ہے طرحے کا پابند ہوتا ہے اور پھر دین کو بھی پارتا ہے اور بد رویت و
انکار و مار پہلے غرض کہ اس دونوں نہادوں کے جسے پہلے افعال و اطوار کا نتیجہ ہوا دونوں نے
نہوڑے ہی دونوں میں سب کو معلوم ہو گیا ہے محمد امین نے برس بہر ہی میں سے باہر نہایت
اور اموں رشید ایک زمانہ دراز تک نہایت دیر و ترقی کے ساتھ سرور سلطنت بر رونق افروز رہا

۱۱ مولف

اور مدرس بن کو حسن جو کوئی کرتا ہے ۔ زندگی میں وہی میس کا دم بھر رہا ہے
جب نہاد وہ پہہ حکایت تمام کر چکا ہو کہ حضور نے ایمان نہ مانا لانا لی اور اس طرح کا معلوم ہے ۱۱
اس ناکارہ بھارت کو مرحمت فرمایا جس کا شکرا دانا ہونا کسی صورت سے ممکن نہیں ہے

۱۲

شکر بعض خوش خون کداسے اب رہا ہوا کہ اگر فار و گرن ہر بروردہ قس

بہ بات سنکر وہ بار بار سنا یا افواہ میں چاروں طرف سے است و آفرین لی صدا
ہوئی غلغلہ جہنم نے خود پرورد کو پاس بلا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور کہہ

مصدقہ دانا باین گما و ضیف ابن گمان خود و بھر زمانہ خود

۱۱ / افسار خوش سوتی مزاج اندر ایک غلبہ پیش بہا نہایت فرمایا

رباہ آئینہ بر فراست ہوا لوگ اپنے اپنے مکانوں پر

نشد بھلے گئے جا بجا تمام شہروں

اور ملکوں میں شہزادہ مابین کی

بیان و سعادت کی کا چرچا ہوا

اور زمانہ روزگار کی

تعبیریں اور

باب دوم موسوم بعقل ہنرم

توقف

ساقی ہمیں نہ بہو کیو ایسا ہو غصہ
مادہ دینہ فلک سے آباویس کردہ

آراستہ ہو نرم تو مجھ یاد کیجو
حانیہ بن آج کل بھی ہمیں یاد کیجو

حسوت فرزانہ زور کار سے شہزادہ والا تبار سکوت گاہ میں دال ہے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہو چڑھ کر
اُسے رو برو ٹھپا پاکو ایسی امتحان اول نہانم ہرگز خیال کرنا کہ جیسے سوالوں کا بہت عمدہ جواب دیا گیا
اور زہنا نازان ہونا کہ میں کچھ معقول تقریر کر سکتا ہوں اسے خود پرور سب مانے میں کہ ایسی نئے
کوئی علم حاصل نہیں کیا صرف حروف شناسی کا مادہ اور قدر سے عبارت پڑھ لینے کی طافت بیاہوئی
استے اہل دربار نے دیر و واسطہ ڈاڈا سے سوال کئے تھے وہ دہین خوب چہ میں کہ ایسی نامزد
بندی ہو ایسی تمہاری استعداد کیا ہے ایسی دیانت علی کا بہرہ کہاں آبا اور یہ ہرگز نہ سمجھو کہ عقل کس نے
توفیق کر کے سنے سے لگا لیا کہ اگر تم ہایت خراب امتحان دینے اور نہیں بہت بڑی جنت دیت
ہی ہونی اور کوئی تمہاری توفیق کرنا اور سب نہیں بڑا کہتے تو بادشاہ کچھ نکو دربار سے ٹھوانہ دیتا
کہ وہ تمہارا باب، اور تم اس کے بیٹے دیکھو یہ مثل منہو سے قول ہر کسے عقل خود کمال نماید و فرزند خود
بجائے مگر جو لڑکا ملائق و دیانت ہوتا ہے اسے ناعلم کہتے ہیں صرف کچھ باب کی محبت سے عرت
و حرمت حاصل نہیں ہونی ناب او کو ہزار غریب کیلین تمام زمانہ کی نظر میں وہ دلیل خبر اورے توفیر دیکھا

فرد

کسب کمال کن کہ عسذیر جہان شوی
سبے کمال ہیج نیر و عسذیر سن

تم جنک سب علم و فن میں دستگاہ کمال پیدا کر لو گے کوئی ہمیں علامہ زمان نہ کہجا اول ہم ہمیں
علم صرف تعلیم کرتے ہیں جسکو اہل عرب اپنی اصطلاح میں اُمّ العلوم کہتے ہیں پھر علم نحو اور منطق وغیرہ
سکھائیں گے یاد کرنا چاہئے کہ ہر علم کیواسطے ایک موضوع ہے موضوع او کو کہتے ہیں کہ حکما بیان
ایک علم خاص میں کیا جاتے وسیع ایجاد کرنا اور وسیع ایجاد کرنا ایجاد صرف کا نام ہے رو کھ اور نحو کا
موضوع کلام اور منطق کا موضوع تصدیق و تصور ہے پس ہر ایک کا حال موقع سے کو موقوفہ ہو گئے ہیں
علم صرف کا بیان کرنے میں اسے خود پرور جو بات انسان کو سنبھلے سے عقلی سرین کو کچا لگاؤ نہ کر دی ہیں

باب دوم

دو قسم ہے باقی اور سے کسی لفظ ماضی کو کلمہ اور بے معنی کو پہل کہتے ہیں پہل کر تین قسم پر قسم سے
 اتم فعل حرف اتم نام کو کہتے ہیں اولیٰ بن اسام ہیں جادہ مسند مشتق اتم جادہ پہل دو قسم ہے
 کرہ مؤنث اتم کرہ غیر بن خبر و دلالت کرتا ہے جسے مرد و نل و غیرہ اسکو اتم جس بھی کہتے ہیں اتم
 مؤنث وہ ہے جسے کوئی بن خبر بھی جانتے جسے یہ مرد و غیرہ کہ نام کسی شخص کا نام ہے اکی یا غیرہ
 قسم اول علم یہ کسی نام چیر کا نام ہے خانبخہ بھی خطاب ہوتا ہے جیسے اقسام الدولہ یا فیروز جنگ
 یا عروہ الملک یا مان بہادر و غیرہ اور کبھی کثرت ہوتی ہے بے باب ہے بھائی ذرا
 جسے عرب میں ابو القاسم یا ام ابن بابن جو وغیرہ لے یا القیاس ہندی میں جسے بدھو کے یا مانگل کی
 مان دوا کے بیٹے کہتے بھائی وغیرہ اور کبھی عرف ہوتا ہے بے نام کچھ اور ہو لوگ کچھ اور کچھ کارنے
 ہوں جیسے اسد اللہ مان نام ہے عرف مرزا نونہ شہو میں اور کبھی ظلم ہوتا ہے بے شاعر ایک مقرر
 اپنا مقرر کر کے اشعار میں لاتا ہے اور وہ نام سے ہی زیادہ نہرت یا مانا ہے جسے سدی یا باجی وغیرہ
 کہ نام اسکا صلح الدین اور عبدالرحمن ہے مگر متیک سدی یا باجی کہو کوئی نہیں سمجھتا اور کبھی القاب ہوتا ہے
 بے فائ اور قوم وغیرہ کے نام سے مشہور ہو جیسے میر صاحب یا ناصر صاحب اور مرزا باجی یا باجی وغیرہ
 اور کبھی ہمدی میں سنگہ اور ناتھہ اور داس وغیرہ بھی علم میں داخل ہو میں قسم دوم
 ضمیر الغیر سے پہلے اتم یا مل واضح ہوتا ہے اور جس حال میں ضمیر اول اور مرج اس کے بعد بیان
 کرنے میں اسکو اصحاب قبل الذکر کہتے ہیں اگرچہ عربی و فارسی میں بہت سی ضمیر میں ہیں اور ان میں نون
 ہی ہوتی ہے جیسے ضمائر متصلہ اور ضمائر متصلہ ضمیر متصل سے کہ کسی کلمہ سے ملی ہوئی واقع ہو ضمیر متصل
 وہ ہے کہ بذات خود ایک لفظ کلمہ ہو اور ان دونوں قسموں میں ہر ضمیر میں طور پر ہے حرف نحو
 مجوزہ مرفوع ضمیر فاعل کی ہے منصوب ضمیر مفعول کی اور مجوزہ ضمیر مضاف الیہ کی اس وقت میں ضمیر
 جہہ قسم پر قسم ہوتی ہے مرفوع متصل مرفوع متصل منصوب متصل منصوب متصل مجوزہ متصل مجوزہ متصل
 کچھ اسکی قید ہیں بے ضمیر کے لیے بن لفظ مقرر میں اور عربی میں ذکر و موصث جدا جدا میں فارسی میں
 اسکا لحاظ بھی ملحوظ خاطر نہیں بلکہ دونوں کو ہمیشہ ایک ہی طور پر استعمال کرتے ہیں ہر جہ کہ اردو میں
 ذکر و موصث کی جدا گانہ علامت ہے لیکن ضمیر میں دونوں یکساں ہیں خانبخہ واحد غائب ذکر و موصث
 کیواسطے وہ اور جب ذکر و موصث کیواسطے دو یا وے مقرر ہے مگر فی زمانہ وہی ضمیر واحد
 یعنی وہ اسکی بھی صیح متصل ہے اور واحد حاضر ذکر و موصث کیواسطے تو اور جمع حاضر ذکر و موصث
 کیواسطے ذکر و موصث کیواسطے میں اور جمع متکلم ذکر و موصث کیواسطے ہم مقرر ہے

باب دوم

ششم وہ ہے کہ کوئی خاص لفظ کے سب سے معروف ہو جائے جسے مرقوم ت کوہ مروکوبہ کہتے ہیں۔
 ہر کوئی کوئی لفظ لکھتا تو صرف ہوا یا قسم قسم سے کہ اگر اتم کوہ معروف کی طرف سے لڑاکے مضاف ہو
 تو وہ بھی معروف بن جائے جیسے کتاب کا ورق یا لکھن یا اپال و طے بالعباس کا حور و اتم کی
 علوم کی منہ اس کی حقیقت سنوئل کام کو کہتے ہیں اور یہ سب اتم مقصد متفق ہوئے ہیں مقصد
 سب یا پھر ان کی علامت اور ساخت کے قاعدے بھی ہم غولی جہاں کے ہیں اگر ان کے اقسام اور اقسام
 یاد کر لینا ہی ضروری ہو کہ باقی بار صبح کے مقصد کی وضوح میں مضمی اور غیر مضمی مضمی وہ کہ جس کو مضمی
 خاص مقصد کے سے بن مس کہا ہے جیسے آمدن آما اور مضمی با ما غیر مضمی وہ کہ ہندی یا عربی کے لفظوں میں
 فارسی کی علامت گامی یا ہندی و عربی لفظ میں ہندی علامت ملاکر مقصد بنایا جائے جیسے تبدیل طلبہ
 جہد بنے قیس اور طلبہ قیس عربی لفظ میں اور طلبہ بن جہد بنے قیس فارسی میں جہد بنے قیس عربی میں
 برائے گئے یا خبر یا خواہ یا آما یا قبول یا وغیرہ اور مضمی اور بدل اور دلخ اور قبول و علی نام
 لفظ میں ابرنا کہ ہندی میں علامت مقصد کی ہی زیادہ کر کے مقصد بنایا اور ایک قسم مقصد کہ
 وہ دو لفظوں کے لکھنا یا ہونا ہے جیسے گناہن اور خبی کردن یا خوش ہونا اور تاشا و کینا وغیرہ یا کینا
 جاتے کہ مقصد کی ایک قسم ہے کہ مرکب ہو بن اور جس مقصد کا فعل آؤ فال پر تمام ہوتا ہے
 کہتے ہیں اور جس کا فعل مال سے تجاوز کر کے معمول بھی طلب کرے وہ مقصدی ہے اور جو ایک معمول سے
 زیادہ کا محتاج ہو اس کو متعدی متعدی اور متعدی بدو معمول یا متعدی سے معمول کہتے ہیں جیسے کہا
 چنا مقصد لازم ہے کہ فال پر تمام ہو گیا اور کہلانا یا بلانا متعدی ہے سے عامل کے ماتہ سے بہرہ
 دو سر شخص بر واضح ہو اور کہلانا یا بلانا متعدی متعدی ہے یعنی ایک شخص نے دو سر شخص کے ہاتھ سے شکر
 کہلانا یا بلانا اور فارسی میں ایک قسم مقصد کی مقصد شکر ہے اس کے معنی بھی لازم ہو بن کہی
 متعدی جیسے ناخن دور ڈالنا اور ڈالنا جتنا جب اس راہی اور شعبہ میں دونوں مشابہت موجود ہیں

رباعی

ماہست و بلند روزگار ان دیدیم
 در داوطلب دوا سپہ می باید ناخت
 اہل حذران و نو بہاران دیدیم
 تا ماتی ستا ہواراں او بہر ہم

شعر

نہمہ جاتے مرکب توان نامش
 کہ جسا با سبر با بر اندامش
 اور ایک قسم مقصد کی مقصد ہے یعنی بریدہ اس سے تمام جیسے شوق نہیں ہو سکتے جیسے شوق ہی بخیر

کہ اس کا صیغہ مضارع و مستقبل نہیں ہے، اس صیغہ جیسے افعال ہی ناقصہ کہلاتے ہیں جیسا کہ مصدر نہیں ہوتا چنانچہ
 است آمد آید ام آیم یا است ہست ہستی ہستید ہستم ہستم اور باشد باشند باشی باشند ہستم ہستم ہی
 اس میں داخل ہیں اس واسطے کہ تدریج کا مضارع نہ ہو اور ہوں کا ہوں متناہی ہے جسے کہتے ہیں کہ اس میں
 آہستہ معنی ہوں مصدر میں ہست اور است اس کی ماضی اور تودن خلاف قیاس باشد ہی مضارع ہے
 مگر انکو ناقص اس واسطے کہتے ہیں کہ بغیر اسم و خبر کے ان میں معیون کبھی مفید مطلب نہیں ہے اور افعال ناقصہ ہمیشہ اسم
 و خبر کو طلب کرتے ہیں اسے خود پرورد مصدر یا فقیرا ماضی کے دو قسم ہے اول صحیح دوم غیر صحیح صحیح وہ ہے
 جسکی اپنی مصدر ایک فاعلہ پر مبنی ہو یعنی علامت مصدر کہ فقط نا ہے مصدر دور کر کے کہیں اگر ارف
 یا اور بانی رہے تو فقط باز یادہ کریں جیسے کہا ماتے کہا یا اور ہوتا ہے سو یا اور جیکان و در حروف کے سوا
 کوئی اور حرف ہو تو فقط الف زیادہ کرنا کافی ہے جیسے گد رما اور دڑتا ہے گد رما اور دڑا غیر صحیح وہ
 جسکی اپنی میں بہ فاعلہ جاری ہو جیسے جاتا ہے گیا اور ہوتا ہے ہوا اور مڑتا ہے مڑا وغیرہ اگرچہ جاتا ہے
 جاتا ہی ماضی اکثر بنام پر مبنی جاتی ہے جیسے تم جاتا جاتے ہو یا تم جاتا کرتے ہیں مگر بہ فاعلہ خلاف
 قیاس ہے اس سبب کہ فعل دوم قسم ہے ایک نقوی جسکو مصدر کہتے ہیں دو سکر اصطلاحی جو مصدر سے بنا جاتا ہے
 فعل کام فاعل کام کرنا والا مقبول کام کیا گیا ماضی فیصل صادر ہوا در حروف میں فعل کا فاعل معلوم ہوا کو مل مود
 اور جیکان فاعل معلوم نہوا اسکو مل چھو ل کہتے ہیں مگر فعل لازمی کہی مجھوں نہوا اور مل متعدی مود
 و مجھوں دونوں ہو سکتا ہے فعل مود اور مل چھو ل ہی دو قسم ہے انبات ماضی انبات مل کا
 سرزد ہونا ثابت کرنا ہے جیسے گد کیا اوس ایک شخص نے ماضی سے فعل کے وقع ہو چکا اسکا پیدا ہوا ہے
 جیسے گد کیا اوس ایک شخص نے انکو مل ثابت اور مل ماضی ہی کہتے ہیں مگر امر وہی کہی انبات ماضی میں
 شامل نہیں کیا جاتا اسے خود پرورد مصدر اول صیغہ ماضی بنا یا جاتا ہے ماضی چہ قسم پر منقسم ہے
 اول ماضی مطلق یعنی کبھی ماضی قید او میں نہوا اور فقط زمانہ گذشتہ پر دلالت کرے جیسے آد
 آیا وہ ایک شخص گزری ہے جو زمانہ میں اور اوسکے بنا یا کا طریقہ او پر بیان ہو چکا یعنی اردو میں تاکہ
 مقام پر مصدر میں ہے الف یا فقط الف لایسے ہی بنجالی ہے اور فارسی میں علامت مصدر سے
 نون دور کر کے ماضی بنائے میں دوم ماضی قریب اسکی علامت فارسی میں ہ است ہے اسکو ماضی
 مطلق سے بناتے ہیں جیسے آد سے آدہ است آیا ہے اور ہندی میں ہے کہ فقط ماضی مطلق پر ہوتے ہیں
 جیسے آیا ہے آہا ہے سوم ماضی بعید فارسی میں اسکی علامت ہ تود ہے اور ہندی میں تھا
 جیسے آدہ بود آیا تھا چہارم ماضی استمراری جسکو ماضی دوامی اور ماضی نامتام بھی کہتے ہیں

ماہی میں اسکی علامت یہ ہے کہ ہنسی طلق کے قبل ہی زیادہ کرتے ہیں جس سے آدھرت می آمادہ ہو کر
اسکا یہ فائدہ کہ مصدر کا دور کر کے آتا یا گوارتے ہیں جس سے آلت سے نادر کر کے اور نہا نہا بر بار
آتا یا نیکیا ہی ہنسی استمراری ہے پیچم علی احتمالی جسکو اسی شکلیہ اور ہی موبوم ہی کہتے ہیں اسکا
علامت فارسی میں ہنسی طلق پر ہر بات اور ہندی میں ہنسی طلق پر جو زیادہ کرتا ہے جس سے آدھرت آمادہ
اور بات آتا یا ششم ہنسی تمنائی جسکو ہنسی شرطیہ بھی کہتے ہیں اسکی علامت فارسی میں سے چھ آدھرت
کہ جو ہنسی طلق کے آخر میں زیادہ کرتے ہیں جس سے آدھرت اور ہندی میں ہنسی چید نہاد دور کر کے اسی تمنا
بنائے ہیں جس سے آتا یا ہے تیار اور کیا تو آتا باقی رہا ہی ہنسی شرطیہ ہے بہ چہ میں جو چنے ہوا اسکا
علامہ اسکی اصطلاح جدید معجم ہی مطوفہ ہے فارسی میں یہ صنف کمال اسم مضوع کی مناسبت کہ وہ
یعنی ہنسی طلق آخر میں آتے ہوئے پڑانے میں اور ہند میں امر کے جیسے پر کر کے زیادہ کرتے ہیں جس سے
آدھرت اگر بابرہ کر کے اور ہنسی مطوفہ کسی قبا واث نہوگی بلکہ بیشہ و مل با ہم ہونگے نہیں فعل اول کو
ہنسی مطوفہ کہتے ہیں جس سے ایک شخص کہا نا کہا کر مالی بیابا ہم بازار چکواتے ہیں اب مضارع کا بیان
سنوحت عرب میں مضارع کے پہلے میں کہ ایک یستان دو پتے و دو پتن گر مرصون کی اصطلاح فلک
جیسے سے دوزبانے پاتے بائن کل مضارع میں مال و انتقال دونوں زمانے موجود ہوتے ہیں اس کا
اردو میں اسطرح بیان کہ ناجو علامت مصدر کی ہے دور کر کے کہیں اگر الف باداو ہوتا
یا بے کا زیادہ کریں جیسے سونا اور باتا وغیرہ سے سوئے اور جاتے یا سود اور باؤ وغیرہ اور جو
علامت دور کرنے کے بعد کوئی دومتر حرف باقی رہے تو صرف سے محمول کافی ہے جیسے پڑے اور پاکر
وغیرہ اور جیکہ سے باقی رہے وہاں دونوں طرح مضارع درست، جیسے جیسا سے جیتے یا جو سے لیکن ہوتا
جو مصدر اسکا مضارع بدون علامت کے ہی آتا ہے چنانچہ ہوا اور مضارع کے مصغولین ذکر و نوشت کہانتا
فارسی میں وال قبل مضارع علامت مضارع کی ہے گزرو کہ ہنسی کا صنف ہے شاوہ اور تا عدد کہ دورانی
ہنسی میں ایک حرف زیادہ کر کے سر حرفی مضارع بناتے ہیں جیسے زد سے زدا اور مند سے نمود اور
باد رکنا چاہے کہ مضارع کی وال سے قبل بھی اسی حرف مصدر کا حالت امی مضارع رہے گا جیسے نوشدن
اشتر و اشتر و اشتر و غیرہ اور بھی ابجد کے گیا و حرف غمین سے کسی حرف کے ساتھ بدلا جائے
پسے آخ رز کشف م ان وی چنانچہ ان حروف کا مجموعہ ہے شرح آخرین وی بالآخری
فن سرخوش اور ان حرف غمین کسی مقام پر ایک حرف کے عوض ایک حرف اور کسی محل پر ایک حرف
برے دو حرف لانے میں اور کسی موقع پر اوس حرف امی کو باوجود قائم رکھنے کے نہیں سے ہی کوئی حرف



زیادہ کر دینے میں اب مستقبل کا حال سنو اسے خود پرور جس میں سے بن رہا آئندہ پایا جائیگا اب تو مستقبل
 آپس کے بنائگی ترکیب ہے کہ اردو میں مضامین کے صبیح پر واقعہ میں گزرا ہوا دیکھنے میں جیسے وہ بڑے بڑے
 اور جمع میں گئے جیسے وہ بڑے بڑے اور حاضر نائب شکر سب میں اس علامتوں کی ہی صورت دیکھی جیسے کہ گزرا
 نوکر گزرا وہ کر گزرا وغیرہ اور موت کی واسطے گزرا کا الف تھی سو وہ بدل جائیگا جیسے وہ بڑے بڑے نام بڑے بڑے
 وغیرہ اور جو ہر نے آج کل کے حالات میں اسی قریب اور حال کے جسے میں ہی گزرا اور گزرا لے کر وہ بالکل
 غیر صبیح آپس میں ہے جیسے وہ سونا بھگا باہم دیکھ رہے ہیں وغیرہ اور کبھی مستقبل کا صبیحہ اس طرح بلند ہوتا
 کہ مصداق کو الف آخر کو باتے بچوں سے بدل کر کا اور گزرا کا ف ناری سے ٹرانے میں جیسے میں ہیں
 شریعہ کا اور زمین کہنے کا وغیرہ اور فاری میں بہت قاعدہ ہے کہ صبیحہ ف ناری میں اول میں خواہر زیادہ کر دینے
 جیسے خواہر آدھا آدھا خواہر رفت جائیگا اور لطف ہے کہ ہمیشہ میں صبیحہ واحد نائب ف ناری کا بہرہ سہو
 فاطمہ کا صرف خواہر کی نصیب ہو کر گئی جیسے اس مثال سے ظاہر ہے خواہر آدھا خواہر آدھا خواہر آدھا خواہر آدھا
 فاطمہ آدھا خواہر آدھا حال زمانہ موجود کو کہتے ہیں اگرچہ زمانہ حال کو کسی طرح قرار نہیں دینے وہ ہم میں ہیں
 سال ہوتا جائیگا لیکن جو وقت سوہم کہ مہی و استقبال کا فرق ظاہر کرنا ہے اس کا نام حال نہیں لایا گیا ہے
 اسکو فاری میں مضامین سے بناتے ہیں اور طریق اسکا بہت کہ مضامین کے صبیحہ پر مبنی باہمی زیادہ کر دینے
 صبیحہ حال بنانا ہے جیسے آید اور روئی آید ویرود باس صبیحہ میں ہر صرحہ شیکے ہی رو ویرود کرے
 ہی آید + اردو میں صبیحہ ف ناری تمنائی سے حال بنانا ہے جسے اس کے آخر میں ہے کا لفظ بڑانے میں
 جیسے آنا اور کرنا سے آنا ہے اور کرنا ہے وغیرہ اور کبھی مضامین کے آخر میں ہی ہے زیادہ کر دینے حال کے
 معنی پیدا ہونے میں چنانچہ اس شعر میں شمع و رخت اسے زندان جوں را بخیر در کبر کاتے ہے + مرود
 فار و رخت پہر تو را رکھلا ہے ہے + یعنی کبر کا تا ہے اور رکھلا تا ہے مگر فی زمانہ اس طرح کا محاورہ فصاحت
 برخلاف زمانہ سابق میں البتہ جائز ہو گا اور کبھی مبنی تمنائی کو ہی حال کے موقع پر استعمال کرتے ہیں
 جیسے تو نہیں پڑتا مگر یہ محاورہ اکثر ف ناری میں با استفہام کے مقام پر ہے اور اس وقت حرف استفہام کو تھوڑے
 جاتے ہیں امر و ف ناری میں کسی کلام کو نیک حکم ہوا اس کے صبیحہ صبیحہ مضامین کے صبیحہ ہونے میں صرف
 استفہام صرف ہے کہ مضامین واحد حاضر کے آخر میں سے مجہول یا تو سے ہوتا ہے اور امر و واحد حاضر کے
 آخر میں اسکو نہیں لاتے اسی سبب کچھ علامت ملائی ضرورت میں کہ خود بخود مضامین واحد امر و واحد
 صبیحہ ملائے کہ نائب اور شکر کے صبیحہ میں تیسرے واسطے کچھ اور الفاظ ملائے جاتے ہیں جیسے جاتے
 کہ وہ کرے بالانہ کہ ہم کر رہے ہیں یا سب کہ میں کروں وغیرہ اور جمع حاضر کی واسطے صبیحہ واحد حاضر کے

آخر وہ معمول بنانے میں جیسے قول سے تم ملو باہر سے تیرہ وغیرہ اور تمام عظیم میں ابرہہ کے
 آخری اسے کسور معمول زیادہ کر کے اول میں کپال لٹانے میں جیسے آب شیشے یا آب بولیتے وغیرہ
 اور جو امر کے آخر میں آتے ہو گا تو ہنر اور تے ٹڑانے میں جیسے آتے لائے وغیرہ اور جو امر کے
 آخر میں آوے یا تے ہوگی تو ہنر کی جگہ جیم بولیں گے جیسے دیکھتے یا ہوتے اور کہی واد میں ہی "کا
 قاعدہ جاری کر کے کہو تے اور سو تے ہوتے ہیں اور کہی ہی مبعوض مضاع کے سننے میں آتا ہے
 کیا کہتے کہہ بن نہیں پڑتی نبی کیا کریں اور کہی امر کے واسطے آتے گا شیشے گا ہی کہتے بن اس میں
 کچھ استقبال کے لئے نہیں، بلکہ زیادہ آتا ہے اور کہی اس امر کے آخر کی یا تے معمول کو واد معمول
 بدل دینے میں اس وقت امر کے صیغے میں خاص زمانہ مستقل پیدا ہو جاتا ہے جیسے کہا تو دیکھو وغیرہ
 مگر اس طرح امر کہی واد کا فائدہ نشتا ہے جیسے خدا مگو زندہ رہیو با تہاری عمر دراز ہو جو وغیرہ
 یاد رکھنا چاہئے کہ مضاع کی طرح امر میں مال و استقبال و دونوں موجود ہو گئے ہیں اور امر اسے اپنے
 مختلف معنی پیدا کرتا ہے فارسی میں علامت مضاع کی بھی وال قابل مضبوط و در کر رہے امر واد واد
 بخانا ہے جیسے سارو سے ساز اور شناسد شناس وغیرہ اور عا کیل واسطے مضاع کی وال قابل
 دعا تہ راہ کر کے امر ماننے میں جیسے کند سے کتا واد شود سے شود اور واد میں مقدر بھی
 حاضر کے مقام پر عمل ہے جیسے یہ کتاب لا تا بنے لا واد میں مع اور واد برابر ہے ہی
 نام ہے جس سے کسی کام کے کر کا حکم پایا جاوے اور کو فارسی میں اسطرح کہتے ہیں کہ امر کے صیغے ہر ایک
 میں مضاع جو علامت ہی کی ہے زیادہ کرتے ہیں جیسے زارش سے زارش اور کہی سے کن وغیرہ
 دعا تہ کی ہی کیواسطے ہی ہی ہم مقرر ہے جیسے کہ اور مضاع کے لئے فارسی میں بھی کانوں آیا کرتا ہے
 چنانچہ رسد رساد اور ہند سے ہینا و علی ہا الفیاس اردو میں کن لفظ مقرر میں ست اور نہ اور
 یہ الفاظ موقع موقع پر وہ مقامات پر واقع ہوئے ہیں اور یاد رکھو کہ خاص محاورہ زبان فارسی میں ہوتا ہے
 اور مضاع اور امر پر ہر اسے موقوفہ نہیں کلام کے لئے اکثر لایا کرتے ہیں اور کو معنی میں اصلا ماضی
 نہیں ہے جیسے گفت مگوید گویا وغیرہ اسے خود پرورد یہ طریقہ جو سننے بیان کیا شیشے فعلوں کا ہوتا
 اور اگر معنی بنانا منظور ہو تو دونوں مضبوط جو علامت بھی کی ہے فارسی اور اردو دونوں میں یاد
 لفظ خاص اردو میں فعل پر واقع ہو جیسے بھی کا صیغہ بن جایگا نہ کہ خزانہ روزگار سے فعل کا ہوا
 مفصل شہزادہ دانش بناد کو خاطر خواہ سمجھا دیا میر فرمایا کہ اگر کوئی فعل کہی کر واقع ہو تو کثرت
 دینا ہے جیسے ہوتے ہوتے تھک گیا یا مارتے مارتے ہوش کو دیتے دیتے بہت ناخوش کہن لایا ہے

پت



اور کسی کیفیت ظاہر کرنے کے واسطے مل کر دلتے ہوتا ہے جیسے جاگتے جاگتے سو گیا اور کسی اظہار تیل
 حال کے واسطے کر آتا ہے جیسے ہستے ہستے رو دیا اس طرح کسی تریج کے منے مستفاد ہوئے ہیں جیسے رفتہ رفتہ
 باندہ شدہ اور بار دہ میں جیسے کہ پڑھتے پڑھتے پڑھتا آجاتا علیٰ اللہ العباس اب مصدقہ جو اسات
 شذات پیدا ہوئے ہیں اور کمال معلوم کرنا ہی ضروری ہے اور وہ سات میں حاصل مصدقہ اسم فاعل اسم مفعول اسم
 اسم ظرف اسم مبالغہ اسم تفضیل حاصل مصدقہ اس کام کے اثر کو کہتے ہیں کہ جو کام فاعل سے سرزد ہوا وہ
 مصدقہ کی کیفیت دریافت ہو جائے اور علامت مصدقہ میں ہوا وہ میں اس کے واسطے اکثر یہ قاعدہ ہے
 کہ مصدقہ نامہ دور کرنے کے بعد جو باقی رہے وہ حاصل مصدقہ اور یہ امر واحد حاضر سے بالکل مشابہت
 رکھتا ہے جیسے مارا سے آہ اور مبتلا سے ہیٹ وغیرہ اور کسی نامی کے آخر واو بابے زیادہ کر کے
 بناتے ہیں جیسے لگاؤ چڑاؤ ملاؤ وغیرہ اور فارسی میں حاصل مصدقہ واسطے کئی صورتیں ہیں کہیں
 مصدقہ کا لون دور کر کے بناتے ہیں جیسے خریدن اور فروختن سے خرید و فروخت وغیرہ اور یہ نامی ظنی
 واحد حاضر سے التباس رکھتا ہے کہیں امر حاضر کے آخر میں قبل کمور زیادہ کرنے میں جیسے گردش
 سورش اور آتش زبانش وغیرہ اور کسی صیغہ ماضی کے آخر کی زیادہ کر دیتے اور کسی آہرے سے
 یہی حاصل مصدقہ بنایا جیسے آسودگی والودگی اور رفتار و گفتار وغیرہ اسم فاعل و ماضی ہے جس سے
 فعل کا نامہ دور میں لایا والا دریافت ہو جو فعل اختیاری ظاہر ہوتا ہے اور کو ماضی کہتے ہیں جیسے آنا
 آنا جانا وغیرہ اور فعل غیر اختیاری کو قائم کہتے ہیں جیسے مزاجینا وغیرہ اردو میں اسکا یہ قاعدہ ہے
 کہ الف مصدقہ کو ماضی سے جھول بدل کر والا کا لفظ آخر میں زیادہ کرتے ہیں جیسے ماریو والا اور مریو والا
 اور آنے والا جانے والا وغیرہ اور فارسی میں اسم فاعل کی دو صورتیں ہیں اول قیاسی کہ جو امر واحد حاضر
 زدہ کے لگائیے بنایا جاتا ہے جیسے پرندہ اور رمدہ اور کشدہ اور رتدہ وغیرہ دوم سماقی کہ جس کو
 اسم فاعل ترکیبی کہتے ہیں وہ ہمیشہ اسم اور فل سے ملکر بنایا جاتا ہے جیسے دستگیر اور بلند ساز وغیرہ اور کہیں
 امر حاضر کے آخر میں الف زیادہ کرتے ہیں جیسے دانا میا وغیرہ اور یاد رکھا جائے کہ اسم و فل کرب
 ہو کر پانچ میں آتھاں کیا جاتا ہے اول اسم فاعل اسم اور اسم سے جیسا کہ ہے بیان کیا دوم اسم
 مفعول جیسے دیکھنا سارے نے گہر کی بجی ہوئی سوم اسم ظرف جیسے زمین زر خیر می زیر پید ہوئی
 بلکہ چہارم اسم کہ جیسے گلکاری نے گل تراشی کا اسم فاعل حاصل مصدقہ جیسے آندو سے قد ہوس نے نما
 قدم چوسنے کی اور علاوہ اسکے اور بھی کہ لفظ میں جنکو اسم پر زیادہ کر کے اسم فاعل ترکیبی بناتے ہیں
 جیسے گراور کار اور آرد وغیرہ چنانچہ شکر گہا رخ زیادہ اسم مفعول ہے کہ جس پر فعل کسی فاعل واقع ہو

[illegible]

طوہر ہوا جانا ہے اردو میں اس کے واسطے کوئی قاعدہ غالب نہیں ہے مگر وہاں آخر اس میں علامت تکرار کی
 جیسے تکرار مر و ما اور اکلمہ سے اکلمہ یا وغیرہ اور فارسی میں کہ اور چہ آخر اس میں تغیر کے لیے آتا ہے جیسے
 مرد سے مردک اور نعل سے نالچہ وغیرہ الفصحی نیز وہ خرد و بر فرخندہ آخر کو فعل معروف و مجهول
 اور نباتات نامی اور تبدیل و غیر تبدیل اور بیہات و تسلطات اور اسم کے مذکر و مؤنث اور حقیقی و غیر حقیقی
 اور اس کے واحد و جمع ہو یکا قاعدہ اور جمع سالم و جمع کسیر کی حقیقت اور جمع الجمع کی کیفیت بخوبی گونڈا رہ
 کر کے فرمایا کہ اب حرف کا بیان سنو **حرف** وہ ہے کہ اسم یا فعل سے ملا سہی اور اس کے معنی بطلب ہوں
 وہ دو قسم میں بھی و منوی **حروف** بھی بست و ہنگامہ کا حال نہیں ابتدا میں سمجھا چکے ہیں مگر اس کے
 معنی اور غرضیں جدا گانہ ہیں چنانچہ ہم ادکابیاں اس وقت مناسب تھا میں الف بمعنی مرد و مجرد و جواد
 و حتی اور یہ حرف کئی خواہ رکھنا ہے جیسے کہی مال کیواسطے چنانچہ و اما و یا و غیرہ اور کہی عطف کیواسطے
 جیسے گاہ و اور شمار روز و غیرہ اور کہی اتصال کیواسطے جیسے لہا لہا اور دام و دام و غیرہ اور کہی دعا کیواسطے
 جیسے دے دے اور کہی کثرت کیواسطے جیسے سا اور حنا و غیرہ اور کہی مصدر کیواسطے جیسے
 دنا و دنا و غیرہ اور کہی قسم کیواسطے جیسے حقا و غیرہ اور کہی شکم کیواسطے جیسے دلا و غیرہ اور کہی مذکور کیواسطے
 جیسے بر و در و گار و غیرہ اور کہی مذہب بمعنی افسوس کیواسطے جیسے در بجا حشر و در و دمجہ و عس ای طرح
 ہر حرف کی بہت کچھ صفتیں ہیں چنانچہ الف ہمیں خواہ رکھنا ہے بے معنی مرد و کثیر الخواص بھی خواہ
 عورتوں کی بہت شوق رکھنا ہو گے بمعنی خیر اور خیر و شبہہ کے بمعنی خیر بریم اور خیم رحم بے نظریہ
 جیم بمعنی شیر ست اور سوار تیرے بمعنی زب طویل القامت اور تیراں کے بمعنی موتے گردن
 و تیرا کرین والی بمعنی زب و رہ و بہا و بیل والی بمعنی تاج خروس اور سب کا باگ و بیار سے بمعنی مرد
 لہجہ جو اور کچھ خرد و بے معنی زب مدحو اور مرد و بیار خواہ سین بمعنی مرد و مردہ اور جو شخص بہت کہانا ہو
 شبن بمعنی مرد و دوندہ اور جو شخص بہت عورتیں رکھنا ہو اور بالغ بمعنی عیب صا و بھی صحیح اور جیت تلخ
 اور وہ مرعہ جو خاک میں لوٹنا ہو صا و بھی جنگ و مصومت اور جو خروس ماکیان پر اور کہی سے طوہر سے
 معنی مرد و چیس اور شادی کی تہدائی طوہر سے بمعنی زب بزرگ لہجہ اور لہجہ پیر زب کوئی کہنے میں
 علین بمعنی چشم اور چشمہ آفتاب اور نان شیر اور شیر ہر چیز اور جاسوس اور مال نقد اور برابر و حقیقی اور زب زب
 اور زب زب اور دید بان اور زب زب و دان شیر اور چشم رحم اور ابر قلم رو اور آشکارا اور جبر اندیش اور
 کہنے کی اکلمہ اور بارش کی جبری اور جبر خیر عود اور بالکہ اول بمعنی تلخ چشم جیسے حاکمین اور گاہ و خوشی
 اور بل بالکے کا بل علین بمعنی ننگی اور بربادہ اور بل کے بمعنی کف دیا اور گرداب قاف بمعنی مرد و تکرار

اور مستحق اور مستحق اور کوہ لاجورد کہ جو اطراف عالم میں طلعہ زک کا ف یعنی ترخسناک اور کفہ
 الام یعنی شتر اور زو اور کلا و فقا اور مع نظر کیواسطے افعال کے بنا گوش بر جو سیاهی کا نشا
 دہتے ہیں اور سکوی لام کہتے ہیں میم یعنی خرما و زرا و شراب فون یعنی ماہی بزرگ اور دوت
 نید و جب اور ایک نہر کا نام ہے واو یعنی گویاں تر سے بھی افسوس اور رضایہ کو رک تیار
 یے یعنی شیر عورت اور جانور کا دودھ کہ جو بعد بچوں کے پینے اور بادوہ پینے کے بہان میں باقی رہ جاتے
 اب حروف معنوی کا حال سو کہ وہ کئی قسم ہیں خواجہ حروف ضمما تر جو صمیر کیواسطے آتے ہر
 بے فارسی میں شس فانت کیواسطے اور ت مامر کیواسطے اور م مکمل کیواسطے اور اردو میں بہہ اور
 وغیرہ اور حروف تشبیہ جیسے فارسی میں جون چوہ جون چوہاخذ مثل سان شبیہ رنگ سوز
 اور اردو میں سا اور ابا اور عبا اور دبا اور چاچہ وغیرہ اور حروف موصح کہ جو کثرت اور تفریق
 کیواسطے مشغل ہیں جیسے لآخ نادر سارستان وغیرہ شک لآخ اور کوہسار اور لالہ نادر اور گستان
 و بہستان وغیرہ میں اور اردو میں دان اور غانہ وغیرہ الفاظ فارسی اور سالہ اور گہر وغیرہ الفاظ
 دونوں صورتیں میں جیسے مار دال اور گال دال اور گالشی ماہ بھی مانہ اور درہم سالہ کا و سالا
 اور عجائب گہر ذاک گہر وغیرہ اور حروف صفت جیسے سند اور ورد اور ناک خرمند نیز و طر ناک
 میں اور حروف شک جیسے باشند اور آیا اور بود اور شاید فارسی میں اور خدا جا دیکھتے ہیں
 جاتے اور شاید کہ اور ہو گا اور والہ اعظم اور دین آتے ہیں اور حروف تثنیٰ جیسے فارسی میں اکثر
 اور کاشکے وغیرہ اور اردو میں کیا ہوتا اور خوب ہوتا اور کیا خوب ہو کیا اچھی بات ہو وغیرہ آتے ہیں
 اور حروف استفہام کہ جو پچھنے اور پچھاننے مشغول ہیں اسکے واسطے فارسی میں جہ کہ چیست کیست
 چرا چون کی کیا جگہ کونہ کلام وغیرہ اور اردو میں کیا اور کون اور کب اور کہاں اور کی کیا وغیرہ مقرر ہوتے ہیں
 استفہام کسی بات کے دریافت کرنا کا نام ہے اوکی تین قسمیں ہیں اول استفہام آواری جس سے
 دریافت ہو جیسے تم دانا نہیں ہو تو اور کون ہو میں تم دانا ہو دوم استفہام انکاری کہ اوسے انکار ہوتا
 جیسے کیا دانا میں ہمیشہ رہو گے میں ہمیشہ نہر جو مے سوم استفہام تجاری جہیں نہ انکار ہوتا اور اور
 صرف کوئی خبر پوچھنے جیسے تمہارا کیا نام ہے یا تم کون ہو اور کہاں آتے ہو اور کب جاؤ گے وغیرہ
 اسی طریق پر حروف نسبت اور حروف حفاظت اور حروف لون اور حروف یقانت اور حروف اشارہ
 اور حروف غیبہ اور حروف عکس اور حروف بار اور حروف تردید اور حروف عدا اور حروف ایجاب اور
 حروف تعبیر اور حروف کنایہ اور حروف اصوات اور حروف معانیات اور حروف مدح و انشویں اور حروف

نہر عورت

نہر

شرط وجہ اور حرف نظم اور حرف تصغیر و تحقیر اور حرف تعجب اور حرف استنساہ کہ جو سننی اور سننی سننی
آئے ہیں اور استنساہ فصل متصل اور حرف زما و توحین کلام اور باج اکلام ما و آخر اکلام یعنی جو حرف
کلام میں اول و آخر واقع ہوئے ہیں اور زیارات و محذوفات و مقدرات کے تمام و کمال فائدہ اور ثابین ہائیں
ثابستہ و طریقی مقول بیان کر کے ہر ایک کی حقیقت اور کیفیت شہادہ و خبر و پرورد کو حسب خواہ و مجاہدی
پہر زنا نہ روزگار نے فرمایا کہ اب کچھ علم بخوبی سیکھ لو کہ اس علم کے ذریعے سے کلام کو ترکیبی و کتب اور فصل
فائل مفعول اور مبتدا و خبر معلوم ہو جاتی ہے دو کلموں کے باہم ملائیکو ترکیبی کہتے ہیں اور جن میں لفظ و قسم پر
مشغل ہے مفرد و مرکب مشغور وہ لفظ ہے کہ جو تنہا ایک سنی بر دلالت کرے اور کسی تین ضمن ہیں اتم مشغل
حرف کو جسکی بحث علم حرف سے مشغول ہے اور وہ سب ہم نہیں یاد دلوانے کے ہیں اور مرکب وہ لفظ ہے جو دو
کلموں سے یا زیادہ کلموں سے مل کر ہو وہ دو قسم ہے مقید و غیر مقید مرکب غیر مقید وہ ہے جسکے سننے والا کو
فائدہ کا لائق نہ ہو بلکہ دوسری بات کا منتظر رہے اور مرکب مقید ہی کہتے ہیں جیسے زید کا اعلام اور مرکب
نافع ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتا ہے غیر اور مطلق کہ جلا ہیں ہو سکتا اس واسطے اسکا اور مفرد کا ایک علم ہے
اسکی چار تین ہیں اول مرکب اضافی ہے ایسا کہ کو دو کلموں کے کثیر نسبت کو کہ جیسے فارسی میں کھار
مکان مضاف ہے اور زید مضاف الیہ اور مکان کو زید پر جو کسر ہے اور کو مضاف کہتے ہیں اردو میں
ہمیشہ مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہو گا جیسے زید کا مکان پس زید مضاف الیہ ہے اور کا علامت مضاف
اور مکان مضاف اگرچہ مضاف ہی مقدم ہونا ہے مگر صریح وہی ہے محققین کے نزدیک اضافت کہیں قسم ہی
زیادہ ہے مگر عاودہ اردو میں بہہ چار قسم اکثر نسبت مشغول میں اول اضافت شخصی جہین مضاف نام ہو گا
مضاف الیکہ جیسے میرا دوست دوم اضافت تملیک جہین مضاف ملک ہو مضاف الیکہ کی جیسے میری کتاب
سوم اضافت بیانی یعنی مضاف الیہ مضاف کا بیان ہو اور درون ایک کہتے ہوں جیسے لوہے کی بنچ
بیان لوہا بیان بنچ کا اور دونوں ایک کہتے ہیں اور اضافت توحی ہی اس میں داخل ہے جیسے مشہر کی
چہارم اضافت ظرفی جہین مطروف مضاف ہو اور طرف مکان یا ظرف زمان مضاف الیہ جیسے دریا کا
بانی مضاف اور مطروف یعنی طرف میں کی چیز اور دریا مضاف الیہ اور طرف مکان یا جیسے سوکھا
وقت سوکا مطروف مضاف الیہ اور وقت مضاف اور طرف زمان اب سوکھا ان باروں اضافتوں میں اگر
مضاف کا ثبوت و حقیقت مضاف الیکہ ہے ہو سکتا ہو تو اضافت جمع کی کہیں جیسے میرا گھوڑا کہ یہاں مضاف
یعنی گھوڑا کا ثبوت شکم کی واسطے اہل میں ممکن ہے اسلئے بہہ اضافت جمع ہی ہے اور اگر حقیقت میں کہہ نہ ہو
بلکہ صرف کہنے واسطے مضاف الیہ کو ایک امر خیالی فرض کر کے کوئی مضاف اور کا بیان کیا جائے اور اس کے

انصاف تجارتی نہیں گئے جیسے ہوتے کا تیر اور فکر کا پان کہ ہوتے اور فکر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو سر ہوا اور
 کہتی ہوگر خیال میں اور کو صاحب سر ہوا میں کر لیا اور پھر سر ہوا پان کو اوگی طرف صاف کیا اسی
 یہ انصاف تجارتی میں دل ہے اور انصاف کسی وہ ہے جس میں مستکہ کو مستکہ ہی کی طرف صاف کیا کرتے ہیں
 جیسے نیرنگا مہدی کی تیرا مدہ بیگہ و دم مرکب کو صحت اور موصوف سے ملکر بنایا جائے
 جو لفظ کہ ذات پر دلالت کرے خواہ وہ اس میں ظاہر ہو یا ضمیر اور کو موصوف بانو اور جس کو کہہ دیا جائے
 معلوم ہونی ہو اور کو صفت ہو جیسے اجہا آدمی اور میں ناوان آئین آدمی اور میں موصوف میں اور
 اور ناوان صفت اور آدمی ہی محاورہ وضع ہے کہ صفت کو موصوف اول یہاں کہیں جیسے اجہا آدمی
 اور فارسی میں موصوف مقدم ہوتا ہے تو اوپر کسر و پیر سے میں جیسے ترکیبانی میں چنانچہ مرد
 ورنہ آخر ساکن میں ہے جسے تک مرد اور اسکو انصاف مقلوب کہتے ہیں اور صفت دوم ہے قیاسی
 اور دم میں مذمت سوم مرکب امرامی خود و لفظ ملکر ایک ہو جائیں اور آدمی دو ہو یکی تیز رفتاری
 جیسے خدا کہ بہ لفظ باع اور جاری سے مرکب یعنی خوشنویان عادل سے ایک لفظ بنوایا تھا اول میں
 وہاں اعلاں و مار خود نفس میں بر تقدیر فعل کیا کرتا تھا اب کثرت شمال سے دونوں ایسے لگے کہ تیر
 نہیں ہوتی چہاں مرکب غیر امرامی کہ جسکے اجزا ملکر ایک ہو گئے ہوں بلکہ جدا جدا جمع میں آئیں جسکے اجزا
 اور شاہجہان آباد وغیرہ اسے خود پر مرکب غیر مفید کی بہ چار میں نہیں جو میں بیان کہیں اب کہ مفید
 بیان منو مرکب مفید وہ ہے کہ جسکے سنے والے کو اور کسی بات کا انتظار باقی نہ رہے بلکہ سنے ہی تمام
 مطلب دیا ہو گا کسی چیز کی خبر دینا ہے یا کہہ خوش وغیرہ ظاہر کرتا ہے اور مرکب مفید تو یہی کہ میں
 جملہ دو چیز سے بنا ہے ایک مستند دو برائے مستند علم کو کہتے ہیں اور مستند الیہ جس علم کی بات
 اتم مستند اور مستند الیہ دونوں ہوتا ہے فعل مستند ہوتا ہے اور مستند الیہ میں ہوتا حرف مستند ہوتا ہے مستند
 اب یاد رکھو کہ جملہ دو قسم ہے خبریہ اول انبیا بہ جملہ خبریہ دو قسم ہے عملیہ اور اسیمہ جملہ عملیہ ہے کہ اول
 جزو ادسکا اتم ہو اور وہ دونوں اتم ہو میں نے دو اسم سے مرکب ہوتا ہے میں اکا اتم
 دو مرکب کا نام مستند الیہ ہے اور اس جملہ اسیمہ میں مستند الیہ کو مقبدا اور مستند کو خبر کہتے ہیں اور ایک حرف
 دونوں میں باہم ربط پیدا کر کے لگاتے ہیں جیسے زید امیر ہے زید مقبدا امیر اوکی خبر اور ہے حرف ربط
 اور جملہ فعلیہ اس کہتے ہیں فعل او فاعل سے ملکر ہے میں مستند کو فعل اور مستند الیہ کو فاعل کہتے ہیں
 پس اگر فعل لازمی ہے تو فعل او فاعل سے جملہ نام ہو گا او فاعل اس سے اتوم و خبر کو طلب کر گا او فاعل
 تو مفعول کی ہی ضرورت پڑے گی اور یاد رکھو کہ کسی ایک فاعل ہو تا ہے کہی زیادہ اور بطریق کسی ایک مفعول

اور مثال اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت وغیرہ کو کہتے ہیں اور کبھی مثل مخدوف ہوگا مگر قرینہ سے متقد
 اما ما ملے اور جار و مجرور اور کے ساتھ متعلق کئے جانے میں جیسے کہتے ہیں ایک شخص کو جاہل ہوتے دیکھا اور پوچھا
 کہ تیرا کیا بیہ طلب کو تم کہہ رہا ہو اس کے جواب میں آؤ کہہ کہ بازار میں میں بازار کو مانا ہوں اور علامہ
 امین کہیں خبر مقدم اور مبتدا سو خبر بھی لائے ہیں جیسے اس سے زیادہ اس سے خبر مقدم اور مبتدا سو خبر
 پس خبر مقدم اسے مبتدا سو خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا علیٰ ہذا القیاس جملہ انشائیہ ہو گئے کہ سننے یا
 فائدہ نام ہو مگر اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں انکی توبین میں اول امر جیسے پڑھو پڑھو
 حوت رہو وغیرہ دوم تمی جیسے سرارت مت کر و بری حوت میں نہ میثو وغیرہ مگر فی زمانہ امت کا لفظ
 ہی نہیں کیوں اسلئے ضرورت ہے سوم انتہام جیسے تم کہاں گئے تھے تھرا نام کیا ہے یہ کہنا خبریہ وغیرہ
 چہاں تمی جوابیہ جملہ میں کسی مکن یا مکن خبر کی آرزو اور تینا پائی جاتے جیسے کیا خوب ہو تا جو تم پڑھ
 جانے یا کیا اچھا ہو آدمی کے بر جو تین وغیرہ چم مذا جیسے اسے کرگو اور منوجہ ہو وغیرہ ششم عوس
 بھی غائب کو کسی کام کے واسطے آدہ دریا گھنٹہ کرنا جیسے تم کیوں نہیں محنت کرنے کے ملکو انعام ملے وغیرہ
 ہفتم قسم بنے وہ جملہ جو ضم سے بنے اور قسم اس کو کہتے ہیں کہ خود کسی چیز کو لازم کر بن یا غائب کو کسی
 بات کا یقین دلانے خواہ وہ خدا کے نام سے ہو یا اللہ کسی شہری سے اور عزیز خبر کے نام سے مثلاً اللہ کی قسم میں
 رتوت نہ لو گا یا بخدا کہ میں نکلتا ہوں یا آپ کے جان عزیز کی قسم کہ میں سچ کہتا ہوں وغیرہ جس خبر کی قسم کیا ہو
 اور قسم ہم اور بعد اس کے جملہ واقع ہوتا ہے اس کو جواب قسم کہتے ہیں جیسے اور کی مثال میں خدا قسم ہم
 اور رتوت نہ لو گا جواب قسم ہے ہم تم جیسے واہ وا بہت خوب، اور جان اللہ کیا کہنا وغیرہ ہم عقود ملے
 وہ جملے جو حالات کے وقت و فتنے میں جیسے کوئی کہے کہ میں کتاب پڑھا ہوں اور کوئی کہے کہ میں
 توبہ و دنون جملے عقود اور انشائیہ میں اب سنو کہ اگر مضامین میں یا فاعل و مفعول وغیرہ ہونے میں
 ایک کلمہ جو دوسرے کلمے کا سر کیا ہو اس کو مکمل کہتے ہیں اور اسکی چہمین میں اول تا کیلڈ اسکی دوسمین
 میں لفظی اور سنوی تا کیلڈی لفظ کے کر لانے سے ہوتی ہے یہہ تا کیلڈ اسم مل حرف سب میں آئی ہے
 اسم کی مثال جیسے زید آیا ہے زید پہلا زید متبع ہے اور دوسرا ملج یعنی سننے والا شاید کسی اور کا آنا
 سمجھا ہو یا اچھی طرح خیال نہ کرنا ہو نو دو بار زید کہنے سے معلوم ہو کہ آئیوا لا زید کوئی دوسرا نہیں
 اور مل کی مثال جیسے ملا مارا زید نے اور حرف کی مثال جیسے بان بان ہے کیا ہے اور کیا معنوی
 وہ ہے جو دوسرے لفظوں سے ہو جیسے زید خود آیا ہے میں خود کا لفظ تا کیلڈ علیٰ ہذا القیاس رقم لغت
 یعنی صفت سوم بدل اسکی چارمین میں اول بدل کل جیسے کسی سے کہیں کہ اسے شخص احمد تیرا بھائی



کہر ہے احمد مدلل منہ ہے اور نیز آجائی بدل گل ہوا میان بدل منہ اور بدل ایک ہی منہ میں دو دم
 مل نہیں منہ بدل اسے مدلل منہ کا جزو ہو جیسے یہ کتاب منہ اور کا دق پہاڑ و لایہ یہاں کتاب بدل
 اور اس کا دق بدل بھی اور بدل منہ کا جزو ہے سوم بدل شمال و بدل منہ کا دل جو در جو و بلکہ شلق ہو
 جیسے یہ کتاب اور کا جزو آں اچھا آہیں جزو آں نہ کتاب کا کل ہے نہ جزو بلکہ کتاب شلق ہے چہاں بدل غلط
 جزو کی مدد سے سمجھ کے ہوگا جہاں بدل منہ کا جزو ہے اور یہاں بدل منہ کا جزو ہے اور یہاں بدل منہ کا جزو ہے
 بدل اور ہونا کہا کہ مدد سے کو چلنا ہے اس صورت میں کہر مدلل منہ ہوگا اور مدد بدل غلط جہاں عطف بیان
 منہ جو ایک چیز کے دو ناموں میں زیادہ سے زیادہ ہو اور اس کو عرف بھی کہتے ہیں جیسے محمد علی الدین و محمد علی
 آہیں محمد علی الدین مطوف علیہ اور اگر شاہ عطف بیان اور باور کہو کہ بدل گل اور عطف بیان میں بہت
 کم فرق ہے چم عطف بحرف جیسے رید کا غلام اور اس کا نوکر آیا ہے امین زید کا غلام مطوف علیہ اور اس کا
 نوکر مطوف اس طرح عطف جملہ پر منہ مرکب کر کے یہی آتا ہے جیسے احمد آیا ہے اور محمد جانا ہے نہیں
 اول جملہ مطوف علیہ ہے اور دوسرے مطوف ششم تابع کل جو لفظ سے منی حرف زینت کلام لکھا ہو اور آجائی
 جیسے رول و رول اور پائی والی کہ یہ اردو میں بہت بروج ہے اس کا قاعدہ ہے کہ کسی کے حرف اول کو
 واو سے بدل کر اس قسم کا تابع بناتے ہیں اور واو پر وہی حرکت ہوتی ہے جو کلمہ کے حرف اول پر تھی جیسے
 جزو آں و زدان اور کیا ب و تاب اور سلم و سلم و غیرہ اور یہی ادرج سے بھی آتا ہے اسے خود پروردہ منہ
 یاد رکھنا چاہئے کہ اول متجانس غیر متجانس البتہ جملہ کا جزو ہوگا دوسرے متجانس منہ صفت ساتھ ہوگا
 جیسے مطوف علیہ کو منہ مطوف کی ضرورت ہے چوتھے موصول کہ مذکر کے ساتھ ہوگا یا مؤنث
 و ذوالحال کہ حال کا معلق رہتا ہے جیسے ہم آشاؤ کہ دون سارا الیہی با تقدیر ہوگا مبالغہ میں
 کہ بدل کے ساتھ ہوگا انہوں شبہ بہ کہ شبہ ساتھ ہونا ہے نوین سستی منہ کہ غیر سستی جہاں آتا
 و سوین تفسیر کہ منہ تفسیر کے ساتھ ہوگا گیارہویں عدو کہ اپنے حدود کے ساتھ آگیا بارہویں
 مشترکہ منہ تفسیر کے ساتھ واقع ہوگا تیرہویں متین کہ منہ بیان کے ساتھ ہونا ہے چودھویں جار
 کہ منہ تفسیر کے ساتھ ہوگا پندرہویں افعال ماضی کہ منہ ایچ و غیر کو طلب کرنے میں اور جملہ ہی چند
 اقسام پر تقسیم ہے چنانچہ جس جملہ سے کلام شروع ہوا و مکو جملہ متصحبہ اور میں کسی چیز کی صفت ہوا و میں کو
 جملہ و حقیقہ اور جو جملہ موصول کا صلہ واقع ہوا و مکو جملہ موصولہ اور کسی چیز کا مال واقع ہو تو جملہ حالیہ
 اور بدل ہو تو جملہ تبدلہ اور غیر پرستل ہو تو جملہ متغیرہ اور کسی چیز کی ناکید ہو تو جملہ مؤکدہ اور کسی
 چیز کی تفسیر ہو تو جملہ تفسیرہ اور تشبیہ پر متضمن ہو تو جملہ تشبیہیہ اور جو ایک جملہ دوسرے جملہ پر عطف ہو تو

جملہ معطوفہ اور جملہ اسناد۔ ہونو جملہ استثنائہ اور کسی جملہ کی صفت ہونو جملہ حکملہ اور جملہ
شمس سر ہونو جملہ شرطیہ اور جملہ میں سوال معلوم ہونا ہونو جملہ استفہامیہ اور جملہ جواب ہونو جملہ
مقدار کا ہونا ہونو جملہ مستانفہ اور جملہ میں ہونو جملہ ندائیہ اور قسم پر مثال ہونو جملہ قسمیہ اور کسی
جملہ کے بیان پر ہونو ہونو جملہ مقبضہ اور جملہ فعل واحد سے کہہ علاقہ رکھنا ہونو جملہ معترضہ اور جو
ایک مضمون کے دوسرے مضمون کی طرف بہر مائیکہ ہونو جملہ خبریہ اور اگر کوئی جملہ پہلے جملوں کے بعد ہونا ہونو ہونو
جملہ نتیجہ اور قیاس پر ہونو جملہ تعجبیہ اور خبر کی ہونو جملہ تہدید پر یہ اور ضمیمہ ہونو جملہ تفسیریہ اور
حدود جملوں کا ایک مضمون ہونا ہونو جملہ متوائفہ اور جو دو جملوں کا مختلف مضمون ہونو جملہ متبانیہ
اور جو امر وہی مسمی ہوگا اور کسی میں نہیں میں اگر ٹرے کی طرف سے جوئے کو ہے تو اس صورت میں جملہ حکمیہ اور
راہہ ایک واسطے ہے ہونو جملہ التماسیہ اور جو کسی حالت سے ٹرے کی نہیں ہونو جملہ عرضیہ اور واسطے
مد کہہ سے کہے ہونو جملہ دعائیہ کہلاتا ہے بہر ورنہ رور کار سے نہراؤ عالی و فار کو ہر جملہ کی مثال اور
ترکیب حسب دلخواہ سمجھاوی علامہ چچہ کہ نہراؤ پسند آتا ہے صرف و نحو کوئی یاد کر چکا ہوا و ستارہ والا راؤ
ارتبا کیا کہ سے ٹرے جملہ سے وقت مانی ان منطق کی ہی کہہ کیفیت و یافت کوئی صورت کو کام کے
صریح اور عیب صواب انسان جو اس کے واقف ہیں ہو سکتا اس علم کے علم والو کو شکلہیں کہتے ہیں
جنگ اسال کو علم منطق میں دل ہیں جو ان میں کا اطلاق اور بہر حلقہ ملکہ جوال صامت ہے ہر
منطق کوئی دس علم ہیں لیکن حکیم اصطلاح میں اسکو سطلوں میں منقسم ہے کہ ابی نعیم میں میں ہر
کہنا ہے کہ اگرچہ کہ منطق و گاہ علم ہیں مگر اسکو تحصیل علوم اور فصاحت و بلاغت اور بلاست بیان کی واسطے
ایک ہیات علم و کار آمد ہوا اور بہر اچھا ملنا ہوا اور سمجھا جاتے اسے نہراؤ حریہ و رور حریہ و رور
اسال کو وہ قوت و ذرا کہ صابت والی ہے جس میں انہا کی صورتیں اسطرح منتقل ہوتی ہیں صلیح آقبہ میں
لیکن آقبہ میں نمونہ محسوسات کے سوا کہہ مل ہیں ہونا اور قوت و ذرا کہ اسال میں نمونہ محسوسات اور مقولات
وہ ہوں ملوہ کہ ہوں میں محسوس وہ کہ کسی حواس شکار ظاہری میں نامہ ساتھ ساتھ واقعہ لاسہ وہ
اور مقول وہ خواہے کہ ہو اور صورت قوت و ذرا کہ اسالی میں کہ حکو میں کہنے میں دل ہوتی ہے
وہ و قسم ہر قسم ہے تصویر یا تصدیق تصور وہ کہ حکم سے خالی ہونا تصور یا یعنی فقط یہ کہ
وہ میں لانا اور اگر اس میں حکم ہونو وہ تصدیق ہے تزلزل یا عظمیہ حکم اسکو کہتے ہیں کہ اب
تہ کہ ساتھ منسوب کریں سے زبدا و خیر سے اور خلتندی اور جہ سے کہ جب کہا کہ رب عظمیہ ہے
میں است پیدا ہوئی اس سوا کہ حکم و قسم سے حکم بالا ایجاب اور حکم بالاسلب ایجاب اثبات کو اور نہ کہ

کہتے ہیں اور ایک چیز کی نسبت دوسری چیز سے خواہ بالا یا نیچا خواہ بالاسبب میں صورت پر ہے ایک
 نسبت محلی دوسری نسبت اتصالی تیسری نسبت انفصالی اور ان نسبتوں کا دریافت کرنا
 غایت ہے اسکو ہم ہی کہتے ہیں اور سوچا کہ دوسری چیز کا اور ایک تصور ہونا ہے اور یاد رکھو کہ تصدیق میں
 ہی میں تصور موجود ہیں اول تصور سبب الہ کا حکم حکوم علیہ کہتے ہیں دوم تصور سبب کا حکم حکوم بہ
 کہتے ہیں سوم تصور نسبت و بیانی کا حکم نسبت حکم کہتے ہیں مثلاً اس مثال میں کہ زیر قائم ہے اول
 تصور زیر کا حکم حکوم علیہ ضروری ہوگا دوم تصور قائم کا حکم حکوم بہ ہے سوم تصور اس نسبت کا کہ جو زیر اس
 رہا اور قائم کے موجود ہے جبکہ نسبت حکم کہتے ہیں بعد ان نسبت مذکور کا اور ایک بروجرہ ايجاب
 لا یجوز سبب مائل ہوگا لیکن تصورات ثلثہ میں اہل تحقیق کے نزدیک کوئی بھی تصدیق کا جوہر ہے
 اور تصور دوم ہے ایک وہ کہ جبکہ حصول امتناع نظری و دکڑی کا محتاج ہو جیسے سیاحتی و عیدی
 اور حرارت و برودت کا تصور اور اس قسم کو تصورات بدیہی ضروری کہتے ہیں دوسری قسم وہ
 حکما مائل ہو امتناع نظری و دکڑی ہو جیسے روح اور فرشتوں اور جنات وغیرہ کا تصور لکھو تصورات
 نظری کہتے ہیں یا سطح تصدیق ہی دوم ہے ایک تصدیق ضروری کہ محتاج نظری و دکڑی
 ہو جیسے تصدیق اسکی کہ آفتاب روشن ہے اور آتش گرم ہے دوسرے تصدیق نظری کہ جبکہ حصول
 میں نظر اور فکر کی احتیاج ہو جیسے تصدیق اسکی کہ علیہ عالم قدیم ہے اور ماضی حادث ہے تصور نظری
 تصور ضروری اور تصدیق نظری کو تصدیق ضروری سے بطریق فکر اور نظر کے حاصل کر سکتے ہیں اور وہ
 اسے عبارت ہے کہ دوسرے تصورات یا تصدیقات سے ایک مانہ تصور یا تصدیق مائل ہو جیسے حیوان
 تصور کو ماضی کے تصور سے لاکر کہے کہ حیوان ماضی اس انسان کا تصور کہ جو پہلے ماضی رہا مائل ہوتا
 یا سطح تصدیق اسکی کہ عالم متغیر ہے ساتھ اس تصدیق کے کہ جو غیر متغیر ہے وہ حادث ہے مع کرنے ایک
 فی تصدیق حصول ہوتی ہے یہی اگر کہے کہ عالم متغیر ہے اور جو غیر متغیر ہے وہ حادث ہے اسے تصدیق
 اسکی کہ عالم حادث ہے حصول ہو جائیگی اہل منطق کی اصطلاح میں دوسرے تصورات سے جو تصور حاصل
 ہوتا ہے اسکو معرفت اور قول شراح کہتے ہیں اور دوسری تصدیقات سے جو تصدیق حاصل
 ہوتی ہے اسکو حجت اور دلیل کہتے ہیں پس مقصود اس علم سے یہی ہے کہ معرفت اور حجت کو سمجھنا
 چاہیے اور معرفت و حجت فی الحقیقت معانی میں کچھ الفاظ نہیں مثلاً انسان کہ بہ حیوان ماضی کے
 سے میں پس لفظ سے غرض نہیں بلکہ معنی سے مطلب ہے اور معرفت عالم کی حجت قضا یا دیکھنے کو معنی میں
 نہ الفاظ اسعورت میں ہر چند الفاظ کی احتیاج ہیں مگر جو کہ معانی سمجھنے کے واسطے عبارت و الفاظ

ہفت روزہ

[illegible]

از کتب خانۀ

اور حر اور بکر وغیرہ پر سو حیوانات کے الملاقا ہو سکتا ہے مصل کی مثال مطلق یعنی بائیں کرنے والا
 جسے سب انسان کی نمبر ہو سکتی ہے جامد کی مثال صفاک سے ہنسنا کہ انسان میں بالماہست موجود ہے
 اور حیوانات میں نہیں مگر عام کی مثال مٹھی یعنی چلنا کہ کل ممال اور دیگر حیوانات کی نوع میں موجود ہے
 اور مٹی سے کہ لفظ مرکب ہی دو قسم ہے مرکب تام اور مرکب غیر تام کہ تام وہ ہے کہ سکوت اور صبح ہو
 اور غائب کو انتظار ہے جیسے رہنما ہے پس زید تہا اور قائم جبریت مگر ال مطلق کی اصطلاح میں مستند کو
 محکوم علیہ اور موضوع اور جبر کو محکوم بہ اور محمول کہتے ہیں اور مرکب غیر تام کو حکم کرنا فیض بھی کہیں
 وہ ہے کہ سکوت اور صبح نہ ہو جیسے حرکات و سکنات یا دخول و خروج کا اور حکمت مطلق کی اصطلاح میں
 سبب یا قسم ہے اول حدیث تام کہ نہیں زید اصل زید مرکب ہونی ہے جیسے حیوان مطلق دوم
 حدیث ناقص کہ جس تہا اصل زید مرکب ہونی ہے جیسے جسم نامن سوم رحم تام کہ جس تہا اصل زید
 کہتے جیسے حیوان ممالک جہاں رحم ناقص کہ رحم تہا اور تہا سے مرکب جیسے موجود ممالک اور بہرہ
 چاروں مثالیں انسانی تفریع میں ہیں اسے خود پر در تصورات میں الفاظ و معانی سے بحث ہے اول قصد
 میں قصایا جو کہ قصایا بے الفاظ و معانی کے نہیں ہیں اس واسطے اول تصورات کا ہاں کہا گیا اب قصیدہ لکھا
 حال سو عزیزین غلام ہے کہ قصد لقیات میں پنج بحث میں بحث اول قصایا میں معلوم کرنا ما

کہ قصیدہ میں قسم ہے کلیہ اور شرطیہ متصلہ اور شرطیہ متصلہ اور ان بن حصیوں میں ہر قسم
 اگر دو لفظ مضربیں اور کو قضیت کلیہ کہتے ہیں جیسے رہنما ہے پس زید اور
 قضیتہ شرطیہ متصلہ دو قضیوں پر مشتمل ہوگا اس طرح قضیتہ شرطیہ
 ناقص میں اور وہ عبارت ہے دو قضیوں کے اختلاف سے کہ
 اور بحث سوم کس کے بیان میں کس اور عبارت سے کہ
 طرح کہ اجاب و سلب اور صدق و کذب اپنی حالہ
 بن قسم ہے اول قیاس بنی مال کی ہے
 مال کی یہ نسبت دہل سوم متصلہ
 پیدا کر کے لئے دہل لانی ہیں اس
 باب میں قیاس بہت عمدتہ
 اور قیاس استثنائی قیاس
 ہوگا حیوان ہوگا لیکن آدمی
 اور زمین بحث چہارم بحث کے بیان میں بحث
 کی پر دہل ثابت کر لی دوم استقرا بی حال جزئی
 ہو و سکر حال جزئی کے کسی میں شراکت باہمی
 ن اور قیاس مقید نہیں ہوتا اور دہل قصد بقائے
 بن میں قیاس دوم ہے قیاس اقرانی
 و شہید با صغیرین میجر با فعل مذکور ہو جائے اگر یہ آدمی
 و ان نہیں ہیں پس آدمی ہوگا اور قیاس اقرانی وہ ہے

ساختہ پانچویں پھل موجود ہیں ہوتا ہے سب انسان حیوان میں اور سب حیوان خاص میں
اسکا نتیجہ یہ کہ سب انسان خاص میں مقدرات قیاس میں مذکور ہیں، ان میں تمام علم و شوق کی کیفیت
اور مشق کے علم اخلاق ہی بخیر تعلیم فرمادیا خلاصہ یہ کہ جو چیزیں کاغذ پر لکھی ہوئی ہیں اور وہی روز
اسمان پر آسماں میں جہد علم کی آمدنی اور محنت کا خراج ہوتا ہے انہوں نے اسناد کی خدمت میں
پیشتر سے اس کا حساب پاک کر دیا تھا صبح کو شہر بار بار عرش و قمار نے وزیر علم کو
خندناہ روزگار کی خدمت میں روانہ کیا اور دربار دربار میں یاد و فکر کا ماحول

تخانی دوم

مؤلف

اور بلبل قدم نہ گئے جن میں حنکات گل ہلاتے | خطر ہے بھار دامن ہزاروں ادھکا
حسب الطلب سلطان عالی نسب و خسرو والا حسب خود پروردگار صاحب ادب اور فرزادہ نرودگار و نرودگار
ایک دستور العظم شہزادہ میں مار کا عالی میں بلود فرما چکے بادشاہ ملاقات نے بدستور قدیم اعزاز و تکریم کی
سرپرستی میں پروردگار کے خود پروردگار صاحب علم میں کیا کیا بائین مال جو میں ادب میں بیان کرو بہر سوال
باجا شہزادہ وانا اول نے عرض کی کہ حضور صلی علیہ وسلم پہلے علم صرف و تحوین کو شریک نہیں کیا
بادشاہ نے کہا کہ صرف کسے کہتے ہیں اور جو کسا نام سے شہزادہ نے بیان کیا کہ صرف ام العلوم ہے
اس میں کلمہ سے بحث کی جاتی ہے اور تحوین کلام سے اس گفتگو کے اشار میں ایک عالم جید جو زبان
تہا بولا کہ اس شہزادہ کا عجیب مبرا ایک سوال ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا میں حیوانات انسان کے
درجے برآمد ہوتی ہے وہ میں قسم ہے یا آتم باطل یا حرف پس اگر خود ہے تو اسے کلمہ کہیں اور درجہ
تخلی ہوگا اور اگر وہ میں کلمے باہم میں پس وہ مرکب ہے یا غیر مفید اسکی ترکیب خود تخلی سے
شہزادہ نے کہا مولانا یہ جواب ہے بیان کیا اسکو تو مبدی ہی جانتے ہیں مگر طلب کی بات اترنا دیکھتے
کہ میں جواب گذارش کروں اس عالم دانا نے کہا کہ ہر سوال پہلے سوال پہلادہ کونسا کہتے ہیں
بہر جنون متعین موجود ہوں کہ باعتبار کیفیت معنی کہی کلمہ باہم ہی ہوا و تخلی ہی ہوا و تخلی ہی ہوا
ہر ایک ہر عالم جرت طاری ہوگا آجنگ اسطر کا سوال علم صرف و تحوین کہی نہ سنا تھا مگر شہزادہ اور ہون
یہ جواب دیا جواب مولانا یہ کلمہ و زبانی جو تخلی جج بائین معنی میں آیا حرف ہے اور جب دیکھتے
مستند اترنا بائین میں ہے اور دروازے کے معنی میں ہی کلمہ آتم ہی ہے مگر زبانی ہے کہ حضرت دو معنی

اور بیان نہیں ہوتی وہی کہتا ہے اسم جو نہ کل جو نہ حرف اور وہی کہتا ہے ہوا اور اس عالم نے کہا یہ کہو کہ
 ہو سکتا ہے خود پروردگار جو ایک حرف کی یہ صفت ہے کہ وہ سر رکھنے سے لائیکے غیر معنی اور کے غلطی
 ہو سکتی ہے خصوصاً حرفوں کی اصطلاح میں نام کہلاتا ہے اور اسم نہ اسم کے معنی دیتا ہے نہ فعل کے نہ حرف کے
 اور جو کہ کچھ معنی نہ کہتا ہو وہ کہلاتا ہے اسطرح ہر کہ حرف ہے اور اور کچھ معنی میں اور اسم ہے نہ
 ویتوہ اور آغوش دہل کے معنی میں اور کہل ہے ہر وہ مفید کے اہم یا غیر ہو جیسے اور نام نہ ہی آتا ہے پس
 پانچ مقبض اس کہ میں موجود ہیں یہ سب ہی ہر طرف سے توحید میں بلند ہوا اور صرف دھوکا استعدا جان
 فیصلہ ہو گیا بہر نہ زارہ نے کہا کہ میں نے جدا کے نام سے حاصل کیا اتنے بن اور بارون و نیز زمین سے
 وزیر اول نے کہا کہ شکل برہمی الاتحاج جو شکل اول ہے اس کی کیفیت ہاں فرمائیے
 شہزادہ نے کہا کہ سنئے شکل مرکب ہوتی ہے دو مقبوضات تفسیر اول کو معنوی اور تفسیر دوم کو کبریٰ اور
 نتیجہ کے موضوع کو اصغر اور نتیجہ کے محمول کو اکبر اور جو لفظ دونوں مقدمہ قیاس یعنی آخر معنوی اور وسط
 کبریٰ میں کر ہوتا ہے اسکو حیا وسط کہتے ہیں اور اسطرح محمول علیہ کو تفسیر علیہ میں موضوع کہتے ہیں
 اور محمول ہر کو محمول اور جو لفظ کہ نسبت علیہ اور کم بر دلالت کرے اسکو رابطہ کہتے ہیں اور تفسیر علیہ
 میں محمول علیہ کو مقدم اور محمول ہر کو نالی کہتے ہیں مثلاً ہم کہیں کہ سب انسان حیوان ہیں اور سب
 حیوان صاحب حواس ہیں اس مثال میں انسان کو اصغر اور صاحب حواس کو اکبر اور حیوان کو واسطہ
 کہتے ہیں اور مقدم اول اس قیاس کا کہ سب انسان حیوان ہیں اس مقدمہ کو معنوی کہتے ہیں اور
 مقدم دوم اس قیاس کا کہ سب حیوان صاحب حواس ہیں اس مقدمہ کو کبریٰ کہتے ہیں اور جب واسطہ
 دور کرنے میں توکل سے نتیجہ حاصل ہوتا ہے یعنی کل انسان صاحب حواس ہیں اور شکل اول کہ جسکو
 برہمی الاتحاج کہتے ہیں یہ کہ واسطہ محمول ہو معنوی میں اور موضوع ہو کبریٰ میں جیسے کل انسان
 حیوان ہیں اور کل حیوان جسم ہیں پس نتیجہ یہ کہ کل انسان جسم ہیں پھر وزیر دوم بولا کہ کل
 جان فرمائیے خود پروردگار کہا دوسری شکل یہ کہ حیا وسط اور کبریٰ معنوی و کبریٰ دونوں میں محمول ہو
 جیسے سب انسان حیوان ہیں اور کوئی چہر حیوان نہیں پس نتیجہ اسکا یہ کہ کوئی انسان چہر نہیں
 پھر وزیر سوم نے کہا کہ شکل سوم کی کیا کیفیت ہے شہزادہ نے جواب دیا کہ تیسری شکل یہ ہے
 کہ حیا وسط اور کبریٰ معنوی اور کبریٰ دونوں میں جیسے سب انسان حیوان ہیں اور سب انسان
 صاحب حواس ہیں پس نتیجہ اسکا یہ کہ بعض حیوان صاحب حواس ہیں پھر وزیر چہارم نے کہا کہ شکل چہارم
 صورت کیا ہے شہزادہ نے کہا کہ حیا وسط اور کبریٰ معنوی میں اور محمول ہو کبریٰ میں جیسے

بار بار انگڑا تیاں نہ لے اپنے اسفا اور بیت و بیوت سے بازی کرے نخل میں سو بجائے اور جب
دوسرے سو جان میں نوہر گزیدہ تر ہے آوند با سونا اختیار کرے سحر خیزی کی عادت رکھے نیک صحبت قبول
کرے حق بخور سے باز رہے مگر کرے فضولی چوڑے دیانت و امانت کا شیوہ و نظر رکھے ہمیشہ قانع
رے شاکہ لای ہرگز کرے خج آمانہ سے زیادہ مناسب نہیں شہر و بر احوال کس بیاد گریٹ ہر خوش
بود نوزدہ خج بیٹ و حکمت منہ کی قسم و دم وہ ہے خود و مردک سا نہ لازم آئی ہے اور کی
آئینہ میں اول والدین کی خدمت و زمین جان تعلیم و فاضل بر حال میں نگاہ رکھے ہرگز گون سے زبان اری
او کی رضا جوئی میں مصروف رہو ہر وقت اوسے پیش آئے اور کی اور گستاخی نہ کر او کی بات نصیحت جان کر
یاد رکھے و دم آنا اپنے عالم اور مالک کے حضور میں جوٹ نول کہ دروغ کو فروغ نہیں ہر وقت او کی تعلیم و توبہ
جو بات آفا کی زبان سے اوس کو دل سے من اور بکالا اگر آوے تیرے حق میں کبھی کالقصان تصویق یا جو
او کی نکایت نہ کر لیکہ شکور ہو نہ تم رکھے عداوت قدم باہر نہ نکال غایت پر مغرور نہ ہوں بر محل کہو اور یاد
وامانت رہو سووم دوست و انا دوست قبول کر اور سود و زبان میں دوست کو امتحان کر اگر دوست
ہا نہ آجائے اوسے دل صاف رکھے اور دوستی میں اپنا مطلب طلب نہ کر چہا م برادر بہا یوں کو غریزہ
اور اپنا بہائی جان مہمان کی خدمت کر اور جو بات اسے لے نا پسند کرے دوسروں کیوں سے ہی پسند
کسی کی دشمنی جائز نہ رکھے وعدہ و فاکر خوشخو رہو نیک صحبت اختیار کر جو ملہ فراخ اور بہت بلند کہہ خج
زوجہ داری عورت سے کہو و دلیری اور رضا جوئی عورت کی ہر دم ملحوظ رکھے اپنی سمیت بر حال میں او کے
دلبر برقرار رہنے دے ایسا نہ ہو کہ بخوف ہو جا گھر کے کاموں میں اوسے معلوت طلب کر یا وہ اختیار نہ
زن فاحشہ کی صحبت سے محفوظ رکھے ششم فرزند اولاد کے روئی کبڑے کا خبر گیران رہو تحصیل علم سے
خدمت نہ سے صحبت سے بچا اسقدر مہلت نہ لے کہ بے شرم ہو جا گستاخ نہ بنائے ارب کر ہر وقت او کی
اختیار لازم ہے ہفتم نوکر لازم معتبر ہو یا مگر غفلت کی عادت اختیار نہ کرے ہر گمان نہ ہو اوس کو اپنے اعضا
طرح دوست رکھے جو کام اوس کے لائق ہو ہر گز اوس سے نہ لے اگر کوئی قصور سرزد ہو تو حق الصد و عات
کو اسقدر سونہ نہ لگا کہ بخوف ہو جا ششم غلام غلام کو نظر کے رو برو رکھے او کی پرورش کا خیال رکھے
باہر نہ کر اگر با و فاقہ تو اپنے عضو جانی کی طرح ادا م سے رکھے اور جو بیو فاقہ تو ادا کر کہ ایک نہ ایک روز
ضاد کر گیا اور نہایت ضروری حاجات سے ہے کہ فقیر و غنی خبر گیری اور رعیت کی رعایت اور بہا کی شمع
اور ملق عام ہمیشہ اپنا شمار کر شجر آسائش و گوی تفسیر این دو حرف است با و دشمنان تلف با دشمنان ہوا
حکمت منہ کی قسم سووم احوال ملک ہے یعنی او سپر کار بند ہونا اور اسے بند و صلاح پر عمل کرنا کہیمو



وزیر اعظم حکیم برزخچہر کا یہ قول ہے کہ ملو تاد کیلئے گیارہ ماہیں ضروری ہیں حکوایان و غیر
 کتنے میں اول شتم و شستہ اختیار کرنا کر جو کہ ریاست کو سیاست لازم ہے اس فہرستہ امتثال ہوا کا نام
 عدلی سے اور جو محکمہ عدلیہ اور سپر سیاست کر لی اس کا نام مقصود ہے دوم صداقت و پختہ بینی سوم دستور و
 مصلحت لسی اور غفلتوں سے محنت کسی جہاں قواعد اور درونی احصیا کر لی محم فیدویں حال ضرور
 رہا اور فید کا سب تحقیق کر یا شتم دروہوں اور جو دروں اور رہروں سے راہ کی حفاظت کہیں
 ہضم سیاست۔ عفو مقدار جرائم یعنی توحیدوں اور رہروں اور قصہ دلی اور قصہ دلی اور طاہلوں
 اور قاتلوں اور نمار ماروں اور عسروں اور جہالت کرے والوں کو سیاست لازم ہے تاکہ دوسرے کو
 عزت ملے ہو اور جو کہیں حقیقت ایک حکم کوئی خطا واقع ہو تو اس کا عفو قبول کر یا نہ ہے

مؤلف

سے لازم کہ کر عفو اہل گناہ
 تو اس ہے سدا وار رہاں و مد
 اور کبیر اور کو وہ سے درخت بلبل

گناہ گار کوئی توبہ کے ساد
 جو بھلائے تو اور رہاں و مد
 اگر دونوں باتیں ہوں کبیرہ

ہشتم بیاد کو آراستہ و سرسندہ اور یہاں تک درخت اور لڑائی کے تیار موجود کر یا نہ ہے قابل
 اور عہدوں کی رعایت کرنی و ہم حاسوس محسوس ہر کار سے نہیں فرما یا بار و ہم ارکان سلطنت اور
 حد مت کے حال برطر رعایت کہیں اور قیدی لوگوں میں سے عفت صبیح سری اگر کوئی حد سے
 مدد دے اور کا حق و انوش کر یا اور ہوشنگ با و شاہ کی بہہ جو وہ صحتین ہایت کارا میں
 پہلی وصیت حکو ما دشاہ جہاں ماہ اعرار و سرمدی عطا فرماتے اور کو کسی کے کہے سے بیکارگی
 دلیل کرے کہنے کہ حامد بہت ہوئے بل و سری وصیت جس میں اور مغری کو محل میں مار رہا رہاں
 اور جب کوئی شخص ایسا معلوم ہو تو فوراً دربار سے ملکہ تہر سے بلکہ ملک مجروح سے حاج کر دیں تہسری
 وصیت ارکان دولت اور مد گال جبر خواہ کی دلہی میں مصروف ہیں اور لو کی آمد کی کسبوت
 حاضر رہ کہیں جو تہی وصیت نہیں ہر حد و دہنوں کی صورت ماکر جو تاد کرے لیکن اس کے قریب میں نہیں
 اسوئے کہ جس میں صبیح متا ملہ میں کر سکتا تو دوشی کے اس میں بھی کر تہ ہے ہاجوین وصیت
 کوئی مقصد حاصل ہوا دکی گہلائی ضرور ہے ایسا ہو کہ سب عفت کے کو مقصود عفت ہاتھ سے
 عاتار ہے اور صرت و احواس ماتی رعایت صحتی وصیت کا سو کہ سر کام دے میں علدی اور محل
 کر ب ملکہ عو و نال ضرور سانوں وصیت ہر کام خیر کے ساتھ کر لازم ہے گہرا یہ کجہ ہی حاصل

تین ہوتا ہے چون کہتے تھے کہ اگر کینہ داران میں سے ایک شخص پہلے اپنی ہر نفسانی برائیوں کو دیکھ کر رستہ ہموار کرے
پھر دوسروں کو بھی وہی رستہ دکھائے تو ان کے دل میں ہر برائی کی جگہ پر ایک نیکوئی پیدا ہوگی اور ان کے دل میں ہر

مؤلف

نوجوانی کرے نہ بچپن کا وہ نہ ہی
اگر وہ چاہے کہ وہ نہ ہو
جس وقت جس زمانہ میں چاہے ادا کرے
گیا کہ چون کہتے تھے کہ اگر کینہ داران میں سے ایک شخص پہلے اپنی ہر نفسانی برائیوں کو دیکھ کر رستہ ہموار کرے

مؤلف

ہو رہا تھا کہ جسے بامعنی دست
نزد میں بہ کار کا وہ نہ ہو
بارہویں دست بہ درباری و ثابت قدمی سے ایسا سال آراستہ و پیراستہ کو دیکھ

مؤلف

لی موسیٰ میں سے بہی سب سے
اوس کا بدلا بہی تو ہے آسان
مرد گرے تو اوس سے کہ نہیں
جو کہ تیری بہی کا ہو خواہاں

صاحبِ قلم کے جس نشان میں ایک بہہ کہ جو اس کے ساتھ تھی کرتے بہہ اوس بہ نری ہیں آئے دوسرے
شدت غصہ کہوت سکوت اعتبار سے جسے سزا قبول کرے اور گناہ سزا دے تیرے چون کہتے
توچوں میں و متہد ہوا و سکولام کہیں سکا دن اور خیانت کہ مولوں سے اس کا لازم ہے جو چون کہتے
پہلے کہ جسے سب و مینوں کا انتقام ہے یعنی جیسے کہ مختصر روزگار و انقلاب چھ دو اوست و امن ہوتا
عبارتِ حال نہ شیعہ اور آئینہ استقلال پر گردِ اضطراب نہ ہے بلکہ ہر حال میں خوش و خرم رہیں کہ سوا سے کہ مرد
مال و مہبتہ اور مہبتہ و دودار میں مبتلا رہتا ہے اور او کی روشنی طبع اوس کے حق میں خود بلا بختا ہے اور
بہت خوش حال ہوتا ہے او کی اوقات میں گزرتی ہے اور زمانہ کا ہی ہی فائدہ کہ فلک غلبہ پر ہمیشہ اہل
کمال اور صاحبِ ہر کوئی بل کہتا ہے اور ماطلون اور بہ ہر دن کی تفریق میں شب روز گرم رہتا چاہاں
سکندریہ میں سے ایک روز دربار آراستہ کیا اور کہیں کو حکم دیا کہ میں ہر ایک شخص کے ہاں ایک
ایک بندہ نامہ نصیحت و حکمت آمیز تحریر کرے تاہر وقتِ اجتماع کا آمد ہو جائے جب حکم دیا گیا کہ ان میں
ارسطو تھیس اور ماطلون اور فیلاطس علیحدہ علیحدہ خزانہ نگار بن گیا اور ہر شاہِ مہمینی بناہ اور سکولام چاہاں
تصور کر کے ہمیشہ او پر گاہ بند رہا اور روز بروز سلطنت کو ترقی ہوتی گئی خزانہ نگار ارسطو حکم دے
اسے سکندر و لکونو سے دشمنی سے معذور رہا ہے تیرے وہی اختلاط کہ جو حق کوئی شکل اور ہم دیکھیں ہوتے

دایا میں شکستہ اساتذہ ضرور ہے ہر قیمت و غیر ذی کے دہل ہوئے بر خود شکستہ بنائی کو
 نورانی کر لیتے زور و زبیر مغرور ہوا اور خداوند زبردست سے ہمیشہ ڈرنا لازم ہے ہر روز صبح
 چشم بیک حفاظت کیلئے بند کوفتیں پر بخور کر حمد کو دہن اور واسطہ کو مخلص میں راہ دے جسے کے
 آئینہ کو کنبہ کے رنگ سے صاف رکھ اگر اتفاق وقت سے ایسا موقع ہی آجائے تو کنبہ دل کسی پر
 طائر نہ گھٹا ہوں کو سزا دے کہ آئین انسان سے ہمیشہ بیک پر رغب ہو جی سے حد کر سزا پروری
 اختیار نہ فرما بلکہ کی برت و حرمت زباہہ کہ پہل کی پرورش خوب ہیں کہ سائب اور پیشہ سے کو
 پالنا نہایت پرگزند ہے بزرگوں کی محبت اور خود مدون کی مستغنی قبول کر جس جس ص لایں ہوا
 ساتھ اوی کام کا مشورہ کر اگر قصد کار زار ہے تو شیر دایں صفت نکل اور پیادان جنگ اگر اس مصلحت
 ضرور ہے کہ خود دوش سے جو اہر فروری مکن نہیں بدتر جو ک ساتھ دوشی سے پیش آجو دوش فوی ہوا
 علامت و زری سے قبضہ میں لا اگر دوش شخص ہو کر بیری بد جاتی پر کر لبتہ مستعد ہوں اور چہ کو
 مقابلہ کی تاب نہ دے تو ایسی چال چل کہ باجم و دونوں آمادہ جنگ ہو کر اس میں ٹریریں اور تو تماشاً و کنبہ
 ہر وضع و نہایت کو حسب یافت رتبہ عبات کہ جس شخص کے پاس قاصد بھیجے کی ضرورت ہو تو اد کا مجلس فای
 خود کر کہ غیر غیبت مغل محبت ہے دشمن کبھی شیرین زبانی سے مستحق ہوتا ہے اور کبھی احسان اور کبھی
 بخشش ہم وزر سے مگر جبکہ اس درجہ نجاؤ ذکر جائے اس وقت تو ہی مستعد جنگ ہو لیکن ہاں میں
 صلح کا طالب رہو جہان کو عدل و انصاف آواز دے کر اپنی آرایش کا پابند نہ ہو خود بسندی مکرال جہان
 یہ نیکی پیش آگہ جہان شیر ساتھ نیکی کرے اور زمانہ نیچے مسلک میں آئے جس منزل میں و کمن ہو
 بید ہرک اسراحت نفرا اور آرایش کے غیرانی ہی دوش مکر کہ ہر مقام کی آب و ہوا ملاح سے موافق
 ہونی و توار ہے جس مسودہ کا فائدہ و نقصان معلوم نہوا اسکے متبادل پر جرات نفرا جس راہ کبھی کوئی
 گنہا ہو پر چند نیرے ساتھ بہت ہمراہی موجود ہوں مگر پرگز نجا راہ دور و دراز کو کہ صاف اور خط ہو
 راہ نزدیک اور اریشہ ناک سے بہتر تصور کر جو مال ملاح میں ساتھ آتا ہو مقیدر جا کر سخت بر راہ مکر غیر مکر
 وقت اس قدر مال اپنے ساتھ لے کر گرا نیاری نہو محتاج اور مصلحت ساتھ صلح بخش کر کہ کسی کو خبر ہو
 سیاہ و لشکر کو اندازہ سے گناہ رکب نہ اس قدر آسودہ کر کہ مست ہو جائیں نہ ناخبر ہو کہ ملکہ سخی میں
 مبتلا ہوں ہر روز اپنے خزانہ کم برافسان فرج کی دو مرتبہ پہنائی کہ ملک غیر میں شرا نیاری کر کر کر
 کہ مودنی اور مال سے جنگ مصر میں سے جنتی پر کر بارہ واسطہ اول وایت کو امانت نفوس کر
 مصلحتوں کو غریزہ مکرانہ کہ جب جنت باور ہو اور طالع مددگار اسکے ساتھ مخالفت اور تیرہ نکاحی خلا

سخن گرچہ ہے چہ نہایت درست ۷۰ کہا میثاق میں سے سمون جست
 کہ اس سے از بس پھیل آگہ ۷۱ فزون ہے محمدائی بادشاہ
 تجھے کس کی بر داسے بھہ خروا ۷۲ نہ دجسکہ خود ہونری رہا

خرد نامہ بقصر اطہیم آئے سکندر و بہا ایک چاوخ بوش ہے خند و مند کو بہایت نہایت
 قسم رکھا چاہتے اور ترک ایک تیر ہے کہین گاہ میں جس کے خجہ سے رہائی ممکن نہیں زندگی
 غفلت میں بسر کرے تجھے ہو و لعب کیواسطے نہیں پیدا کیا انجسام کار پر غور فرما اور سوات مرانہ
 و قلند کے کسی کو رقیق و خشین نہ بنا کہ اس سے ہوش و خرد زیادہ ہوتا ہے اور صاحب نادان
 وے تیر سے دونوں جہان کے کام تباہ ہونے میں تیج ممکن پر گاہ فکر کہ تیری حوشی علم سے
 نہ بول ماتے جوت در بار عام ہوا و دم و قار و ملکین سے اطلاس فرما اور جو لوگ کہ غلط میں
 بے تکلف ہیں اون پر انکشاف نکر کہ بہادار بدستور غلط کوئی الفاظ گستاخانہ اون سے
 روانہ نہی سہ زندہ ہو مہیا طعام تناول نکر کہ شخص کو زنی مقوم ہو تجاہے اور تیر نام ملکہ ہوتا ہے



۷۶ ۸ شکر بجا آر کہ مہان تو ۷۷ روزی خود میخورد از خوان تو ۷۸

حرص کو دل میں راہ ندے کہ حوریں تیری دوسروں کی خوراک سے زیادہ بہین غم کہ کم کر
 کہ زیادہ کھانے سے بہت نقصان ہونے میں اور یہی ممکن نہیں کہ جو بہت کھائے وہ بہت
 دن زندہ رہے اشیائے گرم و تر اور سرد و خشک اسقدر نوتجان کر کہ تیری طبیعت و درجہ امثال سے
 نڈر سے بخشش و کم اپنا شمار کر کہ آدمی زاد کے لئے بہترین صفات ہے مال نگاہ رکھ کہ حوادث کا
 اضمثال ہے طعام خوشگوار ملاحظہ فرما اگر فریقہ علالت نہوا اگر سرکہ استعمال میں آیا ہو تو شیر کی طرز
 رغبت نکر کہ ناگواری کا باعث ہے سفر آخرت کا خیال اور زاد راہ کی فکر ہر دم تیر نظر رکھا ۷۹
 با اور اعضا سے جسمانی کو کام میں مصروف رکھ ہر چند غلام و خدمتگار بکثرت ہوں گشتا بد ایسا
 اتفاق پڑے کہ وہ نیز میں او سوختا ہے دست و پائی کے سبب تو نہایت عاجز ہو اور زمانہ کی
 پال میں سے بہہ بات کہہ نہا نہیں ہے سخن ملاجیت آئینہ نر می کے ساتھ ضرور ہے مگر کم کہ زیادہ جوی
 پر خند خوب ہو لیکن دلیل دیوانگی ہے جس چیز کی طلب میں تو نہایت کوشش کرے اور اس کا
 حاصل ہونا سخت و نوار ہوا و سوقت صبر کر اول کو امید سے فلکین و طالعون کی مدد ہرگز نکر

لہ اوس کی ماریس کا فوٹو دہا ہو گا حق ریزی کا قصد کر کہ روز حساب ایک نوکی پروا
جی بری اللہ سے ہو سکے گا وقت و افسال یزید و نہ ہو کہ غاصر بن خبہ پر محبہ بان
اور اہل من کینت حوسے جربہ ہشتکی رہا ہے مگر جس کام میں کو غم سے نجات فنی ہوتی
و عجلت بہایت منہ و رہے اور جب کہ امانت ملک و مساد ہو تو او میں جہد نہا خبہ ہو سکے
ہنسے ہر گناہ کو نال عفو تصور کر لیکن حونی و دوز کو ہرگز نہ جوڑ جو خبہ سے درجے میں
لہ میں اوکے مناسے پر مشوبہ نہو کیوں کو موہبہ نہ لگا کتہ رفت سے بسید سے
ابا رادہ دی محی رکبہ جاہلوں کا کلام نہ سن جو کام کہ ہو چکا بانہ سے اعتبار سے
ماحد ہو اوس پر اوسوں کر اوسوں ہے کہ اوسوں سے فائدہ میں نہا رفت گرامی صانع ہو

مولف

کچھ کتہ بخت و دہد بر
کر سست ہے عقل نری زباو
نہیں احتیاج نصیحت نیچے

کیا ہے اظہار مانی نصیب
اگر بے بہت اور زانین ہیں باد
سلا کی حدانے حوکمت نیچے

جس وقت سہاؤہ حیدر و دے نصیب و دہد بر کہ اس
درجہ تک بھوٹا با اہل دربار نے حد سے
نخس فاسدین کا مل مجا با عقل مجسم نے
نہ راہ روزگار کے تسلیم و تربیت کی بہت
کچھ نصیب و فوجیت کی اور
طعت بینس بجا عنایت
نہا کر مر جس کیا
اور دربار امتحان
برخاست

ہوا

+

باب سوم سوم بحقیقہ ششم

مؤلف

حائے میں انجمن سے غلو تکدے بن ہم
گر اتفاق سے کہی آتا ہوا تو خیر۔


جو وقت فرزند نرونگا سے ہمراہ خود پروردگار مقام قیام میں رول ابطال فرما یا سہزادہ کو اسے
روبرو شہکار ارشاد کیا کہ اب ہم نہیں علم معانی تعلیم کرنے میں حکم باعث ہیں سلیم خطا خطو رہتا
علم بیان اور علم بیع ہی اسی ذیل میں اشمول ہیں ان علوم قلندہ کو علم بلاغت کہتے ہیں ہر جدید
نوازدان کے ہر گزادہ میں گزیدہ سے عرس کو فرقی نہیں کیا اور ان سے علموں کو مذکور علم بیع نامزد کرنے میں
اسطرح فصاحت اور بلاغت میں ہی کچھ تفاوت نہیں جانا ہے اسے خود پروردگار کو کہ خوبی کلام
دو قسم ہے دانی اور عینی حسن دانی الفاظ فصیح اور معانی بیع سے ظاہر ہوتا ہے الفاظ فصیح وہ میں
جواب زبان کے محاورہ اور پروردگار کے مطابق ہوں حتیٰ وغیرہ انوس نہیں جسکے دریافت کر نہیں صراح
و ناموس کی حاجت ہرے اور معانی بیع وہ میں کہ اسطرح کے معنی سے حسب لخواہ مطالب دلی واضح و
آسکار ہو جائیں اور خوبی تمام ایک دیندہ منع سے مناسب مقام نظر آتین حسن عینی خوبی تہمید
اور رعایت مناسبات معانات سے کلام میں جلوہ گر ہوتا ہے جو شخص ان دونوں باتوں کا لحاظ رکھتا
اوسکا کلام بھی صحیح و بیع ہوگا کلام کی مصاحت عقلی و بلاغت معنوی میں چند وجوہات سے غلط واقع ہوتا
چنانچہ اول ضعیف تالیف یعنی محاورہ بر خلاف الفاظ کا استعمال کرنا دوم اطلاق معنی ترکیب
کلام میں کسی لفظ مناسب مقام کے ترک کر بیع غلط واقع ہونا جیسے اس مصرعہ میں ہر مصرعہ بہت سچ و علم سے
نوشی خوب ہے، چونکہ سچ و علم کیواسطے بہت کال لفظ موجود تو خوشی کے لئے ہی تہوری کال لفظ ہر مصرعہ
اسکے نہونے ترکیب کلام میں غلط واقع ہوا چنانچہ یہ مصرعہ اسطرح درست ہوگا ہر مصرعہ بہت علم سے تہوری
نوشی خوب ہے، دوم تناو کلمات یعنی ارباب فصاحت و بلاغت کے برخلاف چند کلمے ایک مقام پر بیج کرنا جیسے اس شعر میں






اں سناہ شجاع گرکت نہرو کمان ما
جہاں افعال نہیں و دلالت ایسے ملا نا کہ لفظ اول کا حرف آخر لفظ دانی کا حرف اول ہو مینے بیع علم

یہ تخمینہ معنی ریاضت وزن کے ہے الفاظ میں تقدیم و تاخیر کرنی اور وہ دو قسم ہے فقہی یعنی فقہیہ
 سندھی کہ معنیوں کے لحاظ سے اور عیب و رسوائی کو نہر کہا ہے ششم تکرار الفاظ کہ حسین کہہ خونی برائیوں ہنرم
 نوالی انساناں ہی جدا انسانوں کا ہے ورنہ لانا ششم تہذیب معنی کوئی حرف بیوقوف کسی خطا میں
 زیادہ کہ وہ بنا ہم مخالفت خیاس معنی یعنی محاورہ اہل زبان کے خلاف کسی حرف کو دوسرے حرکت دل بیا
 ویم کہ مستبدل معنی ذیل و خوار و بقید و محض و غیرہ کہ معنی الامکان اوست اختر و صاحب و لازم ہے
 یار و ہم عزت معنی اب اسکا کہ لانا کہ جتنے سب لوگ واقف نہوں اور وہ طبعیوں کے غیر مانوس ہو جس کے
 سمجھنے میں دقت پڑے اسے خود پرورد علی معانی میں کلام سے بحث ہے اور کلام دو قسم پر مقسم ہے فقر
 اور طلب خبر و افہام کے بیان کو کہتے ہیں اور اوپر صرف و کون کا اجمال ہوتا ہے طلب وہ ہے
 کہ شکل اپنے نفس کے واسطے کوئی سخن زبان پر لاتے ہیں خبر کے لئے مسند لایہ اور مسند ضروری مسند الیہ ہوتا
 اور مسند کو حصر اور حوسن ان دونوں میں ہوتی ہے اور سکو اسناد کہتے ہیں اسناد دو قسم ہے ایک
 حقیقت عقلیہ دوسرے مجازی عقلیہ حقیقت عقلیہ نسبت کسی فعل کی طرف ناظر حقیقی کے جیسے عالم کا
 قول کہ خدا تعالیٰ نے جہان کو سرسبز و آباد اس مثال میں سرسبز کر کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف تو اہل عالم کے جو
 نسبت حقیقی عقلیہ ہے اسلئے کہ فعل کا ناظر حقیقی وہی ہے اور مجازی عقلیہ فعل کی نسبت ناظر مجازی کی طرف
 کہ وہ فعل بھانا اور مسند منسوب ہو جیسے ہال کا قول کہ فعل بھانے جہان کو سرسبز کیا پس جہاں کو سرسبز کیا
 نسبت فعل بھانے کی طرف ہال کے فعل نسبت مجازی عقلیہ ہے اور یاد رکھو کہ اگر مسند یعنی خبر میں کہ جسکو علم
 بھی کہتے ہیں ساح کو تردد بانکار واقع ہو تو واسطے رفع تردد کے اور رفع اسکار کے الفاظ نوکدات
 زیادہ کرنے میں اور وہ لفظ بہہ میں قسم اور ہرگز اور برائینہ ہرگز سلب کیواسلئے ہے اور قسم اور ہرگز
 ايجاب و سلب و دونوں کے لئے مقرر ہیں ايجاب اقبال کو اور سلب اسکار کو کہتے ہیں اور جہدہ تردد
 مانکار زیادہ ہوتا ہے تاکہ یہی زیادہ ہوتی ہے اب سنو کہ طلب دو قسم ہے ممکن اور محال طلب ممکن کو
 ترجیحی اور طلب محال کو کہتی کہتے ہیں ترجیحی بانچ قسم ہے اول استفہام دوم امر سوم ہی چہارم
 نہ اجماع و ما اور طلب محال کہ جسکو نہیں کہتے ہیں اس کے واسطے کاش اور کاش کے حرف تنابہن جیسے
 بہہ مصر بہہ مصر علم کاش کے علم رقتہ باز آید نہ علم گذشتہ کا عود کرنا یعنی دوبارہ پٹنا محال ہے میں اللہ
 اور اسکو طلب محال کہتے ہیں اسے شہادہ خود پرورد علیہ بیان میں جار یا میں میں تشبیہ اور استعارہ اور
 مجازی مرل اور کتابہ اول تشبیہ کا بیان سنو تشبیہ کے بانچ ارکان میں اول تشبیہ دوم تشبیہ ہر سوم
 و چہ تشبیہ چہارم غرض تشبیہ پنجم خروغ تشبیہ جیسے پھول سا چہرہ اس مثال میں چہرہ تشبیہ اور پھول

مشبہ بہ اور غلبی وجہ شبہ اور ظاہر جو بر ولی مشوق غرض تشبیہ اور سار و تشبیہ اور کبھی شبہ
 اور شبہ بہ و دونوں حتیٰ ہونے میں کوئی خاص ظاہری سے متعلق جیسے باصرہ اور سامعہ اور سنانہ
 اور ذائقہ اور لاسہ جانچہ سر و سادہ کہ باصرہ سے متعلق ہے و علیٰ ہذا القیاس اور کبھی شبہ اور شبہ بہ
 دونوں عقلی ہونے میں کوئی متعلق کسی خاص حسہ باطنی سے جیسے حس شکر اور خیال اور تصور اور
 ذائقہ اور طافطہ جانچہ شہادت مثل حیات ابدی ہے شہادت اور حیات ابدی دونوں درک عقل میں
 و علیٰ ہذا القیاس اور کبھی شبہ اور شبہ بہ میں ایک حتیٰ اور ایک عقلی ہیں ہونا ہے جیسے تشبیہ عدل کی
 ترازو سے اور خلق کی عطر سے یہاں ترازو اور عطر دونوں محسوسات ہیں اور عدل اور خلق دونوں
 سموات ہیں میں اور وجہ شبہ اس معنی سے مطلب کہ شبہ اور شبہ بہ او میں شریک رکھتے ہوں جیسے
 تشبیہ شجاع کی شہر کے ساتھ اور قد کی تشبیہ شہر کے یہاں راستی اور بلندی وجہ شبہ سر قاف و قد
 میں اور دلیری و بہادری وجہ شبہ شیر اور شجاع میں اور کبھی ایک بہت مجموعی کو دوسری
 بہت مجموعی سے تشبیہ دینے میں اور اسکو تشبیہ مرکب کہتے ہیں جیسے اس فقرے میں فقرہ
 اسکی و دونوں لغین اسطرح دل انگنی میں جیسے ایک کہلوئے بر دو بچے چلتے ہیں کبھی و دانبات سے
 نفاذ کو طرافت و طہر کے طور پر تشبیہ دینے میں جیسے چل کی تشبیہ غامض کے ساتھ اور تشبیہ میں اگر دو چیز نہ کو موقوف
 و عقل کہتے ہیں درمیان اور غرض تشبیہ کی بہت زمین میں جانچہ اول میرکن کو مکن کو دینا جیسے اس شعر کا ہے

مؤلف

ملوک پر سے خلقت انسان کو فوقیت  تو دیکھ لے کہ شک بھی خونِ خوال سے
 اس شعر کے بیہ معنی میں کہ کل حیوانات اور نباتات اور جمادات پر میں حتیٰ آدم کو فضیلت حاصل ہے
 باوجود کہ بیہ معنی و اعلیٰ مخلوقات ہے مگر یہ بات ممکن ہے کیونکہ شک بھی خونِ آدم کا ایک اونس
 حصہ ہے لیکن اب خون میں شمار نہیں بلکہ اپنی شہرت سے جدا ہو کر کمال فوقیت حاصل کی اسطرح انسان ہی
 نام مخلوقات سے زیادہ شرف پایا ہے دوم نہ تو تشبیہ نہ

شبہ بہ کا بھی واضح ہو جانچہ اس مصرعہ  سرحد و بیابان سے دیکھ س پر و دل سے
 اور بگ شبہ بہ اور کہن بر حال ہے نہ  تاؤ ملک اسطرح غرض کی بہت سی صورتیں میں جیسے
 شبہ کی زینت کا ظاہر کرنا اور نہت  ہونا وغیرہ اب سنو کہ تقدیر میں کامیاب دستور تھا کہ لفظ کا کلام
 تشبیہات سے کہ غالی ہوتا اور ہرگز  مایل بصورت تشبیہ سبیل مثل میں کرتے اور مخم
 کہ تشبیہ کو غیر نسبت لازم ہے جیسے  تشبیہ آفتاب و ہفتاب اور زلف کی تشبیہ

رنگ گل آبِ مات حوالہ موجِ آنحات موجِ کوز موجِ نسیم موجِ سراب دسہ بزمِ ریشہ بول سما
 سہ سکہ سات مدلل باقوت عشقِ مرغان پبل ہلال آسِ خاموش سخی اگر وغیرہ تشبیہ خط
 عہ ہمد و بجان رمد و خطِ بجان خطِ مار مانتہ بحر سوزِ میوچہ ڈالہ رنگ حسِ صبر شک
 مدلی سکس مدلی عرس مدلی رنگاری مدلی قزل وغیرہ تشبیہ دامن عجب بنہ الکتری
 جو پروہ نقطہ مہوم مصرعِ مدد قطرہ تنگِ شکر حقہ لعل حقہ مرغان حقہ باقوت حقہ وارہ
 بہم دلی مور خشم مور مگداں کوزہ مات وغیرہ تشبیہ وندان گوہرِ در زلالہ الیاس احم وادار
 عقدہ سرب عقدہ گوہر سلکِ در عجبہ پائیں عجبہ سنبل وغیرہ خندہ و بسم کی تشبیہ رقی لہری
 سکر بکلیں عجبہ مسکندہ صبح وغیرہ تشبیہ زنجی ان سب سنا لو گوے سبب دسویہ ہی سبب
 حت سبب سحر قند وغیرہ علی ہذا القیاس ہر عضو کی تشبیہ کوئی سمجھا سکے ہی واما کہ مقرر جواب دہ
 حتی ہو مقلی اسکے واسطے تشبیہات مقرر ہیں اور طبع رمانشیہ بارہ ہی پیدا کر سکتی ہے اسنو
 کہ کدلف کو اسرا اور در با اور ختمہ کو نر اور جملہ آنحات اور بالِ رحمت اور باغِ حلت اور بادشاہ و قیو
 اور خلق کو مسک کا اور نسیم صبح نسیم گل لعل گشتاں بہت اور عطریات وغیرہ سے تشبیہ ہے جس
 اور قہر و غضب کو سرق آہن و دوح بادِ مہوم بادِ صحر سبب تدصوفیاست بادِ حلال طوفانی
 وغیرہ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور یاد رکھو کہ مساساتِ کلام وہ ہے کہ نظم ہو خواہ سرا ورا و کسب
 نرفہ شروع کجاستے بادِ مت باکسی قسم کا مضمون ہو اور جسکے سوائے کلام اور الفاظ میں لعل ہیں
 حاجہ مناسبات حسنِ میہری سوغاتی خود میہی خود ممانی غنہ عمرہ مار کر تہہ جالاک سفتا کی
 سگدلی امدار حوی طوہ محوئی شمعِ حنی وعدہ ملائی و بختی رود شمی ٹکھوئی تند حوی دلری دلرانی
 زکنا ری رقیب نواری حو بخاری دل آماری حوئی ادائی طالعزائی شنگاری حاکاری کم احتلائی
 حوسری سے از ناغی منہ انگیری سمانہ حوی در و طوئی و پستاری عودہ برداری اور اسکے سوا بہت
 لوازمِ مساساتِ حسن و جمال ہیں اور مناسباتِ عشقِ آدم مالہ و بادِ معالِ سجائی سنائی رازی رازی
 ناتوانی حافضانی خود سری مامہ درمی آرد و سوزِ انتظار دردِ اندوہ سوزِ گداز تما سبار بخور گوی
 کوہِ نوردی مالہ مروخی مامہ مدوخی حوئی سنبل گرنہ ہم نشی سوزِ گداز ہی تہا نشی بخوئی ہر پال گوی
 سے اعتباری ظنِ بین و جوانی بگاگی آمارگی بجاگی سرنگی سرنگی جبرانی ریشانی اور سوزِ آگے
 طبع طرح کی جانس ہیں علی ہذا القیاس مناسباتِ قصہ صر نوکل بہت محل مراقبہ مناسباتِ مجاہدہ
 سالہ محاسنہ محادلہ عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری سرپر گاری استیغاثہ کرب و سر

عرفیت حقیقت علت علوت معرفت تخرید تخرید صوم مخلوق حج رکوع دم قدم فکر ذکر تقویٰ لمبات
معت منتفت حق برنی حداساسی عفت عست راسی مقام رضا مقام تسلیم اور دوسرے مقامات اور
سازلی فصر صبیہ ہون و دم طبر بر قدم علوت و بحین سفرد وطن اور علمین اورین نقیب اور
حق نقیب اور بطیج مناسبات غنا عاہ و طلال دولت و اقبال حمت و کنت خلوت عدالت
نعمت عبادت مرحمت تعفت عوم نرم شان تنوکت فخر مرست رعیت پروری کرم گسری فتح
مصرت ابتاد کرمت کامرانی بیصر سالی کنور کنائی لشکر آرائی ملک وادی بردباری شکوہ تحمل کوس نواری
علم اوراری وغیرہ اور مطابق ان مثالوں پرستے کے لوازم اور مناسبات قیاس کرنے مناسب ہیں کہ ہر
چیز میں ایسا ہی رعایت کا بیان ہی مناسب جاسے ہن تم خوب یاد رکھو کہ رعایت کلام و قسم ہے
ایک لفظی دوسرے معنوی رعایت لفظی اور سے کہنے میں کہ جس چیز کا بیان ہو اس کے مناسب حال
الفاظ ہی عبارت میں داخل ہوں جیسے اصغر عدین منصر علم چھوٹے کو مرے دے پر وہ کیا شوق ساز
اس میں بابت لفظی پہلے کہنا میں تیرے ہو میں اور تیرا کیا کو مظلوم کی مظلومین متاثر ہونے میں اس طرح اس شعر میں

متوقف

شعاع حسن پہ گل تر جھولا
جھولے حب دیے گی باغ صا
عند لبون کو ہوا رنگ سے خاز

شاعر کا مطلب یہ ہے کہ ہوا سے ہولوں کی ڈالیاں پتی میں لیکن رعایت لفظی سے یہ معنوں و دھڑوں
اور ہوا میں گل کی واسطے نرواز کی لازم ہے اور گل کی تنفس کی کو بہار و کار اور جیب بہار آتی ہے باغ سر سبز
ہوتا ہے اور حسن گل میں نہال گل نشوونما پاتے ہیں اور گل کی واسطے شاخ اور شاخ کے لیے ہوں گل
لازم ہے چونکہ شاخ گل نازک ہوتی ہے اس واسطے مار گل اور تحریک نیم سے اس کی حرکت ظاہر ہے ہوا
حرکت کو جھولا جھولے سے استعارہ کیا جھولے کی واسطے ایک حرکت دے والا جاسے اس واسطے یاد رکھو
تو کہ لوازم طع سے ہے جھولا جھولا نوالا مغر کیا اور گل کی واسطے خار بھی ضرور ہے اور عین میلو کیا
ہو یا ہی لازم ہے چونکہ مندیب گل تر رعایتی زار ہے اس واسطے اس کو رنگ آبا کہ مجھے کس سبب سے
گل نے جو کا دینے کی خدمت عنایت نہ کی اور یاد بہار کو اس واسطے اس کام پر مقرر فرمایا اور گل جب
شاخ گل پر چھتی ہے اور وقت بھی شاخ کی حرکت ثابت ہے اس میں عین میل نے اس کو اپنا رقیب
نقدور کیا اور عائن کو رقیب پر ہمیشہ رنگ آتا ہے اور نیا گل جھولا کہ مجھے جیسے کہ ابن گل و دیگر رنگت
اور بہ فقر صرف رعایت لفظی کی واسطے ہے اس طرح خار کے معنی جلتا اور جدا کرتا ہے مگر اس لفظ سے

کل کی رعایت و نظر ہے پس ہلاری یا است میں رعایتِ فطری کہ بواسطے اس قدر مثال کفایت کر سکی اور
 رعایتِ معنوی اوست کہتے ہیں کہ ظاہر الفاظ میں مناسبات کی پابندی نہ ہو مگر معنی میں تاکر رعایت
 معلوم ہو جائے اس شعر میں شعر میں کو باغ میں آنے نہ بنا کہ ناخن خون ہر دانہ کا ہو گا ہر جان لہ
 اس شعر میں کشف رعایتِ معنوی ہے آفریں باد بریاں صفتِ نبی جسے شہد کی بھی سرا د اور اس کو باغ
 میں داخل ہو چکی مانت اس واسطے کہ ہے کہ جب وہ باغ میں آئی تو نیک بیہوش کارش چو سگی
 اور اپنے جیسے بن کہ جس کو شان مل کہتے ہیں لاکر شہد بنائیگی اور کوئی شخص اگر شہد کے لالچ سے
 اس جیسے کو توڑ بگاڑا تو میں سو نکلیگا اور ہم سے شمع بنائی جاتی ہے وہ شمع موی حب محل میں
 روشن ہوگی نور مانے اس کے گرمی ہو گئے اور جل جگر اپنی جان ہلاک کر نیکی صفت میں اور ان کا
 خوں ہو گا اس واسطے اول ہی سے عمارک لازم ہے الغرض اس کو رعایتِ معنوی کہتے ہیں قسم دوم
 استعارہ ہے یعنی کوئی چیز کسی سے استعارہ طلب کر لیا استعارہ کہتے ہیں اس میں شبہ کو مستعار لہ
 اور شبہ کہ کو مستعار منہ اور وہی کہ جو دونوں میں باہم تریک ہوں اس کو وجہ جامع کہا کرتے ہیں
 جیسے شمس کو اس کے منی سے واسطے خیم بارگے استعارہ کہا پس استعارہ کل شمس ہے کہ شبہ بہ ہوتا ہے
 اور استعارہ خیم مشرق کہ شبہ ہے اور لفظ شمس خیم یا کہ واسطے استعارہ ہے اور اس عمل کو استعارہ کہتے ہیں
 اصل مطلب یہ کہ کلام کو بلا شبہ کہا ذکر کرے اور شبہ کو مطلق ملاتے جیسے سج کو گل سے ان
 لطف کو سب سے شبہ دینے میں پس حفظ گل اور سب کو میان کر کے اس کے معنی سج اور لطف ہمیں بلکہ استعارہ
 جیسے کہ اس معنی پر شعر عمارک بنل گل بار پوری اصل مطلب ہے شعر عمارک بنل گل یا پڑ جائیے شعر میں

تولف

برقِ ناتھ میں اور دوش پر ہے ابر سیاہ زیرانِ جج ہے اور سر پر نمودار ہے ماہ
 شمشیر کو برق اور سپر کو آہر اور استپ کو چرخ اور چرخ کو ماہ سے استعارہ کہا ہے برق کہ شبہ ہے ماہ
 استعارہ اور شمشیر کہ شبہ ہے استعارہ ہے اور آہر اور ماہ اور چرخ کو بھی اسی پر قیاس کیا جاتے اور
 وجہ جامع ان چاروں میں ظاہر ہے یعنی درخندگی اور جہلک برق و شمشیر اور سیاہی و سایہ آہر
 و سپر میں اور نیز روی و گردن چرخ و استپ میں اور دور و دور سی ماہ و چرخ میں غرض کہ اس کا نام استعارہ
 اسی ذکر میں مبالغہ کا حال نمونہ مبالغہ عن میں بن قسم ہے تبلیغ اور اغراق اور مبالغہ مبالغہ تبلیغ وہ
 کہ قریب القیاس اور مبالغہ الوقوع ہو جیسے یہ شعر کسی رنگی کی تریف میں شعر وہ کی تھا مانند محل بلند
 ہر اسان ہو جیسے دلِ غلبند یعنی قیاس سے بعد میں کہ کسی رنگی کا قد و قامت و رفت و حرکت کا برابر بلند ہو

س نظر سے کہ سالی میں مروا کر طویل الف مت ہوا کرتے تھے اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑا
ہی مگر ہے اسے سالفۃ انحراف وہ ہے کہ قرب القیاس اور غیر مکرر اوقع موجب ہے اس شعور

مؤلف

بہر جس سے بے خبر ہو سور غسل کیا محک کر ہو گل شمع سے تیار گو ب

یہی اگر تہذیب کی کمی ہے جس کے طبع سے تہذیب کے کر کے سالی کل سا اور جوم اوکے آگے آگے تیار کر کے
روس کر کے جو صورت اور کمال سے اس کے آگے کمال کیسے فتنہ توجہ میں اور مہیا لہ غلو سے کہ فریہ
قیاس اور غیر مکرر الفوج ہو جسے اس شعر میں چھو لطف جو کڑی سے اس رنگ سایہ بولن ادا ہے
جیسے راج آستان گم کردہ آواز محراب بہ نہ نہرحت و جہاز کی صفت جسے لعلی اور ہر محراب میں
نیری سے دم کر رہا ہے کہ وقت رہیں اور کما سایہ اوست مد جو کر جیسے رنگیا اور مہیا لہ گم کردہ
آستان کے مہر سبہ حرکت ہے اور اوکھو ہیں با تا سایہ کا وہا اور آواز مہر مہیا لہ قیاس اور غیر مکرر الفوج
ہی مہیا لہ کی نہیں نہیں میں جو ہے بیاں میں مہیا لہ سے کہنے میں کہ نظم با تیر میں کوئی مہیا لہ
میاں کیا جا کہ درخت قندیل سے اوپر نہاد و گاماں واقع ہو قسم سوم محراب مکرر ہے محراب مکرر کو
کہتے ہیں خوشا اب یہی جھنکی کے کسی غیر میں استعمال کیا جا اور وہی قسم ہے کہی شاکستہ کے
تس کو لاتے ہیں جسے میں آفتاب میں مہیا لہ پر قیاس آفتاب میں مہیا لہ سے اور مہیا لہ
اور مہیا لہ بیاں سے سب مہیا لہ مہیا لہ ہے اور کبھی تس کو تس کے مقام پر لاتے ہیں جسے دن ٹھانسی
آفتاب کلا دن سے اور آفتاب سب بیاں سے بیاں سے وراثت ہوتا ہے اور کبھی طرف کو
کھاتے مطروف استعمال کرتے ہیں جیسے فادرہ کہ شینے کو کہتے ہیں مہیا لہ سے جسے شعل ہے چاہے
کبھی کہ فادرہ حکیم کو دکھاؤ تس فادرہ طرف بول ہے اور بول مطروف اور کبھی مطروف کو کھاتے
طرف استعمال کرتے ہیں مثلاً کلاب کو طاق میں رکھو اس سے یہ مراد ہے کہ نسبت کلاب کو طاق میں
رکھو پس کلاب مطروف ہے اور نسبت طرف اس طرح کہی لفظ کو باعتبار حالت رائے میں استعمال کرتے ہیں
جیسے امیر کو امیر زادہ اور کبھی باعتبار رائے متقبل کے ذکر کرتے ہیں جسے تابع علم کو سوئی کہنا اور کبھی
حر کو کھاتے اور کبھی کل کو کھاتے اور کبھی عام کو کھاتے اور کبھی خاص کو کھاتے استعمال کرتے ہیں
اور سوئے محراب کی بہت نہیں میں اب قسم چہارم کنا یہ کیا یوت میں یونہی بات کو کہتے ہیں مگر
اصطلاح میں اسے عمارت ہے کہ اصلی معنی کا اراہہ کیا جاتا ہے اور کنا یہ میں قسم ہے قسم اول کنا یہ
مقصود فقط ذات موصوف ہے اور کنا یہ میں اول قریب دوم بید کنا یہ قریب وہ ہے

کہ ایسی صفت ناس کی موصوف کی ذکر کریں جس موصوف کی ذات مراد ہو جسے شجاع ارغوان تن
 میج سے کنایہ ہے اس واسطے کہ سرخ رنگ، اور سکو بلاؤ فلک اور ترک فلک بھی کہتے ہیں اور سپاہی و بلاد
 واسطے شجاعت لازم ہے پس باعتبار بجاوردی اور سرخی رنگ کے میج کو شجاع ارغوان تن کہا اور کنایہ تعبیر
 وہ ہے کہ چند متقین کسی موصوف کی بیان کر کے اول سبب ذات موصوف مقصود ہو جسے من شال من
 پتھر میں چاہتا ہوں کہ طبعیت کو قوت حاصل ہو اور کام و زبان کو قوت عیب ہو اور چشم کو سرخی مبتدئ ہو
 اور دل کو قوت ہو بچے اور دل کو خوشبو ملنی جس میں بہہ سبب متقین موجود ہوں وہ شراب مختل ہے اس
 تقریر سے بہہ ترغاب ہے کہ میں شراب کا طبعکار ہوں مضمیم دوم کہنا ہے کہ جسے حفظ صفت نفس ہو اور ذات
 موصوف سے کچھ روکار نہ ہو نیز یہی قوت ہے کہ لکھم لکھم کی طرف ذہن ہے و سبب انتقال کرے جیسے اس شعر میں

مؤلف

اوس کو اندیشہ بکار باقی جس سے دامن کر سے باندہ لیا

دامن کر سے لیتنا ادا وہ مضر ہو سے کنایہ ہے کہ واسطے کہ سافراہ چلنے کی قوت دامن کر سے باندہ لیتے ہیں
 پس دامن باندہ لازم اور مضر کر بول لازم ہے اور شتم کا تہیہ کہ ازہن لازم لازم کی بکھر کسی سبب انتقال کرے جسے شال

مؤلف

کر سبب باندہ ہونا ہو جسے ای محی تار عنکبوت سے باندہ

یعنی پہلی کا موندہ کر کے جانے سے باندہ ہونا کہ ہے بند مصبوط ہو جسے او پہلی کے جلا کیلچا ہے اور تار عنکبوت سے
 فیہ موم ویک کہ جسے کہ ایک غرض موم ہو اور کی ہی مومین میں آں موم کو کبھی اپنا صفت موم موصوفی صفت اپنا صفت کن شال

مؤلف

دامن بہت بلند اوس کا گردن جج کا گرہاں سے

دامن بہت میج کو گریان سماں کہنا کنایہ ہے آسمان سے زیادہ بہت طبع ہو کجاویں او کی بہت آسمان سے اسفند لکھ کر سماں
 اوس کے ذرا نک اور گردن سماں پہن کو رنگ جو کہ اکثر دامن ساق پر رہتا آسمان کی اور ایک نسبت ہر دو کی نفی صفت کی شال

مؤلف

کس کے یہ مسئلہ ہیبت نے گرائی مجلسی

یعنی ابی صفت ملی ترک کر کے غلام بلیا کا قن من بالا ذالنا اعلام ہو جسے کنایہ ہے اور یاد کر کہ ہر تہارہ
 کہی بالحق اور کسی بالکنایہ ہوتا ہے اور ایک قاعدہ یہ ہے ہی ہی ذیل من شال ہے کہ ایک نئی عقلی کو
 مجسم زمین کر کے اور کا ایک عضو کہ جسکی ضرورت ہو قرار دینے میں جیسے سر ہوش اور ہا فکر اور ضمیر حیرت

اور دستِ جنون وغیر معنی ہوتی اور فکر اور حیرت اور جنون کو ایک شخص سراپا جسم مقرر کیا اور اس کے
 نام احصا کر کے سر اور پاؤں اور آنکھ اور ہاتھ قرار دیتے تو مکمل اس علم کا نام تمام بیان ہے اس علم کا نام
 دکر کرتے ہیں اسے حور و نور علم مطلق وہ علم ہے جسکے الفاظ کو منسلک اور ملتے سے نسبت بخشی جاتی ہے جس سے
 کہ کلام و رسوم ہے فقط علم اور شکر کلام علم کو یہہ وجود کلام شریر فوقیت حاصل ہے اور اس دلیل سے کہ کلام میں
 دیکھو سب پر نہ ہی شعور کو اجاہا بناتے ہیں یہہ بات بخوبی پائے ثبوت کو پہنچی ہے کہ شاید ابتدا ابتدا
 میں ہر قوم علم کے خانات دیکھ کر حیران رہ گئی اور حور ابتدا سے حاصل ہو گیا وہ انکے بدستور پڑا تھا ہے
 ایک روح سپہ نفسانہ کے حد ہے اور طبعیات کے عالم سے طعن رکھتا ہے انگوٹھ محسوسات فی الخارج
 جس میں اولیٰ جہد کو مہاں کردہ جس پر سس کی نظر جاتی ہے اور نور ادا کا اندر موزا ہے قفسے کہا نیوں میں
 وہ واقعات جہاں لئے کہ جس قابض نفس جاتی جاتی ہے طبیعت متعینہ کی اعتبار میں جی صفت شاعر کے
 جتنے آتے اور کلام زبردست اور معنیوں تھا کی زبان حور صورت اور بھی ہے یوں تو مکی طبیعت نازل
 ہوتی وہ شاعر کی راہ میں گہا اگر قطع سے سر کی حال میں ہوتی شاعر کو کچھ لیتے ہر طم پر توجہ کرنی ضروری
 شاعری کا ارادہ ہونو دیا کوئی مسئلے دیکھنا چاہتے نسبت اور معانی کی تلاش میں محکوم میں بہرہ اور
 بہار میں قریب کہانی صرور میں حانچہ ایک شاعر کا بیان ہے کہ اگر تھک کا درخت ہے تو میرے ولین اور اذان کا
 بادل ہے تو میرے جگر میں بہار کا بھلا ہے تو میرے لئے اور علم کا گنودہ تو میرے واسطے کبھی مذہب کے
 ساتھ چکر کہاتے بہرہ اور کبھی بادل کی بدلیوں کے تھاتے دیکھنا شاعر کے شاعر کو واسطے کوئی چیز کیا ہیں جو
 کچھ دنیا میں خود کو شایع یا صیب اور کے طلاق معانی کے پاس پایتے اور سکھ پر جزیرے واقع ہونا ضروری
 خواہ وہ عظمت کے بہت ہیست ناک ہو یا نزاکت کے بہت ہیست خیال کا وہم رخ کے بدستور کے خیال کے حیوان
 رب کے مہدبات آسمان کے شہاے ان سکول کے شاعر کے متروک بہرہ دنیا پائے کہ ضرورت کیونست کسی خبر کا خیال
 نہ ہے اور ہر ایک خیال اور کلام سو مشہور عالم ہو چکے ہیں سال سال زیادہ ہو گا وہی غالب ہے گا وہ اسی
 طبع میں مادر بیگا آدمی خواہ مخواہ خون ہو جائے گا اور وہ اس طرح نصیحت کر جائیگا کہ حریف دیکھنے کے دیکھنے
 رہ جائے گا فرد کو دیکھنا شاعر کا کام نہیں ہے اور کچھ نظر پیشہ نوع برداقی ہے وہ بڑے بڑے سانچوں پر غور
 کرتا ہے انشا کی عالم میں دیکھتا ہے کچھ پوچھوں کی چیمان گئے کو نہیں شہنا شاعر کے مختلف سالیوں کو
 نہیں دیکھتا جسے عالم طبعیات کی تصویر کشی ہے تو فقط اولیٰ حال و خطر پر نظر رکھتا ہے جن پر وہ عالم
 نظر جاتی ہے اور بکا اندر نور ہوتا ہے کیونکہ اوکی نغمہ کو یہہ کہ نغمہ طبع کی ایک نفس ولالت یہہ ناک
 اصل صورت کو سامنے کھڑا کر دے اسکو اولیٰ ہر ایک اعتبار سے مطلب میں جنہر معنیوں کے خیال کیا ہوا ہوتی

لکھا ہو گا یہی شاعر ہو بین آدمی کسی اسکوزمیت کے مختلف طریقے ہی معلوم ہونے چاہئیں ہند کی
 ضرورت سے لازم ہوا کہ وہ ہر حالت کے رخ و راحت کا اندازہ کرے حرکاتِ مصل کو اون حرکتوں کی مختلف حالت
 اور مختلف صورتوں میں دیکھے اور فعلی کی شوخی سے لگا کر میری کی یا یوسی تک اون تبدیلیوں کا سراغ لگائے
 جو کہ آج ہوا اور متور ملک کے سبب نفسِ ناقصہ میں واقع ہوتی ہیں اپنے زمانے اور اپنے ملک کے
 نوعِ جوڑے اور خن مال کو اور خاص صورت میں دیکھے جہاں انھن کی طرح کی تبدیلی نہیں ملتی اپنے
 وقت کی رائے یا قانون کا لحاظ کرے اور ان حقائق اعلیٰ کی طرف پہلے کی حالت میں کہہ ہی وہ نہیں
 ہو سکتا اگر شہرت میں دیر جو تو کہہ مضائقہ نہیں اور کو اپنے وقت کی تعریف صحیح بھی جانتے اور وہ بنا
 انصاف اور پھر چوڑے جو قدرت کے نظام سے اس زمانہ کے بدائق کے تحریر ایسی ہو کہ گو باوہ راز کا
 منہ جرم اور انسان کا واضح قانون ہے جب شعر کہنے بیٹے تو یہ خوب سمجھے کہ جو لوگ مختلف ہستوئیں آئندہ
 پیدا ہونگے بن آگے احوال اور طرز خیال پر اس طرح کا عالم ہوں کہ زمان و مکان سیکر اور کہہ انہیں کر سکتا
 یہی وزی کسی کس اور باقی ہے شاعر کو بہت سی زبانیں اور بہت علم ہی جانتے چاہئیں اور کی مارت مضمون
 رتبہ کی ہوا اس لیے ضرور ہوا کہ وہ سن کی کثرت سے کلام کے ہر قسم کی راکت اور ہر طرح کے ربط و ضبط کو اپنے
 اختیار میں کر لے اسے جو پروردگار کو کہو کہ نظم کی رسیں میں سزل قصیدہ نسبت قطعہ رباعی فرد
 شتوی ترجیع بند سمسط سنسرا و غزل میں حسن و عشق اور ہجو و مل کا بیاں ہوتا ہے اور نعرین
 و دونوں مصرعہ کا قافیہ برابر ہو گا اور آخر میں کہی شاعر اپنا مخلص لاتا ہے کہی ہیں لاتا اور کہی مطلع میں
 ہی مخلص آجاتا ہے غزل کے اشعار پنج سے سترہ تک پہنچتے ہیں اور انتہا کمپیس نعرین مگر سارے چالیس نعرے
 ہی زیادہ کہے ہیں لیکن غزل کے شعر اکثر طواف پہنچتے ہیں قصیدہ ۵۰ سے کہتے ہیں حسین حمد و ثناء بالعرف
 اور خدمت بالکمال وغیرہ کہتے ہیں اور یہ قصیدہ غزل کے مانند ہے مگر صرف اس قدر فرق ہے کہ غزل
 میں ذکرِ مضمون کی خصوصیت، قصیدہ کے شعر مذہب یا محبت یا کسوتیں یا کسوتوں تک پہنچتے ہیں اور قصیدہ میں
 چند مطلع مختلف مقامات پر ہی آتا کرتے ہیں قصیدہ و نظم ہوتا ہے قصیدہ اور محدود قصیدہ اور کو کہتے ہیں
 کہ شرب و کباب اور نسی و محبت یا ر اور منم پرستی و موسم بہار اور ابر و باران اور باغ و دشت و کوہ سار
 وغیرہ کا ذکر بیان کر کے بعد اسکے توفیق کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اسی کو گزیر شاعرانہ کہتے ہیں اور جس
 قصیدہ میں یہ باتیں ہوں اور اول ہی سے تعریف شروع ہو جائے اور کو محدود کہتے ہیں شہید و مہر
 حسین ہے عہد شباب اور ایام جوانی کے زور و شور کی ترغیب اور جوش و خروش کی ادنیٰ بیان کر دین
 قطعہ عبارت ہے ایک وزن اور ایک قافیہ کی دو یا زیادہ بیتوں اور میں مطلع ہو یا نہ ہو مگر مضمون

نام ایات کا باہم شفق ہو قطعہ کے استار کم سے کم دو اور زیادہ ایک سو تر تک ہو جن رباعی قطعہ
 چار مصرع شفق الوزن والفقانی ہو کرتے ہیں مصرع سوم میں اگر قافیہ ہو تو بہتر ہے اور نہ ہو تو کوئی مفاد نہیں
 اور رباعی میں نور جاف واقع ہونے میں رباعی ثبوت کا نام ہے اس تغیرات چوبیس وزن مختلف ہیں
 میں اویس باؤ وزن اربع اور بارہ اقصی کہلانے میں مگر خلاصہ یہ کہ اگر رباعی اس وزن پر ہو
 وزن لا حول ولا قوۃ الا باللہ مگر رباعی کا مصرع چہارم مضمون مصرعوں کے چرب اور عود ہونا ہے
 فرد ایک شعر کو کہتے ہیں خواہ مفتی ہو یا غیر مفتی اور اس کا مضمون ہی غزل اور قصیدہ مضمون
 علویہ ہو مضمونی اسے کہتے ہیں جس کے ایات شفق الوزن ہوں اور ہر بیت کے دونوں مصرع باہم
 مفتی ترجیح بند وہ ہے کہ چند اشعار شفق الوزن والفقانی قصیدہ وغزل کے طور پر ہوں بعد اس کے
 ایک شعر اویس وزن پر کہ جو مختلف قافیہ رکھتا ہو لائق اور وہ مطلع کی طرز پر ہو اور اس کو بند کہتے ہیں
 اس طرح کئی بند ہوں اور ہر بند کے آگے وہی شعر آتا جیسے نوادہ کو بیچ بند کہیں اور جو بند ہر بند
 یا شعر مختلف القافیہ ہو اور اس کو ترکیب بند کہتے ہیں بند کے ساتھ جس شعر کو گروہ دیتے ہیں وہ مطلع ہوتا ہے
 اس کے آگے پہرہ و سر قافیہ کا مطلع کہل کر اس میں شعر و نگو غزل کے طور پر مثال کرتے ہیں اور ترکیب بند
 یا بیچ بند نہیں ہر ایک اشعار مساوی ہونے چاہے وہ سات ہوں یا نو یا گیارہ یا چند مناسب
 نظر آئیں مستط اسے کہتے ہیں کہ پہلے ایک بند کئی مصرعہ کا ایک وزن اور ایک قافیہ پر لگایا جائے
 پہرہ میں ہر بند کا قافیہ جدا ہو مگر آخری مصرع اویس قافیہ پر آتا جیسے اور یاد رکھو کہ یہ بند نہیں ہے
 کم اور اس مصرعہ زیادہ نہیں ہوتا اسلئے اس کی آٹھ نہیں وزن رباعی میں اول مثلث یعنی تین مصرع کا بند
 خواہ وہ تینوں مصرع اپنی تصنیف سے ہوں یا دوسرے مصنف کے شعر پر ایک مصرعہ چنان کر میں علی
 ہذا القیاس بند کے چار مصرع ہوں تو بیچ اور پانچ ہوں تو خمس گرنی زمانہ خمس زیادہ مروج ہے اور
 چھ مصرع ہوں تو سدس مگر اس کی دو نہیں ہیں اول یہ کہ پانچ مصرعہ ایک طرح ہوں اور چھ مصرعہ
 بند اول کے قافیہ پر ہو دوسری قسم یہ کہ چار مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں اور اس کے آٹھ بطور ترکیب
 اویس وزن کا ایک مطلع کہ جدا گانہ قافیہ رکھتا ہو جیسے اکثر دس وخت اور مرتبہ میں مروج ہے اور کئی بار
 چار مصرعہ کے بعد ہی ایک مطلع ہر گز لانے میں اس کو گروہ بند کہتے ہیں اور سات مصرعہ ہوں تو سبع
 اور آٹھ ہوں تو ثمن اور نو ہوں تو شش اور دس ہوں تو عشر کہتے ہیں پھر ایک قسم کی مثال
 بنجی سبھا دی ہوا اسکے ارشاد کیا کہ مستر اسے کہتے ہیں کہ ایک مصرع کے بعد خواہ ایک شعر کے
 ایک چوڑا سا فقرہ جو کسی ارکان شاعری کے وزن پر ہو اور اس مصرعہ یا شعر سے ربط ہی کہا تا ہوا

کرتے ہیں ہر عدد کے ساتھ فقرہ مسترد ایک ہو کر فقہ سے سب جائز اور مثال میں لو کہ جہاں سے کہہ کر ہوتا ہے

مولف

محل میں ہیں دیکھ کے وہ دوسرے عالم کہتا ہے خدا کے لیے جس آب اسیدم

کہہ جائیں تو اجابا

ناچار ملے جائے میں غیرت سے مگر آہ او سوخت کا کیا حال نظام ابنا کہیں ہم

مرحبا بن نواجہا

اور جو مسترد ہر مصرع کے بعد آتا ہے وہ سہو و سہو و ہے محض نثر ہے کہ اقسام شعر میں سے ایک قسم ناچگونگی

تاریخ اور سے کہتے ہیں کہ ایک لفظ یا فقرہ خواہ مقررہ یا شعر یا نحو پر کیا جائے کسی وفات یا تولد یا تصنیف

کتاب یا ازانی کی فتح کا سند سال یا یاد خدا کے طوس یا کسی اور اوقات وغیرہ کا زمانہ سمجھا گیا کی کہیں میں

تاریخ صوری اور تاریخ معنوی متقدمین کا قاعدہ تھا کہ شعر یا عبارت میں سنہ بیان کر دیتے تھے

جیسے سعدی کہتے ہیں شعر از سنہ صد و ہون بود بخار و پنج کہ بر در زندان مامہ بردار گنج ۶۵۵ھ

یہ قسم متوری ہے اور معنوی وہ کہ کسی ہمسرہ یا فقرہ میں حروف تہجی کے اعداد جمع کر کے اوزان یا تاریخ پیدا ہو

اب اعداد حروف کا قاعدہ یاد کرنا چاہیے جیسے نملہ اٹھائیس حروف اعداد میں سے ان دس حروف کے عدد

ایک تیس ایک تفریق میں آجید ہو کر خطی اسکو آغا کہتے ہیں فیصل کی سپہ الف کا ایک ہٹے کے دو تہج کے

میں دال کے چار تہج کے پنج دال کے چہ دال کے سات تہج کے آٹھ دال کے نو تہج کے دس

بہر گیارہوں حروف سے آٹھ حروف نمک میں دس عدد بڑا کر دسے پر شمار ہوتا ہے یعنی کل میں حصص اسکو

مثلاً کہتے ہیں فیصل کی سپہ کاف کے میں لام کے تیس تیم کے چالیس لون کے پچاس سین کے ساٹھ

سین کے ستر کے اسی صد کے نوے پندرہ سو میں حرف کے سو عدد دہمیر اگر نو حروف پر سو عدد زیادہ کر کے

بڑا نمک دہر بڑا ہے یعنی قرشت شمس قطع اسکو سنات کہتے ہیں فیصل کی سپہ فاق کے سو تہج کے

دو سو تین کے تین سو تہج کے چار سو تہج کے پانچ سو تہج کے چہ سو دال کے سات سو دال کے آٹھ سو

خوے کے نو سو تین کے ہزار یہ سب اٹھائیس حروف ہوں اگر چہ حرف شد کو دو بار پڑتے ہیں مگر ایک

حرف کا عدد شمار میں آتا ہے اسطرح الف محدود کا عدد بھی ایک ہے اور ہمزہ کا عدد نہیں لیا جاتا کہ ابجد سے

غائب ہے مگر بعض نے ہمزہ کلتوبی کو الف اور پتہ ج ٹٹک کو بت ج زک اور ث و ز کو ت و ز کے

حساب میں رکھا ہے اور جو حروف ہائے ہوز سے مخلوط ہیں جیسے جھہ جھہ جھہ جھہ وغیرہ میں کہ

عدد جو تاریخ مقرر میں مثال کتے جائیں گے جب تک یہ قاعدہ معلوم کر کے قیاب تاریخ کا سمجھنا اور کہنا بہت

در کاریں اس کے آویس چہ سو او تالیس ہونے اسکے عدد کیا خوب کے لفظ میں موجود ہیں
جب اس کو دو بار کہیں گے تاریخ حاصل ہے پھر حوالہ اجمال کے ساتھ ہو جیسے یہ شعر

تاریخ

جو سہ ماہ سے آگے قدر مگر تو پیدا ہونہ تاریخ کیا خوش

یہ فصل کے ساتھ ہو جیسے شعر کہا اگر دوں سے مجھ سال تاریخ دسویں عیب کیا خوب کیا خوب
اور کہیں اس سے زیادہ تکرار ہی واقع ہوتی ہے جیسے کسی محل کی عیسوی تاریخ میں دیکھو

مؤلف

یہ نظم ہے جو تاریخ عیسوی

یعنی گاہ کے عدد چہ سو اکیس ہیں اس کو سہ چند کرنے سے اہلارہ توڑ سہ سہ ہو جاتے ہیں
اور ایک درہ ازہ عالیشان کی تاریخ بارہ سو اسی عیسوی میں اس طرح واقع سے

مؤلف

در دولت جو قصہ عالی کا

سے یہ لارم کہ ہوں پتہ تاریخ

یعنی باب کے عدد دیکھیں اس کو دو خند کیا دس سو دس دویں میں دویں چاہیں چاہیں دویں
اسی دویں ایک سو اٹھ ایک سو اٹھ دویں میں سو میں تین سو میں دویں چہ سو چاہیں چہ سو چاہیں دویں
بارہ سو اسی سو ہیں اور جہنم چہ ہی اعداد یاری میں پنج امام حسن ناسخ کہہ سوتی عیب نہایت میں ایک تاریخ
کسی ہے اور سہ خوبی سے مدبر مظلوم کی نکل پیدا کر کے نفس مراد کو کر مئی بیان بر شہا پاسے

تاریخ طبری

افشادہ حکیم از بیات

از حاتم حکیم ہشت بر گیر

حاصل عقل کے آئینہ عدویں اس کے آویس چہ یار اس کے آویس دو اور دو کا آویس ایک مائی رہتا ہے جس
تاریخی اعداد کی بہ صورت ہوتی سنہ ۱۱۴۱ ہجری اور یہ مینت مجموعی بارہ سو اکیس سو اکیس
کسی تاریخ کا بہ معمول کہ ہاوتانے جب ستارہ نفع کیا او سو فحش ہو کر نکلا بھی بجایا اور عقد اہل
ایم عظم شمار کرنے لگا جیکہ ایہام کو خضر کی بیچے لایا تو چار اونچوں چار اٹھ پیدا ہوتے ہیں فتح ستارہ کی
تاریخ ہے یعنی گیارہ سو گیارہ ہجری حکمی بہ صورت ہوتی سنہ ۱۱۴۱ عقد اہل اونچوں پر شمار کیا نام

عقائد اہل اسلام میں بہت فرقہ سنوٹ اسلے ویلے سے ہزاروں لاکھوں کی مٹی میں لیتے ہیں اور
 ایک کپڑے پر اگر علامت مقرر ہوئی میں پانچوں اور تینوں کے بیہ نام میں مختصر ہر قسم کی کتاب
 ابام عرشد اکثر انکار اور نفرت ایسے ہوتے ہیں کہ جبکہ ہر صبح میں سے باہر مقرر ہیں پانچ ہر ایک کو
 اور سے قطعات اور فساد و عبرت ایسے ہیں کہ جنگا ہر مصرعہ تاریخی ہے اور دود و مصرع کے حروف
 سقوط اور غیر سقوط سے اور ایک مصرع کے سقوط دوسرے کے غیر سقوط اور ایک مصرع کے غیر سقوط
 دوسرے کے سقوط طاب سے ہیں وہی مادہ پانچ جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی کبچہ ڈبر و تہہ میں ہو ڈا
 یعنی ہر حرف کے فطری عدد دینے میں ملائش کہ اس کے ساتھ عدد میں اسکو اسطر جہر کیسے کہ سین
 اور ایک سو میں عدد دینے میں اس حرف اول کا نام بڑے ہے اور اسی حروف کا نام بیہ پانچہ میں میں سے
 اور میں بیہ اور کبھی پانچ کہے میں ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مادہ پانچ عدد پانچہ آتا ہے مگر ایک دور
 بجاتے ہیں بار بار ہوتے ہیں اس اگر دو چار کم میں تو اس عدد کو ایک حرف خوبصورتی کے
 اڑانے میں جسے دو واسطے خوشی کے منع پر سر نہادت اور چار کے لئے خم کے محل پر سرور و
 اور اسکو ناہنگوئی کی اصطلاح میں تعمیم کہتے ہیں اور عدد زیادہ ہوتے ہیں تو اسکو پورے اور اسکو فاج
 اور اسکا نام تخریج کہتے ہیں جس میں سور یا تہہ مد مطلوب ہیں اور اذہ و تین جو تہہ ہوتا ہے اس میں اسکو خوش
 کالابہ پھر گفت پانچ ناہ کہنے + سرورک برابر مدیسے + اور یہی قاعدہ زیادہ اعداد و تخریج
 تعمیم پر ہی جاری ہو سکتا ہے غرضکہ اس طرح روزگار نے نمود گا اور ہر قسم کی مصنف لفظی و معنی
 موزن قاعدہ و بحر و زعمان کا نخل جان نہادہ و زور و کولیم فرودیا اس میں چہہ ہینے کا مدہ منتفی ہو گا
 اور در اس علم میں تصویر سخن رس و وفون کو با حسنہ واکرام و ربارش صحی میں لے گا

امتحان سوم

تولف ۷۷۷۷۷ ۷۷۷۷۷ ۷۷۷۷۷

کبھی تو جسیر کرم کا ہو سا قیام
 و کہا میں متنبس اپنی اگر عجیب و غریب
 کہا ہے ہے جو دعویٰ اگر کسی کو کہیں
 ہماری بات میں تنگ ہو تو امتحان ہو



جس نہادہ عالیو قہ اور معلم کتابت روزگار واصل و ربار ہوتے بادشاہ نے نود سلام ملک
 رسم تعلیم مراتب شہانہ فیصلت آثار اور اگر کے نہادہ ناعاد سے حسب عادت مسعودہ ارشاد فرمایا

کہ اسے حرہ ہر وہ اس وقت میں کس علم سے حق برہت حاصل کی تہذوۃ دانشوۃ جواب دہ کہ اس
 کمترین نے علم معانی اور علم بیان اور علم بیع اور علم عرفین اور علم قوائی وغیرہ سے جو کما کافی پایا اور بعض
 دانی اور ہنر یا معانی اور بیان اور بیع میں مقدرین عربی و فارسی ہجما و کرمات و کرمات و کرمات و کرمات
 نسبتہ شمار کیا ہے اس کے کما حقہ میں مقدرین عربی و فارسی ہجما و کرمات و کرمات و کرمات و کرمات
 بیان کرنا ہی مناسب ہے تہذوۃ نے عربی کی کہ مقدرین عربی و فارسی ہجما و کرمات و کرمات و کرمات
 کمترین میں چنانچہ صنعت تصاویر و لغت ایک دوسرے کی ضدین لایا جسے راستی کیلئے لکھی اور
 لکھی کے لئے جتنی و غیرہ صنعت مراعات الطبیعیہ یعنی ایسے الفاظ کے جن میں سوائے لغت کے کوئی اور
 نسبت جو جیسے فلک اور کائنات مادہ اور آفتاب وغیرہ صنعت ایہام یعنی وہم میں ڈالنا جیسے سوچنا
 بلکہ کہ سوچنا لفظ ذکر کی طرف ایہام رکھتا ہے صحیفہ یعنی تفسیر نقاط و دوسرے الفاظ بنا لیا جسے جو کما
 اور جو کما میں ترنزل یعنی تبدیل حرکات سے لفظ کے معنی ملت ماقبل جیسے تطلب تطلب اول طلب
 مراکے معنی میں اور دوسرے تطلب طلبہ کتب یعنی کما صنف ہے لفظ و نشر وہ ہے کہ اول جذبہ خیر و نوا تر
 ذکر کرین پھر خیر کیلئے لایا ایک ایک لفظ کہ جو اول جذبہ خیر و نوا مطابق ہو یاں کرین اور یہ
 دو قسم ہے مرتب اور غیر مرتب لفظ و نشر مرتب کی مثال فقرہ سرور گل نیر سے فدو مارے کے خوبین
 قری و لیل کیلئے لکھے گئے ہیں لفظ و نشر غیر مرتب کی مثال اس شعر سے واضح ہے

شعر

دین بزم میں الف زلف لایم

سے سورۃ الف لایم اسکا نام

معرفت اول سے ترتیب دار بہ حرف پیدا ہوئے ہیں کہ سورۃ الف لایم کے ترتیب کا لفظ لایا اور اول
 سبکو مختلف صورت جمع کر کے اَلَمْ بنا لیا صنعت حسن التعلیل یعنی کسی امر کی علت بطور پسندیدہ
 ثابت کرنی کہ جو در حقیقت اس طور پر نہیں ہے اس مثال میں فقرہ برکت کتاب میں خیم یا کا سودا
 شکل کا باعث ہے تحمل الصدق یعنی وہ کلام جو دو مختلف معنی پر دلالت کرے جیسے تیری نجات میں
 احسن دانا ہو یا تجاہل المعارف یعنی کسی چیزت و بقوہ دانستہ بخیر کا اظہار کرنا جیسے فقرہ
 بہ زلف مشوق ہے با تمام عریبان یا شیخ جمال کا وہواں یا رسیا و آفتاب کے فعل تلبیہ العجب
 یعنی کسی کلام میں جرئت ظاہر کرنی جیسے فقرہ سرور میں ایک ہی میں آگ کرنا شائبہ کہ نسبت زمین
 دوستان سودا رہن کیلئے یعنی وہ کلام جو کسی قصہ معارف اور مخنون مشہور پر مشتمل ہو جیسے فقرہ
 عشق نے کہیں آتش کو گلزار بنایا ہے اور کبھی کود کو برنگ کاہ جلایا جیسے شعر ہے قصہ ابرہیم اور قصہ

عالی مقام آب کا قطع کلام ہوتا ہے صاف فرما کر اسوقت ایک شعر مجھے یاد آیا آپ اسکا معنی بیان فرمائیے

پر سبب و بر غفلت و بر تردلف

ز روئے باز خواہم مندر شرفی

خود پرورد کہا کہ حضرت یدہ تو در اسی بات ہے کہ جبکو برخص بادی النظر میں سمجھ سکتا ہے مینی اسکا معنی یہ ہے کہ عاشق نار و رخسار پاک بوسہ کا طلب گار ہے اور کہا کہ یہ تو میں ہی جانتا ہوں مگر ان لفظوں میں بوسہ کہاں موجود ہے اور مقدر یا مخدوف بھی نہیں ہو سکتا شہزادہ کہا داد بھال اللہ و

اول میں نے کہ بیان کر چکا ہے یعنی مندر شرفی کو غری تصور کرنا چاہیے اسوقت کہ وہ طبع کا مقام اور یہ غروب کا یہ غری کی تعریف عولی ہے کہ تبدیلی نقاط سے لفظ بدل گیا اور غری کو مطلوب بعض کیا تو سچ ہوا اور یہ ایک فصل کا نام ہے جبکو بہار کہتے ہیں اور بہار مراد ہے سچ کی بہار کو تعریف کیا تو نہاد ہوا بہت روز کہ جبکو قوم ہی کہتے ہیں اور قوم نہاد کا مراد ہے حساب قوم مطلوب گل کہا تو موٹے ہوا اور موٹے بال کو کہتے ہیں کہ جلی عولی شروع ہے اور بہت خوش اوس شوکی ہے کہ جبکو بیت کہتے ہیں اور بیت مراد ہے شروع ہے اور گہر کو بھی بیت کہتے ہیں جلی عولی دار بیت اور دار مراد ہے میں دلدار کا مطلوب گل مراد ہے یعنی آبی اور دار کو قاعدہ تعریف سے لفظ نہاد کے زاد بنایا زاد تو شے کو کہتے ہیں کہ اسکا مراد ہے اور نو شہنشاہ حلی یعنی تعریف سے بوسہ ہو جاتا پس یہی جواب ہے سائل کے سوال کا جب شہزادہ نے اسقدر تصریح بیان کی سبکو جوت طبع اور سالی و بن برین واقف ہوا اور بال اتفاق آوازہ تحسین و آفرین بلند کیا شہزادہ نے کہا صاف جو خاموش ابھی اور گفتگو مانی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بھی درجہ اتم تمام کو پہنچا دو خود پرورد کہا کہ اب میں تقریر مختصر کرنا ہوں صنعت مسقوط وہ ہے کہ سب حروف مجھ ہوں غیر منقوط وہ ہے کہ سب حروف ہر یک ہوں ر قیطا وہ ہے کہ ایک حرف منقوط اور ایک غیر منقوط جو خیرا وہ ہے کہ ایک کلمہ سچ اور ایک بہلہ ہو قطع وہ ہے کہ سب حرف جدا جدا کہے جائیں موصول وہ ہے کہ سب حرف مگر تحریر میں آئیں و اسع و تقنین وہ ہے کہ جسکے پڑنے میں لبس نہ ہو و اصل و تقنین وہ ہے کہ جسکے ہر کلمہ میں لبس نہ ہو جان تحت النقاط وہ ہے جس میں حرفوں کے نقطے نیچے ہوں فوق النقاط وہ ہے جس میں حروف کے سب نقطے اوپر ہوں صنعت توحج وہ کلام نظم ہے کہ جس میں ہر مصرع کا حرف اول جمع کیا جاتے تو اوس سے نون سہ با عبارت یا نام پیدا ہو جسے میں دو سہ دن کے سہ حروف کو ایک جگہ باہم جمع کرنے سے لفظ نظر اسم ظاہر و اسکا ہوتا ہے

آج نوید کی دو کتب
جامع الحروف و معنی حضرت ابوالحسن علیہ السلام
دوسرے کہ دیباچہ کتاب باطنی است
ایمان کیا جاتے گا یا نہیں
مالی ہو بہو معرکہ اولیٰ
منہ بن علی بن ابی طالب
منہ بن علی بن ابی طالب
منہ بن علی بن ابی طالب

چونکہ سار آدم ارتقار آری
منہ بن علی بن ابی طالب
چونکہ سار آدم ارتقار آری
منہ بن علی بن ابی طالب

چونکہ سار آدم ارتقار آری
منہ بن علی بن ابی طالب
چونکہ سار آدم ارتقار آری
منہ بن علی بن ابی طالب

ایمان کیا جاتے گا یا نہیں
مالی ہو بہو معرکہ اولیٰ
منہ بن علی بن ابی طالب
منہ بن علی بن ابی طالب

ایمان کیا جاتے گا یا نہیں
مالی ہو بہو معرکہ اولیٰ
منہ بن علی بن ابی طالب
منہ بن علی بن ابی طالب

فعلات فعلات جیسے فرو و فرجاسانی میخانه ماہ کام بخش لبستانہ ماہ سوم بوجیف مسدس یعنی
 واعلاتن معالین فعلات جیسے فرو و فرجاسانی میخانه ماہ سوم بوجیف مسدس یعنی
 جہاں کمریج مطوی موقوف یعنی متعلقین فاعلات جیسے فرو و فرجاسانی میخانه ماہ سوم بوجیف مسدس یعنی
 ناکند و موقوفی حسن آفتاب و استے میں ایک شخص نے سوال کیا کہ اسے ہنزادہ ہایون فال آپ نے
 جو معالین اور فاعلاتن اور متعلقین وغیرہ الفاظ بیان کئے اسے کیا مطلب ہے فرور و فرجاسانی میخانه ماہ سوم بوجیف مسدس یعنی
 متعلق ہے جس کے دیے سے اشکار کچھ دن کا وزن معلوم ہوتا ہے اور شعروہ کلام موزون ہے جو کلام سے نقشہ
 صادر ہونے میں نے اس کے واسطے اس کے بکر بفر کئے ہیں اور متاخرین اور سے ملاوہ کیا و بکر
 نکالے ہیں چنانچہ نوزوہ بکر کا نام اس قطعہ میں موجود ہے قطعہ اسامی بکر

رحمہ خفیف و دل مسرہ و گر محبت
 شاکل و متغارب سرخ و مقفہ است

بکر طویل کا وزن معالین جار بار بکر مدید فاعلاتن جار بار بکر کسٹ متعلقین
 فاعلاتن جار بار بکر وافر معالین آئہ جار بکر کمال متعلقین آئہ جار بکر شرح متعلقین آئہ جار
 بکر رجز متعلقین آئہ جار بکر دل فاعلاتن آئہ جار بکر رجز متعلقین متعلقین معولات دو بار بکر
 ہنسیج متعلقین معولات جار بار بکر خفیف فاعلاتن متعلقین فاعلاتن دو بار بکر مضارع معالین
 فاعلاتن جار بار بکر مقضوب معولات متعلقین جار بار بکر محبت متعلقین فاعلاتن جار بار
 بکر متغارب فاعلاتن آئہ جار متغارب فاعلاتن آئہ جار بکر وین متعلقین فاعلاتن جار بار
 فاعلاتن متعلقین دو بار بکر شاکل فاعلاتن معالین جار بار بکر کمال فاعلاتن جار بار بکر کمال فاعلاتن جار بار بکر کمال

موقوف

مرفیق و محقق و کسر
 سلیم و جمیم و اسم اسے بکار

بکر طویل کا وزن معالین فاعلاتن جار بار بکر محقق فاعلاتن جار بار بکر محقق فاعلاتن جار بار بکر محقق فاعلاتن جار بار بکر محقق
 فاعلاتن دو بار بکر کسر معولات معولات متعلقین دو بار بکر مدید متعلقین فاعلاتن دو بار بکر فلیب
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن جار بار بکر جمید معولات متعلقین معولات دو بار بکر احم فاعلاتن فاعلاتن
 فاعلاتن دو بار بکر سلیم متعلقین معولات معولات دو بار بکر صغیر متعلقین فاعلاتن متعلقین دو بار
 بکر جمیم فاعلاتن متعلقین دو بار اور جبکہ کہ شو کے وزن میں ارکان بحسب کے مطابق رہتے ہیں

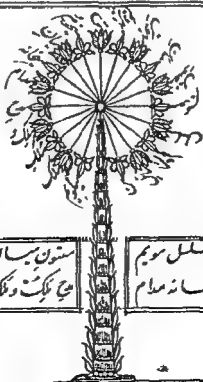
نوجو سالم کہلاتا ہے اور جو این کچھ غیر تبدیل اور کمی بیشی وغیرہ واقع ہو جا تو او کا نام عافیات کہلاتا ہے
 ورنہ نہ ہر اہل موزون طبیعت نے عروس و قواری وغیرہ کا بہ نہایت شرج و ضبط ارشاد کیا ہے مطلب یہی کہ عافیات
 متوجہ ہو کر فعل معجم کے حصوں میں گواہی کرے گا کہ خاکسار جن منتحوی حقیقت عرض کر چکا ہے اور ان کے علاوہ
 اور بہت سی منتحین میں جا بجا صنعت مد و رینے ایک دائرہ بنا کر اوس کو چند قانون پر
 تقسیم کر کے ہر خانہ میں ایک رکن تحریر کرنے میں بھرا و سکوں جس خانہ سے شروع کریں پورا شوہر باقی



اسی طرح صنعت مربع ہے کہ عدد میں و طول میں وہی ایک قطعہ برابر ہر ایک قطعہ

۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶

اسی طرح صنعت منبر و بسورت ہے کہ ہر کر بڑے ہیں جسے بڑائی تر باقی



ستون بیان مہو من محمد ویم
 حیات ملک و ملک ملک ملک

من مابل محمد ویم سلسل سویم
 می سوزم ویمال بچانہ مدام

اور جابہالی پیدا رہی جو خود ہی نے سون کی اس میں صنعت اول گفتیں میں موجود ہے اور ان سب
صنعتوں کے زیادہ شکل صنعت معنائے عقل مجسم نے دیا یا کہ اسکو سب سے زیادہ شکل کس نظر سے قرار دیا
خود پیر کے کہا کہ یہ فنِ دین ہے اور اسکی مطلقیت میں ہی جدا گاہ مگر حضور نے استفسار کیا ہے اسلئے کہ ان
کرامتوں حضرت سلامت اس فن میں لفظ کا جزو تین صورت سے ماہر ہو گا اول با واسطہ یا آخر
اگر ابتدا کلمہ میں واقع ہو تو اسکی تفسیر لفظ مطلق اور نامک اور سر اولیٰ اور اولیٰ اور نواح اور اسر
اور گاہ اور رخ اور بہند اور فرق وغیرہ کرنے میں اور واسطہ کلمہ میں ہو تو لفظ طلب اور درون
اور دلی اور معرا اور کر اور بیان اور واسطہ اور کر اور موضع اور مقام وغیرہ کہتے ہیں اور انتہائے کلمہ میں
ہو تو لفظ ہائے اور قدم اور امن اور بیان اور انجام اور انتہا اور آخر اور دل اور غایت اور تمام وغیرہ
کہتے ہیں اور غور و سلج اور آوج و حصص اور فراز و نشیب اور دوست و عاصہ اور بالا و زبر اور صاف
و دھند اور شاخ و بچ اور حبیب و امن اور اسطرح کے فطرتی معنائیں حرفِ اولِ آخر مراد ہوتی ہے اور اگر
لفظ بابت اولیٰ اور سو اور طرف اور گوشہ اور کنار اور پہلو واقع ہو تو اس سے حرفِ اول اور کبھی
حرفِ آخر یعنی میں اور نفس اور مختصر اور کوتاہ اور آخر حرفِ آخر کے نقصان پر دلالت کرتا ہے اور جو حرف
اور بھی اور غائی ماہین الظرف کے نقصان پر مراد سر و اور ظل اور غیر و محل اور خدنگ اور ناوک اور بر
اور غار اور قدم و بالا حرفِ الف سے گناہ ہے اور آمدہ اور دندان اور شہت پہنگ حرفِ پیم گناہ ہے
اور بارہ اور بلال حرفِ نون اور حجم اور آل سے گناہ ہے اور نصف حرفِ لام سے گناہ ہے اور فال
اور ستارہ اور قطرہ اور گروہ اور گوہر اور ذرہ و نقطہ گناہ ہے اور کبھی حرفِ یون کے طرف پر کر کے حرف
اول کو فنا اور دوم کو معین اور سوم کو لام کہتے ہیں اور کبھی کوئی لغت بیان کر کے فارسی میں اس کے
معنی مراد کہتے ہیں اور کبھی فارسی بیان کر کے عربی مطلب کہتے ہیں اور کبھی کوئی لفظ بیان کرنے سے
نثر کی مراد ہوتی ہے اور کبھی جو لفظ بیان کرتے ہیں اس سے وہی ارادہ ہوتا ہے اور کبھی وہ بیان کر کے
اس سے بحساب جمل کوئی حرف بتا دیتے ہیں اور کبھی جو بیوں کی اصطلاح سے کام لے کر بتا دیتے ہیں جو بہت بار
حرفِ آخر سے ارادہ ہوتا ہے جیسے قر سے مراد عطار سے وال اور زہرہ سے مراد اس سے ہیں
اور برج سے مراد شری سے ہے اور زحل سے مراد لیم اور کبھی ایام اسوع یعنی ہفتہ کے دنوں میں حرف
ایک کے اور حرف کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو اس کے شمار سے ہوتا ہے جو خانجہ الف ایک عدد کہتا ہے
اس سے کہتے ہیں اور بے کے و عدد میں اس سے دو شبہ اسطرح مجسم سے رہتے ہیں اور آل سے چار شبہ
اور سے سے پنج شبہ اور فار سے جمعہ اور ز سے سے ہفتہ مراد ہے کبھی سال کے لفظ سے میں گناہ

لیتے ہیں یہی تین تین اور کسی آہ کہتے ہیں اور تین مراد ہوتی ہے یہی لام و طے ہذا القیاس اور
دوسری اس بلج نوت کرنے میں جیسے اس ہوں علی کا لفظ مع حسد کات و سکات طاریہ

معنا باسم علی

جسم بکنا رلف جسک حال س

جسم کو عربی میں کہتے ہیں اور اسے حرف میں مراد ہے اور کہتے ہیں کو عربی میں مع کہتے ہیں اور
مع عربیوں کی اصطلاح جس کے کام ہے جس جسم کتا سے یہ بات ثابت ہوتی ہے میں مقبوع سے اور
رلف کو لام سے اسبہ پہنچتے ہیں اور حرف لام مراد ہے اور شکلی کو عربی میں کہتے ہیں اور کہتے
ہے عربی کی اصطلاح جس کے کام ہے جس رلف جسک سے لام کہتے مراد ہے اور مصرعہ ملی میں شکلیں ہاں
سے یہ بات عیاں ہے کہ لفظ سرائ کا اول اور حوال تمام قسم کے درمیان واقع ہوا اس واسطے حرف
اسطہ ملی ماتہ شمالی سے مدعا ہے اسلئے کہ دو حرف اسطہ اور دو حرف اسطہ مانی رہتے
اور شکلیں سکوں سے مدعا ہے سکوں عربیوں کی اصطلاح جس حرف کو کہتے ہیں جس میں لیں سرائ یا اسے
سکس حاصل ہوتی ہے و سکھ ال حروف کے لایسے لفظ علی مدعا اور لفظ رستہ کی سیدی سادہ سے یہ

معنا باسم محمد

حم جو سکوں نشت کے فطرہ رجعت

لفظ حم کو وقت سکوں کیا بھی اور ثاقب ہوا اور فطرہ کہ اعتبار سے یہ لفظ سے کیا ہے حرف ثاقب
لفظ سا فطرہ مانی رہا اور مصرعہ ملی میں لفظ رہتے سے جب ہوتے کا لفظ مدعا ہوگا تو یہ دیکھا
اوج کو مد سے مام لایا تو احم محمد پیدا ہوا اسے میں ایک عالم حاصل کہ حاضر دربار تھا کہنے لگا کہ میاں
نہراد سے صاحب بہت بات سہج ہے کہ خود موعا بیاں کہ اور خود او کی کیفیت بھی کہو لگا اس علم کا مال
حب معلوم ہو کہ کوئی دوسرا شخص تمنا بیان کرے اور ہم اسکو مل کر و نوالہ نہہار دین کی رسائی
ثبات ہو نہراد سے کہا کہ اگر کو کچھ یاد ہو تو اب ہی مراد ہے اسے کہا کہ ہم کسی سے کاستنا اوکل ماں
حال سے باں کرنے میں نہراد نے کہا کہ حضرت بہرے ارشاد کیجئے اسے کہا اے حسد و برد
سمتاً جسم ہاں بلج حروف سے مرکب ہے مگر ہم تمہارے میں ہاں یوں تو ہم جہنہ سکے سر پرست ہیں
مگر کسی کسی حب اس حرف ہاں اگر دیا جاتا ہے تو ہم ناہتہ میں ہی آجاتے ہیں حب سر پرست ہیں
تو ہکو فون ماصد سے کام رہتا ہے اور حب ناہتہ میں آنے میں تو فون سامہ سے سرو کار ہونا ہے
حب آخر حرف ہاں اگر دیا جاتا ہے تو ناواقفیکہ مولید لفظ قبول موجود ہوں ہمارا عدم و وجود برابر ہوا

حکم ہمارا آٹھ کسکو معلوم ہے جسے ماری بومانی پہلوی رومی بکس حرم لائن جس بنگلہ بنگلہ
 بند وصال اگر بری ال سب راول میں سلا نام ایک ہے صوبہ ملت لعل دل دینے میں جس میں سلم
 رہتے ہیں نوادی سلا اخبار میں رہتا اور جس میں سمور لنگ ہو جائے تو ہم لوگوں کے اخبار میں ہوتے ہیں اور
 دلائے کے ہمارا کال شہر کرنے میں کسی میں ہمارا مقام ہے جسے لوگ ہم میں رہتے ہیں اور ہم لوگوں پر
 رہتے ہیں نو سہ مائے ہم کوں ہیں ہندو سہادہ سہ ویرورے کہا کہ حساب حل معما
 آب ستارہ میں کیونچ حرف سے لعل ستارہ مرکب اور آب غبار میں ہی شمار میں اور دھرمی آب کا
 ملد ہے مگر صوبہ آج بھی ہر گزئی نہ سار گئے اور سب انہی میں آگئے حلقہاں پر رہتے ہوں تو
 قوت نامہ سے کام ہے اور جس سار سے ہو تو حقیقت میں قوت سامعہ سے سروکار رہتا ہے اور قوت
 مو لید فتنہ میں قبول نامہ موجود ہوں ابکار و عدم برابر ہے یا یہ کہ انکا حکم سمات سے متعلق ہے
 اور نامہ و عبور حاد آگے اور کوئی مکی روح ابکو کھانچے لئے دیکار ہے اور وہ تیار حیوانات میں داخل ہوگا
 یہ کہ با اسی مو لید فتنہ میں بول کے آب بکارت میں اور صورت تمہارے حکم کی حقیقت کیسے معلوم ہیں
 اور رہا سہا سہاد میں ایک ہی نام ہے اور جس میں رہتے ہو نوادی سلا اخبار میں کسی سب لوگ ستارہ کی
 کو دین کے حکم میں اور جس میں سمور لنگ ہو جائے تو ہم لوگوں کے اخبار میں ہوتے ہیں اور ہم لوگوں پر
 اخبار میں سوتے ہو اور کال ابھی سے سار کی کہوٹی مڑدی سارا اور کسی میں تمہارا مقام ہے یہی
 اور سر میں میں بومائے قریب ستارہ ایک شہر کا نام ہے اور جس لوگ رہتے ہیں اور ستارہ سوکر آب
 آدمیوں پر امیر ہیں یہی جواب ہے آب کے سوال کا اور عالم سے کہا سہادہ سے ناباں
 مر حاحو حوا دیار ویرورے گار تمہارے ہیں میں رکعت عبادت کرے اب دو سار سوال سہو
 معما نوہم میں گوشت ہے رحوں مگر بڑیاں کھرت ہمارے کوئی عصو سے گد ایک مانگ لیں
 ہم اوس مانگ سے کہتے ہیں جو سکتے ہیں تو ہم لوگوں کی کل میں ہوتے ہیں اور کسی جس ہمارا آواز
 با سیر طال میں ہوا ہے تو ہم لوگوں کے سر پر ہوتے ہیں کسی ہم آدمی کی شہی میں ہوتے ہیں اور
 کبھی آدمی ہماری شہی میں کسی ہم لوگوں کے سر پر ہوتے ہیں اور کبھی ہم سارے کی لکڑی
 خاتے ہیں ہمارے دوستوں کی دبا میں انہا میں سب ملکوں میں مانگے ہیں مگر موجود
 اس دوشی کے ہم سے خاک میں خاک رگڑوانے ہیں اور جہاں سارے سہر خاک تاساتے ہیں
 نہ تو ہمارے دروازہ ہے نہ کہہ کی لکس لوگ ہمیں نہ کہا کرتے ہیں اور کہہتے ہیں تو تلبیہ ہم
 کوں ہیں ہندو سہادہ سے کہا حساب حل معما آب جہری ہیں کہ آب میں رگوست ہے

نہ فوں مگر یہ بیان کثرت میں اور ایک ٹانگہ پڑی دھڑی اوس ٹانگہ سے آپ کھڑے نہیں ہو سکتے
 اور کون کی کس میں رہتے ہو اور آپ آفتاب جیسے اور آسمان کے پہنے بن خود اور سب جان
 میں سکے سر سر ہوتا ہے اور وقت ہم جی و ہوب اور آفتاب کے سب سے سر پہ ہوتا ہے اور آب
 آدمی کی شہی میں رہنے پر اور آدمی آپ کی شہی میں اور تمام عالم آپ کا دوست ہے اور ہر شخص
 تہذیب تک میں پر رگڑتا ہے اور میر گڑگی اور دوارے کے ٹکڑے کھوٹے اور خند کرتے ہیں
 اوس عالم سے کہا جس نے اللہ سے خوب مقول جواب دیا جسک ہی جواب تھا اسی آفتاب
 میں ایک آگ و نسیہ کہے گئے کہ اے شہزادہ عالم ہم جی ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اگر
 غافلہ اقدس برگران گھر سے حسد و بد روئے سے لایا کہ حضرت میں تو ہمیشہ اسی بات کا
 حوالہ دیتا ہوں کہ کوئی نئی بات معلوم ہو آپ ارشاد کریں جیسا کہ ملتے ناپس من آئے
 گدازش کیا بات ہے گا اوس سے کہا کہ پہلا فرمائیے معیت وہ کون جانوے کہ ہر چوں
 اور اوڑنے سکے اگر اوس کا باؤن کاٹ فالین تو رین و آسمان کا فرق ہو جائے اور جو
 بالکل سے سہ و باکروین تو ملک فارس میں روح و تجلیف کے وقت ظاہر ہو اور جو سہ
 کاٹ ڈالیں اور جاتے سہ کے باؤں لگا کر مغلوب کریں تو مہند میں وہی غم کی حالت
 پیدا کرے اور اگر جہنہ فارس میں لجا جائے تو کیا نیکی جبر خائے باؤن کاٹنے سے فارس میں
 بہت غم پڑے اور مہند میں اوس کے برعکس ایک مدت کے بعد بھی ایک دفعہ لاد کہا ہوا
 پھر دوبارہ نظر آئے + شہزادہ نے کہا کہ خواب من محل معیتا وہ آجی ہے کہ تہذیب میں اوس
 اوڑنے سکے کی طاقت ہیں اور باؤن کاٹنے سے یعنی منبر بائے عثمانی دور کرنے سے اہ
 باقی رہتا ہے جس ماہ سے ماہی تک رین و آسمان کا فرق ہے اور تہذیب پر دور کرنے سے
 یعنی مہم اور بے جدا ہو جے آہ - یگیا اہل فارس مقام غم میں آہ کہتے ہیں اور سرکاٹ کر
 باؤن لکڑے سے یعنی مہم دور کر کے اوس مقام پر بائے عثمانی قائم کرنے سے آہ ہوتا ہے
 اور آہ کو مغلوب کرنے سے آہ ہے جو مہند میں مقام غم پر یہ لفظ و روز زبان ہوتا ہے اور
 فارس میں آجی کہانے کی خبر ہے یعنی مجبلی اور پیر کاٹنے سے آہ رہتا ہے آہ و ہر بنی قہر
 کہتے ہیں وہ بہت نظر آتا ہے اور مہند میں ماہ کا مہیا ایک سال کے بعد ہوا کرتا ہے +
 جبکہ شہزادہ والا مقدار نے اس جواب سے ہی فرصت حاصل کی پہلے اصل مطلب کی طرف
 متوجہ ہوا اور شاہنشاہ غل مجسم کی خدمت میں عرض کی کہ خداوند ایک صنعت سدا ہا

صفت سقوط اور مغلوب ستوی سے ہی زیادہ تر شکل ہے اور کو صنعت اظہار مضمر کہتے ہیں وہ اس طرح بر ہے کہ ایک مصرعہ پانزدہ حرفی جس میں سب حروف بحر کر واقع ہوں موزوں کر کے پہر بار مصرعہ خواہ طبعی یا حوا میں نزل پر مابین نصف کریں مگر حروف کالی طو نظر رہے اور کسی سے کہیں کہ اس مصرع میں سے ایک حرف پہچان کر دس کر لو اور خود اس میں باقی سے دریافت کریں کہ کون سا حرف باقی باقی الصیر سے چنانچہ کمترین دو تین مثالیں گدار میں کرنا سے

مصرعہ

سبحن منیٰ حسد مبارکلو

رباعی

۱ آل شاہ بجان نمود با حسن جمال
۲ جو گان خط و گو سے کہ آن نقطہ قال
۳ سند ہوین دلم چہ جلو گزید معنوق
۱ یارب کہ مباد برگرت ہم ذوال

مصرعہ

صفت سبیل شاہد گو تم

رباعی

۱ مخروم و درول ز تو دارم صد غم
۲ سے بل لبث حریف در دم بہ دم
۳ زب گو نہ ملولم من سکین غریب
۱ لا خسد شود آرام گہم کو سے عدم

مصرعہ

آہ دل من ز چہ رخ بگشت

رباعی

۱ بر تر ز حواس و فکر مردم ذات
۲ بنستہ ز شوق خوش بیج وحدت
۳ ذی منتی و تنہیم منت گشت
۱ ذی روح و شعور و چہیج و گیتی بصفت

حروف کے دریافت کر کے کا یہ قاعدہ ہے کہ رباعی کے مصرع اول پر ایک کا ہندسہ اور مصرع دوم پر دو کا اور مصرع سوم پر چار کا اور مصرع چہارم پر آٹھ کا عدد کہیں اور جو مصرعہ طامع ملے وہ کہا گیا ہے کسی شخص کے دو ہر و پڑہ کر کہیں کہ اس میں سے کوئی حرف اپنے دل میں لے لو پہر آپ رباعی کے چاروں مصرعہ پڑہ کر اس سے دریافت کریں کہ وہ حرف جو سے کہا کہوں کوئی مصرعہ میں موجود ہے اگر وہ شخص بیان کرے کہ صرف اولیٰ مصرعہ ہے اور باقی تین مصرعہ میں نہیں

بیس حرف اول ہوگا اور جو فقط دوسرے مصرعہ میں ہے تو صرف دوم سے
 اور سہرے مصرعہ میں ہے تو صرف چہارم اور فقط چوتھے مصرعہ میں
 تو آٹھواں حرف ہے اور اگر دوسرے مصرعہ اول اور دوم دونوں میں ہے سوم اور
 چہارم میں ہیں سے تو حرف سوم اور اگر اول اور سوم میں ہے تو صرف چہارم اور
 دوم اور سوم مصرعہ میں ہے چہارم میں ہیں تو ساٹھواں حرف ہے اور چہارم
 مصرعہ میں موجود ہے تو چہارم میں ہے اور جو دوم اور سوم مصرعہ میں ہے
 اول اور چہارم میں ہیں تو چہارم میں ہے اور اگر صرف دوم و چہارم میں ہے اول
 اور سوم میں نہیں تو دسواں حرف ہے اگر سوم اور چہارم میں ہے اول اور دوم
 نہیں تو بارہواں حرف ہے اگر اول مصرعہ اور آخر مصرعہ میں ہے تو نوواں حرف
 اور اول و سوم و چہارم میں ہے تو تیرہواں حرف ہے اگر دوم اور سوم اور چہارم
 مصرعہ میں ہے تو چہارم میں ہے اور جو اول اور دوم اور چہارم میں ہے
 گیارہواں حرف ہے عرض غلامہ اس فقہ پر کا یہ ہے کہ جس جس مصرعہ میں
 حرف مطلوبہ موجود ہو اس کے اعداد و مقدرہ جو ابھی بیان ہو چکے ہیں

جمع کر کے جس قدر اعداد حاصل ہوں اسی درجہ کا حرف
 مصرعہ جامع میں شمار کر کے بیان کریں بیشک وہی
 حرف ہوگا اس کے بنانے کا بھی یہی طریقہ ہے جو مذکور ہوا

اور حرف مصرعہ جامع حسبہ کر کے کو اسی ترکیب سے

بر مصرعہ میں لاکر خصوصیت کے ساتھ مندرج کریں

کہ کہہ کر شہزادہ تو خاموش ہوا اور ہر طرف سے

دواہ واہ کی صدا بلند ہوتی اور احسن

درمیا کی دہم بھی بادشاہ گنہی بیا

بمال محفوظ ہوا اور رسم ستم

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا

باب چہارم موسوم بحقیق

تولف

ہوا بہار میں پیدا خزان میں موت آئی
بہرے سجے کیسے میں بہرے گل کہاں آئے ہن

وزائدہ روزگار اور مرد پرور قیام گاہ میں کسریف لائے انحال سے فوہفت ہو چکی تھی اب دوسرے
علوم کی طرف توجہ فرمائی اور سنا دے کہا کہ اسے خود پروردگار کے علم سروری سے ہی رانغ ہونا ضرور ہے
عاجزہ جو اقبہ و فحاشی و ہیبت و طبیعت و عیوہ ہر ایک میں کم سلوات ہی زیادہ کار آمد ہے اول
ہم نہیں علم جغرافیہ سے آگاہ کرنے میں بھی نرمی کے حوالہ دے علم ہے جسکے ذریعہ سے احوال ممالک بلاد
اور فلاح و بکار اور اہلکار و محتار اور کوہسار و زمین کا معلوم ہوتا ہے اگرچہ فی زمانہ زمین خابت افلاک
وانع ہو گیا مگر حقیقت میں اہل و عا ایک ہے اب یہ علم دو قسم پر تقسیم ہا جاتا ہے اول ملکاتے بران نے
او کی کیفیت دریافت کی تھی اور کے بعد اہل رنگ نے تحقیقات کر کے قواعد و ضوابط و مدار سفر کے ہیں
ہم ان دونوں کو مختصر طور پر بیان کرتے ہیں یاد رکھو کہ یونانیوں نے کوہ زمین کو گنبد کی صورت پر مرد قرار
دیکر دیانت کیا ہے کہ دو تہ جنوبی اور ایک تہ شمالی اور کل عرف آب ہے اور ایک تہ شمالی ہائی سے
باہر ہے اور کوہ بیح سکون کہتے ہیں ہفت اظہم اور حبابے اور کوہ سار ہی میں محسوسین ملکاتے
بیح سکون کا عرض خط استوا سے فوٹے درجہ جہنہ کیا ہے اور بیح نہیں ہے سمت قطب شمالی سے خارج
کر کے عرض ان اظہم سے کا ساتھ درجہ قرار دیا ہے اور جزیرین کہ بیح غلبہ برودت کے آباد کی قابل بیان
ہیں درجہ زمین کی کئی طول بن شرق سے جنوب تک آفتاب میں خط طہ ہے اور کوہ خط استوا
کہتے ہیں وہ ایک خط مہوم ہے کہ ایک سر او کا شرق میں ہے اور دوسرا سر جنوب میں اور کوہ ملکاتے
وائرۃ معدل النہار کے مقابل وسط زمین بر عرض کیا ہے اور خط استوا جنوب میں شرق میں
تنگ در اور جزیرۃ جکوت پر ہے ہوا ہوا جزیرۃ ارضی و نہب اور جنوبی سر او ب اور جزائر رنگ
بن پہوخت ہے اور شمال جبال فرسے اور جنوب سیامان جنوبی بحر او قیانوس پر تھی ہوتا ہے
اور درجہ مطلع علم نجوم و نبات میں میں تو ساہون حصہ آسمان کا ہے اور آسمان کو بارہ حصے پر تقسیم کر کے
بر حصہ کو بیح کہتے ہیں اور بیح کو جب نہیں حصہ پر تقسیم کریں ہر حصہ او کا درجہ ہوتا ہے اور جب دیکھو



ساتھ حصہ بر تقسیم کریں ہر حصہ کو و قیقہ کہتے ہیں اور ہر و قیقہ کے ساتھ ثانیہ اور تہائیہ کے
 ساتھ ثالثہ اور چہائیہ کے ساتھ رابعہ ہوتے ہیں علیٰ ہذا اقیاس سطح فلک کو قوس سواہد
 درجہ بر قسمت کیا ہے اس طرح زمین کو بھی قوس سواہد درجوں پر مائتا ہے گرد و قہ فلک کی مسافت
 درجہ زمین کی مسافت کے برابر ہے بلکہ درجہ فلک درجہ زمین سے بہت بڑا ہے جہاں درجہ فلک کی
 مسافت گیارہ لاکھ تیر ہزار چھ سو تیس قوس کی ہے اور درجہ زمین کی مسافت تقریباً پانچ سو تیس
 قوس کی ہے قوس چار ہزار گز کا اور گز دو ہاتھ کا اور ہاتھ آٹھ گز کا ہوتا ہے اور ہفت اقلیم
 برج اقلیم اول کا نام ارزہ ہے اسکو ستارہ ریل سے خلق ہے طوائف اقلیم کا ایک سو اٹھ درجہ
 کو سب صحیح مگر ہر رابیس فرسنگ ہے اور زمین میں درجہ آرابیس و قیقہ اور زمین آخر آرابیس و قیقہ
 میں ایک سو تین رابیس و قیقہ حکیم لکھتے ہیں کہ ایک درجہ میں فرسنگ کا ہوتا ہے اور حکیم
 ابو یحیٰی کا قول ہے کہ ہر درجہ کی مسافت کچھ کم اٹھارہ فرسنگ اور ہر فرسنگ کا طول قدر زمین
 میل کے اور میل کی مسافت قدر دو آوازوں یعنی مرد و پند آواز جلاستے اور چھانک اوکے آواز
 پہونے اور ہر آواز کو چار آواج کہلاتے ہیں تیر ہزار اور ہر آواج موافق دس زمینوں کے ہے اور ہر
 زمینہ چار گز کا ہے اور ہر ایک گز چوبیس اوکل کا اور ہر اوکل موافق چھ ہاتھ جو کہ اور ہر چو
 ہند سات ہاتھ اس کے ہے اس اقلیم میں پہاڑ اور میں نہریں ہیں باشندے اس اقلیم کے یہاں
 اور دمازی رور یوسے نبرو ساعت تک اقلیم دوم کا نام سموت ہے اور ستارہ مشتری سے خلق کر
 نقول ابو یحیٰی و ابو نصر اسکو آفتاب سے علاقہ ہے اس اقلیم کا طول چار سو درجہ یعنی دو ہزار ہاتھ زمین
 اور زمین اسکا سات درجہ ایک و قیقہ ہے کہ ایک سو تیس فرسنگ ہوتے اور زمین آخر اس کا ستائیس درجہ
 اٹھاس و قیقہ ہے اس اقلیم میں سیات پہاڑ اور سفدر نہریں ہیں باشندے یہاں کے گندم گون اور آبلہ
 اور دمازی رور یوسے جو دمازیں اقلیم سوم کا نام و خشن ہے اس اقلیم کو ذریعہ کو نزدیک سرخ
 سے علاقہ ہے اور ابو نصر کے نزدیک عطارد سے اس اقلیم کا طول ایک سو چوبیس درجہ یعنی دو ہزار
 دو سو چوبیس فرسنگ ہوتا ہے زمین چھ درجہ نو و قیقہ یعنی ایک سو نو فرسنگ اور زمین آخر چوبیس درجہ
 سبست و قیقہ اس اقلیم میں نہیں پہاڑ رابیس نہریں ہیں باشندے یہاں کے نہایت گندم گون اور دمازی
 رور سات ہے جو دمازیں اقلیم چہارم کا نام بد خشن ہے فارسیوں کا قول ہے کہ آفتاب سے
 سیات ہے اور ابو نصر کے نزدیک مشتری سے طوائف اس اقلیم کا ایک سو درجہ یعنی دو ہزار دو سو چوبیس
 فرسنگ اور زمین پنج درجہ سر و قیقہ یعنی تانوب فرسنگ اور زمین آخر اٹھاس درجہ چو

اس میں کہیں پہاڑ باتیں نہیں ہیں باتیں سے یہاں گندم گولن اور سفیدی آل درازی روزی ہوتے
 بند و ساعت اقلیم حجم کا نام اور پیرست ہے اسکو نہر سے خلق ہے طول اس اقلیم کا سودر جہ
 یعنی ایک ہزار سات سو ساخی فرنگ اور عرض چودہ درجہ اوپس دقیقہ کہ جو ساخی رنگ ہوتا ہے
 اور عرض اور کائناتیں درجہ اتہا میں دقیقہ ہے اس اقلیم میں پہاڑ اور بند و بھر بن ہیں باتیں سے
 یہاں کہ سفید رنگ درازی روزی ساڑھے پندرہ ساعت اقلیم ششم کا نام جو سمت سے فارسیوں کے
 نزدیک اسکو طار سے خلق ہے اور ابو معشر کے نزدیک صبح سے طول اس اقلیم کا اتنی درجہ کہ بند و سو
 گیارہ فرنگ ہوا اور عرض تین درجہ اتہا میں دقیقہ یعنی کہتر فرنگ اور عرض آخر سینا میں درجہ گیارہ
 دقیقہ اس اقلیم میں دس پہاڑ اور چالیس نہیں ہیں باتیں سے یہاں صبح رنگ درازی روزیوں سو گیارہ
 اقلیم ہفتم کا نام خمرہ ہے اسکو قمر سے علاقہ ہے طول اس اقلیم کا ساٹھ درجہ بھی گیارہ سو گیارہ فرنگ
 اور عرض چودہ دقیقہ یعنی کہشہ فرنگ اور عرض آخر پنجاس درجہ چیس دقیقہ ہے یہاں کے باشندے نکارنگ
 سیخ و خبیثہ اس اقلیم میں دس پہاڑ اور چالیس نہیں ہیں واقع میں اور واسوہ سافو نکار در ہوتا ہے اور اس اقلیم
 ہفتم میں طیار ایک نہر ہے اس نہیں درازی روزی میں ساعت کی اور کو تاہی شب چار ساعت کی ہے
 اور ہر ملک ہو جاتا ہے یعنی کو تاہی روز چار ساعت اور درازی شب میں ساعت ہے اور اوائل فصل گرما میں
 سخی خلق یہاں غائب نہیں ہوتے ہائی کہ انار صبح نمودار ہو جائے جن اسے خرد پرورد معلوم کرنا چاہے کہ معمولہ
 ربع سکون کا طول پچھوٹکے سال عربی سے سال شرقی تک عظیم ظلموں کے نزدیک ایک سو تیر درجہ اور عرض
 اواسی درجہ اور بعضوں کے نزدیک جزائر فالوات سے کہ آبادی پنج سکون کی حد عربی ہے رنگ و رنگ
 کہ حد شرقی ہے آبادی کا طول ایک سو تیر درجہ اور عرض خط استوا سے کہ حد جنوبی ہے اتہا سے آبادی جانب
 شمال تک جہاں شہہ درجہ میں اور جو میں صاحب ہفت اقلیم سے ہاں ہے اور کائنات قسۃ الارض ہے ابلی ہند
 اور کو پرستان کہتے ہیں وہاں ہمیشہ روز و شب برابر ہیں اور ہوا بھی ہمیشہ معتدل رہتی ہے کوئی درد
 اور بیماری اس سرزمین میں نہیں ہے اگر موت سوال کے کوہ ہیرا اور اطراف کے جزیرے کہ دریا سے
 الاطباق سے خلق میں اور اوکا نام دراکسہ بہتہ میں ہی میا میں ہفت اقلیم سے ہاں اور قباہ و شنگان میں
 اس سرزمین کی ساخت بقول بطلمیوس عظیم تو سے درجہ بھی ساڑھے تیس سو فرنگ ہے اور بقول ثانی دریا
 رنگ اور بقول ثالث ستر سو فرنگ ہے اور اٹھارہ ہزار عالم کے باب میں صاحب بصائر کا قول ہے
 کہ اربع عالم میں پانچ میں شرقی و جنوبی و شمالی چار ہزار پانچ سو عالم ہیں کہ اوکا مجموع ہر ہزار عالم جو
 ابن اور سید علی ہوتی کا قول ہے کہ عالم ساٹھ ہزار تین سو ہیں اور بقول مجھے ستر ہزار اور اکثر کے نزدیک

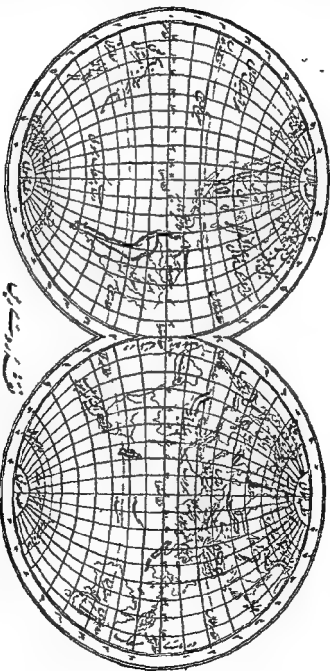
اسے خود بردارال فرنگ کے خط برقی اختراع کیا ہے وہ پہلے کہ زمین کو دو رتے ہیں مگر اس وقت سے کہ وہ
 ایک قطب شمالی جنوبی سے کیسے مدح ملی اور اس کا قطر مشرق سے مغرب تک بہ نسبت قطر شمال و جنوب کے
 جیسے میل المول ہے ہیں اور اس کا قطر استوائی سات ہزار نو سو تیس میل ہے اور قطب قطبی سات ہزار نو سو میل
 اور زمین کے دور ہو کر اریل فلاسفہ حکیم مینا خور کے عہد یعنی پامور کے حضرت شیخ کے پہلے سے اب تک
 متفق ہیں مگر اس کا سطح ہونا اپنے قطبوں کے دونوں طرف سے مساوی اتحاق بیون سے عیسوی
 اٹھارہویں صدی کے شروع میں ظاہر کیا اور زمین کے دور ہونے پر بہت سے دلائل ہیں جو اہل ان
 لوگوں کے سب دائروں کو زمین مساویہ درجون میں اور درجون کو ساہتہ مساویہ درجون میں اور
 درجون کو ساہتہ پانیون میں تقسیم کیا ہے اور ہر ایک درجہ جزاوی بل کے حساب سے خط استوا پر ساہتہ
 بل ہے اور اگر نری بل سے حوی اٹھال مرجع ہے چہ ہزار نو سو دو میل ہے اسے معلوم ہوا کہ ایک
 بل جزاوی برابر ایک سو پندرہ میل اور دو سو ساہتہوں حصہ بل کے ہے اور باور کہو کہ اگر خط استوا کو
 امی کو ٹیڑھ کئے ہیں اور دائرہ نصف النہار کو کہ قطبیں سے پڑ گئے تا ہوا معدل مہار اور مطلقہ البروج کو
 نصف کرہ ہے اگر زمین مریدین کہتے ہیں قطب شمالی کو نار تہہ پول اور قطب جنوبی کو ساہتہ
 پول اور خط طران کو ٹرا ایک آف کینسر اور خط جدی کو ٹرا ایک آف کیپر می کارن -
 کہتے ہیں اور ہر حوک نام اور فصول کا حال ہم نہیں اس نقشہ میں بخوبی یاد دلوانے ہیں +

جدول مرجع دوازده گانہ و فصول اربعہ

فصول اربعہ	عربی	انگریزی	فارسی	ہندی	سوم چہار گانہ
ن	محل	رام	رتہ	یکمہ	چہار
	فور	بل	گاؤ	برکبہ	
	جونہ	ٹھوس	دوپک	مہین	
صیف	مطمان	کرتب	خزیک	کرکبہ	تابستان
	اسد	لائن	نہر	سلکبہ	
	مہبلہ	مدین	خوتہ	کینان	
خريف	میران	ایلیس	تریانو	تلا	خزان
	مقرب	سکاپین	کریم	بریک	
	قوس	آرجہ	کمان	دین	
شتاء	جدی	کوٹ	نزالہ	سکر	زمستان
	دلو	واٹریر	دلو	کنبہ	
	حوت	مسن	ماہی	مہین	

بس آفتاب صبح محل سے اکسویں باج کو اپنا سفر شروع کرتا ہے اور سطح ایک سینے مہدیج قدر میل
ہوتا ہے علی پانچاس اسی روش سے غلہ برجون میں پہنچتا ہے جانا چاہئے کہ خط استوا سے آفتاب
جب اول روانہ ہوتا ہے تو جاتے جاتے پہلے اس منزل کے ریح کو تمام کر کے خط سرطان تک پہنچتا
اور پھر اوچکا پہ سے بہر کر وہاں آتا ہے کہ جہاں سے دو شروع کرتا ہے یعنی اکسویں باج سے لیکر چھویں
آفتاب خط در کویت کا ہے شمال رہتا ہے اور چھویں سمیر سے اکسویں باج تک سمت جنوب میں ہم اسی
جہت سے طرقتی گیس کو رست خط استوا کے برابر یک ربع پر تبدیل کی حالت میں دیکھتے ہیں اور وہ خط استوا
اسلئے کہلاتا ہے کہ جہاں آفتاب اس خط پر زمین کی گردش سے مقام محل اور میزان میں ملتا ہے اور
وزن کا دن اور رات تمام دنیا میں برابر ہوتا ہے اور جو ماحول سے کہ خط استوا سے ساڑھے چھیاسٹھ
درجہ شمال اور جنوب پر اور خطیں ساڑھے تیس درجہ یا میل پر شمال اور جنوب میں فرض کئے گئے ہیں
اور جن خط استوا سے جو سمت شمال ہے اور کٹا نام واسطہ قطبی شمالی ہے اور جو جانب جنوب ہے
اور کٹا نام واسطہ قطبی جنوبی ہے اور جو قطعات کہ خط سرطان واسطہ قطبی شمالی تک یا خط در کویت
واسطہ قطبی جنوبی تک واقع ہیں وہ اقالیم معتدلہ کہلاتے ہیں کیونکہ یہ اقالیم آفتاب کی راہ سے جدا ہیں
مگر اعتدال و دو نہیں کہ سوج کی کو زمین بہت ترچی پڑتی ہوں اس باعث سے وہاں کی ہوا معتدل ہے یعنی نہ
گرم بہت سرد مگر جو قطعات کہ واسطہ قطبی جنوبی سے قطب جنوبی تک اور واسطہ قطبی شمالی سے قطب شمالی
واقع ہیں ان کو اقالیم باروہ کہتے ہیں کیونکہ آفتاب کی کرین وہاں بہت ترچی پڑتی ہیں اس سبب
ہر بارہی بہت شدت سے ہوتی ہے اور وہ جگہ آبادی کی حد سے یعنی حیوانات اور نباتات پر فائدہ
رہتے ہیں اور جو سطح زمین خط سرطان اور خط در کویت کے درمیان واقع ہے ان کو منقطعہ حار کہتے ہیں
بس زمین کی تقسیم باعتبار حرارت آفتاب انہیں میں قسم پر ہے حارہ اور معتدلہ اور باروہ اور انہیں
ایک درجہ کی تعداد چھائیس ہے ۵۹ اوشبہ میل اور ایک میل کا دسواں حصہ اس درجہ کی تعداد کو
تین سو ساٹھ میں ضرب میں نوکل محیط دنیا کی تعداد جو میں ہزار اوشبہ سو نوے میل ہوتی اور جو تک
تمام قطر اپنے محیط کے ثلث میں لہذا ہم قطر دنیا کو اوشبہ ہزار میل قرار دیتے ہیں مگر جو تک کرہ ارض شمالی
اور جنوبی سطح ہے اسلئے قطر شمالی و جنوبی بہ نسبت قطر شرقی و غربی کے چھیس میل کم ہے اور یاد رکھو کہ
ایک حصہ زمین بانی سے باہر اور دو حصہ زمین غرق آب ہے پس دیانت حقیقت کی واسطے اگر زمین
زمین کو برابر دو قطعہ کیا ہے اس صورت پر کہ قطعہ اول میں حصوں پر تقسیم ہے اول انشاء
یورپ سوم افریقہ اور قطعہ دوم میں دو حصے ہیں اول ایمیریکہ شمالی دوم ایمیریکہ جنوبی

اوپر یہ نصف دوم یعنی دونوں ابر کہ ہمارے حساب سے نیچے ہیں اور وہاں کے باشندوں کے نزدیک ہمارا ملک
اونکے نیچے آباد ہے اس سب سے کہ کہہ کے چاروں طرف زمین سمویں اور عیاض کنشیں ہیں کہ سب لوگ
اپنی ملک کو سب اور تصور کر سکتے ہیں چنانچہ بحال یہ زمین ان منوں قطعات زمین کا نقشہ اس طرح نقشہ



نصف اول
نصف دوم

پانچمین دھل ہونو اور سکونی کو کہتے ہیں تمام زمین پر ایک بحر ہے جس قطع آب کا پانی کہا جاتا ہے وہ
 سب جگہ ایک بحر خرافیہ والوں کے آسانیکے واسطے کئی حصوں پر تقسیم کیا ہے اور بحر کی تباہا ہمارے
 سطح زمین کی شکل میں ملد و ملت ہے اور بحر کا زیادہ سے زیادہ عمق جو ایک دریا بت ہوا نوسل ہے کہ جسے
 مقام پرانک تباہا نہیں ملی اور تری کے بڑے بڑے تھے بہہ ہیں بحر محیط جو بحر اوقیانوس ہی
 کہتے ہیں اور بحر الکمال اور بحر سفک اور بحر ہند اور بحر شمالی اور بحر جنوبی اور اوقیانوس
 کہ انگریزین جسکا نام ایشیائیٹک ہے پرانی دنیا کے مغربی اور نئی دنیا کے مشرقی کنارہ کے درمیان
 ایک دریائی صورت پیدا ہوا ہے اور اسکا زیادہ سے زیادہ طول قریب نو ہزار میل کے ہے اور عرض میں زیادہ
 میل سے چار ہزار میل تک اور نہایت گہرا و شمال و جنوب کی طرف ہے اس سے بحر اوقیانوس دوم بر
 منقسم ہے اوقیانوس شمالی اور اوقیانوس جنوبی اور یاد رکھو کہ اوقیانوس جنوب کو ایشیائیٹک اور
 بحر ظلمات اور اوقیانوس شرقی کو بحر الکمال اور بحر سفک اور بحر حبش کہتے ہیں اور بحر شمالی اور بحر
 اور بحر ہند کو بحر جنوبی اور بحر ہند کہتے ہیں اور بحر الکمال جو سب بحروں کے بڑا ہے وہ درمیان ایشیا
 اور بحر کے واقع ہے اور وہ کرۂ زمین کے ایک تہائی حصہ کو گہیرے سے گہرا ہے اور اسکا طول تھلا و جنوباً
 قریب نو ہزار میل کے اور عرض شرقاً و غرباً قریب بارہ ہزار میل کے ہے اور بحر ہند ایشیا کے جنوب کو
 واقع ہے اور اسکا طول مغرب و درون قریب چھ ہزار میل کے ہے بحر شمالی و بحر جنوبی کا حال آج تک
 تحقیق نہیں ہو سکی تو یہ کہیعت ہے اب جنگی کے ہانچون حصوں کا احوال میں لیا اول الشیا
 بہد ایک بحر عظیم ہے جس میں کئی ملک واقع ہیں اسکے حدود آریجہ بہ ہیں حد شمالی بحر شمالی حد مشرقی
 بحر الکمال حد جنوبی بحر ہند حد مغربی بحر قزقم اور بحر قسطنطنیہ اور بحر یورپ طول ایشیا کا شمال مشرق سے
 جنوب مغرب تک چھ ہزار نو سو میل اور عرض شمال سے جنوب تک پانچ ہزار تیس سو پانچس میل یعنی طول
 شرقی چھپیس درجے سے ایک سو نو سے ویدہ تک نما کیا جاتا ہے اور عرض شمالی ایک درجہ اور میں منٹ
 یعنی میں دقیقه سے اٹھتر درجہ تک اور کل ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ پچتر لاکھ میل مربع ہے زمین سب
 طرح کے آدمی رہتے ہیں اور جہازات اور عائدی اور سوا بہت پیدا ہوتا ہے ووم یورپ بہد ایک
 بحر عظیم ہے جسکے حدود آریجہ بہ حد شمالی بحر شمالی اور حد شرقی کوہ بورال اور دریا بورال اور حد جنوبی
 بحر روم اور بحر اسود اور بحر مارہ و سور اور کوہ کاکیش اور حد مغربی بحر اوقیانوس بہد بحر عظیم شمال
 شرق سے جنوب مغرب تک پانچ ہزار تیس سو ستر میل لمبا اور شمال سے جنوب تک دو ہزار چار سو میل
 جوتا ہے یہ حصہ اگرچہ دنیا کے سب حصوں کے چوتھا ہے اور پیداوار بھی کم ہے مگر نباتات میں دنیا کے

حصوں میں ہے۔ دولت اور ملکوں کی ایجاد اور طرح کے علوم کی ترقی و اس کے اور آدمی اگر نہ
 اور عالم اور ادب اور دلاک اور دی نور ہو جس میں اور بر و صفت میں کمال سوم اور لقیہ بہہ برکتم
 برک کے محبوب و محبوب و مانع سے اس کے مدد و آرزو بہہ میں مدد مالی و غیرہ و دم و مدد مالی
 سحر بہہ اور انکسنگ مدد غری و خوار و نادوس مدد ترقی و تحریک و سحر بہہ میں مدد عظیم کا ملک و تھانے میں
 یا بھدر و دو میل اور دوسرے مشرق سے سحر بہہ ملک یا بھدر و چھ سو چار میل سے سحر بہہ ملک یا
 تر عظیم کا مسقطہ و تحریک میں ہے اور اس میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں جو ہمیشہ سحر بہہ سے سحر بہہ
 رومی آباد ہوئی ہے اور عازا مطلق نہیں جو اس تر عظیم اولیہ میں ایک بہت تر و تھانے یا بھدر
 اور ایک یا بھدر و تھانے بہہ تھانے ایک وسیع سمندر کے مدد کے تھانے اس کی سطح صاف ہے و سحر بہہ
 و صحت و اوقات سحر بہہ کے برابر و تھانے ہے اور اکثر صحت اور مدد ملتی ہے نوکار و اس کا کار و اس کے
 ہلاک کرتی ہے اور صحت و تھانے بہہ مدد رومی گوئی سے ایک صحت و تحریک اس قدر مدد ہوتا ہے کہ اس کا
 سحر بہہ سے چھوٹا ہے اور سحر بہہ میں ایسے صحت و یکساں گی اور تھانے میں اور ایک طرف گوئی سے
 دیکھتے دیکھتے اور انکسنگ و تھانے و تھانے ہوتے ہیں تو اس کی عظیم صحت و مدد ہوتے ہیں کہ
 صحت و تھانے کی کر اس میں گہری ہے تو وہ ایک سحر بہہ تھانے کے اس مدد و تھانے ہے جس میں چھار
 ایمر کہ عالم کے تھانوں تر عظیم میں سے تھانے اس کے مدد و آرزو بہہ میں مدد مالی و غیرہ و تھانے
 سحر و تھانوں سحر و تھانوں سحر و تھانوں اور یا بھدر کہ تھانوں تر عظیم اور یکہ و صحت و تھانے
 اول ایمر کہ صحت و تھانوں ایمر کہ تھانوں اور ایمر کہ تھانوں سحر بہہ تھانوں کے زیادہ وسیع ہے اور
 میں کہ ایمر کہ تھانوں کو ایمر کہ صحت و تھانوں سے مل کر تھانے اس کا نام تھانوں یا تھانوں کے تھانوں
 سحر و تھانوں ہے تھانوں ایمر کہ تھانوں سحر و تھانوں سحر و تھانوں ایمر کہ تھانوں سحر و تھانوں
 لازم تھا اس میں حکمت اور تھانوں و تھانوں سے کہ حکما یاں ایک تھانوں و تھانوں ہے اس ملک
 و یا تھانوں کیا اور اس سے تھانوں و تھانوں کو اس تر عظیم کی حریف تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں
 صحت و تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں
 طور پر کرنے میں تھانوں میں تھانوں اسے تھانوں کی طرف تھانوں اور تھانوں تھانوں تھانوں
 ماب تھانوں سحر و تھانوں اور تھانوں تھانوں اور تھانوں تھانوں اور تھانوں تھانوں تھانوں
 تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں
 اور تھانوں کے تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں



واقع میں اور انہیں اکثر ان مجموعوں میں شامل ہیں لیکن رول اور کبر و لائین اور کون موج
 خط انہوں کے شامل ہیں جی اور فریڈ لی اور نیو گیشٹر اور جزائر لک و عبور و مالک مانند سے
 وہیں اور انھیں اسرار میں درود کے عزم کی کہ پروردگار کے کو لوگ فی و با کہتے ہیں اسے طائر
 کہ اگر کوئی نہ بناس کہے تو سدا اور قیصری و با بھی میسر آتا ہے اگرچہ اسے اوکی حقیقت سے مجھے
 خوب آگاہ و راد با کہ کھائے ہیں کو در حصوں میں قسم کر لیا ہے ایک حصہ میں سببا اور ب اور ریفہ
 واقع ہے دوسرے حصہ میں ترا عظیم امیر کہ تھالی و حوالی اگر حسب اتفاق کسی اور طرف ہی کوئی مرا عظیم
 خاکستے یا گردیں ہیں و غیرہ کے مفاد کے فرق اور می سے اسکاں بدیر ہو نو کیا تخت اور بہت حمار
 اور نہیں ہو رہی مافی میں جگہ اسد رک حملات سے عقل اسال عا و و فام ہے اور راد و جمہیات
 بسیار کے انک اوکی عقل کبھی نہیں معلوم ہوتی اور اس ترا عظیم کباب میں جو حضرت سے و یا
 کہ سزا خورہ سو اویسے عبوی میں بہہ ملک و یا مت ہوا سبلا و بہ کباب تھا کہ حکمائے متقدمین سے
 اسکی خورہ روجہ کی بانوہ منا و حیرت عقل میں کہ تہے با و و و اس ترا عظیم کا مراح لگا یا اور ان کے
 ما و نا ہوں کے مستثنی سے و ان کا جانا و تنوار کھیا اور با و موقت کے لوگوں نے سب آدم طلی او
 اور جسٹ طلی کے سر میں عبر برسا اور بود و باہن قدیم سے دل اور ہما ماسب سحا ما و راد و راد سے
 و یا کہ اسے درود رکھتے متقدمین کوئی جبرائی نہیں چھوڑی کہ حکی تحقیقات میں کوئی و قبضہ
 و و گدانت رہ گیا ہو ہے تو نہیں حوائیہ بواں میں کھیا دیا ہے کہ حساب بہت اعلم سے حور میں
 ماہر ہے او سکا نام قندہ الارض ہے حکموال بند پرستیاں واردینے سے ہر قسم الارض اسی
 میں امیر کہ سے ملو ہے حو کہ رانہ سلف میں حکمائے اسراقس قوم حات سے ماہم رط و صط کہتے
 اسواسطے ما و نا ہو کو او بر منصرف اور قاص ہو چکی رشتہ دلائی اور می حال بھی قوم حات ہی
 دوسرے ملکوں میں سکوت کا قند کیا حکم وہ رانہ مقفی اور سلسلہ انحا و قطع ہو گیا قوم ح ہی اطراف
 و حواس میں منسہر ہوئے گی منا کھ اکثر سے و یا اور نہ وک گماروں بر اور راعوں اور با ناوں
 اور حوابوں اور درباؤوں اور تار بک نکالوں اور بہہ فالوں اور حتاموں اور رجوں اور گرتناؤں
 و غیرہ میں حاکما اقامت اعتبار کی اس قوم میں حو کہ تیر اور ایدار ساں علانی ہیں وہ دیکو ماہ سے
 حق اللہ میں بکار حاتے ہیں او میں کچھ ایسے ہی تہے کہ حوت طریق سیر زمانا اسکاں سال
 میں گذرتے تو جوڑے چھوٹے آدم رادوں کو او نا کھانے اور ای قوم میں مود کے طور پر کرتے
 کہ اسطرح کی کئی و ناں کی جد صورتیں ہیں کہ ایک حصے بر آما وں حوا کھ اول آدم رادوں میں رواد

ماہم ہوئے سب اور لاوی آدم کا سلسلہ وہاں ہی شروع ہو گیا اور چنی لوگ باہر کے قوم اس کے
 اور اس سر پر کے اس کے زمانہ واسے تیار کئے جاتے ہیں جو ملک جب حکیم کلبس کی ترقی علوم و کثرت
 و رتہ اعلیٰ پر پہنچی تو اس نے اس کے علم نجوم بہہ بات دریافت کی کہ بالاصل قندہ الارمن سکون
 خات سے خالی ہے اور یہ مثل نوسب میں سنہوتہ کہ مثل خات خالی را دیو سبگیر و گرس نے
 کہیں رہنا ہوگا کہ ملک خات بر حصہ اسان قابض ہو گئے بہہ دریافت کر کے اس سر پرین کو
 بہار کو خوش تلاش کر کے صدا بازی کی فکر میں مصروف ہوا بعد اس کے ایک شخص موسوم باہر کلبس نے
 اس ویرانہ وسیع کو ابے مام سے معور کر کے براعظم اہم کہ کے لقب نامزد کیا نیز اس نے وہاں
 کہ کلبس رہاں کیونکہ بیونجا اور کسلج اس براعظم کو تھوڑا کوراہ رود کارے کہا کہ جب حکیم کلبس نے
 اور ب میں پیدا ہوا اور گھنٹا پڑنا سیکھ کر اپنے طور عقل سے عام ہمدرد اور مدد دی اور نقاشی
 اور دیاں لاجبی سے ہی واقف ہوا اور ہمدرد کو اسے سکونت پسند کر کے نہایت خوشی سے
 جہاز رانی شروع کی اور جو وہ برس کی عمر میں دریاؤں کو سفر کرے لگا پیشہ اسے علم کو اچھی طرح بر
 استعمال میں لانا اور تجربے کو دور برد ترقی دینا اور خیال کیا کہ اگر ناکہ زمین اس زمانہ کے اعتقاد کے
 سوائے سطح اور ہموار ہے یا نہیں وہاں مانوں کو دن میں سوچنا اور رات کو خواب میں دیکھنا اور لوگو
 قبضہ ملی ہو گیا کہ سولی سمندر و دوسری طرف ایک ایسا ملک واقع ہے جسکو کہنے لگیں تک دریافت
 نہیں کیا اور یہ بات ہی دلبرغش ہو گئی کہ خدا نے اس کے دریافت کر لیا جو مجھے مقرر کیا اس واسطے
 اس نے اپنی کل زندگی اسی کام میں صرف کر لی تجویز کی اور بادشاہ اس پر مدد دینے کی امید کر لی
 مذکور کی طرف روانہ ہوا اور سردار جاققاہ کی معرفت وزیر اعظم سے ملاقات کی پھر اس کے وزیر کے
 بادشاہ میں رانی مال کر کے اپنے مطلب دلی اور اولوالعزمی کا اظہار کیا اور بادشاہ و وزیر کی
 صلاح کلبس کے بیان کی تحقیقات کر کے اپنے ایک جلسہ پادری لوگوں کا مستعد ہوا اس حکیم سلیم نے
 نہایت دلیری سے اس باب میں گفتگو کی کہ سمندر کے پار ایک ایسا براعظم واقع ہے جو اب دریافت
 نہیں ہوا اور زمین کے گول ہونے کی بات بہت کچھ دلیلیں بیان کیں مگر اس کے بیانات پرست بھی گئے
 اور لوگوں کلبس سے یامنی ہو کر طے برداشت کیا لیکن اسے مصاحبت فقیر پرست بہہ امر بادشاہ کے
 وائس کر دیا کہ اس بات میں ہرگز شک بہت چنانچہ اس کی عرض قبول ہوئی اور تاریخ شہر میں ماہ
 اپریل سنہ ۱۱۵۱ عیسوی کو ایک ہمدانہ لکھا گیا کہ جسے کلبس نے آپ کو بادشاہت سپین لایا ہے مقرر کیا
 اور اسی سال میں تاریخ شہر کی گشت کو اس نے ملکی جہازوں اور فوج کے ہمراہ جو حضور دیکھتے ہیں

لے ہے لکڑا ڈھابا اس بیج بھری میں میں جہاں تھے اٹھال جہدور میں کمار کے حریروں تک حر
 اوس راہ میں سرلی حد بھی مانی تھی بیج گئے اوستے لگے کسکو کچھ معلوم نہ تھا سوائے ایک بزرگ عقیق کے
 کہ جسے اس کے برساتے ایک چوٹا سا جہر ہی گمانا تو میں وہ دروہر دروہر اور جہتہ جہتہ آگے ترشے چلے
 ماہر موقی مونی اور بعد صاگ ہتے رہے اور ارد کے سجے جہاں کی کپڑے بھی گئی پہلے اوپر کوئی لکنا ہوا
 کس کے ہلڑ بیوں کو خوب بدبا ہوا اور مادت کا ارادہ کرنے لگے کہ اوکو محمد میں ڈاکو واس طے خاص
 کر یہ ارادہ نہیں بہت ہو گیا اور کچھ کر کے دو پیسے کے بعد سکو بہر جس کے طے کی امید ہوئی کچھ کر کے
 مقش کر کے اور گہاں کے حوصلہ و شہتے ہتے اور عجیب عجیب قسم کے رو اڑتے اور جہاں کے رتوں
 و دروہر ریشینے نظر آتے اور اکبر و راکب عار و تلخ سر سر جس سر سر کے جہوٹے چھوٹے پہل گئے تھے
 دیکھی کس آدھور سکودلا سا دیکر کہا کہ آج رات کو سہت ہو بیجا رہا جا چکا وہی شکوہ میں ملی ہو
 کیا تھی کہ تیرے دو مل کے لسا ایک حریرہ نہا کس سے جہاں کی سطح صوح ساتھ ملی اور ایک کس میں سوار
 ہو کر کمار و ملک گیا وہاں کوئی بیٹا یا بیٹلا نہ تھا اگر دقت کثرت تھے اوس حریرہ کے سپہ و عول کے
 عول صوح ہو کر اس سے آیا لو کو بہایت محنت دیکھتے تھے اور حوق کس سے کھلا رہ گیا کی نوشاک
 یہ تھے نہا کہتے جہاں کر میں کو کوسہ و بار اور جہد اکھڑا کر کے مادنا و ملک اس کے ام سے حریرہ و کورہ فرستے
 اور صوف کی بہت کیفیت دیکھ کر وہ لوگ زیادہ تر جہاں سے جہدہ رفتہ رفتہ اوستے اسے سے ملک و نہا کہتے
 کہ خاص تر عظیم اکبر کے ایک بیج گیا حوروہ کس ملک اس میں کو قاب آبا اور جہدہ مدی و کامیابی کے
 ساتھ تہر میں داخل ہوا اور وہ و مال بہایت خوشی ہوئی ہنسا جہدہاں اور شاں ہو اس لہر اسے
 اور لوگ عہدہ و نہا کہتے تھے جہو عول کے عول شاہدوں میں صوح تھے قلعہ مد کی میل بر تو میں
 سر جوئی نہیں اور صوح گرا گھر و میں کہتے صوح رہے تھے حلی آواز سے گل نہر کو نہا تھا اور طرف کو کس
 شری خاں و صوف سے سوار ہو کر آیا صوح لوگ اس سے بہایت محنت سے ملے کر صوبہ اس کی
 کامیابی کے کٹر لوگ اس سے صوح ہی کہتے تھے ہی ویا کے کچھ ادب لوگ حلو کس سے ساتھ لایا تھا
 ماہر صوح کے کڑے اور سرد و نہا صوح وہ نظر میں ملے ملتے تھے اس کے مد جہاں کی جماعت کو
 قلعہ تہر کے مت بہایت حوصلہ و رنگ کی چڑیاں رڑے کھوسے گھر پال اور صوحی درختوں کی شاخیں
 لیے جہو آتے اس کے اوپر میر بھری کا ناں ملے تھا صوبہ کہدا تھا کہ کس سے ابے مادناہ کو
 ایک ہی ویا دی اس کے کس سے بہت ملک و بہایت کے گر رہا اس ماہور کی اکثر لوگ رنگ سے
 اور کے نہیں ہو گئے اور صوح دیکھ رکھے گئے اور تہک دولت کے رہے ہوئے لیکن وہ سے پہلی

ہمس آنا تھا یہاں تک کہ اوپر خود سری اور بھٹ گیری اور جیات و محاورات کی قیمت لگائی گئی اور اداں
حریم کی تحقیقات کیلئے ایک شخص متفر کیا گیا جس کو کی ولایت سے ملازم ہوا کہ وہ شخص کمرست
بہایت خمی رکھتا تھا اگر اس کے اقتدار میں مونا تو کلمس کو اکل تباہ کر دیتا صاحبزادے سے کلمس کے بچوں پر
تسلط کر لیا اور لازم محاورات اور کتبہ کر کے بڑاں بہاؤں اور قیدی کیطیس ملک اس میں کوہار کیا کرار
میں پہونچنے کے بعد خونا اور کی رانی ہوئی اور عزت و نظیم گئی لیکن اس کا دل نوٹ گیا تھا اور وہ دل
و کیسے کو بہت دروں تک رہا اور عیسویں ہی سلسلہ سدرہ سوچہ عیسوی کو دوات بائی اور ایک شری
عسادیار میں دس کیا گیا اور اس کے نام شریس بلک آدمی کی تواسج میں منہور ہوا کہ یہ کہیعت ہی ایک
جہایت جرت امیر کیسے کو جو اس کلمس کو بہا کر اس کے نام سے تہذیب افان ہوا اور اس کو ایک بہرہ اور

[illegible]

سید بہ عین نظر ہوں مری نعمت ہے کہ رستہ جسم جسم بیدار بہ اسماں میرا
 سو کہ ہر تر عظم میں بہت نکات اور بہت ہاڑ اور بہت دربا اور بہت جیسے اور بہت محو اذاع ہیں اور ایک
 ہم ایک دوسرے کی گت چوٹے ٹٹے ہونے میں حاکم بڑا عظیم الشنا میں سے نکالک انڈیا بھی
 بلند و مستان ہے اور یہ ایک بہت صبیح نکات ہے جو سب آیا دی اور یہ ملات اور اداس اور فاعز کے
 یہ ہم سے مسور عدا بات اٹھا کر یکم میل محسوس کے ساتھ اسٹو باں کرنے میں کہ اسٹک میں مسلح کے
 اسان رفوم ہر وہ بہ ہر ملک کے ملک ہر تر عظم کے ساتھ سے نہج سے بہت موجود ہیں اور اگر اور بہت
 سیاہی کے درجہ سے نظر آتے ہیں اور جب ایک ملک مل جوی سلیم ہو مائے نو دوسرے ملک کو کی کہ
 غافل میں آگئی سے بہت و مستان کے حد و دار معہ یہ ہیں خود تالی نانا اور بہت اور خود حصول
 حیرتہ اور قدرتی ملک و ماضی و معنی و طبع و ادب و عقل و فہم اور بہت و مستان کی ٹری بہرہ میں
 نکات ہے جو مات کو کس بہرہ کر طبع و معانی میں کرتی ہے اس میں حسا اور گہا کر اور ہم نو تری ساہو
 و اسام سے ہو کر گہا میں ٹٹی ہیں اور ہم میں اور بہت و مستان سے بہت ہیں ہر وہ اس محمود

یعنی شلج ماوئی جلیلم چناب بیاس چنانچہ اسی جیت سے اس ملک کو پنجاب کہتے ہیں کہن میں نرندرا
اور گوداوری اور کشنا ہے بہت منوں نریاں پورب کی طرف ہرگز تلخ جگہ سے جالی ہیں اور ہندوستان
نای بیڈاروں میں کوہ ہمالہ تمام جہان میں نامی ہے اور وہ پہاڑ ہندوستان و تبت کے دیساں واقع ہوا
اور تلخ کی پہاڑی اور کہن میں کوہ گہاٹ یعنی منڈی پل چکا سلسلہ لب و دیا شرقا و غربا محاذی ہے
ہندوستانی پیداوار اور تجارت میں بلی روتی افیون تلخ ریشم جاولی وغیرہ اور ہندوستان کے جوارات
افاس اور ترو اور تلخ تمام جہان میں شہور ہیں بلکہ کوہ توبرہ کی شہرت تمام ترکوں میں ہے اور غائب
ادکی قیمت سے زیادہ ہے اور ضعیف کہ دنیا میں کوئی ایسا مٹی پتھر نہ ہوگا کہ جب کافہ صحت کے ساتھ معلوم ہو
اور جس کے واسطے کئی بادشاہوں نے کشت و خون کیا ہو شہزادہ نے کہا کہ یہ باب ہر طرح پرانہ کیا
اور سادہ بیان کیا کہ کوہ نور سیر اسٹہ ہندو سوچاں عیسوی میں گوگندے کی کاشت برآمد ہوا
اور شاہ جہان بادشاہ کے عہد میں گوگندے سے دہلی کو لا گیا اور اسٹہ مولہ مویشیہ عیسوی میں
تاج کو دسری نو تمبر کو ایک فرانس کے سیاح ٹاورنر نامی کو ادنگ زیب عالم گیر دیکھے اور پرکھنے کی
اجازت دی یہ پہلا غیر شخص تھا جس کو اول مرتبہ کوہ نور دیکھے کا اتفاق ہوا محل کلام اسٹہ شہر سو
اور نالیس عیسوی میں نادر شاہ نے دہلی پر چڑائی کی اور نوے لاکھ روپیہ کا خزانہ مع کوہ نور اس کو لے گیا
یہ اسٹہ اعوانہ سو تمبر عیسوی میں شاہ شجاع کی بلاط میں کے عہد میں یکم جون کو رجیت سنگھ دلی لاہور
جہاں اس نے بامب بخت سنگھ کے ساتھ افواج انگریزی کا مقابلہ ہوا اور قیام لاہور میں اس نے
شکست فاس کہاں تو کوہ نور اگر نروک کا تہہ لگا اور تلخ انگلستان کا اول نم جوار ہر قدر چلا اور اسٹہ
اٹھارہ سو کا دن عیسوی کی بڑی مناسبت میں کوہ نور نما بنگاہ میں رکھا گیا تھا جس کو لاہور میں بلکہ کروڑوں
روپیہ کی ایست کہن تو کچھ بے لاف نہ ہیں تو کوئی شخص سے کہتے دیکھا اس سیر کی ہمدردی و اسطرح سانی
باکشی ہے کہ غریب کے ایک جھوٹے آدے کے بل پر ہے اور اس سیر کا دن میں ہوا اس رقی ہے
یعنی تین تولہ تین اشہ سات رقی غرض ویرانہ روزگار نے اسی تذکرہ میں جوابات کی بناخت اور خاص وغیرہ
ہی خاطر خواہ شہزادہ کو یاد دلا کہ پہلے فرمایا کہ ملک ہندوستان بڑا ذخیرہ ملک ہند ہے یہاں کے ہر کوڑ
اور کین سات کوڑ بچاں لاکھ ہندو اور ایک کوڑ ساسی لاکھ بچاں ہزار اہل اسلام اور سچی اور بیوقوفی وغیرہ
بائٹھ لاکھ بچاں ہزار ہیں آج ہندوستان کی یہ صورت ہے کہ اور اور بچہ بچہ میں شمال اور مغرب کے
صوحتات میں موسم مرہمیں سردی ہوتی ہے مگر ماتی تمام ہندوستان میں اور کوئی علامت سردی کی نہیں
لیکن کثرت بارش یا گرمی زیادہ ہوئی ہو تو کھانا فساد ہو جاتا ہے اور اہل ہند ادب و قاعد میں بہتر ہیں

گرا نی اور صفات ولی سے عاری اور اکثر باہم سے اعتبار میں کسب کو کسی پر اعتماد پر نہیں ہوتا اور دوستی سے غرض نہیں رکھتے صرف مصلحت کے آشنائیں اور آلات تجرّیل کی صفت سے کامل واقف ہیں اور مدد کمال مامور و بریل بھی ہیں دوسرے ملک کا ہمیشہ ان پر غلبہ اور حملہ کرتے رہے اور نیکی سے ہمیشہ پرہیز کیا ہے ان میں کوئی مادہ یا مادہ ایسا نہیں تھا کہ حوصلہ برتاؤ اور دوسری ولایت پر حرج نہی کرنا البتہ یہ لوگ چلہ گراؤ و فخری اور بوقوف زیادہ ہیں اور خوشامد گو اور خوشامد پسند ہیں جس سے خرد برد و راب ہم نہیں یہ نہ ہووے سے شہر بار و لوہے میں جس میں ہندوستان کی غلامی کعبت ایک طریق مقول سے صیغ ہے ہم اس مختصر کے یاد کرنے سے فائدہ کثیر اور ثبات دے

تفہیم حال ہندوستان

غیرت و دم و دوس دوین و شمار
ہے مہا یاں یہہ کنویر غنہ دار
محسہ اقصیٰ سے کر لیا ہے شمار
نہ ہو کر وہ ہمار کے اوس پار
وصف ہند ہے جس سے ہندیار
نار کشمیر پر رنگ باغ و بہار
طول او میں سو ہے بے تکرار
جسے میں مختلف ملک بنی و شمار
گرد وین جس سے حملہ نہ دیار
حسد و ہمت سے برتن کا اہوار
جن پر شکل ہے آدمی کا گزار
بیس چھپیں کوئی جس حد از
اوس پہر ہی دشت و زمر کی ہے بہار
جانب غنہ تب و شرق میں در و چار
سوح در موج پر خطہ رخسار
بیاس و ریاست خبر و تہ دار
ششد و انسان ہو دیکھ کر گار

ہند ہے اک محب جزیرہ و
افنہ ابشبا کے موتے جوتہ
شدن و غرت و جوت کی ہاس
جین سے ہے شمال میں محسود
ملک آسام سے کر آجی ملک
طول اس کا دیو جوت سے
عرض اس کا ہے ہندو سوسل
لوگ رہنے میں اجن میں کوڑ
شخص ہے یہاں کی رنجری
دسکے او تر میں ہے ہساکوہ
چوٹیاں میں وہ پہول گزیر گل
اونچی میں چوٹیاں پر ارم و فت
کوڑسہ پہا ہے سچ میں اسکے
معدنی مشرقی جو گھاٹ ہیں دو
اسکے سرب میں تحریک اک سندہ
راوی و ستلج و چناب و جہلم
اٹ گئے ہیں یہہ سندہ میں پاچون

ہے سرج پتر شرق میں اک حجر
 ہا جنو تری سے بحسب محن
 ایک جسا پر رگ میں جسا کر
 راجی کو سی گہا گرا گشت ک
 بند ہیہ سے سون مزید اپانی
 کرستان ہند ما جبا کا دیری
 ابن نر نہہ ہی میں بہت مشہور
 ہدی نا نہہ میں ہسا بہہ پر
 مند اک شہر گر کوٹ میں سے
 بند ہیہ بر بندہ ہا سے میں نمود
 میں مکن نا نہہ می سوتے مشرق
 غرب میں دوا کا پوری ہے شہر
 ہے ہوتے جنوب راجستھ
 وسط میں سو شہر کا تھی ہے
 شہر شہر ہے اک کنارہ میں
 آدہ ہی میں بیان بہت نر نہہ
 ہستنا پور تخت گاؤ ہسود
 اہل اسلام جب ہوتے قابض
 اگر وہ کو محمد اکبر نے
 ہوتے انگریز جیسے حاکم ہند
 ہے وہ گنگا کی شاخ ہوگی پر
 ملک بنگال بھی مدراس
 گورنر فٹت میں ان میں
 سندھ پنجاب ناگ پور آدہ
 منظم ان میں جیت صاحب میں

پنٹلہ ہند و موجود قنار
 بھی گنگو تری سے لگک کی دار
 ہو گئے دونوں وصل میں اور
 لے لگا میں ہیہ کے آخہ پکار
 میں روان ٹیل اشک ویدنا
 سکے میں گہاٹ موٹی سے ہیہ چار
 ہاتے میں سر کے ہل جہان مختار
 وان سے سوتے جنوب ہے ہر چار
 کو نکلتی ہے جس سے ہل و ہزار
 میں بہ ہندو میں بان دکن تار
 منصف میں ہزار باد بسار
 سجدہ گاؤ ہنود سے نکرا
 لوگ جاتے ہیں وان پتے دیار
 مسند ہند وان خوش کردار
 جس میں کیا کر تھن کا ہما اوتار
 شج میں جکے قاصد ہے پیکار
 لب جتا ہتا تحفہ ہوتی دار
 ہوتی دہلی کی رونق باندار
 دیادار الخلافت اپنا قدار
 تحفہ گلے کا بڑا ہے دثار
 جس میں رہتے ہیں بیکرون تار
 میں ہیہ بنوں اعظمہ سرکار
 خیمہ انگن ہے لشکر جبار
 اسطرح کے حاکم میں دیوار
 پاکشن میں ناگ و مختار

باب ہمام

برگردد تریس سب پر بالادست
ملک میں جازم کے اس میں
کاب انگریزی و سماک میر
اندر تندرستی یعنی خود میں
مبدا را باور را استخوانه
محمود کو داد پادشہ جبری میں
بانی جو کچھ کہ میں ملک ہند
نفس میں بیان طول ہو کب
بہ بالادست و موت

جلد ماتحت میں صفا و کبار
نام کرنا ہوں شمع دارانہا
ملک محفوظ و ملک خود مختار
بیوت میں سال وانی کھا
ملک محفوظ میں ہے ان کا شمار
وجہ اور تفریق میں سردار
سب میں سہ کار کا ہے ماردار
جاتے تگ ہت مردان بسیار
بر بہتست نمود از خدایا

اسے خود پروردہ خیال کرنا کہ ملک میں اس قدر لوگ سے ہیں اور یہی مال و مال کا ہی ہو گا کہ
ہر ملک میں اس قدر حد کا نہ اور انتظام کی تلخہ صورتیں اور آبادی کے سے طور و طریقے اور آب و ہوا کی
مختلف و متین ہیں اگر اس میں صفا اختیار کرے اور سماجی پرستند ہو تو عجب و غریب لفظ اور متین
میل ہوتی ہیں سر میں تلخہ تو متیک ہے مگر تجربہ کاری و جنگی خبر کے حصول میں ہو سکتی ہے پھر سر
بسیار صراحت یا بختہ خود فاعی و رادہ ملک سے آج تک تمام تربیت یافتہ قوموں کو مفکر کو متینہ تہذیب
وہ زنی کا ورنہ تسلیم کیا ہے عرب کی لوگ تربیت اور دیکھنے باطلانہ کرے و ماکے کو لوگ کا پورا پورا
مال گر ہیں معلوم ہو سکتا جو شخص کو تحصیل علوم سے فارغ ہو کر سفر سے خوب حفظ او شایا ہو گا اور اس
و اس قدر کمال پر پہنچ گیا زنی مثل اور تہذیب اخلاق کی واسطے سفر بہت کار آمد ہے معرست
آدمی کی ہم ذراست نہایت و مت پانی ہے اور اخلاق کو بہ نفع ہو جاتا ہے کہ اس کے دہن کو کوئی
ہمدردی اور ادنیٰ ذہنیت و سوری پیدا ہو جاتی ہے اور اسی منکظ فی سیاح کی ذات میں ہیں رہتی جس کے
سبب آدمی بہ تہذیب کہ فلا متخص جیسا نہیں ہے با میرے ملک میں پیدا نہیں ہوا با میرا سرم و راج نہیں کہتا
با میرا سانس نہیں ہنستا جس کو بغیر تحقیر و کمیتا ہے بلکہ یہ بات سیاح سے بہت دور و بجائی ہے اور
و معلوم کر لیتا ہے کہ اسباب مختلف بہت لیل اور سر امر ظاہری میں کہ اسباب مناسبت و اتفاق و انہی
میں اور سمجھ لیتا ہے کہ علم انسانوں میں یکساں ظاہری اختلاف ہے لیکن حقیقت سے جو بی آگاہ ہو نا
چاہے اگر یہ اپنے ملک کی نہایت وسیع اور عہد بتانے میں فرانس و آس کی توفیق کرنے میں یہ نصیحت
کہہ اسات کو متروک نہ ہو اور جو حیالت اور تگ ہو سکی اور بہت چنی ایک جس ملک پر پڑے رہت بہت

ہوتی ہے وہ سب سفر کے ذریعے سے منع ہو جاتی ہے مگر فرانسجی عجیب متعلقہ ہے اور اس کی حرکت کی
 سیاحت بلکہ سیاحت کی کیا حقیقت ہے سیاحت میں صرف زندہ اور مسافر سفر پھر انہیں چیزوں کی سب سے
 موجود ہیں کتب فرانسجی کے مطالعہ میں بہت سے دیار و ممالک کی کیفیت ہے سخت پیش نظر رہتی ہے اور
 ہزار بار میں پیشتر کے حالات کو با مشاہدہ ہو جائے گا کہ گھر میں آئی جہان پر یہ جہان ہے مگر اس کا
 تصور خدا و الہان ملک کو پانچ والی بہت سرور کے گاہے راجاؤں اور بادشاہوں کا حال و دیار ہے عجیب اور
 اور کے سلطنت کی ترقی اور اس کے بلند پای ہوتی اور اسے اس زمانہ کے ولایان ملک اجماع و تہذیب و تمدن کی
 جس باتوں کی اگلی سلطنتوں کی خرابی اور بدنامیوں کی بدنامی ہوتی اور اسے ہر شے میں کرین ناسیگلی و تہذیب
 کار بند ہوں اور یاد رکھو کہ جن ملکوں میں سب سے پہلے آنا ناسیگلی سوار ہوئے اور ان کا بیلا حطہ بیان تھا
 اور تہذیبوں کا قول ہے کہ وہ ان سے پہلے حسرت علم کی بدولت ہلکے ہوئے ملک کا ممالی حال ہوئی عمن جبکہ
 خطہ یونان پر اقبال کا ستارہ چکا تو ان لوگوں سے فوٹے حاکمی گہداشت اور ترقی کے باب میں
 نہایت کوششوں کے ساتھ فوج و طبع ہندول رہی بودلو کے رد و مہو کو جہاں تربیت کا شوق پیدا ہوا اور ان
 لوگوں نے تربیت جہاں کو شروع دیا اور اب بھی جن ملکوں میں نہایت شہادت کی ہے وہ ان جہاں تربیت کا اقبال
 رہے کہ اس کا چاہا چکا کہستان میں رہے کہ کوئی جہاں تعلیم و چٹانی ہے جس کے لوگوں اکھاڑے بنانے سے
 زیادہ کسی چیز کو مفید سمجھا جیسا کہ ہم اپنی عقل کو ترقی دینے میں لازم ہے کہ ایسا ہی ہم اسے ہم کو ترقی دہیں
 و کیوں کہ ہندوستان کے رہنما اور مختاری لوگ تہذیب و تہذیب کے ہاتھ میں اسے خود پروردہ جلیط
 کہ الہ و رنگ اور الہی و رنگ کے جہاں میں اختلاف ہے اس طرح فرانسجی میں ہی سب تغیر و تبدل واقع ہے
 ہر قوم کے مورخوں نے اپنی تفصیلات کو ناگو کی حوشاد اور تہذیبی تفصیلات سے بہرہ و راجاؤں کو انہماک
 دلیل ہوا با کسی آفت اور گردن کے نیچے میں بہنا ہے وہاں تو ماحل مال بال چاگتے ہیں اور جس مقام پر
 سب کے لئے ایک امر ہی وقوع میں آیا وہ ان کی کیا عبارت آریان اور مہانہ پرور راجاؤں پرستو کار لاسے میں
 کو ناسجی و زبانت اور ہمیشہ نصیب کے ساتھ تحریر کیا کہ غیر کے طور و طریق میں بہرہ و راجاؤں اور مہانہ پرستو
 اس قدر خوبیاں موجود ہیں اور جس قوم والوں کو کام میں نیچے اور خوبی کیواسطے تحریر کیا تھا اور کیوں کہ
 سنا سنیا کر دیا مگر عقل سلیم خود غور طلبی اور بار یک می سے فرانسجی مطلب پیدا کرتی ہے جہاں کے حکیمانہ پر
 نظر کرو کہ سب ایک طریقے کے پابند ہوئے ہیں مگر سنو زبانت عقلی اتمام ہے یعنی حکیم باغلا سفر و کو کہتے ہیں
 کہ جو عالم معلومات و تعلیمات کی حقیقت انہما سے بخوبی واقف ہو جائے نہانہ حال میں حطی کا وہ عالم جاری
 ہیں جب اوپر نظر ڈالو کہ ہم نہانہ سلف کا خیال کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دنیا کا عجیب و رنگ ہو گا

اس میں نو شک میں کہ جلیج کوئی قطعہ زمین غیر رویت کی کے میں مدسکتا اسلیح انسان کا دل ہی کہ
 بوجہ خود ایک جہان جدا گانہ ہے جہاں سے خالی نہیں دسکتا حکمت کا سلسلہ ہی یہی ہے کہ انسان کے غیر ناک
 مطل رہنا ممکن نہیں کچھ نہ کچھ آؤ غیر میں کتے جانا ہے جس جس سر میں یہ انسان تہا دان و فنا فو فنا
 جیسی ضرورت میں آئی کہ میں اس کے سلاں وہی کانا گیا انہیں اصول کا نام حکمت و فلسفہ ہے ہر نقطہ
 میں کی خاصیت ملے جو اس کے ہوا کی تاثیر میں جدا گانہ رہنا چہ رویت کی اور نباتات قسم قسم کے پیدا ہوتے ہیں
 پر ولایت کے آدمی کا فو و فاست جہر و مہر و رنگ و روغن سلا ہے دل کو ہی و نبات کے جیسا پر جس کے
 اعتقاد ظاہری میں فرق ہے و بسا ہی اس کے خیالات و مانی میں ہی ضرورت اختلاف ہوگا و کہہ ہر ایک حکیم
 با دھن خاص فرقہ کے صاحب نصیب جو کہ ہے ہن اس کی باتیں اور باتیں اس کے مختصر حالات ہری کا
 ایک جن پہلو ہوا ہے ہر ایک کے تے تے خیالات جدا جدا رنگ و دھارنگ و کہہ کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا
 ایک باغ میں مختلف طائر تو تے ہیں انہیں معلوم ہونا کہ ایک دوسرے کی سنی ہوئی کتاب ہے ان سب کا
 سے نصیب ایک نظر سے برابر و کہنا عجیب لطف و کیفیت پیدا کرنا ہے علم کو اس میں نکلتا ہے خاصہ
 مال قابل نو ہے کہ ان دونوں وقت عالم ہے نبات میں کس کس طرز پر حیثیت کی اور آغاز و انجام کہ کیا ہوا
 فلاسفہ صحیح ہے فیلسوف کی اور فیلسوف کے سنی میں حکیم فلسفہ دان بہرہ فقط یونانی ہے حال کی اور حکمت
 کرتے ہیں مثلاً اور جہر و فایلا کے سنی صحیح ہیں اور سو فاکے سنی علم و حکمت کے اس کا بہرہ مطلب ہوا
 دو ستار حکمت اور فیلسوف کا قول ہے کہ فلسفہ کے سنی ریاضت اور مشقت کر کے خستہ و آشفٹ
 شایہت پیدا کر کے ہن متقدم کے مسائل زیادہ تر طبیات اور طبیعیات میں پہنچتے ہیں سائنس میں
 ریاضی کو ہی دہل کر کے ہن قسم پر قسم کیا اول علم باہت سنی ہی کیا چہرے و قوم علم کیفیت سنی ہر قسم
 چہرے سوم علم مقداری سنی چہرے ٹیل ہے یا کہہ میں باہت کے باب میں جو گفتگو ہو وہ علم ہی ہے اور
 کیفیت کے باب میں جو گفتگو ہو وہ علم طبیعی ہے اور مقداری کی روشنی میں جو گفتگو وہ علم ریاضی ہے
 علم و طبی اور عقلی اور علم سنی کہتے ہیں یا کہہ علم و طبی علم ہی یا کہہ علم و طبی علم ہی یا کہہ علم و طبی علم ہی
 پس باقی علم و طبی دان الہی علم ہی ہے علم و طبی علم ہی ہے علم و طبی علم ہی ہے علم و طبی علم ہی ہے
 کہ سنی کی حواس انسان کا دل میں طبعی ہے جو کہ نفس و فاضلہ کی سنی سب اعلیٰ درجہ کی سنی ہے اسط
 جو انسان ہے وہ تحصیل سعادت میں کوشش کرتا ہے مگر فاضلہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے سکھانا اور عمل کرنا اور نیکو
 کہو کہ جو عقل میں زیادہ ہوگا وہ زور میں ہی غالب ہوگا حکایت قدیم الامم میں بہرہ منور نہا کہ نہ
 آدم کے حکمت فلاسفہ ہو کر باہم ایک مجلس آراستہ کرتے تھے اور میں بہت گفتگو سے علمی ہوتی جب

سکندر رومی کا زمانہ آیا تو حکیم ہر سس مجلس میں تمام مصل سے عہد تفریر اور داز و دیار اس
 حلی سے بیان کرنا کہ یونانیوں کو رنگ پیدا ہوتا تھا چند ایک بار شہر حکیم کو متفق ہو کر اس کے نوک لاسلم
 کر کے واسطے ایک انجن ترتیب دی کہ جو بات ہر سس بیان کر چکا ہم او کو کبیطہ تسلیم کر کے اللہ عزوجل حکیم ہر سس
 گفتگو شروع کی اور عقل کا دروازہ کھولا ہر کتبہ ایسا بیان کرنا کہ وہ نہیں ہوتا کہ دیکھا کہ یہ لوگ پسند نہیں کرتے
 اور بلانیہ منکر ہوئے ہیں و دوبارہ تفریر کرنے لگا اور حکمت کا حزانہ لٹایا یہ بھی فطر آبا کہ سب احکام کے دینے میں
 ہا یوم از دہا شکستائی و دیان علی کا دریا بہایا کہ حقیقت ایسا کہ اہل زمین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہوا
 لیکن کیسے مانا اور ہر ہی نہ ہلا یا جب ہر سس دریافت کیا کہ یہ سب لوگ سرسرداوت ہیں اور مجھے دلیل کوئی
 یہہ تجویر نکالی ہے نہوا اور فقوت سو یہہ یہہ یہہ ایک نوہ مارا کہ جبر دار نہایت تک اسطرح جس حرکت جو
 اور ہے مقام سے نہیں زندہ نہیں نہوا ویدیم وہ شراوی سرگون ہو کر گرہ سے اور سر ہو گئے پس جو لوگ
 کہ ریاضت جہانی سے قوت بدنی کو بڑاتے ہیں اور گناہم پہلو ان اور جو کہ منتہی علمی سے شہر عقل کو ترقی
 دیتے ہیں اور گناہم حکیم اسے معلوم ہوا کہ جہنم کے نور اور کو پہلو ان اور عقل کے پہلو ان کو حکیم کہتے ہیں جسطرح
 کہ پہلو انوسن نریال اور سام اور زلال اور رشم اور رازر اور ہر اس اور برزو اور سن واسفہ بار ویرہ
 کہتے شاہانہ فروسی میں نہیں اوکی سرگزشت سے بخوبی مطلع کر دیا ہے کہ دے میں اسطرح شہر ہے
 نامور حکیم ہی بیشتر ہو چکے ہیں خباہچہ او کا مختصر ماں اسطرح ہے کہ حکما سے نامی و گرامی میں سے اول
 لقمان حکیم ہے اگرچہ بنظر ظاہر نہایت کہ یہہ منظر سیاہ رنگ نہا کر باطن او کا جمال روحانی اور لیلان
 لسانی سے آراستہ و پرستہ تھا حضرت عیسیٰ مسیح سے جبہ ہوس برس پہلے شہر او تہہ دافع لکھتے مان
 میں پیدا ہوا حضرت داؤد کا معصر اور شاگرد تھا ملک تمام میں علم حکمت کو بخوبی تحصیل کیا منہہ ملا و دیوان
 میں و غلط و ضحمت اور عادات بدی دست کیا کرنا تھا جب شہر نصیر میں او کا گذر ہوا وہاں کے ویم لاطلا
 لوگوں نے پانسوا کاٹوس برس حضرت مسیح سے بیشتر او کو انالیس برس کی عمر میں قتل کیا صد پند ہونہ
 اوکی تصنیفات منہہ او کا قول ہے قول سخنی اور مصیبت کی وقت استغفار اور شکلات و حوادث
 رفت جبر اور نشت و حمت کے وقت شکر لازم ہے و و سر افشا غور میں حکیم سیاح اور صبح خلافت تھا
 پانسو توس برس پہلے حضرت مسیح سے شہر صورت میں پیدا ہوا کہی کہیے او کو گریان و خدا نہ دیکھا
 یہہ حکیم شام سے مصر میں آیا اور اصحاب یسایا کے ملاقات کر کے علمی و حکمت طبعیات میں و شاہ مائل کی
 اور علم موسیقی ایجاد کیا اور ایسا ہی کہتے ہیں کہ پہلے شہر سوس کو گیا پھر انطاکیہ میں آیا وہاں حکام کے
 فرزدی میں لیا اور حکم کو کچھ پر دیا حکمت اور علم ادب اور علم موسیقی سیکھا پھر حکیم نانیس قلی کے حوالہ کیا

اوسن تو شک نہیں کہ جلیج کوئی قطعہ زمین بغیر رویت و تکی کے نہیں دسکتا اسی طرح انسان کا دل بھی کہ
 جو تاج و تاجہ ایک جمال و لگاؤ ہے جیسا کہ خالی زمین دسکتا حکمت کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ انسان کی فطرت
 میں نہایت کمال نہیں کچھ کچھ اور دوسرے کئے جاتا ہے جس میں پر انسان نہاد و ان وقتا فوقتاً
 جیسی ضرورتیں ہیں ان کی نسبت اور کے سلاطین اور کائنات کا کیا اور زمین اصول کا نام کثرت و غنہ ہے ہر قطرہ
 زمین کی فائیت علیحدہ اور ایک ہوئی تاہم ہر ایک جدا جدا ہے ہر ایک کی اور نباتات قسم قسم کے پیدا ہوتے ہیں
 ہر ولایت کے آدمی کا قدر و قامت چہرہ و رنگ و رخنہ سلاطین و ملوک کا بھی وہی ہے کہ جیسا ہر شخص کے
 اعتقاد کا ہر بن وقت ہے وہی ہے اور اس کے جلال و باطن میں ہی ضرورتاً اختلاف ہوگا و دیکھو ہر ایک حکیم
 یا فاضل خاص و قد کے صاحبِ فیض ہو گیا ہے اس کی رائے اور ہر انسان اس کے مختصر حالات عمری کا
 ایک جس پہلو پر ہوگا ہر ایک کے لئے سے جلال و ادوار رنگ و رنگ دیکھو کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گو
 ایک باغ میں مختلف طائر ہوتے ہیں اور زمین میں تمام ہونا کہ ایک اور سر کی ہوتی کہتا ہے ان میں
 بے نقاب ایک فطر سے برابر دیکھنا عجیب و غریب و کیفیت پیدا کرنا ہے علم کو اس طرح میں کھاتے ہیں
 مال قابلِ غور ہے کہ ان دانشمندوں کے عالم ہے نبات میں کس کس طرز پر قسمت کی اور آواز و چلن کی کیا ہے
 فلاسفہ جمع ہے فیلسوف کی اور فیلسوف کے معنی ہیں حکیم فلسفہ دان بہر نقطہ و ذوق ہے اور اس کا فلسفہ
 سرگرمی میں تھا اور جو توفیقاً اس کے معنی سمجھ کے ہیں اور سو فائدے معنی علم و حکمت کے اسکا بہرہ طلب ہوا
 و دستارِ حکمت اور مہنوں کا قول ہے کہ فلسفہ کے معنی ریاضت اور مشقت کر کے حضرت وادیت
 شایہ پیدائش کے میں متعدد کمال سال زیادہ تر نباتات اور طبیعیات میں ہو گئے ہر سنار و شایہ اوس میں
 راجع کو ہی دل کر کے نہیں قسم پر قسم کیا اول علم وادیت شایہ کوئی کچھ ہے و دوم علم وادیت شایہ کوئی کچھ
 ہے سوم علم وادیت شایہ کوئی کچھ ہے چہرے میں اس کے باب میں جو گفتگو ہو وہ علم ہی ہے اور
 بیست کے باب میں جو گفتگو ہو وہ علم ہی ہے اور مقدار کی کوئی شایہ میں جو گفتگو ہو وہ علم ہی ہے اور
 علم وادیت شایہ کوئی کچھ ہے چہرے میں اس کے باب میں جو گفتگو ہو وہ علم ہی ہے اور
 پس راجع علم وادیت شایہ کوئی کچھ ہے چہرے میں اس کے باب میں جو گفتگو ہو وہ علم ہی ہے اور
 کہ نرفی کی خواہش انسان کا دل میں طبعی ہے جو کہ نفس مافطری کی نرفی سب اعلیٰ درجہ کی نرفی ہے اس
 جو انسان کے تحصیلِ سعادت میں کوشش کرنا ہے مگر غلامہ یہ ہے کہ اس کے لئے سیکھنا اور عمل کرنا اور نرفی
 کہو کہ جو عقل میں زیادہ ہوگا وہ زندگی میں بھی غالب رہے گا حکایت قدیم الایام میں یہہ سنو رہا کہ
 روم کے حکماء نے فلاسفہ کو ہر ایک مجلس کو راستہ کرتے تھے اور میں ہر شے گفتگو سے غلطی ہوتی تھی

سکندر رومی کا زمانہ آیا تو حکیم بر سر مجلس جلوس میں تمام محفل سے عہدہ تقرر ہوا اور راز و دانیان اس
 خوی سے بیان کرنا کہ یونانیوں کو رنگ پیدا ہوا چنانچہ ایک شہر ملک یونان متفق ہو کر اس کے فوائد لائے
 کر کے واسطے ایک آئین ترتیب دی کہ جو بات ہر س بیان کر چکا ہم اور گویا طبع تسلیم کر کے اس شخص حکیم بر سر
 گفتگو شروع کی اور اس کا دروازہ کھولا ہر گتہ ایسا بیان کرنا کہ زمین ہوتا مگر دیکھا کہ یہ لوگ پسند نہیں کرتے
 اور علامہ منکر ہوئے ہیں دوبارہ تقرر کرنے لگا اور گتہ کا حوالہ لٹا باہر ہی نظر آیا کہ سب انکار کر رہے ہیں
 یا یوم از دہر سکھائی و دیان علی کا دریا بہایا کہ حقیقت اشیاء کے انہار میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہوا
 لکن کہنے لگنا اور یہی نہ پایا جب ہر س دیانت کیا کہ یہ سب لوگ سرگرداں ہیں اور مجھے فلین کوئی
 یہہ خیر نکالی ہے نہا اور رفیق سے سوہبہ بہر اہر ایک نو مارا کہ جبراً دیانت تک اسطرح جس حرکت ہو
 اور اسے مقام سے نہیں وڑا ہمیشہ ہوا ویدیم وہ سزاوی سرکون ہو کر گر رہے اور سر دھو گئے ہیں جو لوگ
 کہ ریاضت جہانی سے قوت بدنی کو بڑاتے ہیں اوکا نام پہلوان اور جو کہ حقیقت علی سے خواہش عقلی کو ترقی
 دیتے ہیں اوکا نام حکیم اسے معلوم ہوا کہ حتم کے زور اور کو پہلوان اور عقل کے پہلوان کو حکیم کہتے ہیں جس طرح
 کہ پہلوانوں میں زبان اور سام اور ناک اور ریشم اور طرر اور ہراس اور زرد اور یمن و اسفند باد و غیرہ
 کہ بت شاہنامہ فردوسی میں نہیں اوکی سرگدشت سے محولی مطلع کر دیا ہے گدرے میں اسطرح جسے جسے
 مامور حکیم سی خیر ہو چکے ہیں چنانچہ اوکا محضر بیان اسطرح ہوتا کہ حکما سے نامی و گرامی میں سے اول
 لقمان حکیم ہے اگرچہ بطور ظاہر نہایت کہ یہہ منظر یاد رنگ تھا کہ لوہن اوکا جمال روحانی اور نکال
 نفسانی سے آراستہ و پرستہ تھا حضرت عیسیٰ مسیح سے جبہ توس بریں پہلے تہر از بچہ واقع کلمتے نان
 میں پیدا ہوا حضرت داؤد کا محضر اور شاگرد نہا ملک تمام میں علم حکمت کو بخوبی تحصیل کیا مینہ بلاد و دیان
 میں و عطا نصیحت اور عادات بدی نہت کیا و نہا تھا جب سہر نفس میں اوکا گذر ہوا و ان کے رسم الاحاط
 کو کوئی پاسو کاٹوے بریں حضرت مسیح سے خیر اوکو او تالیس برس کی عمر میں قتل کیا صہر ہدیہ ہو نہت
 اوکی تعبیفات مشہورے اوکا قول ہے قول سخنی اور معصیت کیوقت انتقال اور شکلات و حواوت
 وقت ہوا و نہت و محنت کے وقت تنگ لازم ہے و و سر افشا غور میں حکیم یناح اور یمح حلاقت تھا
 پاسو توے بریں پہلے حضرت مسیح سے نہر صومہ میں پیدا ہوا کہی کہنے اوکو گریان و خندان نہ دیکھا
 یہہ حکیم تمام سے معمرین آیا اور اصحاب سلیمان کے ملاقات کر کے علم الہی و حکمت طبعیت میں دیکھا حاصل کی
 اور علم موسیٰ اچھا دیکھا اور ایسا ہی کہتے ہیں کہ پہلے شہر سوس کو گیا پھر انطاکیہ میں آیا و ان کا حکم سے
 فرزدی میں لیا اور ملکوں کے سرور کیا نہت اور علم ادب اور علم موسیٰ سبکھا پھر حکیم نامہ میں فلسفی کے حوالہ کیا

و ان عظیم مبدع اور عظیم جہ سے بہرہ ور ہوا بھر حکمت یا ذکر کے سوس کب طرف مراجعت کی اور دان ایک مدرسہ جاری کر کے لوگو کو حکمت ملی اور تعذیب اخلاق کا درس دے لگا صرفت و غفلت کہتا تو اس کی یہ ہمت ہوتی تھی وارثی و مازحہ بعد بہایت طویل ہے ہوتے شے ممکن و وفار سے فادین و بنا اور اکثر اوقات فی سبب ہوتے ہونا کہ اس کی عظمت کو گوئیے دو بین و بین ہو اور اس کا کلام علم نہ کرے اس حکیم کے سبب میں قتل جیوات باطل ماجانہ تھا و دوستی کائنات حکمت کی اسکی تعذیبات میں اسکی بریں کی عمر میں مرادیں نظر آتا تھا عظم و تعذی سے ایک مارتحہ جس پہاوی اور کئی روز تک سے آئے دانہ وٹاں جھپا رہا یا خاک کہ کچھ چرکی سنت سے روح غایب ہو کر ہزار گز گئی اسکا قول ہے قول اہی کو درو گنار کو گناہ رکھہ اور از بندہ کو اسرا طے کہ حومات و مارتحہ سوکے حرات سے پیدا ہوتی ہے وہ سیر و طے ایک دیوار یا ران بجائی ہے کہ وقت زید کی تیرے حق میں مٹا گا کر اور عید مرگ حجاب و مطلق ہے اور حوامر کہ سلطان خرد کے حکم عالم لہم ویرا وہ ایک ایسا سر و شمع فال ہوتا ہے کہ حکلی پستی سے لذت جات و دبا مستر و شعی میں تیری حسن و کرامت کا سر ہو قیصر البصر طحلیم وہاں کے حکمت کے کار بن ہمار کہا جاتا، بار تو سر میں پہلے بدین سخن سچ سے دینہ انگما میں پیدا ہوا فاضل حکیم انکس اور سے بکھا اور عظم و بلاعت و بیان و درو قیست جو شے دیکھی یوان میں بعد و نہا اور خوشی و بوسے حواس فہ میں لاجواب تھا عرض اسطیج ہر لک کو حبث خواہ مل با اکثر اوقات مرہہ با بکری جا و وارث ہے بہرنا اور سبب بر خندہ منبائی میں آنا اس حکیم کے ماہ ہزار شاگرد ہیں اور حکیم مرطیوں اور سعیدیں اور رجوون اور فلاطون اور اقلیدس اور خلدیادہ جس میں اس بکرا عظم اور عظم سیاست دہل اور طین اور طاقت اور حساب اور ہندسہ اور تمام علوم تعلیم کئے اور کفر و ایمان اور بے وفائیت اور عظم و انصاف اور عقل و طاقت اور بیادری و مارتوی میں امتیاز بکھا یا نہایت کم حوراک اور جاکس نہا اس کے اقوال اور اعمال اور احوال میں کہنے کوئی مات خلاف حکمت شاہدہ کی تیرا مودتہا بہت ست برتی کو مع کرنا امر معروف اور نہی منکر کا حکم و تبا اسے سطر طر زار ہ کے نفس طبع ہوا بار شاہ ز کہ بت برست تھا اسکو قید کر کے زہر پلوا دیا ایک سو نو برس زندہ رہا کوئی کتاب تصنیف کی یا تعلیم کا جاری نہ تھا سبب فطر زہد و ریاضت کے یہ تفسیر ہو گیا تھا اسکا قول ہے قول اللہ با منبت و خیرت المتقارہ چونہا فلاطون حکیم اشرف احوال اور عظم حکما یوان، اور طیفہ اشرفیہ کا مقصد و مینا چار سو برس پہلے بدین حضرت سچ سے جزیرہ عینہ میں پیدا ہوا اس سے شاعری کا ذوق و سوق تھا ہور میں برس کو نہ ہو چکا تھا کہ کئی دیوان تالیف کر چکا تھا فا ایک روز سطر طر کی مجلس میں گدہا اور مدین سطر طر ہی حسب اتفاق اس جماعت کی خدمت بیان کر دیا تھا کہ حوامر اوقات اپنی مندر شاہ

معروف رکھتے ہیں ملاطوں کے دلیر اور کئے قول کا ہیبت اور یہ ہوا ہی یہود کوئی برکات اسوں کیا احوال
 اسی غالبان آگ میں محاکر سفر طوط کی شاگردی اختیار کی اور آہستہ میں تک او کی حد نہیں رہا جب سفر طوط
 رہا دیکھا تو وہ اسے شاگردوں کے رہبر و او کی اہلیاں خاطر کے لئے تھا جس کے ماب میں دعو و بعد کرے لگا
 ملاطوں سے سب تفریر یاد کر لی اور بعد ازاں وہ تمام معصوں کنک کے طور پر خبر کر کے اسکا نام تبدیل کر دیا بہر
 تحصیل علوم الباطنیہ اور قصداً و ماریکاً سفر کا ہے اس میں آدھ میں آنا تو تمام آئینہ میں باغ آندیس خبر کر کے
 درسد فاقم کیا اور اسکا نام آئینہ رکھا اور اس علم الہیات کا درس جاری کیا اسلئے اسکو ملاطوں الہی
 کہتے ہیں اس کے جس صورت و خوبی سیرت کے یاں میں لوگوں کے ہیبت سالوہ کیا ہے حاجہ کیسے اسطوت
 او کی صفت دوجہی اسے کہا کہ اگر تو ملاطوں کو دیکھتا تو او کی شاں میں کہتا کہ با اس سال کہ سورت و الط
 آتا ہے یا جاد ہے کہ پیکر یاں میں ملوہ کر ہے شاید کہ ہی سے اسکو ملاطوں الہی کہتے ہوں اس علم کی
 تابیات و نصیحات کثرت ہیں اور اسکو طبعیات ملاطویہ کہتے ہیں جس میں اس کے کتبوں میں
 مشح ہیں علم طبعیات اور منطق اور سیاست و دل اور تہذیب و اخلاق اور البیات کا یاں ہے عریر و او کی
 اکائی میں کی اور روئے اکو ترو میں کی ہوتی اور اسکا قول ہے قول مجھے میں مخصوص یہ رہا یہ
 اسوں اور حم آنا سے اول وہ تو لکھ کہ جو روئے ہو تا دوام وہ صاحب عت کہ جو حجت دلت میں گرفتار ہو
 سوم و اول علم کہ قابل حیرت میں کہاں اور دیکھا قول ہے قول سب حرا خوں و درحم راہ و درم
 اول کوئی کہیم کسی نتم سے بلوئی تھی کئی محل سے ملوہ لگے اور وہ نا نہہ آسے وہم کوئی مرد
 ۴ انرا کسی کہسہ کے دروازے پر کا اور بار بایستہ پانچو ان ارشطاطائیس حکیم سردار اور میں
 فلاسفہ سنا میں ہے اسکو ملبوس اکبر اور علم اول اور اسکو ہی کہتے ہیں میں سو جو رہی میں سے
 بدائیں حضرت شیخ سے نہر امطاوہ میں بیہوا ملاطوں حکیم کہ اسکا اور شاہ تہا وہ اسکو سب ہم سلیم
 اور حوت طبع کے ہیبت و دست رکھتا اور کمال محبت روح اللہ یہ بھی تہر کی جاں کہا کرتا تھا اور
 نو برکی عمر بن علوم متداولہ سے میللت حاصل کی بہر ملاطوں کی حدت میں میں اس تک تحصیل علوم
 کرنا را اور متقد میں و شاہ میں بر سخت لیگیا ہر و تہہ لکھا میں مددہ ماکر درس و تدریس میں متو
 ہوا اس کے متقد و تہہ کا سوم کیا بلفقوس ماوشاہ سے اسے دروینی سکندر کی تعلیم پر اسکو کوئی توفیق نہ
 برس سے حضرت شیخ سے مامور کیا اور سوقت سکندر کی حوہ میں کی عمر تھی حکیم ارشطاطائیس آہستہ
 میں برابر سکندر کی تعلیم میں مشغول رہا اور تمام علوم و معوں سے اسکو بہرہ ور کیا جب سکندر تخت
 سلطنت پر جلوہ افروز ہوا تو اسکو شہر آئینہ کو و میں روانہ ہو گیا اور وہاں ایک باغ میں کہ جس کا

ہم نے بتایا ہے کہ وہ کہلا اور اس تک وہ ان عظیم عقیم کو تاراج تھا اور وہی سے سکنت افعال کے بارے میں
 سب سے زیادہ اور اس کو اس سے کمال یا چاہو وہ شہر نفس میں ہا کر گیا اس لیے کہ اس میں نہ رہا اور نہ
 احمقوں کا قول ہے کہ ایک آتشہ بریں کی عمر میں ملک عدم کو سزا گیا اس لیے کہ اس میں اعلیٰ علوم میں نصیب کیا
 اور اس مطلق کو سب علوم سے ملکہ مرتب کیا اور اس کا قول ہے قول بادشاہ دریا کے اندر ہے اور اس کا بار کا
 دولت ہر وہ کہ اندہ حوا میں رہتا جاری ہوتی ہوں آب دریا میں جو نہ ہوتا ہے وہی واقعہ نہروں کے پاس
 ہوگا اگر وہ باتیں سے تو ہر جس میں اور شہر سے تو شہر علیٰ انقیاس اس کا ان سلطنت اور اہل اہل
 طور و طریق ہی مدد علم میں مطابق سیرت بادشاہ کے ہوگا جیسا اقصیٰ طور میں حکیم حکمت کے حصول کے لیے
 موجود ہے حضرت مسیح سے جس سے موجود اس میں پستہ قرۃ و احلیس روح آئینہ میں پیدا ہوا اور تمام علوم ۱۲
 آئینہ میں کی عمر میں نہر آئینہ میں گیا وہاں ایک باغ مول لیکر آئیں دریا جاری کیا اور اس کا نام "دریا" رکھا
 فراد یا یہ حکیم میں راحت کو درست رکھتا اور ہر دریا صحت کو بد جاننا حکمت علیٰ اہل طبیعات پر کار بند تھا
 بجا نہ جا کر اسے طے سے عاج کو دیا بہا بہت طالع طالع تھا چنانچہ جس باغ میں دو رستا تھا اور اس کے دروازے
 یہ عبارت کہہ دی تھی کہ تہہ دروازہ اس مکان کے پاس کہ جو سرد کو منتہا سے کالات جاتا ہے
 ہوا کے واسطے صرف ہالی اور جو کی روٹی ہے اس صیانت میں سوا اس کے کہ سید بن باقی رہے کسی قسم کا
 میں کیا بہ صیانت اچھی نہیں ہے اس حکیم کے ناموں کو ابقو یہ کہتے ہیں اور اس طبقہ کے نام بھی
 اور طباس اور لونیاں اور لاریس میں ساوان فیرو حوں حکیم ہیں قرۃ سو فطانتہ اور سرگر
 اہل انکیک ہے دو سو چالیس برس پستہ حضرت مسیح سے شہر اہلین سلفہ بلاد دیوان میں پیدا ہوا لغائی و لغہ
 اور علوم حکمت و فلسفہ میں بکثرت سے روزگار تھا اس حکیم سے ملک ہند میں اگر زمینوں فلسفہ حاصل کیا یہ
 اسکی طبیعت میں شکوک و دوام ظل انداز ہو گیا تھا جب دیوان کو مراجعت کی تو دیوان بہو بکر مدہ کہلا
 اور اس امر کی نفس کرنے لگا کہ نامی تحقیقات انسان شکستہ خالی نہیں اور انسان ہر گز قدرت نہیں
 رخصتیں انبیاء کی حیثیت اعلیٰ سے متعلق ہو سکے جس جو کہ انسان جانتا ہے وہ اعتبارات اور تجلیات پر
 کو مانع میں جلی کہہ لیں نہیں یہ حکیم نہایت فصیح و بلیغ تھا ہمیشہ حکمت سابقہ کو غلط جانکر اس کے برستے پرورد
 اعز اس کی کار نہا سب فصاحت کے اس کا کلام لوگوں پر بہت جلد اثر نہایت اور بخوبی تمام دل نشو و نما
 ہوتا تو نے برس کی عمر میں رگراتے عالم فانی ہوا اور ہمیشہ اپنے معین حیات میں اصول حکمت قدیم کا بظاہر
 کرتا اور اس کا قول ہے قول غور وہ بلندی ہے کہ تمام سینوں زیادہ بہت ہے اور فروع و مہجہ
 تمام بلند یوں زیادہ بلند ہے اہل دیوان زمینوں حکیم اہل مطلق کے اصول حکمت کا مال



حکومتِ اسکو تہ کہتے ہیں میں سو با شہید ہر کسی بہتر حضرت مسیح سے خیر و بخت میں پیدا ہوا ہر کسی
 میں اکثر علوم رسد کی تحصیل سے طبع ہو گیا اسکا باب سوار گرتا زینون کو مال تجارت کے سہرا و سہا
 سوار کے تہرا نہ کہ بطرف روانہ کیا اتفاقاً قادیان طوفان کے باعث غریق آب فنا ہو گئی اسکی زندگی باقی نہیں
 ڈوبے تو بے بجا اور بہر وقت تہرا نہ میں داخل ہوا وہاں اپنے دل میں حال کیا کہ زندگی نفس مرید
 انسان گویا جاسے اپنی میں غرق ہو جاتا تو باوجودیکہ دو تہند تھا مگر کوئی سہرا نام میں نہ بانا اسے بہتر یہ ہے
 کو علم حاصل کروں جسکے ذریعے سے دنیا میں نام اور مقبلی میں یک انجام ہو عرض اوس غلطی کی حالت میں حسب
 اتفاق اگر ذریعہ تعلیم کی مجلس میں گئے ہوا وہ حکیم دیوانہ گئی کے علاوہ میں تھا اوسکے کلمات حکمت سے
 بہرور ہونیکے سبب اسکا تہ کتب خطفہ کاشوق پیدا ہوا اور تعلیم کی خدمت میں تحصیل علوم حکمت کرنے لگا
 اسطرح اور حکمت سے ہی استفادہ کیا جو کہ اسکو غلطی میں اسقدر مقدر تہا کہ کنا میں خرید کر کے اس نے ایک
 کتب فروش سے دوستی کی اور جن کنا بون کو نہ کیا تھا اوسکا مطالعہ کرنے لگا اسطرح ہر علم و فن کے وفور و کمال
 دین اچھا تھا اکثر علوم ازیر ہو گئے بہر ایک کتابان بنا کر اوس میں دس کرنے لگا اہل انوسے سر کی عمر میں چہا راوی سے
 انتقال کیا اور موت کی بہرہ ہوئی کہ ایک روز اتفاقاً بلند بیاض سے گر گیا اور ایک ادگی ٹوٹ گئی اس واقعہ سے
 اسکو بہر نوم ہوا کہ گویا بے ایس پیدا ہوا ہے کہ مجھ میں اب زندگی کی قابلیت نہیں اور اس جیسے سے مرا
 بہتر ہے یہ سوچ کر اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو قتل کر کے خود کی کامرنگ ہو اوسکا قول ہے قول ایک آدمی کی
 زبان ہزار آدمی کو قابو میں رکھتی ہے نیز کہ اوس ہنر کے قابو میں ہوں ان بلیناس حکیم شاگرد اسکو کا
 اور آئینہ سکندر اس حکیم کی صفت گری کا ایک سورہ ہے یعنی حقوق سکندر سرحد و رنگ پر ایک شہا را دکر کے اوسکا
 ام سکندر یہ کہا اوس بہر میں سوخی اہل فرنگ کے اکا ہی حاصل کر کے تے لباس اسے ایک سارہ بلند بنا یا اور ایک
 جینہ طلسم حکمت بنا کر کے اوپر نصب کیا اور ایک زبان مفر کر دیا وہاں اسے کہتے ہیں کہ جو کوئی شخص کسی
 مقام پر بیٹھ کر بار بار چاروں طرف نگاہ کرنا ہے اور فوج دشمن کی اوسے تلخہ نشینوں کو اطلاع دیتا ہے چنانچہ
 وہ اس ترکیب سے فانی گردا ہر دم بسبب دیوانہ کی خصلت اہل فرنگ نے اسکو تہرا سکندر یہ کو خراب کیا اور
 نہ دریا میں ڈال دیا جب سکندر کو خبر ہوئی تو اسکو دریا میں سے نکال کر چھ کرناہ سارہ بر حسب کیا یہ سارہ میں
 بلند تھا اور آئینہ در کہ کافر سات گز اور دو تہا بائیں گز تہا جوت میں لگا کہ کجائی جو کچھ استنبول میں گذرنا
 میں آئینہ میں ظاہر ہوتا تھا اوسکا قول ہے قول بیا اگر نہ صحت سے قریب تر ہے بہر نہت مند رہت
 اٹھا کے و سوال اس حکیم قزہ کیکہ مقتدا و بیوس اس قزہ کو کیکہ لستے کہتے ہیں کہ یہ لوگ
 تہا رشتہ اور قہر نفس کو دوست رکھتے ہیں راحت و لذت کو کروہ جلتے ہیں خود و لوٹ اور پڑتے ہیں

وزیر افتاد کو بسند کرنے میں بعض کو سخت عداوت میں مبتلا رکھتے ہیں کسی خاص میں عداوت کو دور نہیں کرتے
آریوں تک افتاد سے متصرف رہتے ہیں کلام میں درستی و حوت رواد رکھتے ہیں گوئیائے کتب طبع ہو گئے ہیں گوئی
عرفی میں گئے گوئیائے ہیں اسلئے کلئے ساتھ مسوہ کیا جاوے اس حکیم کے ساگردوں میں دیوہو اس کلی ساگرد
زیادہ ہے گیارہواں دیوہو فلس حکیم ہر قسط میں مدد ہوا اسکا باب کسی حرم میں دہانت نہ لایا گیا
بہرہ ہی عہد طیل میں اس کے ساتھ طلاء میں ہوا حب نہ ہرایہ میں ہو چکا وہاں حکیم عظیم کی قرب مسر
او کی خدمت میں دادر موا حکم عظیمیٹس دیوہو اس کو ملا کی طلب میں مات قدم پایا بہت حوس ہوا اور
ساگردوں میں لائل کیا بہانہ کہ بہرہ ربد و فاعت میں اور سناوت ہی ٹو گیا اسے جسم کو بہانت تکلف دیوہو نا
اور مات بہانت درسی سے کرنا اور میرہ کانی کے کسکو معید رہتا گا اسنوٹ میں سہی او کی نامیں کات حکمت و
واسطہ طاقت والی ہوں یہیہ علامہ خود میں رہ گئی مسر کرنا اور کلمہ لجن کے باب میں کچھ مصافحہ اور
خطہ کرکھا اسلئے بعد مدت کے اوکا ف دیوہو اس علمی مشہور ہوا قول کیسے اوتے سوال کیا کہ کہا
اور ساکوت نہ رہے جواب داکر لیل و لیل کو صوف اشتہا غالب ہوا اور لیل اس کو جہم میں سے آکا
ایک شخص نے دیکھا کہ مرا کا دل کہا کیا مال ہو گا اور اس شخص کا حوکہ ہر در موت سے ایک سرل زیر نہ ہو
بارہواں بقصر اور حکیم سمعہ میں اس عید یاد کا ہے اور میں نے کہنے میں کہ مکہ ریوی کے عہد طاقت
سورس سے نہا سولہ برس کی عمر میں قبیل موس سے طاع اور صدیہ میں بر قائم ہو کر عالم کو الی عالم مر
عابر و اسکار کیا اسے جینہ نام لکھا اوکو سراسر می دتے تھے اور اس فاعت سے کسی میر مر طابہ کرنے اور
قول کہ قول کہ زیر مردم وہ سے کہ حوالہ بہت مسرت و مکہ سنی میں نگدل ہو اور رفت مسرت و دیکھا
اسے قدیم مقول کہ واسوس مکہ اور ہواں زیر مردم وہ سے کہ اوں شمس کو جاتے تھا سکو جاتے اور
دیکر دلت کو میسی لی منت رنہم سمجھے تیرہواں بقصر عظیم شاکر و نقار کا اور داتا مال بہا
مرہ میں مایع ملہیم ہو چکا تھا اور کو قول سے قول منک خطرات جس میں ہیں مایوس کاش
عالم غریب گرگز قس ہیں ہونے اسلئے کہ طبع کسی کیف کے ساتھ مخرج ہو گا چوہواں شخص مراد
شاگرد مسر لاک سے مراد مل و مل اور حکیم مادل تھا اوکا قول ہے قول مجھے فضیلت سے مرہی
مرہ مل ہا کہ میں ہی جہالت سے حرار ہو گیا چند رہواں اتنا فلس حکیم شاگرد قس کا ہے کہ
خائق اسرار اور واقف رائہ بان مانکار تھا اوکا قول ہے قول عالم انعام ایک نمونہ عالم ارباب کا
ایلاہ ارباب محسوسہ مسرت میں اور حصار قدرت ایک دارو ہے مرکز عفاست ہا نہا ہی کا سولہواں
بطلمیوس حکم عالم ہمدرد و بہشت اور مجوم میں اور تار و وقت اور کیا ہے رور کار گد ہے کہ اب محفل

اور دوستوں کے ساتھ لطف و احسان پیش آ اور دشمنوں کو دلاسا دیتی دے اور زن و بچہ
 کہ کسی بزرگین شخص ہو یا بڑا دے قلم رو ہو کر ان عزیز حضرت جان آفرین کو سپردی بزرگم حکم
 اس کے لقب زونیر و عادل کا وزیر اور حکم سے عصر کا پیشوا تھا اور کا قول ہے قول بادشاہ کیا نام
 کہ بار خیر سے ہمیشہ محترم ہے غضب اہل اور دفع اور قسم اس کے غضب ماز و مکالم ہے اور بادشاہ
 اجر ہیں دفع ایسے دیم کے وقت کام آتا ہے اور بادشاہ و دونوں بڑی ہے محل بسبب
 طہور پاتا ہے اور بادشاہ مصلح ہیں قسم نفی ہمت کیواسے مخصوص اور بادشاہ مقام بہت سے بار
 حکم بعد کا بزرگین اصل مکات سے ہند ہے بڑا سودا و خاپرت اور عارف وقت تھا اس کے کوئی نہ
 کہ چیلے اس وقت کے بہن مت برست ہو بہن اور زمانہ میں عارف و درویش کو بہن کے لقب
 اس کا قبیلہ و منہ کی تفصیلات مشہور آفاق ہے اور کا قول ہے قول میں نے کو
 ان میں سے بار بزرگین انتخاب کیں دو بار دیکھنے کے قابل میں اولی و دوم موت اور دو فراموش کر کے لاف
 وہ کہ نو دوسروں کے ساتھ جاحسان کرے دم وہ کہ دوسرے سے ساتھ جو دی کرن حکم عہد ختام شہاد
 اہل اسلام اور ہے نظیر وقت گذر ہے علم و حکمت میں بولے سنا کے برابر تھا سلطان جو کچھ والی بکار اور
 اسے برائے تخت پر بیٹھا اور نظام الملک کے بارہ ہزار غلام ملاک بٹا پور سے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا شہاد
 اور رباعیات اور کتب مشہور عالم ہیں وقت و ملت نازا دار کے بعد میں سر رکھا اور کہا قول خدا اپنے بچے
 یہ بچا یا جس کا چاہئے کا حق ہے اسے لطف و کرم سے مجھ پر رحم فرما اور میرے گناہ صاف کر دے کہ کہ مجھ میں
 جان بحق ہو گیا وفات اور کی مشاہدہ پاس پند و چوہین واقع ہوئی ابو نصر فارابی یہ حکیم مرقون بن
 اور تمام وغیرہ میں رہا ہے گریلاں تھا وفات وزیر ریاضت و عبادت میں صرف کرنا اکثر گناہین زبان بولی
 عربی میں ترجمہ کیں اس کے علم ثانی کے لقب شرف ہوا اس کے من سوچا پس چری میں ہر روز اس
 شہید کیا اور کا قول ہے قول سو میں اولاد مرثون کی ہیں اور امین اولاد غلطو کی اور غلام اولاد وادی
 اور عہدہ اولاد بانات کی اور بانات اولاد زمین کی پس جو خیر وقت نکلتی ہے ہر روز زمین میں داخل ہوتی
 شیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا کہ عوام الناس جسکو بولے سینا ہی کہتے
 اعظم علامہ اہل اسلام ہے شیخ الرئیس کے لقب لقب ہوا اثناء بزرگ کی عمر میں سب علوم مقبول و تہ
 میل کر کے شمس الدولہ وانی ہوا ان کا وزیر مقرر ہوا ہر روز میک کا ایک سو بیس بیار و کا علاج کر لیا ہر عوام
 اور کا قول ہے قول طبیعت دینی ہے اور زمین و عالمیہ اور علامات گواہ اور زمین و دار و سند و دست اور
 اور یوم بحال روز انصاف اور یقین و کمال اور عیب نصف عادل ہے آئندہ جیسا فیصلہ ہو علم حکمت میں



عقلمند

استخوان چہارم

وصف

اسی تری بھی تری بھی عروج و زوال علیہا
 یہی نمبر کبھی بدل مجھ سب سے افلاک عالم
 جو جیسے ہو جسے تو ہم نمان کہ سارے عالم کی ہر گز
 ہی برج بھی ٹکڑے ہی ہر خد شید مادی ہم

یہاں شجیت بن ہم ہمارے ہمارے جانتا تھا
 نظام آوارہ گرد کو بھی محض باک سال دکھا

فرمانہ روند کار سے نہ لڑے خود پروردگار جسوی میں شریف لایا بقیہ و متروک
 اعلیٰ علیہ السلام سے لڑنے کی ہر گز نہ لڑا دیکھا کبھی جس سے نہ لڑا دیکھا کبھی جس سے نہ لڑا دیکھا کبھی

توصیف

اسے نور نگاہ و قسۃ العین
 ہشمار کہ رفت اند

اسے مزید فرمایا کہ اس کے علم کی حقیقت کی اور کون کون سی بات حال کی نہ لڑا دیکھا کبھی

توصیف

شہا بجز محیط و او قیاس
 زمین تا سراسر عالم

حاجائی ندی سے مقادیر میں کمال اور ویرانی آبادی کی حقیقت و دونوں طریقوں پر دیانت
 بنی حکمت سے بڑا کیا اسے قائم کی ہے اور محققین رنگ اس باب میں کیا مذہب رکھتے ہیں

ہو گیا کہ وہ زمانہ خاص ایجاد کیواسے موعی تھا اور یہ وقت عالم تجربہ کا ہے اگرچہ زمانہ سابق میں ہی
 چرچا تھا مگر یہ کبھی کو یہ پہنچا جانے اعلیٰ میں اول کی مسقط تجربہ پر تھی اور اس طرح

یہ قول یوں ہی جاری رہا پہرینوس طیب ظاہر ہوا اور تجربہ کو خطا جانے قیاس ہی مثال کیا
 جس تک سب ادنیٰ پر دی کرتے رہے بعد اسکے برائیدس طیب پیدا ہوا اور تجربہ کو باطل خطا

قیاس ہی پر علی کیا اگر اسکے ساگر و زمین اختلاف ملے ہو گیا پہرینوس ظاہر ہوا کہ تجربہ ہی قیاس

اور عباس نے جو تجربہ لایا کہ ہم عباس کو تجربہ سے لایا اور وہ ایک کلمہ کی کتاب میں ملا دین اور جو کتب قدیم
کہ تجربہ و عباس دونوں پر پہنچی نہیں اور پر احتیاط
بدلیس اسطہ بنوں نالی کا ظہور ہوا اور اس کی رات
کلمہ کو اسی پر کار بند را

مولف

مرکز حسد و منید ہنہ پیشہ را
عبد دو بالیت
نکار
نام کے تجربہ بہ آموختہ
بادگرے تجربہ پرورد

تہذوۃ پیدا از اسجدہ تقریر کر کے پایا تھا کہ باو شاہ دانش پناہ سے وایا از انوف کو نا پیرا،
یعنی فراتہ روزگار کی طرف مخاطب ہو کر رشتہ کیا کہ ہمارے شہر میں ایک سو درگ کھانہ تاج تاج جہاں بیاب
سیا گیتی نور کو نام سے مشہور و معروف تازہ وار ہے کل ہمارے سلام کو حاضر ہوا ہوا نا خواہے اور اگر علوم میں
دیکھا کہ کتاب ہے مجالس علمائین استغاثہ عالم کیا اور تقریر علمی کا بھی شوق ہے اگر غرضی مبارک ہو تو اسکو
بلوین فراتہ روزگار نے کہا بہت مناسب ہے، ایمں دو قاعدے منظور ہیں اول یہ کہ بیاب جہاں اور تاج و تاج
ساتھ تین سلوک و عالم داری سے نہیں آتا کہ باہمی جنگنا می و دو لاجبی کا ذیبتہ اعظم اور جیلہ اکبر ہے دوم
اوکی تقریر ہی سامعین کے عقین و نایج کا حکم کرتی ہے اسکا کواحوال فراتہ موجود کو چشم خود سنا تہ کر کے دیکھ
زندہ نایج بجا ہے اتے میں شعور میں رہے من کی کہ سب سے زیادہ لطف ہے کہ جو جو ملک اوکی نظر سے
کوئی ہے میں تہذوۃ عالم کی زبان صداقت بیاں اوکی حقیقت اور حالات منکر اوکو نہایت حیرت ہوگی کہ
جو پیش سے اسقدر لٹکی وری کے منکر کے برانہ سال ملک حال کی میں وہ نفل الہی سے و خیم ملطت
لاشت عالم خود سال میں ہم پہنچ گئیں اور جو عجائبات کو فی زمانہ اوکو نظر آتے ہیں اوکا ذکر و سنکر
تہذوۃ کو ہی خطہ کافی اور لطف وانی حال ہوگا غمکہ مجروح و حکیم حکم وہ سو اگر جہاں کو دیکھتی نور
عالم و بارگاہ شہر بار ہوا کیا دیکھنا ہے کہ دریا عالم ہے عجیب تمام ہے شہر سے حکماء نظام و ملک اکرم و جہ و جہ موجود میں
اوتخیز و جہاں میں نہایت و بر و کرسی جواہر گار صحر کا یہ ایک طفل نہت سالہ نہایت کو نور و کمال نور و انعام ہے جس نے انور

مؤلف

شبستہ گری زرنگار
بعد شوکت و خیمت و حسن و جہا
زیخت جوان شد بہ طفلی جوان
بزرگی عقل است ہے اعتبار

برابر کے دوسری کرتی زمین بھی موجود ہے اور ایک شخص بہادری سے شہر سے شہر کی طلعت آفتاب
شوکت کو اس کے چہرہ نورانی پر جو ہر اول کا عقین اور اسکا جمال فرخ غالب پر فعل کل کا گمان ہوتا تھا زیب انوار ہے

مفسد سے شعل نہ کو جو ہے فروغِ حصول
وہ روشنی ہیں رکھتی ہے سب کا روشنی
اگر مفسد میں کوئی شے ہے غیبتِ جان
جو رنگ بھی ہو تو ہے اتھا را موی
صدا سے مفسد اوس سے ہزار بہتر میں
وطن میں گر ہو ستر نال کا و سی
بجائے بات مفسد کا شاہد کرنا
ہے بارگاہِ عقل گل کی باو سی
گیا ہے نیکو جہان دیدہ سیرِ عالم نے
ہمین مفسد سے ہے انکھلا اسی

ہفت درخت ہے صاحب اگر قلم سے
خوش و کئے نصیب رنگِ مخمق طوسی

سوداگر جہان گرد سب گیتی نور دے زمین ادب پر جو رہ دیا اور جلالی لعل کا لونا مان گیا کمال
نویس و فروع اور ہایتِ بختین و آفرین کر کے جہد قطعہ جوار میں قیمت و سب ہما مال کو وہ دور یا
اتخاب و نایاب معدن و بخرن حدیث و الامین شکر کے تہذوقہ نادار سے نشستگی برادگی بخشی
اور ازل جوارات کو نظر نفیس سے ملاحظہ و اگر ہایتِ بلند کئے بہارِ نالو کیا کہ اسے سوداگر والا کو
تم جانتے ہو کہ جوار کسطح پیدا ہونے میں اور اوس کے فوائد و خواہش کیا میں سب گیتی نور دے عرض کی
کہ اسے گوہرِ صبح و فامزدانی و اسے اخترِ صبح کشور کشانی اس خاکسار جاں نثار کو جو اسکے گوہرِ مرآت
در زمین اور بانوت و الماس وغیرہ کو ہلد و معدن میں سے نکلے میں اور کچھ میں معلوم ضرور ہے کہا
کہ ادگی پیدا میں اس وضع پر ہے کہ بارش کا بالی ہاڑہ کے ساسون میں جا کر آفتاب کی حرارت سے
لطیف بخار بختا ہے جب وہاں سے نکلتا ہوا ہے اور کوئی جگہ میں وہاں سے نکلتا ہوا ہے
اور کچھ دت کے بعد اوس میں ایک طرح کی صفائی اور لطافت آجاتی ہے اور اس وقت وہاں سے نکلتا ہوا ہے
مشابہ ہوا ہوتا ہے پہر سب آئینہ اخرا سے ارمی کے ہوا سے نفع پاکر رنگ برنگ کے جوار بختا ہیں
بارنگ باعث ہر ملک اور زمین کی تاثیر و فاعلیت پر منحصر ہے ضرور یہ جگہ کوئی کہیں
میں پیدا ہوتا ہے حدوت ایک جاور ہے مچلی کسطح اڈے پچے و بنا ہے آؤ فونت میں
بعدی کا مزا ہوتا ہے اس جانور کے دونوں بازوؤں پر و سخت استخوان ہیں ہوتی ہیں
بے کی پشت پر سخت ہڈی کی ایک سپر پانی جانی ہے جسکے ذریعے سے دریائی جانور اور کو
ادیت نہیں پہنچ سکتے جب اس جانور کی عمر پانچ برس کی ہوتی ہے فوادلی محل میں بارنگ
سے اوپر آتا ہے اور پانی پکڑ پھر ڈبا کی نہ میں اوتر جاتا ہے جبکہ ایک ب بچ محل میں
وہی اوس مہینے کو میاں نام سے نامزد کرتے ہیں اس ماہ میں جو پانی بر سنا ہے

اسکے جوار

سوداگر

[illegible]

اکلی آٹے کے گھس ہیں اور مائے سناک میں بھی آدھری رائل ہوتا ہے اور دوسری قسم کے خواہرات میں بھی سال رکھتے سے بے روق ہوتا ہے اور سرکہ اور سار میں گل جانا ہے جو جسم کو اعضا سے رکھنے کا بعد طریقہ ہے کہ شیشے میں لگا دیں اور تیرہ سبب معصومہ مد کریں اور ہر برس ایک بار ہوا و بکر ہر سبب میں رکھ دیا کریں اور تیرہ ہی مقام ممدل میں یہ مایہ ایک چوہہ کے گڑھ قی کو کھول کر کے معرقات اور حیوانات وغیرہ میں داخل کریں تو قوتِ اعضا حساسات اور عضلات و اردو ہوتی

کہو نا ہے اور سر میں مل کر کے انکھوں میں لگایے عصار زیادہ ہونی ہے اور جسم اگر عاریہ

بہنی ہے اور موتی کو اس رکھا تو تیرہ اور حدتِ نظر کو بھینے اور سکھادی اور سر ہر طرف کو بھینے کی بات ہے طبعہ
 = ایک سر پہ الہامس حکو پیر کہتے ہیں بہت سنہاں میں ممدل کہتے کبطرہ اگر گھر کے علاوہ دکن میں
 کسوف کے آمد میں کہو دی جاتی ہے اور دنتِ پچاں نکلے نکل میں کہ جو بہایت قی و وق ہے اور اگر حرات
 ملک سرق میں اور صمات کے قریب کہ جہاں سکھ دو قطر میں گیا تا مایہ ہوتا ہے ایک مہم میں جہاں
 طووس کہ بہایت معبد و صاف ہوتا ہے وہی کہ ردی بال مایہ جاتی کہ مار کی جھلک دیکھا مائے
 سانی کہ سری مال ہوتا ہے اسکو کہ جسم ہی کہتے ہیں رانی کہ بہا رنگ ہوتا ہے اور کسوی ہی کہتے ہیں
 اوسح اور ردو اور سری و سیاہی بال و عیرو اور پیرا اسقدر صحت ہوتا ہے کہ سگٹ اس باؤ کسی صحت
 کرمت چیرے ہیں ٹوٹ سکتا لیکن سببے پار لنگے در بے سے سکند ہوتا ہے اور جہ صعد ہیرے کو
 آگ میں گرم کر کے سروں میں عوطہ دین تو مار سوتا ہے اور اگر اوسکے کناروں پر موم لگا کر آفتاب کے
 فعال کہیں تو قوی فح کار رنگ سودا ہوتا ہے اور پیر میں اگر جہرہ اوٹا نظر آتا ہے الہام کی گتہ لہی
 اہل رنگ رنجم ہے بہت لوگ در رنگ اور سے علا پیرے کو ہی دعا لگا کر حوترنگ اور آمار مایہ میں اسکا
 خواص پہچے کہ ریر الہامس سکھ و علم الہامس پیرے کی کی کہتے ہیں اگر کوئی کہائے باسکو کہلاوے
 لوگر مان مان ہوتا ہے گر ونا کوی کا ملک عام نکل کر اسطرح کہ جیسے ماہر آمانا ہے اگر پیرے کی نوکدار
 کسی کو دلادی ظم میں خرویں نواوے آبتہ اور ولاد اور تہرکٹ جانا ہے اور اس قسم کی محب جیروں میں
 سواج ہی اسی سے کرنے میں اور کوک پیرے کا پاس رکھا اس میں مرس اور جہام اور سگ منانہ اور لہجہ
 اور صمدہ سرق اور لہجہ کیواسطے معبد ہے ایک نامیر سے اسان ہے جس پر عالس اسکتا ہے اور سراج اسکا
 حوتے درجہ میں سرد و ملک ہے یا قوتِ جبرۃ سرا دیب اور لوگک دفع بگاہ میں پیدا ہوتا ہے اور
 مدود رنگار میں ایک بہاڑ ہے حکو کوہ عرف کہتے ہیں اوسکے سجے ہی مایہ جاتی ہے ایک حد میں میں محب
 مسمیٰ مری کا ہی سراج رانی اور وانی ردو مینگوں محی طاوسی مٹی مٹی سر عام کھود وغیرہ اور قسم کو مینگوں

میں بھی کہتا ہے جسے تعقیب کا قول ہے کہ باقوتِ سیاہ بھی ہوتا ہے سرخ میں منہرہ اول
 بہرانی جو کسبہ کی رنگت رکھتا ہو وہ اداں رانی کہ دائہ انارکلیج سرخ ہو اگرچہ جسے جوہر ہو گے رنگ نانی
 بہرہ ہے مگر انور و جلال کی ولایت میں دروں ایک میں جسکو عارف میں رانی کہتے ہیں اور یکا نام فرار
 میں بہرانی ہے پیرا عروانی مالی بہرگی پینر ہے پیر سیکون یعنی جو سرب سرخ کا ہر یک ہو پھر گنارے کہ
 جو کہ سرخ رنگت سیاہ ہو پھر گنارے یعنی جو گلی سرخ کی رنگت رکھتا ہو کہتے ہیں کہ نو سرب واک حواء میں ایک
 باقوتِ سفید افور نہا او سکو گو کہ جسے نصیب کیا تھا نہاں ایک میں وہ چرخ کیطیع رخس نظر آتا اور
 کو بہر سب چرخ اوی سے عاریت اور بہہ کچھ مہین میں اسلے کہ باقوت کی نہایت ہی ہے کہ اگر کیطیع و نشان ہو
 جاجہ سلطان ملک شاہ سے ایک فامد سلطان اسراہیم کے پاس جو سلطان محمود کی اولاد میں تھا پہچا جب کہ
 فامد سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا سر ویکا موسم تھا ویکہا کہ ایک آندہ ان دریں سلطان کے رہبر و موحوس
 اور گنارے اویں آگے زیادہ سرخ نظر آنے میں در حقیقت وہ سب باقوتِ سرخ تھے فامد جرت میں سیکہا
 عوفکہ باقوتِ سرخ درن میں بہاری ہے مگر محققوں کا اتفاق ہے کہ باقوتِ گلی بھی سیاہ سے زیادہ سیاہی
 چڑا ہے اور باقوتِ عموما سب حواہوں سے زیادہ گلیں اور سخت ہے اور تود بر طواف اسکے نہایت سبک
 اور نرم ہوتا ہے اور باقوتِ کارنگ آتش سے متغیر نہیں ہوتا اگر اسوقت سفید نظر آتا ہے لیکن جب آگ
 مایہ کلسا ہے نو فوڑا ہے رنگِ گلی پر آتا ہے اور جیکہ باقوت کو شمال اور دیات کے مئے سرہ کرین نو
 آگ میں گرم کر کے باہن بکھاتیں اور چند بار اسی نزدیک کو گل میں لایئے اس قابل ہو جاتا ہے کہ نرمی سے
 مار یک میں لین اور باقوتِ پر فیم کے چہر کو سواک الماس کے پیتا ہے کہ الماس باقوت کو ہی ہیں وائت ہے
 اور باقوت کے دانوں میں الماس کی نوک سے سواخ کرنے میں اسکا خاص سہ ہے کہ جو کوئی اسکو پچھیں
 رہتا ہے طاعون اس میں رہتا ہے اور باقوت مو نہر میں رہنے سے وکو تقویت زیادہ مل پونہ ہے
 اور غم و اندوہ والی کرنا ہے اور غلبہ تشنگی فرو ہوتا ہے اور جو شخص ہر وقت اسکو پاس رکھتا ہے وہ
 چشم مردم میں عور و مخم رہتا ہے اور سوجوات میں اشمال کرنے سے بہت قوت بخشتا ہے اور صفی خون ہے
 فعل کو برخشاں کچھ اسکا مسوب نہیں کیا ہے کہ خاص میں پیدا ہوتا ہے بلکہ اسکو معدن کاراستہ
 برخشاں کی طرف سے ہے اور فعل برخشاں کو برخشاں نامی ایک پہاڑ ہے وہاں کمال کر برخشاں میں
 فروخت کرتے ہیں اور معدن ل کو بہستان ولایت خیلان میں ہے چنانچہ زمانہ سابق میں لال کا وجود
 نابار ہوا کیا بار اب اتفاق ہوا کہ اوس فلاح میں پتے در پتے چمڈ زلزلہ شدید آسے جسکے مدد سے
 وہ بہار نش ہو گیا اور گلاب کوہ میں لال کے ٹکڑے جو بیضہ سرخ کے برابر اور بیضے اوٹے مرزا

بازیر کا سیاہ پیر شہسے اس دو فوں مورد قون میں سانب اندر با سونا ہے اور نلی مال کا سیاہ پیر
 سانب کی بسات کہو تیابہ طبع اسکا سر و شکستہ اور سے سمدل شجہ میں فیروزہ پچی مقام پر سنب
 ہوتا ہے اول نینا بویں جہانک فروزہ جو تاحاقی اور سبز و جام آبار اور گران ہوا ہوتے ہیں دم خمیز
 جہانک جہور سے اوسط درمیں شہرے جاتے ہیں سو کراک کے سمل شیا کر لای ایک نقبہ پیرا کے
 فیروزے ایسے رم بہ نہیں کہ بندہ عد میں بدرگ ہوتا ہے جہاں ربحان میں یہاں فیروز کا ہی رنگ
 ہلکے سیر بہ مانتا ہے ماحون راج منت میں شقی رنگ کا اور زک کتا ہے فیروزت کا رنگ بویہا سنا اور زک
 و در سے رائ ہوتا ہے چوئی اسکے واسطے محبت کہ اوستے رونی ادا ب و تاب زیادہ ہوتی ہے طکار
 یہ و در وئی اسکا نام سنگ فرخ رکھا ہے فیروز کا پاس رکھا نظر کو مانتا ہے پوچھا جاتا ہے اور در و در گوں کہ
 واد و در کتنے ہی عصاک ہوں مہرمان کر تکتہ تحقیق ولایت یمن میں پیدا ہوتا ہے اور ملازمت گوت میں ہو
 کلتا ہے مگر غنیمت یہی تمام زمانہ میں سہو ہے جو سرگ اور فنی ہوتا ہے اکی بہت دشمن میں چانچہ سہو
 اور مگر گون اور نہ داو ریحہ اور سح وند اور وئی و سجدی مال و فیروز کسب میں سح اور نہ سہو ہے
 عشیق بکرت میرا ہے اسوٹا زیادہ قیمت نہیں رکھتا اور عشیق کی انگوٹھی کو مبارک جاتے ہیں اور کہتے ہیں
 کہ جس اہنہ میں عشق ہوتا ہے اوکو اگر دعا کے لئے اور ہاتھین تو قستانی روہین کرنا چاہو کہ مرید تمام نما
 اور جس عماد عشیق کو روح عقاید یہی کے اسے اس کہتے ہیں صرحان دیار و رنگ میں جدا ہوتا ہے
 اور وہ جہد قسم ہے سح اور سری زیر کی مال اور عید اور سیاہ انیس سح اکثر رگستانی ہوتا ہے اور
 خندہ ہر فرست کتا ہے گرافس ہوتا ہے اور سیاہ طوس جو بلا و ہوسک بڑے نہر ویت سائل پر راج ہے
 غور پائیں موگا پیدا ہوتا ہے ہالی میں مسجد اندر رہتا ہے کہ جب عوام میں عوط حردلی میں کاتے ہیں
 اور ہولانی ہے تو سخت اور سح یا عید یا سیاہ جاتا ہے کہی چہر اور کہی جو بکرم خود سے شاہ
 اسکو تہد اور موگا اور مران کہتے اور جو سواح مارا و مارا ہوتا اور سکو سح نرمان نقبہ
 اسکا حوام بیتہ کہ اگر حون خلق اور سینے سے آتا ہوتا و سکو موقوف کرتا ہے اور طحال بھی ملی اور فرج اسکا
 اور عہد المل کو دال کرتا ہے مران کا پاس رکھنا قوت بھر کے لئے نہایت سود مند ہے اور اس
 اور اس ہے کہ ککرت میرا ہے لا جورو و صعدہ قحان اور جرخاک بہار جت کلتا ہے اوکی مدن کا نام
 کوہ لہ حور ہے اکی بہتر قسم وہ کہ جسیر نقطہ سے نہر واد ہوں جو زیادہ صاف اور خوش رنگ ہوتا
 انگوٹیاں اور کوسے اور میاے وغیرہ بناے جاتے ہیں اور چشم کیلوسے استعمال اسکا عید اور ہلال
 صفادہ کے لئے اتے بتر کوئی دعا نہیں اور بالیو لیا اور حوالی کیواسطے ہی بہت نافع ہے اگر لکھ



بانا کہ اوسکی وجہ محرم رہے اس واسطے کہ بہرہی عیال بانات مردگار میں داخل ہے گرواوس بہاؤ کا نام ملنا کہ
 اسوقت فراموش ہو گیا ہے یہ سکر خور و سکر ایا اور فرما کہ نیک اوس ملک میں تھیں خیر نیک لکھے تھے
 ایک آتش جبر بہاؤ ہے اوسکو دیکھ کے ہاتھ سے کوہ و سوسوئیں کہتے ہیں اوداوت اکثر گز اور فرات
 جو من کہا کر اوتنے میں جناحہ آہار و سور کے قریب و سہ گز ابھی ششہ م اوداوی میوی میں و ان
 ایک پیر مرد و نور کا خوش آنا انا اور جو مواد اوس میں سکتے تھے دور سے بڑے شہر اوس کے نیچے و گئے اور
 وانی لاکھ سے زیادہ مائیکہ پاک شہو گیتی نورد نے عس کی کہ حنیو کی عمر داز ہو واند کہ اوس بہاؤ کا
 یہی نام ہے فدو کا یاد اگیا اور جسکو حوریاں سارکے فرمایا اوس کی طرح کا فرق نہیں ہے کہ کو نہ فدوی اوس پائیر
 سیر کرے گیا تھا اور جب وہاں پہونجا تو خان سے رات ہو گئی اسٹیلے سطیلے اور پیر سا نہہ سے ہے اول
 بہاؤ جس سا گدہ ہوا اوس کے دونوں طرف دور تک رات کا سخت نمی بل اور طرات و میر و تے جہاں تے
 کہی اول کر کے تھے بہرہ کا نام کو کہین تہا نہ تہا رات کا وقت تہا چاہتے کہ اور پیرا ہوتا مگر طرات جہو و کی
 طح بہاؤ سے بہرہ گئے تھے اوتنے سبب اوجلا ہو رہا تھا اور جین بعض مقاموں پر دہویں کی کثرت تھی کہ
 جسے کل مقام ایسا طرات تہا جسے کسی شے نہر میں آگ گہائی ہے اور وہ آدہ و نون نظر آتا ہے اودا و ابل کہ
 خاک ہو مانا ہے جو بل کو خاک ہو گیا اوس سے دہواں گل رہا ہے و سکہ بہرہ صورت دور تک دکھائی دیتی تھی مگر
 حقیقت میں نہیں بل سے زیادہ نہ تھی مرن دہویں کی کثرت سے اسقدر فاصلہ معلوم ہوتا تھا جو کہ ان
 چلنے کو کوئی راستہ نہ تھا اسٹیلے اول مدوی اوس سید کا گدہ کہ جہاں پہلے کہی کے طرات یکے چوتھے تھے
 اور بہاؤ مقام پر جہاں ہدی ہی دن پہلے بہرہ مادہ بہرہ کا تھا اور پیرا پیر کہ حوا کدن پہلے نکلتا تھا اور
 اوسوقت تک ہی گرم تہا ہم لوگوں کے پاؤں کے نیچے بہاؤوں کی دیزوں اور گنگا فونک اسٹیلے آگ چلک ہی تھی
 کہ اوس کے دیکھنے سے خوف سماج ہوتا تھا بہاؤ گدہ کہ ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ وہاں سے بار بار سے
 کھٹے ہوتے دکھائی دیتے تھے اوداوتے طرات اور آگ کے شلو کا حرم ہو رہا تھا اوس کے گرد دہویں کے
 سرج اور سفید اور کاسے بلور کا جہم تہا پر جدان سب چیزوں پر نظر ڈالنے سے خوف معلوم ہوتا تھا کہ یہی
 اس عیب برکے دیکھنے کا شوق اسقدر غالب تھا کہ فدوی گز پائیرتا اور یہی آگے شڑ گیا اور ایک فوارہ کے
 دامن میں کہ وہاں سے کل کیفیت دکھائی دیتی تھی خاکہ ہوا جس مقام سے ہوا نکلتا تھا وہاں سے بیاتے کہ صورت
 طرات تہا وہاں سے نرس گز کے فاصلہ برد و بہاؤوں کے در بیان گہائی کے سبب اور نیچے مقام ہر ایک اور
 بڑا فوارہ تہا اور جس گویا مادہ فکر کا وریا بڑے جوش و خروش سے جاری تہا کہ نرس کے کسی بہاؤی ناکہ
 اس نہر فراری سے بہنے نہیں دیکھا اول تو مواد ہی فوارہ میں سے بڑے زور و شور سے کھٹے تھے جس بہاؤ

بہرہ رہا ہوتا تھا وہ دہلیوں تھا اور چونکہ فلن مواد کا زیادہ تھا اس واسطے ادکی رفتار کو کہہ کر ہی تیزی ہو گئی تھی یہی کہی
 بہرہ ہی دیکھتے ہیں آتا تھا کہ نواویس مواد کا اخراج زیادہ ہوتا تھا تو اس وقت رہا کا چڑھتا تھا اس میں ساتھ ہی
 سونٹ تک پہنچ جاتا تھا گہائی انتہام بڑھ گئی اس واسطے مواد پہنچتا اور اوپر اٹھتا تھا اور یہ سونٹ کی ہر حرکت
 نیچے گزرتا تھا مگر یہ حال میں بائیں سونٹ تک رہتا تھا اور اس اوقات اس ہی زیادہ اور دھون کا میل تھا
 کہ اس تمام دور یا بیشتر سانس کی صورت سے چھایا ہوا تھا اور اس کی رنگت ہی مختلف مختلف مقاموں پر
 مختلف تھی کہیں عجب کہیں سرخ اور کہیں سیاہ اور دھون سے اس دور یا کابات اس قدر بڑا کر
 دکھایا تھا کہ گویا پچھلے دہات کی پہل نظر آتی تھی جس مقام پر ہم لوگ کھڑے تھے وہاں لوگ کی
 ایسی شدت تھی کہ جہون بردہ ان کی آؤٹ کرنی تیری وہیں آنا رکے اور کھڑے ایک بڑا نہر
 جھکا ہوا تھا ہر دہا چڑھتا تھا اس پتھر سے اسکا حاصل صرف دس جیت رہا تھا گری ہی کی خدمت سے
 اور اس کا رنگ غیر ہو کر عجب ہو جاتا تھا اور سب سے ہوتے مواد کی عصبہ جادو بن جیے گئی ہوتی
 معلوم ہوتی تھی گری ہی کے باعث سے اس مقام پر کہہ رہا ہوا جاتا تھا اس واسطے میں گریجے اور کراہک
 جہوتے خستے کے دامن میں ہم لوگ جا کھڑے ہوتے یہ چشمہ بھی نبات حود چھوٹا دھون میں تھا اور وہ
 اور اس کی جہون رہا اس نرمی سے پیکر آتا تھا کہ ہر لمحہ اس کے بہہ جانے کا خوف تھا یہ چشمہ سواٹھ
 اور چھتا تھا اور اس کا قطر چھ میٹ اس کے وہ سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ آگ کے سنبھلے اور
 فلزات کے دھبے ہوتے دھانہ دار کڑے برابر گل کر اڑتے تھے اور ہم لوگوں کے سروں پر
 چوکر جانے گری کے باعث ان کی رنگت عصبہ دھوپلی تھی جیسے ٹارے ہمارے برابر گرنے اور گرنیکہ ہد
 زمین سٹ میں ٹھنڈے ہو جاتے چاہے اسے کئی کڑے ذروی کے ساتھ والوں نے ادھکا کر اپنی
 جیہون میں ڈال لیئے اور ذروی نے کوسیکے کے بڑے بڑے کڑے ادھکا کر اپنے کے دھن میں ڈالے
 وہ اسی وقت جوں کہا کہ ذروی کے سر سے چھاس فیٹ اونچے گئے ادکی رنگت ایسی عصبہ نظر آتی تھی
 جیسی لگی ہوتی تھی ہوتی ہے ہوا کا رخ اور وقت ایسے موقع پر تھا کہ ہم پر گڑوں کے گرنے کا خوف
 بہت ہی کم تھا اور دھون سے بھی دم گھٹتا تھا اس وجہ میں کئی دفعہ ہنہہ ہی برسا کر گری ایسی تھی
 کہ کڑے تر ہونے پستے مواد خارجہ کی ذوی جواب دہ سے آتی تھی آہنا سے گذر کر ہمارے پاس سے ہوتی
 اور پیکر گہائی ہوتی جاتی تھی اور اس میں سے ایسی غناک اور بروک کی صدا آتی تھی جیسے کوئی ادھی
 رز سے کرا رہا ہے غصہ کہ جہ سات گھنٹہ تک اس آواز سے پر جو ایک دور پہلے پیکر نکلا تھا کھڑے رہے
 ہر طرف آگے پیچھے پاؤں کے پیچھے آگ ہی آگ دکھائی دیتی تھی اور زمین کی سطح ایسی سولخ سولخ نظر آتی تھی

ایک گندہ ریشہ سیر و سفہ پر ایک کبوتر بن ہوا تو میں نے وہاں کے ڈاکٹروں کا ایک عجیب
 کمال دیکھا کہ اگر کسی کے بدن میں کوئی زخم تھا تو اس قدر بڑھتا ہے کہ قابلِ اذیال نہ رہے تو اس کو
 نوزل کر دوسرے مقام سے اور بقدر گوشت اور چھڑا کاٹ کر وہاں جوڑ لگا دیتے ہیں اور زخم
 چھڑا ہوتا ہے اس میں یہ ضروری نہیں کہ وہ گوشت و پوست کچھ اسی شخص کا ہو بلکہ بہانک کہ کسی
 سرور سے کا گوشت بھی قطع کر کے زور سے کے جوڑ میں برابر ملا دیتے ہیں شہزادہ و شہسوار سے جواب دیا
 کہ یہ تو ایک ادنیٰ ہی بات ہے گر اگر کبیر والوں نے ایک بڑے بہہ کارستانی کی تھی کہ جس وقت وہ
 خونی شخصوں کا سر تلوار سے اڑا دیا گیا تو ایک اعتبار ڈاکٹر نے خونا سہ دن کو گردنوں سے ملا کر
 اذہ برقی کی مسدات پہنچانا شروع کر دی چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں دست و پا و غیرہ سے
 حرکت ہڈی اور قوت برقی کے اثر سے زخم درست ہونے شروع ہو گئے اس میں برابر وہ قہر ہے
 کہ اس جلدی میں ایک لاش کا سر دوسرے کی لاش پر لگا دیا گیا اور تندرست ہو جانے کے بعد اس لاش کی
 طرح اپنے تمام کار و مار سے انجام دیتے رہے صرف غیب ہی تھا کہ ادن و دونوں میں ایک شخص کا جسم
 دور اور نوٹ نہ کیا کہ سر جوڑا اور دوسرے کا سر بہت بڑا تھا لیکن ہم غیب و لامر اس واسطے کہ
 کہ پہلے ادن و دونوں میں ایک جوان فوجی تھا اور دوسرا لاش نام پھر سو داگرے بیان کیا
 کہ وہاں کے کارگروں نے ایک بہت بڑا مکان آلاتِ جریقیہ اور گولوں کے ذریعے سے یہ تمام محسن
 اور فوجی ریک کے ایک مقام سے ادھار کر بیٹ دور کے فاصلہ پر رکھ دیا اور وہ اس خونی کے ساتھ
 بچنے قائم ہو گیا کہ اس کی غیب میں کیلچ کا کل طریقہ نہایت پرورنے نہ بایا کہ وہاں کے
 مساعون نے ایک بہت بڑی عمارت مالیشان ایک آئینے کی بنیاد کی ہے کہ جس میں بیت وسیع والا
 اور کمرے اور دوا رین اور ستون اور سقف اور بام وغیرہ سب ایک ہی آئینے کے ڈھلے ہوتے
 ہیں غور کا مقام ہے کہ فقط ایک ہی سانچہ بنا کر کے وہ آگینہ کیلچ کی اوچین و ڈال و بنا کہ سب جگہ
 برابر پہنچ جاتے گھنڈہ رستوار ہے طرف اور سانچہ کی وسعت تو بالائے طاقت مگر صنایع کی عقل و وسیع
 وسعت قابلِ ستائش ہے سو داگر نے عہد میں کی کہ چند دنے لائیزال فدوی نے جس روز سے
 اس عمارت کو دیکھا تھا اتنا کہ اس صنایع کی صنعت کاری کا خاک ہے عہد اپنے زمین خیال کرتا تھا
 کہ یا ایہی ان آئینوں کو کس قسم کے مصالح سے اس عمارت میں نصب کیا ہے کہ جوڑا ملا نکل نہیں آتا
 لیکن حضور کے ارشاد سے آج عقدہ حل ہو گیا پھر میں نے کی کہ جب مدوی کا گندہ ریشہ اعظم و رفیعہ کی
 طرف ہوا تو ایک چھوٹا چلتا بنی ہوئی اس قدر وسیع نظر آئی کہ جس میں بارہ محل مالیشان و دوا رین

۷۷

۷۷

۷۷

حورِ ترتیب ایک دوسرے کے پاس بنے ہوئے ہیں حکومتی اور ان کے دیکھنے کو اندھا مانا ہے
 پھر بارہ بجے کا راستہ نہیں پاتا ہے مگر ظاہر ایک عجیب سے ہے حورِ پرورد سے فرمایا کہ مشاہیر
 آپ کو اس کا غسل حالِ سلوک میں بھی مقدر بہہ عمارت اور برائی ہوتی ہے اسی قسم کے کچھ
 ہی ہے یہ عمارتیں باوجود شاہوں کے ترستاں کے لئے باقی گئی نہیں اس بھول جلیان میں
 کروں اور دلائل کی سہرے کے لئے اندھا بولے کو داخل ہوئے سے ہنسنے پہنچنے کی خبر
 سوچ بھی ضرور ہے بخاندہ ایک بھول جلیان حریزہ کریم کی حوالہ یونان کے جوب میں واقع
 اوس میں بھی سبکدوں بچھا رہے اور ہزاروں خندہ دارے اور شہزادہ تہہ خانے اور سے انتہا
 بالا علاقے سے ہوئے ہیں پھر سبکدہی حور سے عس کی کہ حضور عالی اسطیغ سے ایک عمارت اور
 اعظم البتہ کی طرف سفر کا اتفاق ہوا حور وقت ہندوستان میں دان ہوا بہت سے عجائبات
 و غرائب نظر سے گذرے یہاں کے باشندوں کو ہر علم کی طرف متوجہ پایا اور کجایات و زنا
 و عیور دور دورہ مشہور و معروف ہیں چنانچہ ایک سہرا پایا و میں رومہ منورہ تاج فتح میں مل
 یہی ڈیڑھ کوں کے فاصلے پر بائیں طرف واقع ہے اول مانشیہ ذریعہ سورہ و فجر خطہ غنت
 تحت شگ سجدہ پر حروف سبک سبابت مع کبھی ہے اگرچہ بافتا چروٹ ایک والی شجر ہے
 کجینیت سواد و باطن والیکل ہی اوی میں حروف سبک سجدہ سے اسکا بہت محل اس طرہ سے
 جسداں ہے کہ حروف سبابت ایک سے نقشہ آتا ہے اور بطبع دور سے ہی دکھائی دیتا ہے
 جبکہ مدوی نے و درارے میں قدم رکھا تو گویا بے حساب و کتاب جہت میں داخل ہو گیا یعنی ایک
 باغ سے دوسرے شکار گاہ پہنچا ایک سے آبار و نوب پر دروہ سر و منورہ کی قطار پر خباہت پر خباہت
 بہت کی کیفیت آنکار نہرین باجاردوں قرار سے صبح بوقت غیاں حورین و لا ویز قریہ نورینہ
 ہر وہ جبکہ مذوی اوس باغ سے آگے بڑا وہ رومہ رنمت انتہا نقشہ آتا بہت بھولی اس منورہ
 روح انسان کی بہت پہلو بناتی ہے اور اوس پر آپس میں نار یا گنہ بیات آنتہاں
 و کس طلاق ترتیب دیتے ہیں مقصد سے کے اندر جا کے دیکھا تو وہاں طرہ و تعلیمات
 انوار الہی اور عجائبات صنعت کبرائی کا مشاہدہ کر کے وجود بھارت اور سپہ بصیرت کو منور
 و مجسم کیا کہ کبھی وجود و بدنے دیکھا اور کبھی گویا تینہ سے سبابت میں اسی ایک جہد مانے
 میں واقع ہے واقع میں وہ تہہ خانہ انوار رحمت الہی کا خزانہ ہے اور اوپر کے درہ میں دن
 اسی کے مقابل و تو قریہ منورہ میں اہل و عیون متعبر اسفل و اسفل کی نظر غریبی اور چہرے کی

نظارہ سے خائیں مل و نمود کو خبری اور صورت و قوت منورہ کو مرگوانی ہے صماہاں مارک دستے
نہر کے ہریول سے من ابارگ و ریشہ ایک ماہ سے کہ چکے رو رو آؤ مال ہی ہوتا ہے جس
بیک بکار مار اور گ کی اونی صفت بہہ سے کہ ایک ہول میں ہاتھ ہاتھ سب رنکار گ ابے
دل کتے ہیں کہ ہر گراو کے جو عنایت ہیں ہو ایلچ اگر سب رر کے محنت مرمر و خبر کی ہیں
گو باطلاتے مہر سے صحت ماہ رر و ہر کتھی ہیں اور سب سر کی عالیاں اس حولی و طافت سے
سانی ہیں کہ صدوی سے او کو باور گہاتے سرس ناما ہر صر اور پلازل گنس عدل سمبا ادین صہ
مع انال کا گندہ سرین و سا سبا ماہ ہے کہ ایک گرہ سب مرمر کا اسداک واء و زینم کے
معلوم ہوتا ہے شاد گو پر اور اول اوسی کو کہتے ہیں عرص تمام در سے اور کے شاہد کتے اور ہر
درجہ کے طیارہ سے طایع و مائی و مائی راہہ ہوتے صفت میں اور کے ایک سجدہ صج اور
سج کے سفائی صج عامہ صج اور شجے اور کے سال رو و ریا صر سرف ہاوسی میں عینہ سر سے
اوٹکھ سے کو سوں تک عالم آب نظر آتا ہے رو و ریشہ عینہ وٹاں بلہ ہر تا ہے حوس اور ہریں
بال سے لبریر کجانی ہیں حوارے جو ہوتے ہیں نہر کی طفت اور صاحب لوگ صج ہوتے ہیں
نماشا بول کا ارد عام ہوتا ہے در سے وہ رو و ریشہ اور و دیکھا ہے اور و کا نفسہ صحت خاطر مر
اتکھ کھچا ہوا ہے اوس صت جس سے اس کا محی راہد رکھنے کو ہیں حاسا عت
اور اس علیہ السلام کا ساحال ہو جاتا ہے اور بہہ بخد صاحبہ ریاں پر بار مارا ہے

[illegible]

اور جو سو یاں خواہر رم و تاساں ملی ظلم کو مرکز دور ولایت اور بڑا ظلم و ترس و طمع سے ملایا جاوے
 جلد ایں قوی پہلو اور جلاں گاماں دلاو ماروے مبادا و کی تا سر آں ہو جا کر اک جوتو نہیں تو
 جوتو گر طول اور ایک سو چالیس گر عرص میں بہایت منات و استحکام کے ساتھ تیار کر کے اور
 زمین سے سو لہر کر کے منتر کی اور سطح کو سہی مردہ عمارت سر انا کو امت مارو میں کے
 عرصہ میں درجہ احسان کو ہو چکی داندہ اوس گندہ برگ کا وہ سو دس گر ہے کہ حکما فطر فریب شہر گر
 ہوتا ہے اور سے سف نہیں گر لہ ہے اور سر گندہ سے کھس مٹلا گیا رہ گر اور زمین کے کھس کی ٹوں
 ایک سو سات گر ارتفاع ہے اس روضہ مقدسہ کی عمار دیواری کے باہر ایک طوعا سے طول اور کما
 دعو عمار گر اور عرص دو سو تھاس گں اور اوس کے عماروں اصلا میں ایک سو اٹھاس محرابے ہیں اور دوسرے
 اترے کرے کہ مرک طول میں تھم گر اور عرص میں خوشیہ گر ہے اور اوس میں تھم نہیں محرابے اور
 اور نظریہ ابوال وسیع اور اوس کے درو مار عمار کو حکو عرف میں جوڑ کا دار کہتے ہیں بہت
 موعیں و طویل اور عمارتیں بہا ب طبع و وسیع کہ جس سے ہر ایک کا عرص و طول میں سو ساٹھ گر او
 جتیں تھیں محرابے میں اور بہ عمارتیں ابوال اور دلاوں کے ساتھ لگیں سے منتر ہیں
 عرص بہ تمام محمود اور روضہ سحر ہر موسم میں طبعی اور بہت عاودانی ہے سردی میں آتش آہستہ
 تمام غفل اور گرمی میں شہا حاکم شاخ آلام دل ریاس اسار سردار و دس اظہ اور تیار میں لاکھ رنگ و لکھ

مؤلف

محرم ربیع الثانی صبیحہ
 مرصع حاضریہ دیوار و در
 محفل کیوں ہو اوس سے طبع نہایت
 وہاں کی تہ حار و سرد مرگاہ جو
 طبع کا وہ عالم کہ لاکھ کوہ عاود اس کے معانی میں لی عیش سے ہر جہہ رد و رد و لڑاں
 اور سب فوسے روضہ سحر اوس کے گل عاود کی حسرت سے رشاع دہلو و مرگراں

مؤلف

دیکھ کر برقی سہ سرفی رباعی حسن
 اوس کے مرد و سادہ لہ کے سلسلے حوی فامیہ جہاں بہاں بہت اور اولی مہار و لیس کے رد و رد و لڑاں
 کوماں در گشت فیض عالم حسین طبع کا وہ جید و رفیع جس جیم اٹلاک دیدہ جہاں کو چشم اور و رنو

کتاب حق میں منظور ہے ہر بیخ نجات کی ہے ورنہ ہر آواز و سر بھی رنگدہ اور کے خوش
جانت کھش کی نرم سے آبِ حیات پرودہ نرم میں روضہ اور کی تصویر خدا کی لکھناں ہوا آئندہ چون

مؤلف

آیتِ حوس ہے وہ روس
داروہ ارضاع مستحسوں
ہم لطفہ سراہ دستگیری
نوارہ ہے باکہ محفل بسیار
بہاں نہیں تھے رابر گشت
ماقامت ماست وقتہ موردوں
کردوں کے بچے عسات سری
باب و رواں عالم آب

ہم کی مثال کی تیرے سدا دل کے لیے ادھی بی با اعلیٰ عمت کے دیکھیں کہ کونہ نہیں سرخی کی گوی کی ہیں

مؤلف

ہمارے گلِ مسداتِ ابرکت و لودہ سن
طہرین صدق سامور دیا می دل
سادوی سج کی سج عسمر دل میں
راتی طلب آرا دگی رسد و جس
اس باطل دوس عالمیں بکے ہیں
شرعی میں باقوتہ و درو کی خباں خوی میں سب کی ہر میں
اس باطل دوس عالمیں بکے ہیں
شرعی میں باقوتہ و درو کی خباں خوی میں سب کی ہر میں

مؤلف

دو صد ہیں ربِ دربارِ ربور باع
دو صد ہیں رنگِ آبِ رنگالی
کہوں ما ادوں کو روجِ مسکری باع
طہرین تحسن باع کا مرانی

اوں گلِ بلبل کے دھڑ میں ایک چوڑو مبارک طوطہ ملبے اور زبان بکھڑکھڑ کر کے ادا کیا کہیں کا جس کی التماس
جو ملک مرور دیکھتے تھے اوس غارتِ غالبان میں صرف ہوتا تو ختم تھی طوطہ ہے اور سوا و باہیں دیدہ و نور
اور جو ختم دلا حور اوس پنا سادی میاں میں حج کیا ہے محبت ملک میں اور ختم بعد ہے اوں کی جواب
حزینہ فدا کے رنگے ہاں ہیں ماحن سب طہرین بکے اور اوں کی طہرین کے سنگ کی ہی طہرین کو فتنہ کوں نہ لکھنا

مؤلف

بین مرعولہ محراب و درہ الامن
باتے مہاو نوینس لمر گا و میں
طابق اسوتے تنال بہر سلام آمدہ حم
ارک نام رد لوسہ نورس غظم

اس تصویر اور تصویر کا تہ عامہ لوانی کا نشانہ کا آفتاب ہر درو کی داری کی کپڑے چھ جواور باہتاب کو پرندہ اوں کی
آفتاب کی میں لگا ہوا ہے وہاں برابر راسطالان الوطہرین ہاں میں محمد صاحب تالی فطرت تاجہاں آفتاب

باب پنجم موسوم بہ عشق شش

تعارف

سابقہ جملہ قواعد سے ہوتے جاتے ہیں
وقت برہم نہ لگنا کہی ہاں یاد رہے
شاہدہ نو کہ نری نرم سے ہم شاد ہے
وہ دیر سا غم اگر اسے سوچ پر براد ہے
وراء ردگار اور خرد پرور قبا گاہ میں تشریف لائے انخان سے تو دست ہو چکی ہیں دوسرے علوم
کیطریہ متوجہ ہو اور تادے کہا کہ اسے خود پرور اب کچھ علم کا نام نہ لیں حساب و جبر و معادہ و مساحت
و ریاضی و طبیات و ہست و غیر انحال و غیر وہی نہوڑا نہوڑا سمجھ لو کہ فرد و کار دنیا کے تمام کردہ
ہر جگہ پر غصہ گیر ہے اگر یہ نہیں ہے علم ایک دریا ہے گرم کوڑے میں بد کر کے نہیں اوی کی کیفیت ہے
واقف نگاہ کہتے ہیں نہراؤ ہو شمس آفتاب محالہ یا فریاد روزگار سے دلتے خبر دی اور کہا کہ اس
علوم ہے
میں علم حساب چہرہ جمع مسائل و بنوی کے سے ہے۔

جو شخص زمین کا مال ہے وہ ہر بات میں ملخص ہے اگر یہ علم نہوتا تو حق و باطل میں جہہ۔۔۔
اور انسان کیل جو ان بے تیز و نامان رہتے ایک سے ایک کو صرف امتیاز ہرگز ہوتا جو آدمی خواہ
عرب ہو خواہ امیر اور بنیامین اسے محذوم و عدم اور ملک و ختم سے اور راجہ دیں میں ہے زمین میں
اور اوقات و عریسے شب و روز پر سر حساب رہتا ہے وہ بحر سود و خفا کے زہار و فضاں و دیاں میں
بین ہر تباہی و تخریب کو واجب لازم ہے کہ بعد علم حاصل کرے اور اس محبت علمی و دولت گیری سے محروم
و بے نصیب رہے خصوصاً اہل مملکت و ریاست اور صاحب دواں و حکومت کو تو نہایت ضرور ہے
کہ ان کو ہر وقت اس کام پر تیار رہے اسے خود پرور اس علم نہر صمد کے درجے سے عدد و جہولات کو مؤثر
معلومات سے دریافت کرے میں اور اس علم کا موضوع عدد ہے یعنی خاص عدد بحث کی جاتی ہے جس
عدد کی دو تین جن ایک مطلق یعنی صحیح و دوسرے مضاف بھی کہہ سہ اور استادان علم صاحب مورت
اعداد و کواصلے نور میں خرد کی میں جانچہ ادنیٰ گل بیہ ۱۱۲۳۴۵۶۷۸۹۱۰۱۱۲۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰
اور دسویں گل مصر کی بیہ ۱۰۰ یا دیکھو کہ صفر حساب کی مطلق میں اس خطے کو کہتے ہیں
حوض مراتب کہ اس خطے کہا جاتا ہے اور نقد میں مصر کی صورت کو ہائے کنوی کی طرح مقرر کرتے ہیں

وہ عقل و ہوش و آواز
۱۲ ص ۹۰

علم حساب

استدھر ہمہ وجوہ کافی ہن اور لاکھ کھوٹے عربی ہن بہت کل مقرر ہے لک اسے خود پرورد
 پترجم بیان کر چکے ہن کہ عدد ہجیم جو گایا کہ سر لکھا ہے عدد ہجیم کی تسبیح کرتے ہن اول کلمہ
 اور وہ عدد و بار بار عدد و رک کے کہتے کہ نکو کہتے ہن یہ لک واپسی طرف سے شروع کیا جاتا اس کا
 طریق یہ ہے کہ جن عدد کو جمع کرنا منظور ہو اور نکو و سطرون اسطرح لکھو کہ اکائی کے نیچے اکائی
 اور دہائی کے نیچے دہائی اور سینکڑے کے نیچے سینکڑا و سطرون لکھو اس جہانک جا ہو ہر اس کے
 نیچے ایک خط لکھو جو کہ ہجیم کو اس کے نیچے کھدواستے کہ وہ خط عدد مجموع سے عدد حاصل کو دیکھ کر
 اس خط کا نام خط عرضی ہے اب اس خط کے نیچے اکائی کو اکائی کے ساتھ جمع کر کے لکھو اور دہائی کو
 دہائی کے ساتھ غرض کہ اتوں تک یہی طریقہ جاری رکھو پس اگر وہ عدد و کی جمع دس گم ہو تو اس کو مکتوبہ
 اس کے نیچے کھدو اور دس زیادہ حاصل ہو تو اس زیادہ کو تحریر کرو اور جو دس حاصل ہوں تو
 اس میں مرتبہ کے نیچے مقرر گناؤ اور ان دونوں صورتوں میں دس گتے ایک عدد اپنے دہن میں محفوظ
 رکھو اسطرح کہ مرتبہ اپنے اگلے مرتبہ سے وہ چند ہوتا ہے اور ناعد ہے کہ دو سطرون کی جمع ہن
 ایک سے زیادہ دہائی کہی حاصل نہو لکھو مرتبہ آئندہ کے حاصل جمع میں وہ ایک زیادہ کرنا پڑتا ہے
 اور جو آئندہ کوئی عدد ہو تو صرف وہی ایک ایک نیچے کھدو اسے خود پرورد کی چار صورتوں میں ایک
 بہت کہ وہ مرتبہ ایک سطرن ہو اور دوسری ہن نہو چنانچہ ۱۰۰ دوسرے بہت کہ ایک سطرن وہ مرتبہ
 موجود ہے کہ عدد نہو یکے سبب مصر و لکھا اور دوسری سطرن وہ مرتبہ نہو چنانچہ ۱۰۰
 تیسرے بہت کہ وہ مرتبہ دونوں سطرون پایا جا کر ایک سطرن عدد اور دوسری سطرن مصر جو چنانچہ
 چوتھے بہت کہ وہ مرتبہ دونوں سطرون موجود ہو کر دونوں جگہ محاسبے عدد مصر لکھا چنانچہ
 ۱۰۰ پس اگر حاصل جمع کی سطرن کوئی چیز محفوظ نہو تو عدد کو یا مصر کو مینہ رقم کرو اور جو محفوظ ہے
 تو صورت اول اور دوم میں محفوظ اس مرتبہ کے اعداد میں ملاو اور صورت دوم و چہارم میں محفوظ
 مینہ اس مرتبہ کے مصر کے نیچے کھدو اور ان چاروں صورتوں کی مثال اس طرے ۱۰۰
 بہتوں دو سطرون کے جمع کرنا ہے اور جو بہت سطرن ہوں یعنی میں چار یا اس زیادہ تو ان کو ہی اسطرح
 نیچے اور لکھو چنانچہ اکائی کے نیچے اکائی اور دہائی کے نیچے دہائی وغیرہ اور لکھو کہ سید ہی طرف سے
 شروع کر کے ہر دس کے نیچے ایک ایک یاد رکھتے جاؤ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہن ان دونوں سطرون
 کہہ فرق نہیں مگر صرف استدھر کہ دو سطرون میں ایک سے زیادہ دہائی حاصل نہیں ہوتی اسلئے ایک یا دو کھانا
 پڑتا تھا اور اس میں زیادہ دہائیاں حاصل ہوتی ہن اور ہر دہائی کو سولے ایک ایک لکھتے ہن یعنی اگر میں

بائیں طرف کے مرتبے سے دس حصے کم ہے تو بائیں عدد ایک کا اس واسطے مرتے میں جس سمت کا
 حلق دس ہے بائیں مرتے میں ایک جانا ہے اور جبکہ کل نصف میں اکائی کے مرتے پر ایک واقع
 ہوگا تو اس کے واسطے اس کے کل عدد بائیں پڑے گی اور اس کے نیچے اگر باقی محفوظ ہے تو جب
 لکھ دیا جائیگا اور نہ صرف ایک مقرر لکھا دیکے اور جو اوپر اکائی میں کوئی اور عدد ملائی ہوگا تو اس کی
 نصف کے بعد پہر اکائی کا اور لکھنا پڑیگا چنانچہ کل نصف کی بہت ضرور ہے $\frac{1}{2} + \frac{2}{4} + \frac{3}{6} + \frac{4}{8} + \frac{5}{10}$
 اور نصف کی غلطی ضرورت بہت ہے $\frac{1}{2}$ مثلاً اس خط کے نیچے جو دو کا عدد ہے اس کو سب با
 اور اوپر جو ایک کا عدد ہے اس کو شمار کدہ کہتے ہیں اس کا حال ہم نہیں کر کے یہاں میں جو بائیں
 اس کے امتحان کا بہترین ہے کہ سطر ملا کی میزان بطریق مذکور جو باقی رہے اس کو نصف کر کے
 بائیں طرف لکھو اور باقی نصف کی میزان کو بائیں جانب لکھو اگر دونوں مساوی ہیں تو بائیں
 صحیح ہوگا چنانچہ اس میں نصف کی میزان بہت ہے $\frac{1}{2} + \frac{2}{4} + \frac{3}{6} + \frac{4}{8} + \frac{5}{10}$ چنانچہ کل نصف کی
 یعنی بہت عددوں میں سے ہوتے عددوں کو کم کرنا بہت مشکل ہے چنانچہ طرف سے شروع ہوتا ہے
 اس کا بہترین ہے کہ زیادہ اعداد کو اوپر اور کم اعداد کو بطریق معلوم نیچے لکھ کر ایک قطر میں لکھو
 اور بڑے عدد میں سے چھوٹے عدد کو کم کر کے جو باقی رہے اس کو اوپری عدد کے مقابل قطر میں لکھو
 نیچے لکھو اگر کچھ رہے تو صفر تحریر کرو اور جو اوپر والا عدد کم ہو تو بائیں طرف سے ایک باقی
 اور باقی ملاؤ یعنی اگر ایک ہو تو گیارہ اور دو ہوں تو بارہ جالو علی الاقیاس اثبات لکھنا ہے
 اور اس کے واسطے اصل چار نہیں پڑتی اسلئے کہ نسب میں بڑا عدد ہے اگر اس کے نیچے نو ہو گئے تو عدد
 تفریق کے ایک نقطہ لگا جائے گا تو اس کا اس عدد پر کسب میں وہ عدد کم کر کے جو باقی رہتا ہے اس کو
 لکھ دیا اور جس میں بہت باقی ہے اس میں ایک کم شمار کر دینی چنانچہ ہے تو بارہ رو گئے اور چھ میں
 تو باقی علی الاقیاس اور جو باقی ملائی ملائی ضرورت میں بائیں طرف ایک صفر ہو یا یا نہ تو صفر
 نو کا عدد لکھ دیا اور ان صفر کے بعد چنان کوئی عدد ہو اس میں سے ایک کم کر کے جو رقم اوپر
 تحریر کرو اور جو آخر میں ایسے موقع پر ایک کا عدد ہوگا تو وہ خود مسا ہو جائیگا اس کے اول کے
 نقطہ پر صرف نو باقی رہ جائیں گے اور ان نقطوں کے نیچے اوپر دسے عدد کی تفریق کھاتے گی اور
 یاد رکھو کہ زیادہ عدد نہ ہار نیچے واقع ہوں گے چنانچہ عمل نصف میں کی مثال بہت دیکھو

مربع	۳	۵	۷	۹	۱۱	۱۳
مربع	۲	۴	۶	۸	۱۰	۱۲
مربع	۱	۳	۵	۷	۹	۱۱

تحریر

باب چہم فی الجبر ۱۸۴۸

تفریق کا احوال طرح کیا کہ تا کو دو طریق کے بعد موقوف شدہ کی میراث موقوف کی ہیں کم کرین نیز انوی وای مجاہد
 اور اگر خانہ میں کہو اور اصل تفریق کی یہ ایک سو بیس کے خانہ میں کہو اگر اس دونوں خانوں کی مراتب برابر ہوں تو ان کا مل صحیح

دو دونوں کی مل میراث
 موقوف شدہ کی میراث
 ملا تفریق کی میراث

چہم عمل ضرب یا بقدر دو دوسرے قدرتی مقدار برتر یا اسے پانچ کو چہم ضرب دینے سے بعد مطلب کا پانچ
 اگر کسی کو کم اور جن وید کو باہم ضرب کرتے ہیں ایک مضروب اور دوسرے کو مضروب اور تیسرے کو جو کلاں
 یاں ہوتا ہے اسے ضرب میں اور اگر مضروب کو ان دونوں مضروبوں کو جو ضرب مضروب نہ ہوا ہے کہ دوسرے مضروب
 مضروب اور کم کو مضروب تیس ضرب کرتے ہیں آخر دراصل ضرب کی جن نہیں ہیں اول مضروب کی ضرب مضروب
 نہیں لگائی کو الائی میں ضرب دیا اور اسکی اوٹے ایک عدد قسّمہ ہم نہیں یاد دلاؤ اس میں نقشہ مروج عمل ضرب

								۱	۱
							۲	۲	۲
					۳	۳	۳	۳	۳
			۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
		۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
	۶	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
	۷	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
	۸	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۹	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۱۰	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱

اس نقشہ میں وہی طرف کے عدد مضروب اور اوپر کے مضروب تیسہ اور باقی حامل ضرب میں اسے
 دریافت کر بکا یہ طریق ہے کہ دونوں عدد کو کمال حاصل ضرب اسی خانہ میں موجود ہے جو مضروب و مضروب
 مقابلہ واضح ہوا ہے مثلاً چہم کو چار میں ضرب کرین تو جو جس ہونگے یہہ عدد اس خانہ میں ہوا ہے
 جو مضاربہ کے مقابل اور طولاً چار سے محادی ہے علیٰ ہذا القیاس اور اگر آٹھ کو غیر آٹھ میں یعنی
 اٹھ کو دہائی یا سیکڑے وغیرہ میں ضرب کرین یا غیر آٹھ کو غیر آٹھ میں یعنی دہائیوں کو دہائیوں
 اور سیکڑوں کو سیکڑوں یا ہزاروں کو ہزاروں میں ضرب دین تو اسکا یہہ قاعدہ ہے کہ ایک عدد کی ضرب
 دوسرے عدد کی صورت میں غیر غلط مراتب کے ضرب کر دھال ضرب کو تحریر کر کے ایک جانب یاد دہاؤں

مات میں جسے مضروبوں اول سکواس میں ضرب کے دانی طرف کھیند اب بلحاظ مراتب وہ عدد حاصل
 مثلا چار کو چار میں ضرب دیتے سے دو سو پچیس میں پس ۴ کو ۵ میں ضرب دیا ۲۰ ہوئے اور ہر ایک
 مضروب میں موجود ہے کھیند یا ۲۰۰ ہوئے اسطرح ۸۰ کو ۱۰ میں ضرب دیا تو ۸۰۰۰ ہوئے یعنی
 ۸ کو ۱۰ میں ضرب دیا ۸۰ ہوئے ہیں اور اسکے دایمی طرف ۸۰ کا ایک نقطہ اور ۱۰ کے دو نقطے رکھتے تو
 ۸۰۰۰ ہو گئے دوم ضرب مضروب کی مرکب میں اسکا یہ طریق ہے کہ عدد مرکب میں ہر ضرب کے
 دایمی طرف ایک قوس کھینچ کر مضروب کو کھنوا اور مرکب کے نیچے ایک خط عمودی کھینچ کر مضروب کو ہر رقم میں
 ضرب دیکر حاصل ضرب کو اگر دس کے کم ہے تو خط عمودی کے نیچے لکھتے ہاؤ اور جو دانی حاصل ہونو مضروب
 اور دانی سے زیادہ حاصل ہونو زیادہ کو کھیند وادان دونوں عدد قوسوں دانی آئندہ مرکہ میں ضرب
 زیادہ کر کے مل جمع کا قاعدہ جاری کرو مثال کی ہے (۴) ۲ ۵ ۸ ۴ ۱ ۲ سوم ضرب مرکب کی
 مرکب میں اسکے واسطے یہ طریق ہے کہ مضروب کے پہلے عدد کو مضروب قید کے سب عددوں میں
 بطریق مذکور ضرب کر کے ہر ضرب کو خط عمودی کے نیچے لکھو ہر مضروب کے دوسرے عدد کو مضروب قید کے سب
 عدد میں ضرب کر کے بھی ایک مرتبہ چوڑ کر خوب کر دو اسطرح آخر تک مل میں لادوب مل تمام ہونو ہر دو واسطے قوس
 کھینچ کر حاصل ضرب کی مطرد کو مرتبہ وار جمع کر لو یہ حاصل جمع تمام مضروب اور مضروب قید کی حاصل ضرب سے

$$\begin{array}{r}
 \text{مضروب قید} \quad ۸ \quad ۱۰ \quad ۵ \quad ۲ \\
 \hline
 \text{مضروب} \quad ۲ \quad ۳ \quad ۴ \\
 \hline
 \text{مل ضرب} \quad ۲ \quad ۱ \quad ۵ \quad ۲ \quad ۲ \quad ۲ \\
 \hline
 \text{حاصل ضرب} \quad ۲ \quad ۱ \quad ۵ \quad ۲ \quad ۲ \quad ۲ \\
 \hline
 \text{مل جمع} \quad ۲ \quad ۱ \quad ۵ \quad ۲ \quad ۲ \quad ۲
 \end{array}$$

اگر اس مرکب واسطے ایک طریقہ سب بہتر عدد جسکو شبکہ کہتے ہیں نہایت آسان اور آسان
 یعنی ہر ضلع کی ایک شکل بنا کر چند مضروب قید کے مرتب ہوں اور اسے جمع خانے میں اور
 چند مضروب کے مرتب ہوں اور اسے جمع خانے میں بناؤ اور ہر جمع میں ایک ایک مرتبہ کھینچ کر
 دو دو مثلث کمالو اور مضروب قید کا ہر مرتبہ ایک ایک خانہ برابر برابر ایک سطر میں لکھو اور ہر ضرب کے
 عدد باقیں جانب اس شکل سے خوب کر دو کہ سب کے نیچے اکائی ہوا اسکے اوپر دانی اور اسکے اوپر سنگا
 دانی باقیہاں ہر مضروب کے ہر مرتبہ کو مضروب قید کے ہر مرتبہ میں اکائی سمجھ کر ضرب کر دو اور حاصل ضرب کو
 ایسے خانہ میں لکھو کہ جو دونوں عدد کے مقابل ہو اسطرح ہمیں ضرب مرتب کے نقشے میں سمجھا جائے

کرنا وقت ہے کہ کافی کو بیج کے منت میں اور باقی کو اور کے منت میں تحریر کر اور پوری حل کر
اور اسے منت میں کہو اور بیج اسے منت میں منسوخ و ریا و کہو کہ بیج میں ایک عدد کی
مرب موری ہو گا کی دانتیاں محوطہ کیجئے سے تعلق سرکلا ہو گا عموماً سطح عمل نام کر اور اس
مرد کو محوطہ کر یا جائے بھی حقہ زریعہ حوطہ اوکے دانتیاں حوطہ ہوں دل پر جمع آتا
ماری کر یا ہے ۳ اور میل مع میں ہر دانی کی واسطے ایک ایک میں کر کے اند کے عدد زیادہ کر د
سبب علی مع ویدو میں نم باور کر کے جو بجا ہو بلکہ مسطورت کے طریقہ شک آہند ہزار جہ ہونے میں
۸۴۵ کو رو سو جو نہیں ۲۳۴ میں ضرب کر کے تو یہ صورت ہو گی شک

	۱	۶	۵	۳
۲	۱	۶	۵	۳
۳	۲	۱	۵	۶
۴	۳	۲	۴	۱
	۲	۱	۵	۶

عمل ضرب کا احتساب یہ ہے کہ مضروب کی برابر کو مضروب کی برابر میں ضرب کر کے حاصل کی جاں
میں حوافی ہے اگر وہ حاصل ضرب کی برابر سے ملتی ہے تو عامل مسلسل صحیح ہو گا صاحب

مضروب کی برابر
مضروب کی برابر
مضروب کی برابر

نشیتم عمل قسمت بھی ایک عدد کو دوسرے عدد کے شمار و براہ تقسیم کر یا پہلے عدد کو مقسوم اور دوسرے
مقسوم علیہ اور جس کو مانج قیمت کہنے میں مثلاً میں کو چارہ تقسیم کر میں بھی اس کے خارجے برابر کاںں فواج
حاصل ہوں میں ۲۰ مقسوم سے اور ۴۰ مقسوم علیہ اور ۵۰ مانج قسمت اور یہ عمل بائیں طرف سے
سروع کرنا اگر لفظ پہلے کہ مقسوم کے عدد کو برابر ایک طرف میں کہو اور اس کے بائیں طرف ایک توس
بیکر کشم عینہ تحریر کر و پھر کہو کہ مقسوم کی رقم آخریت مقسوم علیہ ایک یا بارہ یا بعضاں یا سکنا ہے یا
اگر یا سکنا ہے تو عمل مارا کر دودر مقسوم کے حاجی طرف سے ایک رقم یا تو میں قریں یا بارہ عدد اور اس کے
اس سبب مقسوم عینہ فی کل سکنا ہے یا لو اور اسی طرف توس دیکر اس کو کہہ لو اس کے مخرج قسمت
اس مخرج قسمت کو مقسوم علیہ میں ضرب دیکر حاصل ضرب کو مقسوم میں تفریق کر دے حاصل تفریق عینہ مقسوم علیہ
لم ہو گا اور مقسوم کے دایں سمت عدد امانتہ و دوا و ہی طرف بر یہ عمل تمام کر دے اگر یہ عدد کو بقدر جائز
موتہرے میں نو کہ کہ صورت اس کے دایں طرف مانو صاحب او کیا حاصل طریقہ ہم کسر کے برابر میں دکر یا

اور ستر اس محل کی پستہ کہ منکنا ہم جانتے ہیں کہ دو سو ستانوے کو ستاس بر قسمت کرین تو گیارہ بیست
ہو گئے ہیں (۱۱) ۲۹۷ (۲۷) ایک ایک کا ۷۷ کا عدد جو مقسوم علیہ ہے مقسوم کے عدد آخر تک کہ ۲۷ میں
ہیں مانکنا اسلئے اس دونی دہائی طرف سے ایک عدد اور لایا ۲۹۷ سو سے آئیں سے ۲۷ ایک ایک مانکنا ہے
اسکو سید ہی طرف توں بن گیا اس کو خارج قسمت کا ایک جزو چھوٹا اسکو ۷۷ میں ضرب دیکر ۲۹ کے
بچے کیا ۲۷ مانک ہو بہر تصریح کامل جاری کیا ۲۹ میں سے ۲۷ گئے ۲۷ اتنی رہے اسکو خط درمی کے نیچے کہا
رہا کہ مقسوم علیہ میں ۲۷ اوس ۲۷ میں سے ہیں مانکنا اسلئے مقسوم میں کا ایک عدد دہائی طرف سے اور
ادھار میں ۷۷ کو اب پہلے ۲۷ ہو آئیں سے ۲۷ جو مقسوم علیہ تھا ایک بار نکلا اوس کو خارج قسمت اول کے
درجہ کی مانتا کر کیا اس کو بہر ۲۷ میں ضرب دیکر مقسوم بچے کہا اگلے تفریق جاری کیا ۲۷ میں سے ۲۷ گئے کہ وہ اول ہی نام جو کیا

$$\begin{array}{r} \text{خارج قسمت (۱۱)} \quad ۲۹۷ \\ \underline{۲۷} \\ ۲۷ \\ \underline{۲۷} \\ ۰ \end{array}$$

مقسوم ۲۷ مقسوم علیہ

علی قسمت کے آخان کا یہ قاعدہ ہے کہ خارج قسمت کی برابر کو مقسوم علیہ کی برابر بن مسدود
مال ضرب کی برابر اگر مقسوم کی برابر سے مطابق ہو تو مال علی مستقیم ہو خاصا نجسہ د

$$\begin{array}{c} \text{مال ضرب کی برابر} \\ \text{برابر خارج قسمت} \times \text{برابر مقسوم علیہ} \\ \text{مقسوم کی برابر} \end{array}$$

ہم قسم علی جذر جو عدد کہ ابی مان میں ضرب کیا جاتا ہے الی حساب کی اصطلاح میں اسکا نام جذر سے
اور راحت کی اصطلاح میں مربع اور ضرر و غلال کی اصطلاح میں مال کہتے ہیں اسے جو بیرون باد رکھو کہ عدد
دو قسم ہے شطون اور قسم شطون وہ ہے کہ فی الحقیقت جذر کہتا ہو اور احکم وہ ہے کہ فی الحقیقت جذر کہتا ہو
مگر تقریباً اور اسکا قاعدہ یہ ہے کہ بائیں طرف سے شروع کیا جاتا ہے اول جس عدد کو کا عدد کا لانا منطوق ہے اور کہ
ایک مطرین کہو بھر کا لائی پہ ایک نقطہ دیکر ایک ایک عدد کے بعد علامت کے متعلقے لگاتے پہلے جاؤں نقطہ
یا آخر کے عدد پر نام ہو گا بعد و آخر کے مال برابر دیکھو کہ اگر آخر کے عدد پر نقطہ ہے تو خط دی عدد لو
اور او کے مال پر نو دو کو ایک عدد مرکب تصور کرو بہر او کا جذر کا لکر نقطہ آخر کے او پر کہو اور اسکو
بغضہ ضرب دیکر اس کے بعد و آخر کے مال تفریق کو خط درمی کے نیچے کہو بہر او کے بائیں طرف ایک
توں دیکر اوس عدد کو جو نقطہ پر گیا ہے تصغیف کر کے اوس توں میں کہو اور اسکو مقسوم علیہ قرار دیکر

دو ای طرف سے دو عدد و مال نصیبی پر ادنا رو اور اسکو مقسوم قرار دیکر خارج قسمت کو نقطہ دوم مرکز ہوتا
 اور ادنا کے کار و دوم سے اس پہلے اسکو حصہ ضرب دیکر اور اس کے سے کہو اگر دانی مال سے تو مار دیکر دہر
 اور سی عدد کو اس عدد و نوی میں ضرب دیکر دانی مثال کر لو اور اس میں مل ضرب کو اور عددوں میں سے
 نصیبی کر کے مال نصیبی کے ماتر باس دوسری طرف سے کہو اور اوپر کے دونوں عددوں کی نصیبی نصیبی
 کہو مقسوم علیہ قرار دو اور عددوں میں سے دو عدد اور مال نصیبی پر ادنا کر اور اسکو مقسوم کہو خارج قسمت کو
 جسے نقطہ سے کہو اور ایک ہی مل جاری کر اگر کس قدری ہے تو عدد مطلق ہے اور جو کس قدری ہے تو عدد کس قدری ہے
 اور اس کا اس ما اور شمار کردہ ساویجی عدد کو دو عدد کر کے ایسی طرف سے ایک عدد نو کا اور اس کا دو عدد اور اسکو
 سے کہو دیکر دانی سے کہو جو کس قدری ہے یوں اسکو اس خط و علی اور کہو دانی سے کہو دو عددوں میں مل کی مثال ہے

عدد مطلق کی مثال	عدد مطلق کی مثال
۱ ۳ ۲	۳ ۶ ۴
۲ ۴ ۲	۹ ۲ ۸ ۶ ۶ ۶
۲	۸ ۱
۱۳۶	۱۸ ۳ ۸ ۶
۱۲۹	۱۳ ۴
۸ ۲ ۲	۱۹ ۲ ۶ ۶ ۶ ۶
۲ ۴ ۱	۶ ۶ ۶ ۶
۳ ۸ ۱	× × × ×

ہستم اربعہ متناسبہ بھی نصیبی معلوم ہے جو تعداد مجهول و ماتر کر اسکا فائدہ پہنچے کہ اس مال میں
 مار دیکر ہونے میں اس صورت کہ اولیٰ کو دوسرے کے ساتھ ہے وہی سمت جو ہے کو جس کے ساتھ ہے
 اگر تیسرا عدد معلوم ہو تو پہلے عدد کو جو ہے میں ضرب دیکر حاصل ضرب کو دوسرے عدد و قیمت کو خارج قسمت
 تیسرا عدد مجهول ہوگا اور جو تعداد معلوم ہو تو دوسرا عدد نیز یہ عدد کو باجم ضرب دیکر اولیٰ نصیبی کر و خارج
 جو تعداد مجهول ہوگا حاصل ایک جبر و س روپیہ کی خارج ہے روپیہ کی گئی ہوگی اب اس عدد معلوم میں
 بھی ۱۰ اور ۱۰ اور ۱۰ اگر کہ اس جو تعداد معلوم ہیں اس کے دوسرے عدد کو تیسرے عدد میں بھی ۱۰ کو کہ جس نے
 ۲ ہوتے اس مل ضرب کو عدد اولیٰ بھی دس نصیبی کیا میں جس میں دوسرے کھنے میں ہی خارج قسمت
 میں دو مطلوب اور جو تعداد اسے ظاہر ہوا کہ باجم روپیہ کی دوسرے ہوگی دلی ہر انقیاس تیسرا عدد
 ہیں چنانچہ اسی سال کو ہم دوسرے مطلوب بر ماں کرنے میں جیسے دس روپیہ کی چار تیس روپیہ کی دوسرے
 میں اکی ۴ ہی ۲ کی ہوگی اس پہلے عدد کو جو ہے عدد میں ضرب دیکر دوسرے عدد و قیمت کیا باجم

دس کو دوم ضرب ویکر جابہ پر اثاثوں میں سے ایچ مال سچے ہی پانچ مطلوب اور تیسرا مد ہے
 نہ ہم عمل خطائیں یعنی دو غلطیوں کے برابر مع جواب مال کرنا اسکا بہترین کہ اگر کوئی سال سوال کرے
 تو اسے دین میں ایک عدد دس کر کے اس کے جواب تلاش کرنا اگر موافق ہے تو ہوا المرد و در خطا دس
 ہوتی ہیں دیکھو کہ خطا کم ہے یا زیادہ اور اس عدد کو غلطہ تحریر کر کے حقہ خطا دس ہوتی ہے اس کو بھی
 جدا کیا کہہو اس عدد کا نام مفروض اول اور اس خطا کا نام خطائے اول ہے یہ دوبارہ
 ایک عدد دس کر کے اس پر دس مل جاری کرنا اگر موافق ہو تو جواب مل ہے اور خطا دس ہوتی تو دیکھا جاتا ہے
 کہ زیادہ ہے یا کم اور اس عدد کو غلطہ کہو اور حقہ خطا دس ہوتی ہے اس کو بھی مد تحریر کر دے اس عدد کا نام
 مفروض دوم اور خطا کا نام خطائے دوم ہے اس جابہ دس سوال کھلنے کا بہترین ہے کہ
 مفروض اول کو خطائے دوم میں ضرب دو حاصل کرنا نام محفوظ اول ہے اور مفروض دوم کو خطا اول میں
 ضرب دو حاصل کرنا نام محفوظ ثانی ہے اس عدد کو کہ اگر دونوں خطائیں ایک قسم کی ہیں یعنی دونوں کم ہیں یا
 دونوں زیادہ تو اس صورت میں ایک خطا کو دوسری خطا سے تقریبی کر دیا جائے تقریبی کا نام افضل خطائیں ہے اور
 ایک محفوظ دس سے دوسرے محفوظ کو تقریبی کر دیا جائے تقریبی کا نام افضل محفوظ ہے جس محل محفوظ کو حاصل کیا
 نسبت کو فایز قسمت جواب صحیح ہے اور خطائیں مختلف ہیں یعنی ایک کم اور ایک زیادہ تو قسمت میں دونوں
 خطاؤں کو جمع کر دے اور دونوں محفوظوں کو بھی جمع کر دے اسکا نام مجموع خطائیں ہے اور اسکا نام مجموع محفوظ
 بہر مجموع محفوظ خطائیں برسمت کر دے چونکہ فایز قسمت ہو دس عدد مطلوب ہے مثلاً ہم زمین بنت ہیں انیس
 سمجھتے ہیں کہ دس دس ہوا سے خرید پرورد ہلا وہ کو ساعدہ کو اگر ہم اسیر مانج زیادہ کریں تو جودہ ہوں
 پس ظاہر ہے کہ زمین گرا اس طرف سے دریافت کرنا چاہیے میں جابہ ہے آئیں کو فرض کیا اور اس پر مانج
 زیادہ کئے تو برقرار ہوئے ہیں خودہ درکار ہے ایک کی خطا دس ہوتی آئیں کا نام مفروض اول اور ایک کا نام
 خطائے اول ہے اس سے دوسرے عدد دس کیا کہ اس سے آئیں مانج لایسے پندرہ ہو اور میں جودہ درکار ہے
 پس ایک زیادہ ہو گیا اس صورت میں یہ ایک کی غلطی مانج ہوتی اس کا نام مفروض دوم اور اس کا نام
 خطائے دوم ہے اب اس سے مفروض اول بھی آئیں کو خطائے دوم بھی ایک میں ضرب دیا دس آئیں مل ہوئے
 اسکا نام محفوظ اول ہے اور مفروض دوم بھی دس کو خطائے دوم بھی ایک میں ضرب دیا دس ہو اس کا نام
 محفوظ ثانی ہے چونکہ خطائیں مختلف ہیں بھی ایک کم اور ایک زیادہ میں خطاؤں کو جمع کیا وہ ہونے
 محفوظوں کو جمع کیا آئیں ہونے ۱۱ کو ۲ پر قسمت کیا فایز قسمت ۹ میں ہی ہمارے سوال کا جواب
 ہے ۹ پر زیادہ کریں گے تو ۱۴ ہو جائیں گے مثال اس کی یہ ہے سوال وہ کو ساعدہ

جسیر نایع زیادہ کرتے تو خود ہوجاتیں اس دیکھو کہ اس سوال کی تین صورتیں ہیں پتہ دونوں خطائیں ہوں
تختلف ہوگی سے ایک کم اور ایک زیادہ ہوں زیادہ ہوگی اور دونوں کم اس حکم کے تحت اگر کسی کا جواب دیا گیا ہے تو

اس سوال کی پہلی صورت

مصر فی اول	عل خطائیں	خطا اول	مصر فی اول	عل خطائیں	خطا دوم	مصر فی اول
$\frac{5}{13}$	$\frac{5}{13}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{5}{13}$	$\frac{5}{13}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{5}{13}$
عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں
در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط

اس سوال کی دوسری صورت

مصر فی اول	عل خطائیں	خطا اول	مصر فی اول	عل خطائیں	خطا دوم	مصر فی اول
$\frac{5}{13}$	$\frac{5}{13}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{5}{13}$	$\frac{5}{13}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{5}{13}$
عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں	عج خطائیں
در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط	در الخطوط

صورت اول میں حکم مختلف کی مثال سے اور صورت دہائی میں حکم ایسے جس کی مثال ہے اور حکم سے یکسر
خواہ دونوں کم ہوں یا دونوں زیادہ ہوں اسی صورت سے عمل جاری کیا جائیگا و ہم عمل غلط بھی سوال کو
اولت کو سید با جواب مل کر اس عمل کو بھی تحلیل اور کسی تو اس بھی کہنے میں اسکا طریق ہے دیگر کہ
بسطہ کا عیدار سوال کیسے تو اس کے بالکل کو اس حساب غلطی کو شروع کرو جہاں منع ہے وہاں تحریر اور
اصول کی مدد سے اور قسمت ہو تو ضرب اور ضرب ہو تو قسمت اور نصیب ہو تو سبب اور نصیب ہو تو نصیب
اور مجذور ہو تو جذور اور جذور ہو تو مجذور و غیر ملین لاؤ جو ت کہ عمل نام ہو گا تنک عدد منفرع مل
جائے اوکی مثال پہلے مثلاً وہ کو سا عدد کہ جب کو بار پر تقسیم کر کے باقی میں ضرب دو اور اصل ضرب کی
نصیب کر کے اوکین میں اور جمع کرو تو بجائے ہو جائیں اب پہلے بجائے میں سے دس نصیب کئے جائیں
مانی رہے اور کو نصیب کیا میں پہلے میں کو باقی پر قسمت کیا جا حاصل ہو جا کو بار میں ضرب
یہ سولہ ہوتے ہیں یہی مسائل کے سوال کا جواب ہے اسلئے کہ سو کو بار پر تقسیم کیا جا حاصل ہو جا
باقی میں ضرب دیا میں پہلے میں کو دو جب کیا جائے پہلے میں سے دس جمع کئے تو پورے بجائے حاصل

و علی بن ابیاس اسے خود پرور بیانگہنے مدوح کا بیان کیا اس کسرو کا بھی حق حال نہیں سمجھتا ہے میں
 یاد رکھو کہ کسی چیز یا مدوح کے کئی برابر خصوصیات اگر ایک یا کئی حصے سے جاتیں تو اوکو کسیر کہیں گے مگر میں نے زمین
 کہی جاتی ہیں اس کے کہنے کا یہ طریق ہے کہ جسے حصے اس سے کہیں گے ہوں اوکو موثر کسیر کہیں گے نسبت نما
 اور مدوح کہیں میں اور حصے حصے اور جسے کہیں گے اوکو شمار کنندہ اور کسیر عام سے نامزد کرتے ہیں ان دونوں
 فرقوں میں ایک جوئی کسیر کے بچے نسب ناگو کہیں میں اور اس کے اوپر شمار کنندہ کو تحریر کرنے میں مثلاً ہے
 ایک کسیر ہے اس سے سب ظاہر ہوتا ہے کہ مدوح چار خصوصیات پر تقسیم کیا گیا ہے اور ان چار خصوصیات میں حصے
 لئے گئے ہیں اس قسم کی کسیر کو کسیر عام کہیں میں اور جن کسرو کا نسب نامہ اس یا کوئی عامل صرف میں
 اس میں ہو وہ کسور اعشاریہ کہلاتے ہیں اب سنو کہ کسور عام چہ نمونہ میں تقسیم ہے کسیر واجب کسیر
 کسیر مفرد کسیر مضاف کسیر مرکب کسیر لطف اول کسیر واجب وہ کسیر ہے جسا شمار کنندہ و نسب نامہ اس کے ہو
 مثلاً ۱/۲ ۲/۳ وغیرہ و م کسیر غیر واجب وہ ہے جس میں شمار کنندہ و نسب نامہ کے برابر ہو یا اس سے
 زیادہ مثلاً ۱/۳ ۲/۴ وغیرہ و م کسیر مفرد وہ ہے جس میں صرف ایک شمار کنندہ اور ایک سب نامہ ہو
 خواہ وہ کسیر واجب ہو یا کسیر غیر واجب مثلاً ۱/۲ ۲/۳ وغیرہ چہ نام کسیر مضاف وہ ہے جس میں کسیر کی کسیر
 مثلاً ۱/۲ کا ۱/۲ یعنی جو نہائی کی جو نہائی اور ۱/۲ کا ۱/۲ یعنی ایک جز کے باقی ساتویں حصے کے نصف کی
 جو نہائی کی جن جو نہائی وغیرہ سچ کسیر مرکب وہ ہے جس میں مدوح اور کسیر ہی ہو مثلاً ۱/۲ اور ۱/۳ اور
 ششم کسیر لطف وہ ہے جس میں شمار کنندہ یا نسب نامہ دونوں کسیر ہو مثلاً ۱/۲ سے ایک جز کا جو نہائی حصہ
 ملاؤں سے مثلاً ایک جز کے ۱/۲ کی جو نہائی سے مراد ہے اس طرح ۱/۲ اور ۱/۳ اور ۱/۴ وغیرہ اور جوئی کسیر
 اور کسیر کہیں میں جس میں ایک نام یا ایک صورت کی کسیر کو دوسرا نام یا دوسری صورت کی کسیر میں لائے

جمع اور تفریق اور ضرب اور تقسیم کسور میں پڑتا ہے عموماً فرمائے روزگار نے تہذوہ خود پرور کو کسور عام کے سب
 قواعد جوئی سمجھا دیئے ہیں فرمایا کہ کسور اعشاریہ وہ کسیر ہیں جو دسویں حصوں کی طرف منسوب ہیں اس لئے
 کہ ان کسرو کا نسب نامہ اس یا سو یا پڑا وغیرہ ہوتا ہے پس جس کسور کا نسب نامہ اس ہو گا او کا شمار کنندہ دسویں
 حصوں سے منسوب ہو گا اور جس کا نسب نامہ سو ہو گا او کا شمار کنندہ دسویں کا دسواں ہو گا اور جس کا نسب نامہ پڑا ہو گا
 او کا شمار کنندہ دسویں کا دسواں ہو گا و علی بن ابیاس اور بعضے صاحبین انکو کسور عشری بھی
 کہتے ہیں کیونکہ ان کے نسب نامہ عشرت میں دیا بیان ہوتی ہیں عموماً کسیر اعشاری ایک نام قسم کی کسیر ہی ہے
 جس کا نسب نامہ بیس یا دس کا وہ چند نہیں سو یا سو کا وہ چند نہیں ہزار یا ہزار کا وہ چند نہیں دس ہزار سو ہے و علی
 بن ابیاس لیکن یہ نسب نامہ نہیں جاتا تھا شمار کنندہ ہی کہہ یا کرتے ہیں اور شمار کنندہ کے ان میں طرف

کسور عام

کسور اعشاریہ

کسور عشریہ

بسمِ تعالیٰ ۱۹۲ عقیقہ ششم

ایک ہر وہ کہتے ہیں اسلئے کہ اگر کوئی اعتدالی میں توار کندہ کے اعداد معلوم ہوں تو نسب نامہ بھی معلوم ہو سکتا ہے مثلاً شمار کنندہ میں اگر ایک ہی مرتبہ اکال کا ہو صیاد کہ ۳ تو اس کے نسب نامہ میں ایک کے ایسی ہی ایک مصرع ہوگا جیسا کہ ۱۰ اور شمار کنندہ میں دوسرے ہوں تو نسب نامہ میں دو مصرع ہونگے مثلاً ۱۱۲ اگر ۱۰۰ نسب نامہ ہوگا اور اگر شمار کنندہ میں تین مرتبے ہوں تو نسب نامہ میں ہی تین مصرع ہونگے مثلاً اگر ۱۱۲ شمار کنندہ ہو تو ۱۰۰ نسب نامہ ہوگا و علیٰ ہذا القیاس اسلئے نسب نامہ کے کہنے کی کچھ ضرورت نہیں صرف شمار کنندہ کہہ دیا کرتے ہیں اور شمار کنندہ کے اعداد سے باقیوں طرف ایک ہر وہ کہتے ہیں ۱۰۰ جہاں پہنچ جاتو ہوا و سکھو ہر وہ کے باقیوں طرف کہتے ہیں مثلاً ۲ سے مراد ہے کہ دو سو ہیں جسے اور ۱۲ سے مراد ۱۲ سو ہیں جسے اور ۱۱۲ سے مراد ہے ایک سو بارہ ہزار ہیں جسے و علیٰ ہذا القیاس اس میں آیا ۔۔۔

مات ہوا کہ کوئی اشاریہ کاتب نامہ معلوم ہو تو شمار کنندہ خود خود معلوم ہو جاتا ہے مثلاً اگر کوئی اشاریہ کاتب نامہ ۱۰۰۰۰ ہو تو معلوم کر لیں گے کہ اسکا شمار کنندہ پنج مرتبے کا کوئی عدد ہوگا اسلئے کہ نسب نامہ میں جن قدر مصرع ہونگے شمار کنندہ میں ہی اسی قدر مرتبے ہونگے پس اگر چار سو ہیں جسے کوئی اشاریہ میں کہتے ہوں تو اسلئے کہیں گے ۴۰ کہ کوئی سو ہیں جسے کہتے ہیں نسب نامہ ۱۰۰ کہا جاتا ہے اسلئے شمار کنندہ کے نسبت دوسرے جانب میں دوسرے مار کر یکے واسطے چار کے باقیوں طرف ایک مصرع دیکر نہرو بنانا یا جیسے کہ کوئی اگر چار کے باقیوں طرف مصرع کہیں تو چالیس سو ہیں جسے ہر چار تین گے اور اگر تین ہزار ہیں جسے ہر ہوں تو اسلئے ہر ۳۰۰ کہتے پانچ اور پانچ دہزار ہیں کہتے ہوں تو اسلئے ۵۰۰ کہیں گے و علیٰ ہذا القیاس اور اگر کوئی اشاریہ کے ساتھ صحیح اعداد بھی ہوں تو ان کو نہرو کے باقیوں طرف کہو مثلاً ۱۴۴ عد صحیح اور ۲۶ اعداد کو اسلئے کہیں گے ۲۶۔۱۴۴ الون نہرو اور دونوں کے لئے کوئی اشاریہ کے تمام قاعدے یعنی جمع اور تفریق اور ضرب اور تقسیم اور کوئی عام کی نحو کی کوئی اشاریہ یکطرف اور کوئی اشاریہ متوالی قاعدے اور کوئی اشاریہ متوالی مخلوطہ و غیرہ کا احوال بخوبی دیکھ کر یا اور مقسوم علیہ کا اور مقسوم معلوم ہو گیا کہ اعداد مفروضہ میں جو چوتھا عدد ہو اور پھر ہر عدد کو تقسیم کرو اور بڑے عدد سے چھوٹے جو باقی بچتا ہے اور ہر چوتھے عدد کو چوتھے مقسوم علیہ تقسیم کرو اور جو باقی بچے اور پھر پہلے باقی کو قسمت کرو اسلئے ہر ایک پہلے باقی پر پہلے باقی کو جو مقسوم علیہ ہو تقسیم کرتے ہیں جہاں اور جو باقی عدد پر پہلے باقی پر ہی تقسیم ہو سکے تو یہہ اخیر مقسوم علیہ مقسوم علیہ اعظم ہوگا الحاصل جیکہ قرآنہ روز کا رطل حساب کی جگہ ۔۔۔

درست حاصل کر چکا تو دیکھا کہ اسے خود پروردہ ہندسوں کی ہوت و اختصار کی واسطے صحیح و تفریق اور ضرب و تقسیم وغیرہ کے لئے علامات مقرر کی ہیں اور ان کے استعمال سے بڑا فائدہ پہنچے گا جو مطلب بعد بطور میں

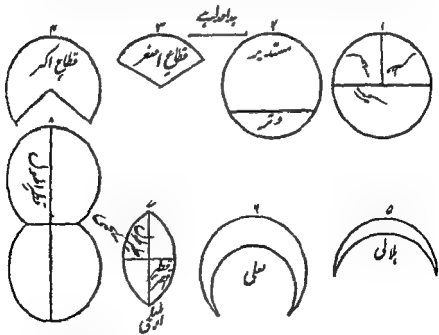
مجلس شورای اسلامی

میں ہوا ہے وہی مادیہ علامت ایک طرح ادا ہو سکتا ہے اس واسطے ضرورتاً کہ اس علامت کو ب یا کو
 اور مثال میں لاد (۱) + یہ علامت جمع کی ہے جس عدد میں کہتے ہیں وہ اہم جمع کئے جاتے ہیں
 مثلاً ۴ + ۵ + ۲ اس میں ۱ کے (۲)۔ یہ علامت تفریق کی ہے جس عدد میں کہتے ہیں
 تو یہ مراد ہوتی ہے کہ دای طرف کے عدد میں تائیں طرف کے عدد کو نقصان کرو مثلاً ۹ - ۴ کا حاصل ۵ ہوگا اور
 (۳) × یہ علامت ضرب کی ہے جس دو یا زیادہ عدد میں تائی ہے تو یہ مراد ہوتی ہے کہ اہم ضرب کرلو
 مثلاً ۴ × ۸ کا حاصل ۳۲ ہے اور ۲ × ۲ × ۴ کا حاصل ۱۶ ہے (۴)۔ یہ علامت تقسیم کی ہے
 جس دو عدد میں تائی ہے تو اول کو دوسرے پر قسمت کرتی ہے مثلاً ۸ - ۴ سے یہ مراد ہے کہ اہم کو دوسرے
 قسمت کرو اور باقی بچ کر دوسرے پر چھوڑ دو مثلاً ۱۶ - ۴ سے یہ مراد ہے کہ اہم کو دوسرے
 پر چھوڑ دو (۵)۔ یہ علامت مساوات کی ہے جس عدد میں تائی ہے وہ عدد مساوی سمجھے
 جاتے ہیں مثلاً ۲ × ۴ = ۸ یہی دو ضرب دیتے ہوئے چار ہیں اس میں آئندہ کے (۶) یہ علامت
 تناسب کی ہے جس عدد میں تائی ہے وہ عدد تناسب ہوگی اس میں اول کو دوسرے سے وہ نسبت جو تیسرے کو
 چوتھے سے مثلاً ۴ : ۲ :: ۸ : ۴ کہتے ہیں (۷) یا۔ یہ علامت جذر رکھنے کی ہے جس عدد کو دوسرے
 یہ علامت ہوتی ہے اس کا عدد کلا کا مانا ہے مثلاً ۱۶ - ۴ سے یہ مراد ہے کہ ۴ کے کیونکہ ۴ × ۴ = ۱۶ (۸)۔
 یہ علامت جزیرہ لکھنے کی ہے جس عدد کو دوسرے کلا کا مانا ہے جسکو میں اہم ضرب کر کے
 وہ عدد پیدا ہوتا ہے مثلاً ۱۶ - ۴ سے یہ مراد ہے کہ ۴ کو دوسرے سے کوئی ضرب کر کے ۱۶ نہ ہو
 کیونکہ ۲ × ۲ × ۲ = ۸ (۹) سے اس علامت کو پڑا بھی پڑتے ہیں مثلاً ۴ سے ۱۶ ہی ۲ × ۲ × ۲
 (۱۰) اس علامت کو چھوڑا بھی پڑتے ہیں مثلاً ۲ - ۴ سے ۱۶ ہی ۲ × ۲ × ۲ سے (۱۱)۔ اور

مستخلص

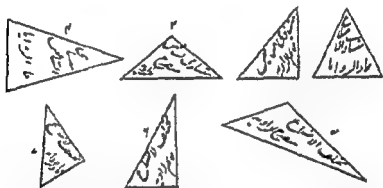
○ اور □ اور { } انکو خطوط وحدانی کہتے ہیں یہ خطوط بھی کئے گئے
تھے مانے میں انہیں حکم علا احاسات و صفاتی تو ساخت کی طرف متوجہ ہوا اور بہادہ خود سرور کو قواعد
و رابطہ علم مساحت سے انکار کر بکا وقت آباد کیا جو نیل بھی دریا درو گار سے ارشاد دیا کہ ہمیں شکی
دو صوبہ ہیں ہوا جو کمالیہ مطویہ اور مرگسا جو کمالیہ گاہ طرفی ہواں والو کیا بہرہ و عدہ کہ خطاطی اور رسم
محت کرنے ہیں خط ایک مدار کجا نام ہے وہ قسم ہے تقسیم اور غیر تقسیم مستقیم و غیر مستقیم دو خطوں میں
سب سے چھوٹا خط ہوتا ہے اور جہاں کہیں صرف خط کا خط و کور ہو وہاں اسی خط تقسیم کے ساتھ ادا ہل جتا کی
اطلاعی میں خط تقسیم کے دن میں تہوں میں ضلع ساق مسقط الحجر عمود و قاعدہ جانب
قطر و تر تقسیم ارتفاع ہیں پر ہم ایک موقع کے لئے مخصوص اور جو دو خط ایسے ہوں کہ اوکو

اجناسک لجاء اور وہ آپس میں تو متوازی کہتے ہیں اور غیر مستقیم دوسم ہے برکاری اور غیر برکاری کر
برکاری سے کچھ بحث ہوئی اسطرح دوسم ہے متوی اور غیر متوی اسطرح مستوی وہ کہ اور غیر مستوی
کہتے ہیں دوسم پر تمام برکاری کے ہیں کہیں نیست وارفع ہو اور غیر متوی اسکے نز
کہو کہ مستطیل بر قائم کجانی ہیں اور جسم کی یہ صفت ہے کہ وہ طول اور عرض اور عمق کہتے
ہیں اور ہر شکل سے کجانی کا نام کہتے ہیں کہ عمق طائر خواہ او کو کجیہ اسطرح بر کجانی
محیط ہوا اس طرح کو دائرہ اور اس خط محیط کو سیدیر اور دائرہ اسطرح کو جو دائرہ کے وسط جغفی میں ہوتا ہے مرکز
اور جو خط مستقیم کہ محیط مرکز تک آتا ہے او کو نصف قطر اور جو خط مستقیم کہ دائرہ کو دو ٹکڑے کرتا ہے اسکا
دائرہ جو مرکز سے گزرتا ہے اسکو قطر اور جو خط نصف قطر سے نصف قوس تک آتا ہے اس کو
تہم کہتے ہیں اور جو کل دائرہ کی ایک قوس اور دو نصف قطر سے محیط ہو پس اگر وہ قوس نصف دائرہ سے
کم ہے تو اسکو قطاع اصغر اور زیادہ ہے تو قطاع اگر کسی کے اور جو کل دو قوس دائرہ سے اسطرح محیط
دووں کی نیست ایک قوس ہے اگر نصف دائرہ سے زیادہ ہے تو بالائی اور زیادہ میں توئی کہیں گے اور دو قوس
اسطرح محیط ہوں کہ دونوں نیست ایک طرف ہو پس جو وہ دونوں نصف دائرہ سے کم ہیں تو او کو بالائی اور
زیادہ میں توئی کہیں گے ان دونوں شکلیں وہ دو قطر ہوں اسطرح اور جو جابجہ ہوں گے ان کو قوس بالائی اور

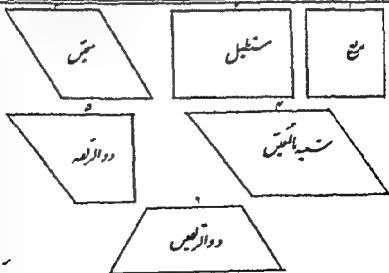


اور جو سطح غیر خط نام خط ہوں او کو تلت کہتے ہیں اور تلت کے تیسوں خطوں سے ہر خط کا نام مع

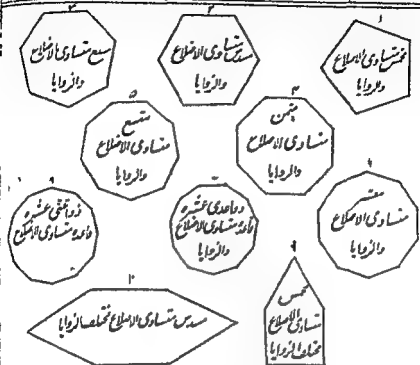
اصل کو یہ مست و دوسرے معلوم کی حالت اور دوسرے معلوم کو یہ مست فائدہ کے سابقین کہتے ہیں اور کچھ خاص
 کے حکم کے مطابق اصل کو یہ کہتے ہیں کہ جو حکم حلقہ مستقیمہ کے تحت ہوگی اس کے مطابق حلقہ کو اصطلاح کہتے ہیں اور نہایت
 اصل کے نفس نام ہے اور اس متبادی اصطلاح کے بیسوں اصل سے ملے اور یہ متبادی اس نام کے دو اصل
 ملے ہوں اور یہ کہ ایک بار بار یہ سو مختلف اصطلاح کے بیسوں اصل سے ملے ہوں اور یہ کہ ایک بار بار یہ
 اس نام سے اولیٰ قائم الزام کے بیسوں ملے ہوں ایک بار بار یہ جو اصل سے ملے ہوں اور یہ کہ ایک بار بار یہ
 حکم ایک بار بار یہ کہنا ہو اور دو بار بار یہ ملے ہوں اور دو بار بار یہ ملے ہوں اور دو بار بار یہ ملے ہوں
 اور دو بار بار یہ ملے ہوں اور دو بار بار یہ ملے ہوں اور دو بار بار یہ ملے ہوں اور دو بار بار یہ ملے ہوں
 ہوں ہیں اور کو یہ کہتے ہیں کہ اگر دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں
 حلقوں کو ایک دوسرے سے ملے ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں
 سے ہے اور کو یہ کہتے ہیں کہ اگر دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں اور دو ہوں



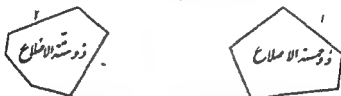
اور جو کس عارفوں سے مرتب کجاقی ہے اور کو دعائے الامین کہے میں دروہارم جہم میں اور کجی سترہ ہے



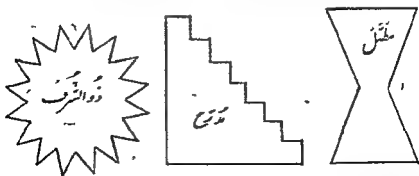
اور جو تکلیف زیادہ چار ضلعوں پر مبنی ہیں اور کو کثیر الاضلاع کہتے ہیں چنانچہ وہ تکلیفیں یہ ہیں



اور اس شکل کے اضلاع دریا یا مارے ہوئے نور ایک شکل نامی ہے اور چنانچہ جو شکل کو متساوی الاضلاع اور متساوی الاضلاع کہتے ہیں وہ یہ ہیں



اور بعض کثیر الاضلاع تکلیفیں ایک اسم خاص کے ساتھ موسوم ہیں جسے متساوی اور متساوی الاضلاع کہتے ہیں اور اس میں سے ہر شکل میں کئی کئی تکلیفیں مشتمل ہیں چنانچہ انکی صورت یہ ہے



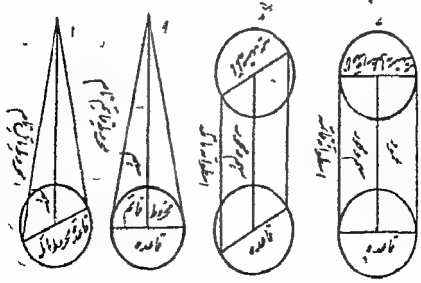
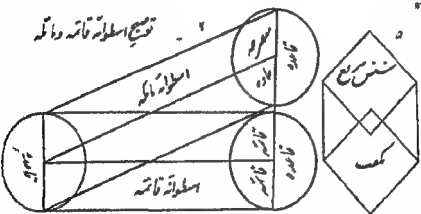
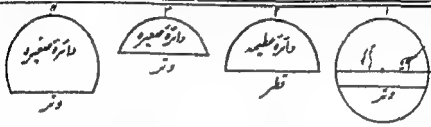
اور جو سطح پر ہیں جو

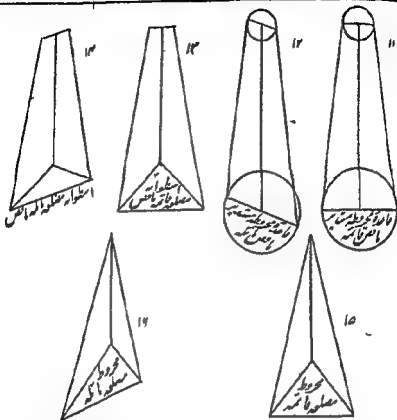
ابن عم کی کیفیت منوجسم حواہد بود یاقین او کو کہنے میں کہ جس پہ پہنچیں سو خود ہوں الی بجا اولتہ
 یعنی طول اور عرض اور عمق میں جبریں ملتی نامیں دیکھو جہاں اور دارہ جہاں کی صورت میں ترا افلاک سے
 گرا ایک نہ ہوتا یا ست عرض و طول اور عمق میں جبریں دیکھنا سے اس طرح سے جسم کو تصور کرو و ہاں کہ
 لسانی اور جوتالی کا نام سے متعلق کو کہنے میں اور حقیقت میں عمق اور لسانی ایک ہی جہت سے ہر
 فی الواقع کے مطلق ہے یہی اگر کسی سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ کو تو کو لکھ دیتی اور اس سے کہے کہ وہ کو تو کو
 کہیں کہ وہ کل بھی جبریں لسانی اور جوتالی اور جوتالی کہنا سے اس جہت ہوتی یا ست جبریں گرا کہے گا
 اس کا نام کل سے اور عمق میں صرف طول و عرض ہوتا ہے عمق نہیں ہوتا سو اس میں امتناع داخل بھی جسم کی
 حاصبت ہے کہ جسے مویسے ایک جگہ بابک ہی وقت میں دو جبریں ہیں روئیں جگہ ایک سے دوسری
 نئی کو مودع کر کے اسی جگہ کا لگائی اور جوئی تکمل ہوگی اور میں دوسری جبر کے ذیل سے حاصبت یادو
 ہو جائیگی اگر زیادہ ہوگی تو سات کے حصے وہ جسم وہ جا جائیگا اس وقت میں جسم رہتا رہتا ہے بلکہ وہاں سے
 جہاں جسم کو حرکت باہر اجماع میں جسم کا جس میں حرکت ہے کہ وہ خود خود جس میں ہو سکتا اور اس کے
 جس میں جسم کو حرکت دیں نہیں دیکھتے اب ہی اب یہ دیکھنا ہے اور جس کو کوئی نہیں دیکھتا اور کو ہوا
 کوئی ہے جسم قبول قسمت بھی جسم کے لاہتا ہے ہو سکتے ہیں حاکم کسی جسم کو اگر زیادہ سے مطلق
 تقسیم کریں پہر ہی اوپر کا حصہ خود ان کے جسم کے دیکھنے سے قسمت دربر ہو سکتا ہے جسم کشش اور
 وہ دو قسم ہے اول کشش اتصال دوم کشش نقل کشش اتصال وہ جس کے ماعت جسم کے احاطہ
 ایک دوسرے کو جذب کرنے میں اور ہر دو ایک ایک میں جا چکے جسم سے باہر ہوتے ہیں جس سے اوپر کا حصہ کشش
 طاقت دیکھنا ہے ایک دوسرے کو طوطو ہیں جیسے دیکھنا اگر بہ قوت مونی کشش نقل کے ساتھ جسم کو گرنے کو ہے اور
 دوسرے دوسرے ہو کر ہوا زمین مومانی کہ جیل کی قوت میں سکتی کہ کسی جسم کو زمین دوسرے اور کوئی اور
 درست ہو سکتا لکھ اسان دجواں کا جسم میں حج و سالم رہ رہ سکتا اور یاد دیکھو کہ کشش اتصال سے جموں میں رہیں
 کسی میں کم کسی میں زیادہ ہے اور اجسام کی مری تھی کو ہی ہے جس سے کشش اتصال زیادہ وہ سمجھ
 ہوگی اور میں کم ہے وہ نرم اور کشش نقل سے کشش اتصال مراد ہے کہ ایک جسم دوسرے جسم کو کھینچتا ہے
 زمین اور جہاں وہ جہاں جیل کشش اتصال کی حاصبت ہے جسم کے احاطہ میں کشش کرنے میں اس طرح
 کشش نقل کی حاصبت ہے جسم کے احاطہ میں کشش کرنے میں مثلاً آفتاب زمین کو کھینچتا ہے اور میں آفتاب
 اور اگر کوئی سے اوپر کو ہینکو تو ماعت کشش میں ہے کہ کو گرتی ہے اور اجسام کا ورنہ بھی کشش میں ہے
 ماعت سے ہے اس لئے کہ جب کسی جسم کو اوپر تودہ کشش نقل کی قوت زمین کی جانب حرکت کرنا چاہتا ہے

جسم

کشش

بدیو مجبہ پڑو ہے اور ہی جسم کا نصف، اجیم یکجہ نہاری اسلئے ہو میں کہ مجبہ ہم راہو،
 او بقصد بس زیادہ طاق کرلے ہے اسے خیز پر راہ صام سرکاری کی جہ مختلف صورتیں میں جابجہ ہر طرف سے
 مطابق دائرو سرکاری کے کوکل جسم ہوگا او سکو گزرو اور نصف کرے کہ کو دائرو عظیمہ اور نصف سے کم یا یاں ہو تو
 دائرو معبرہ اور کرے کے جسے خود نقطہ ہوتا ہے او سکو سرکاری کرے کہ میں اور کو کوئی جسم خیز میں مساوی سے
 جابجا ہے او سکو گزشتہ ہیں اور کوکل شہوں کی صورت ہو سکے و دونوں کنارے و دو برابر کے دائرو سطح پر تمام ہوں
 او سکو اسطوانہ کہتے ہیں اور کوکل ایک طرفت دائرو بر تمام ہو اور دوسری جانب ایک نقطہ جیسا کہ خود ترو، سکو
 مخروط مستدیر کہتے ہیں او اسطوانہ یا مخروط میں شانت یا نوع و غیرہ کی سطح مساوی ہے یا نہیں ترو کو اسطوانہ معاصہ
 یا مخروط معاصہ کہتے ہیں اور بس بر ایک شکل ترو یا دیگر جیسا کہ کوئی صورت میں شانت خوبی ظاہر ہو سکتی ہیں



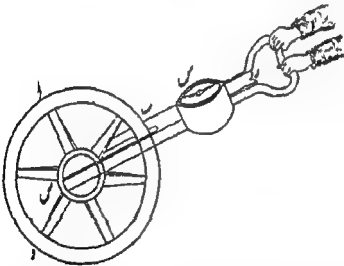


حکماء ہر اقدار والا حروف ان سکھوں سے کوئی واقعہ دیکھ کر سو گیا اور معلوم علم سے ہر شکل کا قاعدہ مساحت مانگ
اور قاعدہ و عمود کا محاسبہ و طریق یاد دلوا دیا اور سمجھا دیا کہ قاعدہ جو کا ایک اوپر اور نیچے اوپر کی ایک گرو اور
آپہ گرو کا ایک آہنہ اور وہ آہنہ کا ایک گرو اور نیچے ہندوستانی گرو کا ایک گھنہ اور نیچے گھنہ کی ایک ہندوستانی
حرب ہوتی ہے اور یاد رکھو کہ گروا نہ عورت ہائی کا گھڑا سر راہ دینا گرو دین سے ہوتے ملے نواد کے ساتھ
میں قدم میں برکت سے ایک گھنہ حاصل ہوتا ہے اور ایسے میں گھنہ کی ایک حرب اور حرب کو حرب میں
سرب دین سے گھنہ اور حرب کو گھنوں میں سرب دین سے سرب اور گھنوں کو گھنوں میں سرب دین سے سرب دین
حاصل ہوتی ہے اور سرب دین کا سرب دین کو گھنوں اور گھنوں کا سرب دین کو گھنوں کا سرب دین گھنوں میں
اگر سرب دین تک گھنوں میں گھنوں اور سرب دین گھنوں میں گھنوں اور یاد رکھو کہ ہندوستانی پائیس کا اگر گرو گرو
میں آہنہ ٹراوتا ہے اگر گرو پائیس کا حساب اس قاعدہ سے کرتے ہیں جو کا ایک آہنہ مارہ آہنہ کا ایک ہندوستانی
ہندوستانی گرو گرو کا ایک ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس کا ایک ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس
اور ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس
ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس ہندوستانی پائیس

سرمیت کی مراد ہوتی ہے کہ ایک ایک مٹ کی سوکڑیاں ہوتی ہیں اور خط ویرب میں محو نہ مگر نیکے لئے
 اس اسٹاف ایک قسم کا انگریزی لکڑی ہے اسکو پیر کہ ایک لکڑی کی گول ٹوپی پر جو ویرب یا ویرب
 بیسی اور پیر ہول لکڑی کے سر پر یا زونو کا ایک تختہ منجھنک کیا جاتا اور ویرب ویرب کہہ ہوتی ہے اس کی شکل ظاہر

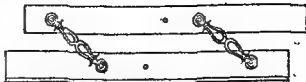


یہ دونوں خط ویرب اب میں باہم ایک دوسرے پر قود میں دھکے دیا گیا اس پر مٹی
 بیسی کو اس پر مٹی دھکے دیا گیا ہے اور اس کے تحت ساف ویرب ہوتا ہے خانہ اولیٰ کی شکل



اب و ایک لکڑی کا یہ ہے اسکا محیط آٹھ میٹ اور میں اچھہ کے برابر جس میل کی لاشیان جوتا
 بولی ہوتی ہیں اور میں پیتے کے مرکز پر مٹی ہوتی جس میں میل کی ایک ڈیہ گہری کیسٹ لگی ہوتی ہے اور میں
 جس دائرے کے قطر میں ۲۲ حصوں میں اور اسے چوٹا ۴۴ حصوں میں اور اسے چوٹا ۸۰ حصوں میں
 اس واسطے کہ ۲۲ گرا ایک دلاک ہو کہ ہے اور ایک زلاک میں ۴ میل اور آٹھ دلاک کا ایک میل ہوتا ہے
 جس وقت یہ بہرہ میں میل گردش کریگا اور وقت ۱۰ فرلاک پر سوتی ایک مرتبہ دورہ تمام کر لیتا ہے اور میں
 دو سو تیاں ہیں ایک چھٹی اور دوسری چھٹی جو حرکت آلات کے ذریعے سے انگریزی چالیں آسانی ہو کر لاتی ہے

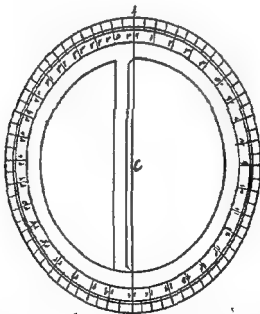
دولت و کائنات



اور پور و ٹریکٹر ایک قسم کا آلہ ہے جس کے وسیلے سے کسی خط پر کسی نقطہ پر دھڑ سے کوئی زاویہ جگہ شمار دے سکتے
ہے بقول برصغیر کے باشندے میں بہت کم تو قسم کا ہے ایک مستطیل دوسرا دو کٹر مستطیل انہی دانت کا اور گول
دانت کا ہوتا ہے اور پور و ٹریکٹر پر دو جگہ شمار ۲۰۱۰ و غیرہ ۴۰۰ تک مقرر کیا جاتا ہے اور یہ مستطیل پور و ٹریکٹر
پر کٹر ایک فن شمار اسے ۱۸۰ انگ اور دوسری جانب چھون اور اچھے کے حصوں میں منقسم ہوتی ہے دیکھو



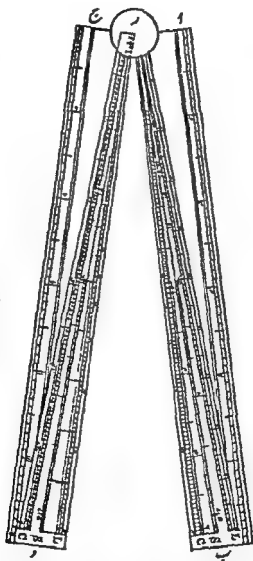
سنگ و کھنڈ



ان کے سوا ایک آلہ اور ہوتا ہے جسے سیکٹر کہتے ہیں وہ کٹر ایک ٹاٹ لبا ہوتا ہے اور چھ چھہ اچھے
ہو لیے پر زون کے کٹر ہوتا ہے بہت دونوں پر ایک پتلی کے برتن کے وسیلے سے ایک سرے پر ہوتا ہے

مور و کھنڈ

ہوئے ہیں اس طرح کہ دو دون اوس جڑ پر ہر ایک کے تین ٹھنڈے کسی کے لیے پیدا ہوئے۔
اور اس کے وسیلے سے سب چیزیں نقشے کے اندر لکھی ہیں اس پر مارا گیا ہے ہوتی ہیں چنانچہ اسکی روشنی ہے۔



اب اس طرح دو ماہی حالت کے برزے میں اور برسل کا وہ برزہ ہے جس میں اب اس طرح ایک
دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور علاوہ ازیں پر وچور سے لکھا گیا ہے اس ایک قسم کی پرکار ہوتی ہے جس
وسیلے سے خطوں اور دائروں اور سطح اور جسم کو برابر حصوں میں بانٹتے ہیں یہ وہ برزے ہیں اب اس طرح
ایک چکر کے وسیلے سے لے چوئے ہیں اس چکر کے ساتھ ایک ٹکڑا ہلکا لگا ہوا ہے جس پر چکر

امتحانِ نجم

مولف

ہدائے واسطیٰ تشریف بلدا لاسانی
نرسے لیے ہمہ تن چشم انتظار ہو مین

کہ اب تو وقتِ قضا میں رہا ساقی
کہ میری بزم میں غلی ہے تیری با ساقی

حدم خود پرور عالی ہم اور فراتہ روزگار فرحہ شیم مع شعوبین دس مدنی اور وزیر نام اندس ہوتے
نقل محکم کہاں نکوم رزمع بین آبا اور دہان گور قریاں کر شاہزادہ کا کسے تخت بکراں ملک تھے کیا پڑا ہے میں تہا
شہزادہ سوکھنے سے دس کی کہ بلکہ کو بیس مندے سے تو قبر نے حساب اور ساحت اور جبر و مقابلہ اور یہاں ہی فرما
میں ریاضت شائدہ و اذلت ہم ہو جاتی ہے اگر حضور کی مرقی تبارک میں تھے تو کوئی سوال استفاد فرما رہے
نور شمس کا کار اور کا جواب نہ دیتے تھے میں مغل گذشت کر کا بادشاہ نے فرما کر جبر و مقابلہ کی کہ تیرے کیا
عور پروردے عرض کی کہ جہ پرورد جبر و مقابلہ وہ تھے کہ جبکے وسیلے سے سوالات مجھ کو تخرج
برائیاں ہو سکتا ہے جبر و محاسن کی مطلق میں زیادہ کر کیا نام ہے اور مقابلہ کم کر کیا کہتے ہیں مدحیہ
نام تھے نہیں کیا بانا ہے اور تھے کو تھے میں مرتبہ سے آل اور آل کو تھے میں ضرب دینے سے کتب
اور کتب کو تھے میں مرتبہ سے آل آل اور آل آل کو تھے میں مرتبہ سے آل کتب اور آل کتب تھے میں
کتب کتب اور پیر آل آل کتب اور آل کتب کتب اور کتب کتب و غیر وائی غیر انتہائی مال ہوتا ہے
بہرہ سب مراتب سے اسلئے کو مانے میں اس واسطے اسکا نام سلسلہ محتاج وضع و رہے اور پڑا اس کے
اجرا کا نام ہی ہوا ہے اور یہی کسی میں کہ یہ سلسلہ مع و بکنا فتح قرار دیا گیا ہے چنانچہ اسکا نام جزیرہ النبی اور
جزیرہ المال اور جزیرہ کتب اور جزیرہ المال اور جزیرہ کتب اور جزیرہ کتب اور جزیرہ کتب اور جزیرہ
مال کتب کتب اور جزیرہ کتب کتب چو کہ بہرہ سب مراتب سے اسلئے کو جمع کرتے ہیں اس واسطے انکو
سلسلہ اجزا و نزول کہتے ہیں اور جبر و مقابلہ میں جگہ ہستار واقع ہوتا ہے تو مستثنیٰ کو ناقص اور مستثنیٰ کو
زائد خطاب دیتے ہیں استغفار کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ اس سے مجھ کو ناقص کریں دیتے ہیں
تھے نہیں) دوم یہ کہ تھے مجھ کو ناقص کریں جسے دیتے ہے گویا نہیں) پس اگر زیادہ
زائد میں با ناقص کو ناقص میں ضرب بن تو ہمیشہ زائد مال ہوگا اور نام کو ناقص میں با ناقص کو زائد میں
ضرب بن تو ہمیشہ ناقص مال ہوگا اور ہر مل ہمیشہ معا ولہ یعنی مساوات پر نام ہوتا ہے اور جبر و مقابلہ میں مستثنیٰ
ہی امر غور طلب ہے کہ اس طریق سے سلسلہ نکالی جاتی ہے اسکا کوئی قانون کی نہیں کہ سلسلہ میں جہاں نام ہے

عاسب کو اپنی سواہت کی شمس سے کلام مل ہو مائے کراہی فصل سے سولہ سال میں نصرت کر کے حاکم
 ہرچ مائے جبر و غفلت کے طریق پر وہ مجھوت کو استخراج کرنا اور بے آفتاب اور کراہی اور فیم دست اور نظریہ
 منہ سے کلمات سے تعدیل میں ہمیں بہت کچھ خود کر کے چھپنے کے لئے ہیں وہ وعدہ اور سوال اور ہتھیار پر
 سنی ہیں اور اہل حق میں سلسلہ مصروفات کہلا رہے ہیں اور بن مقصودات گرفتہ مکاتے متاخرین
 چنانچہ فراموشی و غفلت اور سو و فیروئے اور ہی چند سال کا یاد بخیر گئے ہیں جیسا بیان بہت طول
 طویل سے چھل مسم نے فرمایا خبر اب ہم وہ بار مول کرتے ہیں اور کجا جواب دہ تو مجھیں کچھ کم کچھ ملا سکتے ہیں
 شہزادہ نے عرض کی بہت مبارک باد شاہ نے زبانِ خاقانی بیان اور شاہ کا کہ اسے وہ وہ سوال انتفا
 ایک نیکو فطیم کی دنیا گزار کے کما و پروا ہوا صوبہ کا ارادہ تھا کہ جہان در تاج کچھ فلسفہ آیا اور کجا عجب ضرورت
 خیز غایت غفلت سے ایچ کشیداری صحت کر کے ملت میں سوار ہو گئے اس زمانہ میں جامع نہایت گونا گویا کے
 ایک کئی فرق اب پوری اوس وقت میں آکر آوی اور سے اولوں ہار دل کشیوں میں پہلے متعدد سوار ہوئے تھے
 اور ہی باقی اب ان میں وہ چند چھپ گئے اسے میں آگاہ وہ سر کی تھی ڈوبے گی اور جس سے اہل ہار دل کشیوں کے
 سواروں کے برابر اندر کہ ایک میں باقی ہے اس طرح فیسری اور تھی اور پانچویں کئی کئی سواروں میں ہی ہی سواروں میں ہوتی
 بلکہ انچوں کشیداری و دگر گنا و پرنا ہو گئے اور شاہ کا کہ اوس کشیوں کی آوی بڑے لڑکے اور دل کشی میں کس قدر
 ہوتے تھے اور پھر کیا کیا تو تبدیل نہ ہو میں آباء خود پر وہ شہزادے کا جواب کہ برہنہ نہ ہو جس کا تاج و تاج کشی کے ایک
 بہت زیادہ وسیع جاہلین گشتہ آئی جقد کشیداری ہوں آگے شاہ پر ایک رضی مدد اور زیادہ کر کے کئی اولوں کے سواروں سے
 فراتے پھر لڑکوں و غلام کر کے ایک کم کچھ بڑے دسری کئی سواروں میں اکہ پر وہ چند کر کے ایک کم کر کے دسری کئی کے
 سواروں یافت ہوئے ہیں اس طرح دسری کے سواروں کو و گنا کر کے اور جس ایک کم کرتے تھیں اس سواروں کی تعداد
 معلوم ہوتی باقی اس طرح سے واضح و واضح ہوا کہ شاہ و غلام کے ہر جب پانچ کشیوں میں اول کشی میں چھ سوار اور
 دوسری میں گیارہ اور تیسری میں آٹھ اور چوتھی میں گیارہ اور پانچویں میں اکاسی آوی بن
 بہت عجب ایک صومناہد ہوتے اور آخر میں برکتی چھپ گئے جس برابر ہر گئے اس کی بڑے ہوتے

وقت ساری	۹	۱۱	۲۱	۴۱	۹۱
مرتبہ اول	۱۲	۲۲	۳۲	۵۲	۲
مرتبہ دوم	۲۳	۳۳	۴۳	۶۳	۳
مرتبہ سوم	۳۴	۴۴	۵۴	۷۴	۴
مرتبہ چہارم	۴۵	۵۵	۶۵	۸۵	۵
مرتبہ پنجم	۴۶	۵۶	۶۶	۸۶	۶

پہر شہر یا پیر شہنشاہی و مالک اسے خود و در و مال بہلا ایک قومیں پامیج میں حسداتی کسی منہم سے اور پیر شہنشاہی
 سرورانیہ سے حسد تیج گریہ بنایا ایک سیم و مدعا و مال اور کسی شخصی و ملکیان کر کے جنگ قتال پرست حکم اندیش جس
 ریح بر شہر آوی پنا اور سیر و ملک یا مال کے مدعا سے جھگڑا کر اس ریح بر سر خود بھی پامیج پر اور جھگڑا
 جی اور وہ لوگ ہی مفاد سے جو کئے ہوئے اس سے نہ کسی ہنگام و یا جو کہ دوسرے ریح بر ریح کم گئی تھی اس وقت اس
 اور سیر و ملک یا مال سے پیر شہنشاہی اور اس ریح کی مدعا کو آوی جی بہا و مال کی کسی و مال موجود تھی اور نہ
 تیسے اور جو تیسے ریح بر ہی اس وقت سے مساوت کی اور ملکہ سلاطین جو دیا اس کے بعد حکم ایک شمار کیا تو پیر ایک ریح بر
 ریح ملتی اس جان کر کہ خیمہ میں کئے آوی کی حالت تھی ۴ حور و پیر کو دین کی جواب اسکا نام دیکھ کر من کی
 راست بقصیب چہ آئے کہ حور و مال کی کے مؤمن بر حور کی تندہ اور پیر اسکا نام دیکھ کر پیر یا ریح کر کے مال نہ
 مردم خیمہ جو کئی اول مرتبہ ۴ کو ۴ میں مرتبہ ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴ میں مرتبہ ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴
 ۴ میں مرتبہ ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴ میں مرتبہ ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴ میں مرتبہ ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴
 ساوی ریح بر ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴ میں مرتبہ ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴ میں مرتبہ ۱۶ جو دو مرتبہ ۱۶ کو ۴
 نامی ازیدہ اور دو خوب بر و کی ایک جنوبانی تھی ۱۶ زیادہ کے نو ۲۲۰ جو چہرہ آواز کی جنوبانی تھی ۸۰ سپر اور پیر
 نو ۲۲۰ جو چہرہ آواز کی جنوبانی تھی ۱۰۰ سپر اور پیر ۵۰۰ جو چہرہ آواز کی جنوبانی تھی ۱۲۵ اصل ہوتی تھی تعداد
 ریح ریح اول کی اسے پہلے حور ۱۰۰ جنوبانی تھی و اس ایک تیس پر زیادہ کر کے ۲۲۵ جو چہرہ تعداد ریح
 ریح دوم کی اسے پہلے پہلے ۸۰ جنوبانی تھی اس پر زیادہ کر کے ۲۰۵ جو چہرہ تعداد ریح ریح سوم کی ہے ہر
 اسے پہلے حور ۱۶ جنوبانی تھی و اس پر زیادہ کر کے ۲۶۹ جو چہرہ تعداد ریح ریح چہام کی ہے اس پر زیادہ کر کے
 کم بارادہ ہوں تعداد میں ہی چہرہ تعداد نامی ہو سکتا ہے اور کمال آئندہ جو قدر کر گزریں اس کی تو ریح اس طرح اسکا
 تعداد ایک بار جو ریح اور ریح بر پیر و ساوی دو سو تین آوی ہے اس مسلسل کی یہ صورت ہوگی ۴

قسمت اول	$\frac{125}{360}$	۲۶۵	۳۰۵	$\frac{399}{125}$
قسمت دوم	۱۰۰	$\frac{100}{200}$	۱۸۰	۲۴۴
قسمت سوم	۸۰	۸۰	$\frac{80}{240}$	۱۴۴
قسمت چہام	۶۴	۶۴	۳۲۰	$\frac{64}{144}$
ساوی ہر ریح	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶

چنانچہ پہلے کے ۲۰ دن کو ۱۲ مہینوں میں صرف دوا ۴۹۰ ہوگا انکو پختے کے ۷ دنوں میں صرف دینے سے
 ۲۵۲۰ ہوگی اور مطلوب دوا سے میں ایک اور خصلت پناہ دے دے گا اسے فلت بگشہر مارو اور پھر
 جہاندار بدلا آپ کو شاکر کیا کہ ایک پہلے کے میں میں یہ کو نہا مہینہ ہے جسے تو ہمیشہ برکت میں رہتا ہے
 دل پاکم باد سے میں خود پروردگار دیا آپ کو بعد معلوم ہوگا کہ پیسے دینے پر شمار کئے ملتے ہیں ایک قمری
 درمتر کسی میں قمری پہلے کے دل فی الحقیقت سارے ہیں اور کسری داندہ میں جب دو پہلے کے
 دل سے کئے مانے میں نو کو کھیر زیادہ اول شہ روز نماز میں آجین اسکا کس کو قابل اعتبار ہیں جہاں ایک
 پیسے کو میں کا اور دوسرے کو ان میں ملے اور پتے میں اور کس کے حساب ہر برس میں گیارہ دن زیادہ کر کے قریب
 برس ایک ہوتا ہے کہ یہ بھی میں اور کو کو دیکھنے میں دینی پتے میں جس قوم کے حساب میں دن یا مہینہ زیادہ
 ہوتا ہے وہ اور کو ایک پیسے میں صبح کر کے میں اس طرح ایک کسی پہلے میں کوئی افلاس کے اختلاف سے کسی میں
 دیکھا مہینا ہوتا ہے کسی کو بھی زیادہ بلکہ الی فارسی کے بغیر متاخر ہے ہر ایک کو میں میں دیکھا زیادہ ہے اس طرح سے
 کہ اور انی تقویم میں جو محرم کا سال حساب مستح ہوتا ہے کہ میں اختلاف مانع ہوتا ہے بحال غلو مال قمری
 میں سوچنا کہ روز اور ایک کے چنے جتنے کا ہوتا ہے اور انی میں فی الحقیقت الی فارسی کے نزدیک میں جو مہینہ دن اور
 ایک کے سالوں کا ہوتا ہے لیکن محرم متاخر ہے باقی وجہ کو میں سوساٹھ دن کا برس تیرہ یا ہے اور پانچ روز
 حور زیادہ ہوگی اور کو ہر سال میں اضافہ کر کے خستہ مسترقہ کے نام سے نامہ دکنے میں اور کس واسطے
 جو ہے میں ایک دن زیادہ کر کے اور کو کیسے کہ میں اس سے ملکہ خوب یاد رکھنا ضروری کہ یہ قاعدہ مطابق ہے
 اور اصلاح متاخر میں الی فارسی کے زیادہ لگایا ہے بلکہ مزادہ دانش بناو یہ معلومات جدید میں کہ ایک شخص اور
 یہ سوال کیا کہ کوئی مرد یا خدیجہ کہہ ہوں میں درگاہ میں جڑا ہو گیا میں درگاہ میں داخل ہونا اور کے ہوں
 دو خدیجہ ہوں اور سے ہوں درگاہ میں درگاہ میں اور کوئی ہوں آخر میں باقی نرا خدیجہ ہوں کہ کہ اس قسم کے
 سوال کو سہا لہ کہنے میں اسکا جواب میں ایک عہد پر خوف نہیں چنانچہ ہم کہنے میں کہ اس
 شخص کے پاس سات پھول تھے پہلی درگاہ میں تھی درجید بھی جو وہ ہوئے اسے آٹھ پھول اور درگاہ پر
 چڑھے چہ اتنی رہے جسے سری درگاہ میں گیا آہ ہو گئے آٹھ چڑھے چار بچے پھر سری درگاہ میں گیا چار
 آٹھ چڑھاں سب چڑا دیے کہ باقی نرا اب سنو کہ آٹھ پاس جو وہ پھول تھے پہلی درگاہ میں اٹھائیں ہوئے
 سولہ چڑھے آٹھ بچے دوسری درگاہ میں چڑھے ہوئے سولہ چڑھے آٹھ بچے تیسری درگاہ میں ہر ایک سولہ چڑھے
 سب کے سب چڑھے کہ باقی نرا پھر غور کرو کہ ۲۸ پھول تھے پہلی درگاہ میں ۵۶ ہوئے ۲۲ چڑھے ۲۲ فی
 رہے دوسری درگاہ میں ۴۸ ہوئے ۳۲ چڑھے ۱۶ تھے تیسری درگاہ میں ۲۲ ہوئے سب چڑا دیے کہ باقی نرا

اور مکہ اس ملک پر منک تصیف کا قاعدہ جاری کرو گے تنک ہر ترہ سوال کا جواب مل ہوگا اور اسکا قاعدہ
 اہل ملک کے مدبے سے حسبِ لخواہ مل جاتا ہے اسے میں ایک شخص سرورم چنیلا ہنر مند کہ راجھی اور
 حقیقی میں میل تھا کہنے لگا کہ اسے جو رویداد اور سوالات مناسبے کوئی مل گئے اور ایک جواب ایسا
 مفید و بارگاہ پوٹھے سمجھتے ہیں یہہ وہی کہ علم ہندو میں کس چہرے سے بحث کی جاتی ہے نہر اور جوہر
 کہا کہ اسے صیغ ہر مد علم باہمی جس علم ہندو ایک کو علم ہے اسکے عالم کو ہندو کہتے ہیں اور ہندو
 ہندو میں اول ہے اور اسکا ایسا جوہر اور اسکے عینے اقلیدس کی جہہ علم اقلیدس اسکا مسوب جو کہ اسے
 اسکے قواعد کی دلیل کے ایک کتابت سوم ترجمہ اقلیدس تصیف کی جہہ کتاب اہل میں جو مقالوں پر ہی
 بہرہ و مناسے اور ہی داخل ہے کہتے گئے ہر کتابے میں اسکا لہ سندہ ہیں کہ کیا جوہر و حجاج کے مطابق ۴۶
 حاور جوہر ہندو اور حسبِ نسخہ نامت ۴۶ بار جوہر ہندو میں اور ان دونوں سحر کی تریز اسکا میں ہی
 جواب ہے ۱۰ ہر شکل اہل وی شکل بالحدہ کہتی ہے اس علم کی اصطلاح سے اول حد و ہے اور جوہر
 ہر کتابے کے لکام و مختلف انداز میں ہیں نقطہ اور خط اور یا جوہر سے بحث کی جاتی ہے نقطہ کو جوہر و لاخر حق قرار
 دیتے ہیں اور خط کو ایک طولی لا میں جس کرنے ہیں اور خط کی امتداد و خطوط یہ ہوتی ہے اور کچھ خطہ اور خط
 اسی سے عبارت ہیں کہ اسکی صورت نرم ہو لکھتا خطہ و خطہ ہر میں کہ حوتوں اور جس اور جس کی بنا ہوگا اس میں
 میں کی ایک جہر ہی ہائی مابقی ضرور ہو کہ وہ اس علم کی اصطلاح سے اصول موضوعہ ہے دونوں میں
 اول بہہ کہ ہر کتابہ ہے کہ ایک نقطے سے دو کچھ نقطے تک خط مستقیم جس وہم خط مستقیم کو ایک سیدہ میں دو ایک
 بڑا کہتے ہیں یہی ہم کسی نقطے کو مرکز میں کہے جائیں وہی براہ راست مار کر کچھ کہے ہیں سوم اس علم کی اصطلاح جس سے
 علوم متعارفہ بہہ ہائیں طائرین حکومت لگ منسے ہیں اور کے نامت کو میں دلیل کی حاجت ہیں یہہ ہمار میں
 ہا میں اول میں چہر ایک چہر کے برابر ہیں وہ عجیب س برابر ہوگی وہم کئی جہر میں ہر برابر ہیں اور میں برابر جہر میں
 حوتہ سے لگ ہی برابر ہوگی سوم برابر چہروں کو برابر جہر کہناتی جاتیں توانی ہی برابر ہوگی چہام جوہر میں برابر
 ہوتا اور میں اگر برابر جہر جوہر توکل ہی برابر ہوگی چہم جوہر میں برابر ہیں اور اس برابر جہر کہناتی ہے کئی جہر
 برابر ہوگی مستقیم یعنی جہر کسی ایک جہر سے دو جہر ہوگی وہ سب ہیں ہی برابر ہوگی ہشتم کئی جہر میں حوا ایک جہر
 میں کے سب کے برابر ہیں وہ سب ہی برابر ہوگی ہشتم حوتہ و ہائیں طائرین ہوں ہی برابر ہوگی گیارہ ہوں نوہ
 برابر ہوگی ہم کوئی جہر کہ اپنے حوتہ سے شری ہوتی ہے وہم دو مستقیم خطوط ملکہ میں گھر کئی سے یا وہم راہے مانے
 ہا میں برابر ہوں وہم راہے اگر دو خطوط ہر ایک خط گریسے اور وہی راہے ایک طرف اسی خط کے جوہے ہوں دو کتاب
 راہوں سے قریب و دلوں خط راہے اس طرف نمایاں خطوں کے راہے دو کتاب کے جوہر میں ہیں یہہ بارہ علوم متعارفہ

۱۰۰۰
 کتاب اول

۱۰۰۰

۱۰۰۰

۱۰۰۰

اسودہ میں جس اسطرح وائی ورائی کی امتیاج ہیں اور اصولی موضوع کا اتنا اس علم کی ضروریات سے بہت
 اسلئے کہ انکو مستخصص بلانہ حق مسائل بہت بکے بہت کے لئے صحیح اور درست اور اہم اعتباری ذہنی کر کہ بات
 اگرچہ اسکا موت جلدان اسلئے ہیں، چہرہ واصل ہی ہیں اصولی موضوع میں گرتے ہند سوئے کچھ اور اصولی
 اسبہن شل کئے میں چہاچہ ایک پہلہ کہ نقطہ اور خط اور سطح اور خط مستقیم اور سطح مستوی اور دائرہ و سب قبل پر بات
 موجود ہیں کوئی آدمی بھی برحمت و اعتراف میں کہ کتنا دور کہ پہلہ کہ خط اور سطح پر باہیں نقطہ فرض کر لیں
 جسے جس سطح پر باہیں خط فرض کر لیں جو ہے نقطہ نقطہ براور خط مستقیم خط مستقیم براور سطح مستوی سطح مستوی
 سطح مستوی میں باجوہن وہ سطحوں میں نقطہ اور دو سطحوں میں خط مشترک جو وہاں پہلہ پانچوں اصولی موضوع ہیں
 اسلئے جو علم متعارف ہی اسی طرح پر زیادہ شمار کئے جاتے ہیں چہاچہ ایک پہلہ کہ جس چیز کی ساختہ کاملانی ہے
 معلوم ہو جس حقیقت وہ دراز و راسر زیادہ یا کم کھائیں اور مدد کم یا زیادہ جو نیلے دریافت ہو کہ وہ سب برابر ہیں
 نو میں کر جاتے کہ وہ سب چیز ہی سے راسخیں مانی ملی جائیں اس غرض کے دیکھنے سے ممکن ثابت کیا گیا
 اول کے حکم سے اختلاف و غیرہ دور چہاچہ صلیح ہر مدے کہا کہ ایک بہت مدت فرمایا علم ہند کا اصل اصول
 ہی ہے کہ اس میں جانتا ہوں کہ خبر تفصیل کو کچھ مال جان واپس تھوڑا خرد پروردگار ادا کیا کہ علم تفصیل اس
 جہات ہے کہ مار گراں دل کو تھوڑے سے روز و رات میں ایک حکم سے دوسری جگہ سرکادیں باہیں سے لہری
 بجائیں با اشتباہ مطہر مقدار کو پہل طریقہ دکانر اسرودہ اندر تک کرین یا بڑے بڑے پتھروں اور دوسری صحت و
 رزق چروں کو آسان طریقوں سے نکالنا کہ جس جہاچہ حکم اس کام کو کہ قوت انسانی سے خارج ہے آسانی
 سراجم دیے کے لئے جہالات مقرر کئے ہیں حکم مذہبی سے پہلہ کارنامے و شواہد پہل ترین وجہ سراجم
 یا نے میں صلیح ہر مدے پہلے بدیہات فال غور ہے کہ ایک گہوئے یا جواں کو اور موت کام کرتے ہوئے کہتے ہیں
 حکم وہ وجہ بیکر چٹنا ہے با حکم و کسی قسم کی گنا کو حرکت دینا ہے اور ایک دھانی گل کو اور موت کام کرتے ہوئے
 کہتے ہیں حکم وہ پالی اوٹھانی ہے با گاڑی کو آہا شرک پر چڑانی ہے یا کسی اور طرح کی محنت جو جواں کو ہوتی ہے
 لیکن جبکہ وہ جس کام کرتا ہے تو وہ سیرت کا کام کرتا ہے اور جبکہ وہ صرف اپنے بدن ہی سے کام کرتا ہے
 تو وہ کام کرتا ہے جو کہ تفصیل سے قلع کرنا ہے با وہ کام کرتا ہے جو کہ کجی ایک دھانی گل یا اور کسی قسم کی محنت
 ہو سکتا ہے اور علم تفصیل میں ہی کامت مراد جو آسان بدست کرتا ہے اور جب کوئی کام متعلق تفصیل کے ہوتا ہے
 تو ایک قوت یا مراحت اس کا صلے پر پڑتی ہے جس میں وہ زور و قوت ہوتی ہے مثلاً جب آدہ سے کسی کتری کو
 چرس تو اس آدہ میں ایک تودہ لگایا جائیگا جسکے سبب آدہ حرکت کر گیا اور اس کتری میں ایک مزاحمت پیدا ہوگی
 اب اگر کوئی زور آدہ پر لگایا گیا اور وہ نہ سرکے یا برخلاف اسکے آدہ غیر کتری زور حرکت کرے تو صاف ظاہر ہے

کہ ان دونوں صورتوں میں کچھ کام ہوگا اور جبکہ ایک آدمی ایک دن ستر ہی بر لچا تا ہے تو کہتے ہیں
 کہ وہ کچھ کام کرتا ہے اور جبکہ وہ ادھر صوف بوجھ دیتے کھڑے تو اب وہ کچھ کام نہیں کرتا اسے اسی سے
 کام کرتے کہو اسلئے کچھ نہ تو رہی نہیں ہلکتے بلکہ وہ دور کی فاصلہ میں کچھ مسافت بھی طے کرے اور جو ہم بیان
 در وقت کرنی چاہیں کہ وہ ضرور اس کا وہ کوئی ایک سے دوسرے کی نسبت کھدو کام کیا ہیں کہیں کہ اگر آدمی
 ایک ہی بوجھ کو ایک ہی بلدی ہی پر چلائیں تو کام اونکا سادہ ہوگا اور اگر ایک آدمی سے نصف دن جو کئی
 بلدی پر لچا لگا کر وہ کام دوسرے دو گنا اب سو لگائی جائے کہو اسلئے برائی کا باز اور سطح اسے کہو اسلئے
 سطح کا باز اور وزن آئے کہو اسلئے دن کا باز سطح صوف سے اسلئے کام مابے کہو اسلئے کام کا باز ہی زیادہ گیا
 باز کام کا دھت سے جو اسلئے اوٹھتا ہے ایک بوڑھے حکو عرفین ملک بھی آدمی ستر کہتے ہیں ایک میٹ میں لگا کر
 سناڑا ایک آدمی ایک بوڑھ وزن ہتھ میں لیکر ایک میٹ اڑھتا ہے تو وہ ایک چاند کام لگتا ہے وہی پانچواں ایک
 چار بوڑھ وزن ہتھ میں لیکر پانچ میٹ اڑھتا ہے تو وہ میں چاند کام کے کرتا ہے اسو اسلئے چار بوڑھ کے وزن میں
 ایک بلدی تک باج چاند کا چو گنا کام نہیں چچا کام کر چکا ہے یہی چھوٹا ہے کہ وزن کو کو بوڑھ میں لاکر
 اور اس فاصلے کو میٹ بنا کر ان بوڑھوں اور بٹوں کو اچھ مڑ کر میں نوادس کام کے چاند کی تعداد مان لیتی ہے
 اور اس امر سے واضح ہو گیا کہ ایک چاند کام کا ہے تو اسے کہ ایک بوڑھ نور ایک میٹ کے واسطے میں صرف ہو خواہ
 وہ نہ ملے کسی سمت کو ہوا و جبکہ چھو ایک بڑا فاصلہ پانچا ہو گا تو ہم ایک بڑا چاند بہ نسبت میٹ باڑ کے لینے میں اسلئے
 چھو کوئی کام بہت بڑا ہو تا ہے فو اسلئے کہو اسلئے ہی ایک بڑا چاند مقرر کرتا ہے چھو اسلئے کہو چھو چاند
 مل دوسرے میں کام دینے میں ان کی زور و طاقت کا بھی کچھ احوال بیان فرماتے خود پرور سے کہا کہ زائد سات میں
 تخمینہ کیا گیا ہے کہ ایک گھوڑا ۳۲ ہزار چاند کام کے ایک میٹ میں کر سکتا ہے اسو اسلئے اسے کام کر
 گھوڑے کی ایک طاقت کہتے ہیں اسے غیر کر کا کام کا ایک گھوڑے کے میں وقت کی طاقت میں انسان ہے
 کہ یہ گھوڑے کی طاقت اب حال کی آواز میں سے معلوم ہوا کہ بہت زیادہ بھی اور بھرے سے دریافت ہو چکا
 کہ ایک میٹ میں ۲۲ ہزار بوڑھ تقریبا در وسط کام ایک متوسط قوت گھوڑے کا ہے اور یہ بھی بلو کہنا بہت
 ضرور ہے کہ جانوروں کی طاقت زور و لگائی ترکیب کے موجب اور رفتار میں جس سے وہ کام کرتے ہیں
 تبدیل ہوتی ہے اور ایک پنجہ ہے اور اگر بڑے گھوڑے کا کام کرتے ہیں متاع بہت مندے کہا کہ ہوا
 بہت ذہن دہی ہے کہ جو کوئی آدمی کسی فاصلے میں گھوڑے کے برابر یا اس سے زیادہ زور کرنا چاہے تو کون سے
 ایف۔ مکن تہلہ زور خمد پرورنے ارنا دیا کہ انسان اپنی عقل کے زور سے کچھ کر سکتا ہے اگر زور دیکھا
 کام انکے ہاتھوں سے نہ سکے تو کچھ اور ترکیب مل میں لانے میں چاہیے بروقت میں ہر کام کی ضرورت کے لئے

انسانِ عجم ۲۱۴ گیتہ نمبر ۱۰۰ مغزل ششم

مغزل کے وسیع سے ایک لاکھ قہر کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی حرکت کے وسیلے سے
بہت بڑا کام دیکھنا ہے جیسے محور اور سرچ اور گرو اور لوٹ اور آٹھ اور چھ اور
جو اس کام میں کفایت حاصل ہوتے ہیں اور اب تک اس کے مایاں میں موجود ہیں جو وقت
میں کام کرتے ہیں اسی کے مطابق ایک اور تھوڑی کر کے مطلب دل نکال دیتے ہیں کہیں
میں رہا کے رو رو کوئی کام میں رہا کہیں دانتے میں کھیل کا قول ہے کہ اگر مجھے
میں رہا راستہ ہو تاکہ میں سے اوزاروں کے کھیل برسرے وہاں رو سکتے اور مجھے ہی قوم
رہنے کی نگہ نئی قوم اس کو قریب کو اوس کے محور اعلیٰ برسرے کہیں کا کہیں سرکار
اور اوس کی گردش کو ہمیت کے لئے ساکن کر دیا ہے۔ مکہ میں مسلم کے فوائد
میں ماہین اور مصالح لا اٹھا اٹھ میں عدم موجب سخن اوس میں نہیں
اس درجہ برائی مصالح میں مندرجہ دست اور ماہر گزشتہ کی
کہ اسے جو پرورد والا کو حمد قسم ہے کہ اب نے ہی زبان کو فریاد
وہ دور رہا ہوا اہل نرم کو ابنا فرماتے کہ جو
تمام میں۔ آویزہ گوش گوش سا میں صحبت گزین
میں گے حاضرین در مارنے یکران اور تفریق اللفظ
ہو کہ اس کلام کی تائید کی اور صراحتاً
آواز میں دقتیں گندہ جیح برن تک
بیوچی سامناہ گردون۔ برنے
میں بہت وقوف فرما رہا ہوگا
سہ ابادش و تہمید کو
مطالعے طبع گراں قیمت
میں مع پرورد والا
رحمت فرمایا
اور بارِ انعام
فرماست

ہشتم موسوم بہ عسل خیم

تسویف

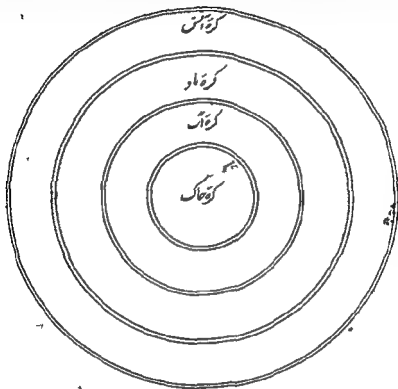
فامینت مجون خاک سیر جو جس میں
ہم جو رہا تھا زین و کھسکے جس

جو وقت اور سادہ عالم قرار اور شکر و امداد ریب اور اسے قصر زنگار ہوتے بطور قیوم سادہ ماہ تربت و ملک کا دروازہ
کہو لگا بسا لہ حال جہان آیت علوم و معون بھی سرانہ روزگار جویم باز روزگار کے عروس و غلام ہیں ہر دین کے چہرے
عالم اور اسے نقاب حجاب اور کھنڈ اور لانا کھسکوں اور کھنڈ و پدار بایا اور فرمایا کہ اسے حور پرور اب
سیر و طبعیات و علم نسبت و میر کے اسرار سے مطلع کرنے میں بھی نسبت کے صاحب بھی آگ اور ہوا اور پانی
اور مٹی کی مائیکس و اعضاء ہو چکے اور دکان بھی وہ وہاں جو زمین اور پہاڑ زمین سے نکلا ہے اور کھار بھی بہا پ
اور پانی ہوا اور خاک یعنی ابر و ساقیہ بھی وہ چلی حور میں برگرنی ہے اور مٹی بھی بادلوں کا گرجا اور کرکنا اور
رق بھی وہ چلی جگمگی ہے اور مٹی بھی با آں اور رخ بھی رقب اور تلک بھی آوے اور رخ بھی نسیم اور خوش فح
یعنی دھنک اور ترپاہ یعنی آگ و دھو کے علوم کر مکیو اور نذر لہ یعنی ہر کمال کے پیدا ہو چکا سب اور زمین کے بیچے سے
آگ و دھو کے گنے کی درجہ اور پانی چھوٹ ماری ہو چکا باغ و دشت و دشت کر مکیو اور مٹی کی آوٹن اور کھو چاندی
دھات بستہ جنت پادہ اور گندک و میر کی تہمت ہاے کما در باغات و جومات کی بدقت سے مطلع ہو چکا
علم طبعیات کہتے ہیں ہر یک کاتے علم کا اتفاق ہے کہ طبعات عناصر میں طبعات افلاک کبیض زمین اسکی
تفصیل اسطیع بیان کی ہے کہ آتش کے دو طبقے ہیں اول طبقہ آئن ماض بہ طبقہ سبب بلند اور خاک تر سے
نفل ہے دوم طبقہ دما بند بہ طبقہ اوس کا غلط سے نفل ہے کہ خود میں سے کل کر اوس آئن سے آگ جو ہوا
ترپ نہ ہے اور باو کے جن طبقے قرار دیتے ہیں اول وہ طبقہ ہوا سے ماض جو آئن کے طبقہ دوم سے نفل ہے
دوم طبقہ آئن سرور کہ جو کہ دھیر پر کہتے ہیں بہ طبقہ دوری زمین کے سبب نہایت حکم ہے سوم طبقہ ہوا سے
صدات آئن حور زمین سے نسبت یہ نہ ہے اس لئے کہ شمع آفتاب کے آئینہ میں گرم دیتی ہے
وہ ہوا ہی گرم ہے اور آب کا صرف ایک طبقہ ہے اور خاک کے جن طبقے ہیں اول وہ طبقہ
کاب و ہولت مایہا ہے صدات کاب و ہوا ہی طبقے میں موجود ہے دوم طبقہ طینہ کہ جس میں تری پانی جاتی ہے
چنانچہ اکثر جاہ اور منہ وغیرہ کہو میں مایہ ہوتی ہے سوم طبقہ خاک و ہر کر ظلم سے نزدیک اور گرا کر در کر کے

عسل خیم

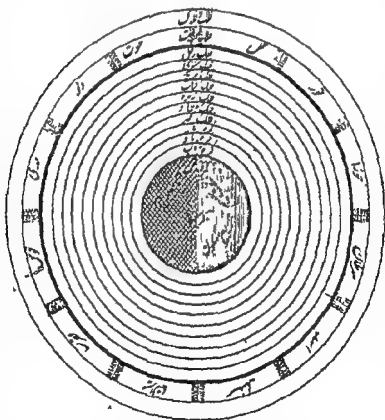
عسل خیم

مانع ہے اس چاروں عناصر کا رنگ بقول حکما اس طریق پر ہے کہ آتش سیاہ و سرخ
اور ہوا آسمان اور پانی سفید اور خاک زرد ہے چنانچہ اس چاروں عنصروں کی صورت یہ ہے



پانی کا رنگ سفید آسمانی طرز آتا ہے کو نہایت صاف ہو سکے بہتے آسمان طمس ملک پڑتا ہے اس چاروں عناصر میں
آب و خاک دونوں ایسے نظر آتے ہیں کہ گویا انہیں رنگ کی آلائش ہے مگر جو کہ بیض میں اس نظر سے ہماری
دانت میں رنگیں ہیں ہو سکتے حکماء بیض کی یہہ توفیق کی ہے کہ جبکہ آتش و آد کے گل سے مشابہ ہو اس کا
نام بیض ہے چنانچہ تار و باد و آبت و خاک پس باد و آتش میں کچھہ آتش میں رنگ نہیں ہے اس سے
کہ آتش رنگ نال ہوتا تو ستارے نظر آتے اور تمام عناصر صیغہ و خاک شکل کر دیتی کہتے ہیں کہ وہ کی صفت ہم نہیں
توفیق احسام میں سمجھا دیکے میں اسے حر و سردی حکماء کے سردی عالم عبارت ہے کرہ افلاک و عناصر کے مجموعہ اول
فلک الافلاک جبکہ فلک طمس اور فلک اعظم بھی کہتے ہیں اور یہ کوئی ستارہ ثابت و سبب
ہیں و دست آمانوں کے اور مجھو ہے ایک ستارہ دور میں اپنا دور تمام کرتا ہے اور تمام آمانوں کو اپنے

ہر اور حرکت و تباہی ہے اور کے نیچے فلک ہستم ہے اور کو فلک ثوابت اور فلک البروج ہی کہتے ہیں
اور کے نیچے فلک رحل ہے جسکو ستاروں آسمان کہتے ہیں اور کے نیچے فلک شمس ہی ہے جسکو چہا
آسمان کہتے ہیں اور کے نیچے فلک مرجع ہے جسکو پانچواں آسمان کہتے ہیں اور کے نیچے فلک شمس ہی ہے جس کو
چوتھا آسمان کہتے ہیں اور کے نیچے فلک زمرہ ہے جسکو تیسرا آسمان کہتے ہیں اور کے نیچے فلک عطارد ہے
جسکو دوسرا آسمان کہتے ہیں اور کے نیچے فلک شمس ہے جسکو پہلا آسمان کہتے ہیں ان دواستاروں کے نیچے طبقات
عالم اربعہ میں اور حکمت سے روشنی کا عالم اطلاق کو عالم علوی اور غائب چہا گارہ و ایما کو عالم نوریات اور
عالم علی اور عالم کون و مساوی کہتے ہیں اور جو نقشہ کہ ان تیرہ گروہات سے دکھو کے دریاں میں کہا گیا
اور کو کرک عالم کہتے ہیں چنانچہ اطلاق اور گروہات سے غامض کی شکل اس نقشہ سے خاص ہے



کمال کے نزدیک مقرر ہے کہ جو خیروں میں زیادہ ہوتی ہے وہ بحسب طبیعت اور باعث کششِ ذاتی کے مرکز
کی طرف زیادہ میل کرتی ہے کہ وہاں قرار پائے اس واسطے بہ بات متفرق ہوتی کہ زمین سب عالم میں پہلا ہے

بیشتم ۲۱۸ - چھٹا فصل نم

بس صاحب ہو گیا کہ زمین بسبب کوئی قوت وانی کے مرکز عالم پر قرار پکڑے حاجی حکیم ظہیر علی صاحب مدظلہ العالی
 و میرا کاروبار حکیم مینا عورت کے بھی درجہ ہے اور فیاض عورت کا قول ہے ہم علم نسبت میں بیاں کرینگے آتے
 مرد و مرد اگر یہ ہم نہیں جسم کی خفیت سے قطع کرینگے بن کر اندھا اندھی یا دیکھو کہ کھانے جسم کو ایک جڑ و سر
 قرار ہے جو اتنا دھندلے سے موصوف ہو یہ ہم نسبت سے مانے ہے اب سو کہ جو ہر کے واسطے عرض لازم ہے
 جس طرح میں اعداد و گنتہ موجود ہوں وہ ہمیشہ کسی ہے کوئی جو ہر عورت میں نہیں ہونا عورت وہ کہ
 وجود کو واسطے عورت کا مصلح ہو جسے رومی باسری کہ جس سے ہے وجود و ایسی چیز کے جو رومی باسری کو قبول
 کرے وجود میں باسری اور حکیموں کے مال ہے کہ جسم میں دو امار لام و درم بن اول بیوی دوم صورت
 جسمی اس واسطے کہ جو جسم ملکات اور تصرفات سے نظر آتا ہے اس کے واسطے ایک شکل اور مقدار ہے جو
 محسوس ہوتی ہے اور شکل و مقدار دونوں میں اس کے واسطے ایک جو ہر ضرور ہے اور جو ہر ان دونوں کو
 قبول کرے اس کا نام بیوی رکھا ہے اسے واضح ہوا کہ نصیحت حاجی میں بیوی صورت کا اور صورت بیوی کی
 مصلح ہے اور صورت و بیوی کا وانی اس مثال سے بخوبی ظاہر ہوگا کہ مثلاً پانی کسی ظرف میں لبریز ہے
 جس جسم پانی کا اس طرف کھینچنے سے نہا ہوگا اس طرف سے اتصال کہتا ہے اور جوت اس طرف
 دوسرے طرف میں نہیں نہا وہی صورت و او میں مالد و ہوتی ہے اور دوسری صورت نظر آتی ہے کہ اصل میں پانی کا
 وہی جسم ہے جو طرف او میں نہا تھا مثال سے دریافت ہوا کہ جسم میں ایک جو ہر ہے کہ خود جو ہر محسوس نہیں
 بلکہ جو کہہ محسوس ہوتا ہے وہ جس سے آہم یا بیٹ ہوگا یا مرکب بیٹ و دھبے کے جسکے سب اجزا او میں
 جس کے عاتق اور وہ تمام بالطبع ایک ہوں جتنا جو جسم آہم کہ اگر او میں کوئی جڑ و زمین کو نہا وہی بی بی
 سر و سر و جگ اور ان اہرام میں بسط کر کا اعلان ہا یا یا جگہ جسم مرکب وہ ہے کہ جسکے اجزا ایک ہیست نہا
 حاجی حکیم کہ جو مرکب اور نہا ہو کہ مرکب اور دو کو طبیعت باہم بر خلاف یہی مرکب مرد اور نہا ہو کہ اب
 یا دیکھو کہ جسم بیٹ و دھبے ہے ایک بل فنا ہے عناصر و دوسرے جو قابل فنا ہو جسے افلاک کہ حکیموں کے بر لال
 ثابت کیا ہے کہ افلاک کو فنا نہیں اور وہ ایک جو ہر دوسرے جو ہر میں تبدیل نہیں ہا جسکے جسم بیٹ
 افلاک و عناصر کے سوا اور کوئی نہیں ہے افلاک کو با افلاک ملوی اور عناصر کو با بیٹ ملتی کہتے ہیں اور یہی
 حکما کا امر ضروری ہے کہ جسم مرکب کی ترکیب عناصر سے ہوتی ہے جس کا افلاک کا وجود و جہت مرکبات کے
 وجود سے مقدم ہوگا اور اس دعوی پر کہ ہر مرکب کی اصل عناصر سے ہے دو دلیل نہایت قوی موجود
 اول طریقہ ترکیب دوم طریقہ تحلیل ترکیب طریقہ پہلے ہے کہ سوائے خیرات میں وادارے کے کبر و کبر
 کال الخلف میں کہتے ہر حیوان کال الخلف کا جسم مٹی سے نہا ہے اور مٹی حوت و حوتانی ہے اور حوت



پیدا ہوتا ہے اور ہر غذا یا حیوانی ہوگی یا نباتی اور خدا کے قبول البتہ نباتی پر منحصر ہے اس لئے کہ حیوانی
 کمال انکسرت کی رنگ خدا کے نباتات پر منحصر ہے اور نباتات اعتدال و سائر سے حاصل ہوتے ہیں اس لئے کہ نباتی حصہ
 خاک سے مناسب اور اس سے ہوا چوٹی ہے اور حرارت آفتاب اپنا اثر کرتی ہے تو نباتات وجود پا کر اس منہ
 کو درخت و غلہ بل سب کے جوہر کسی جسم حیوانی یا نباتی یا معدنی کا کلاویج و مبین بن کر اکثر قریح کو آگ پر گھس نواد میں سے
 پانی کی تری ملو یہ ہوتا ہے اور اجڑا ہے ہوائی بخار مکر اور اس سے وہ ہوتا ہے اور احوال سے ماکلی شکل کا تسخیر کی تہ میں
 مشہد ہاتھ میں یہ امر سبب برولات کو اس کے کہ وہ جسم و اصل عناصر آرمہ سے سرکشت اور حکم کہنے میں کہ ماکلی ہے
 اس دعویٰ پر ہیست ہی بلکہ اس کا ہر چنانچہ ایک پیچہ کہ ایک سے کا کلاویج و مبین جس سے خالی ہوا اسکو بطریق طبع سے
 ماکر و دوسری طرف ہونہ لگا کر جو میں تو پلٹی جیسے سے اوپر چڑھ کر موبہ بن گیا ماکر و دیگر ماکلی طیب اور دیگر طرب
 بل نہیں کرتی اور وہ پانی جو اوپر آتا ہے اس کا یہ پیچہ کہ جب ہوا اوپر چلتی ہے تو وہ ہاکیو پی کیو لگا کر اوپر چلتی ہے
 پس معلوم ہوا کہ اس سے خالی ہون بلکہ ہوا ہی ہوتی ہے وہم یہ کہ جب کسی ایسے طرف کو کہ حکما موبہ ہوتا
 اور اس کے پیچے چوٹے چوٹے تنگ سوراخ ہون پانی سے لہر کر کے اس کا موبہ مضبوط شدہ زمین تو پانی اون
 سوراخوں میں نہ کر گیا اور جو اس کا موبہ کہو لو میں تو وہ پانی اون سوراخوں میں نہ کھنکھنے لگے گا اسکا ہی سبب کہ اس نے
 سر نہ ہوتا ہے تو ہوا ان میں کرے پانی اور جوہر کھلتا ہے تو ہوا اون گند کر کے ہاکیو چھپیں لیتی ہے اور
 پانی پیچے کے سوراخوں میں نہ کھلتا شروع ہوتا ہے یہاں ہی حلا کے موبہ پر شری پل ہے اور اس حال میں کہ اس امر
 ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنے میں جوہر غفر کی صورت ہوتی ہے تو موبہ اولی کے معدوم ہو موبہ ساد اور
 موبہ ثانی کے موجود ہو موبہ کوئی کہنے میں اسی باعث سے عالم عناصر کا نام کوں و ساد ہے کہ یہاں اولیہ اس حال
 جاری ہے اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عناصر اربعہ کا موبہ پانی ایک سے کہو کہ مبین معلوم ہو چکا ہے کہ جسم ایک جوہر
 کہتا ہے جسے اس جسم کی صورت قائم رہتی ہے عناصر اربعہ ہی ایسا ہی ایک جوہر کہنے میں کہ جو ان چاروں جوہروں
 اور شہا کے مثلا ایک کاغذ پر قیاس کر کہ کسی قدر سرخ رنگ موجود ہے اور کس قدر زرد اور کس قدر سبز اور کس قدر سیاہ
 پس ان چاروں مختلف رنگوں کا جسم کسی جوہر پر قائم ہے اور وہ جوہر ہوائی سے مراد ہے جس ہوائی ہستہ آثار
 علوی کی تاثیرات سے ایک صورت چوڑ کر دوسری صورت قبول کرنا ہے چنانچہ صاف نظر آتا ہے کہ چہرہ طرک کا تکرار
 تبدیل ہوتا ہے اول یہ کہ رنگ ہستہ بدلتا ہے جیسے ظاہر ہے کہ جوہر آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے
 تاثیراتی نہیں رہتی مثلا باروت مشتعل ہوتی ہے تو ایک ایسا شعلہ نظر آتا ہے کہ جس سے
 موات سے قابل تہ فی النار ہوگا مگر وہ شعلہ زیادہ بلند ہوگا تو تہ سے زیادہ ہر کے شعلہ ہو جائے
 کچھ ہی اثر اور یہ ناجائز نام و ہم یہ کہ ہوا آگ بجاتی ہے جیسے لوہا راز کہ کہ او میں طیف وہ ہوا بجاتا ہے

شہ



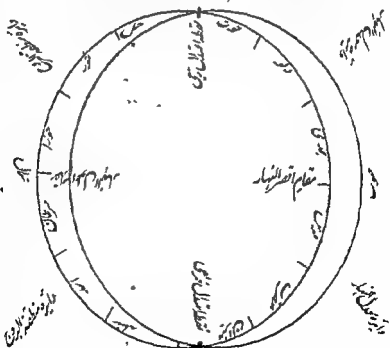
کشف گرم ہوتی ہے کہ جو حیر اور کے مقابل آتی ہے وہی طمانی ہے سو ہم یہ کہ باقی تہو آجلانا ہے جابجہ طمانی
 کہ تہو اس ابالی کسی طرف میں جوتیں دیں تو اوپر سے عمار کل کل کر پوئیں بلجا چکا اور رفتہ رفتہ کچھ ہی باقی اور طرف میں
 پر پکا چھانم یہ کہ پہلائی سے مندل ہوتی ہے جابجہ دیکھنے میں آنا ہے کہ کسی پہل باناسے وہیو کے طرف میں
 سرفایاچ یا آب سرد لبر کر کے ہوتا گرم میں کچھیں تو اس طرف کے سطح طمانی پر قطرات آب مودار ہوتے ہیں اور جو
 وہ طرف لبر ہوگا تو ازرونی سطح پر ہی خشنا کچ یا برف سے عالی ہے اور سطح برونی پر ہی قطرات آب مودار ہو
 اسکا یہ سسے کہ کمال گرمی کے باعث ہوتیں حرارت پیدا ہو جیسے ہوا لطیف ہوجاتی ہے اور جگہ سرف یاچ یا آب
 سرد اس طرف کے جو کہ کو نہایت سرد و کدیا ہے تو وہ ہوا کہ اس طرف سے نکل جاتی ہے وہی سرد ہوجاتی ہے
 اور اس طرف کے سستے ہی کثافت پیدا ہوتی ہے کہ وہ غلط ہو کر باقی سے مل جائیکی کیفیت حاصل کرتی ہے اور
 موسم سردی یا ہوتا کھٹک میں یہہ قطرے ظاہر ہیں جو اسٹو کہ سردی کے سبب اس طرف کے طمانی ہی ہوتے ہیں
 لطافت ماتی ہیں نہی کیونکہ قاعدہ ہے کہ جوتے زیادہ تر گرم ہے وہ زیادہ تر لطیف اور لطافت کے باعث تھکا کہ
 واسطے ہی زیادہ تر قال ہوگی چاہی اسیر پوئیں بل ہے کہ مڈوں میں گرم مانی اور تہہ ابالی مدامداد و طروں میں
 سیر کر ایک سبب میں جہاں تہہ ہی ہوتی ہو کہ میں تو اول گرم مانی جھکا اور کے مدامد ستر کی نوبت آئیگی پھر پھر
 یالی مانگ سے ملنا ہے جابجہ ملک رتوں میں ایک پہاڑ کے واسطے آب صاف کھتا ہے اور تہو ہی دور رنگ
 دیں برنگ تہہ کھیلج سخت عمارت ہے اس تہہ کو اس ملک میں سبک آگیا کہ کہنے میں سسٹم یہہ کہ کمال باقی ہوجاتی ہے
 جیسے کہ بعض مہدیات وہیو کسی خاص تدبیر سے باقی کی طرح مل جوتا کہ بن اسکا نام اتحاد ہے اسے حور و زرقام
 حکما اس بات برعین میں کہ آب عام سطحی میں آجیویم ملوی اساتر کرنے رہتے میں نجی عالم غفرات پر سجدہ یاوکی
 تانیر حور و پڑتی ہے اس آفتاب و انتہاب کو سیر کہتے ہیں ان دونوں کا اثر ظاہر و آشکار ہے اسکے اخلافت
 عالم سطحی کا اول تخلف ہوتا رہتا ہے جابجہ بل تہہ کا تہیر اور وصول جہاں گاہ کہ تسلل آفتاب کی تانیر سے متعلق ہے
 اور انتہاب کی تانیر سے جس چیز زمین اخلافت طبع ہوتا ہے اولی و دیکھ کے جر و دود کا اخلافت بھی جس دنوں میں
 نور یاہ کو ترقی ہوتی ہے وریا کالای بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے اسکو کہتے ہیں اور جبکہ نور یاہ میں نقصان شروع
 ہوتا ہے تو بالی ہی کہ ہوتا جاتا ہے اسکا نام حور ہے دوم آیام تزلزلہ اللہ میں اتھو انو کا سحر ٹرہ جاتا ہے اور
 یاہ کے نقصان میں نقصان پانا ہے سوم جبکہ ماہ زائلا لود ہوتا ہے میوجات زیادہ کہتے ہیں اول آیام نقصان
 اول طریقہ ثابت ہو گیا کہ عالم کون و مساویں کو کتب ستر زمین اب معلوم کرنا چاہیے کہ بخار کے پیدا ہو گیا سبب
 کال اخلافت ہیں کہ عبادت آفتاب کی تیری سے لطیف بکر اجڑا سے ہوتی کے ساتھ بلند ہو جاتا ہے جس
 سے لطیف میں جو ہوا کے اجڑا سے صغیر میں غلط ہو کر بہایت باریکی

اور چند کیفیت و غلیظت ہے آراو می سے مارت ہے اور جو یہ امر مقرر ہو چکا کہ طحال حال ہے اور جس چیز کو خواہ
جبال کرنے ہیں وہ ہرچہ کہ ہے جس کی ایسی چیز کو حملش دیں کہ جو ہوا کو منتزع کر سکے تو ہوا میں حرکت پیدا ہو
سے مادیوں میں ہوگی جہاں جگہ کی ہوا اسی قبل سے ہے اور آہرہ کے گونا بیش آفتاب کے باعث بانی انسان
رجس سخاات ہوا پر ملد ہوئے ہیں اگر او کا وجود طیل ہے اور ہوا گرم تو ہوا کی گرمی او کو تحلیل و برساں کرتی ہے
اسلئے کہ نصیری اور لطیف اخلا ہینہ حرارت کا قیل مفری ہے اور جو اجزے بہت ہیں اور ہوا میں حرارت
نابہر کہ ہے بطن میں نواشنہ وہ بخار کو رہر رنگ ہو چکا سردی سے تغیر و کثیف اور جمیع و فاعم ہوا میں
اس سخاات کثیفہ کو اس کہنے میں اسے حریر و رحر کہ اس کی خفیت معلوم ہوتی تو یہ بھی سمجھ لو کہ اگر وہیں کی
ماہر استفہ ہیں کہ او سکے بہت غلیظ کرے تو وہ اس مقرر سے ہو متصرف اور اگر گندہ ہوا مانا ہے اور جو سردی
او سکوا استفہ کا رونا کوئی ہے کہ اس سے صفت بخاری دور ہو جاتی ہے تو اس صورت میں اس کے اجزاء لطیف
بانی کہ صورت قطرہ قطرہ ہو کر برس پڑتے ہیں اور جو کہ کثیف ہوتا ہے وہ ہوا میں پراگندہ و منتشر ہوتا ہے اس
ثابت ہوا کہ حقیقت میں قطرات ہاں سے اس کے اجزاء ہوتے ہیں جو مردت ہو چکا سبب کثیف ہو کر زمین پر
جبکہ پڑنے میں حکمائے مقرر کیا ہے کہ ہر جہاں سے مرکز برآں ہے بھی خاک مرکز خاک برآو آب مرکز آب پر
اور ہوا مرکز ہوا برآو آتش مرکز آتش برآو جس جگہ حرارت و آتش کا اثر سے اجڑے آبی میں اتر کر فی ہے تو اسے
سخاات اوٹنے میں اور بخار میں بھی اجڑے لطیفہ آبی اور اجڑے آتشی موجود ہیں آتش کا فاعل ہے کہ اپنے
مرکز میں کرے یا کہ بطرف بل کرتی ہے اسلئے سخاات ہینہ بلدی کی طرف اٹل ہو میں اور جب کرے ہر جہاں
ہو پختے میں نور و دت سے حرارت ورو ہو جاتی ہے اور اجڑے آبی حرارت سے جدا ہو کر باخار مرکز میں کی طرف
اسلئے میل کرتے ہیں کہ مرکز آب اوٹے طاہر اسے بھی بانی مرے کا سے اور جگہ بخار میں ہایت برودت
اتر کر فی ہے نور سردی کے باعث اجڑے بخار میں کنسن و نسخ جدا ہو یسے وہ جم جاتا ہے اسکو برف کہتے ہیں
اور جو ہر طرف سے کنسن برابر ہوتی ہے تو او کی صورت گروی یعنی مدورہ جاتی ہے اسکو آولا کہتے ہیں اور جب
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہوا صاف کو بخار کی طرح برودت کثیف و غلیظ کر دیتی ہے اور او میں حرارت نہیں رہتی
اسلئے وہ بلدی کی طرف رجوع ہیں کہ کسکی بلکہ زمین کی طرف اٹل ہوتی ہے جیرو نکوم کر دیتی ہے اور نباتات
و رقون بر فطر دن کی صورت نمودار ہو جاتی ہے اسکو شبنم کہتے ہیں اسے حریر و رنم جاتے ہو کہ بخار و رنم ہے
ایک بخار آبی و رنم بخار دغانی جیکہ بخارات آبی کرے زہر پر ہر جگہ سردی سے جم جاتے ہیں وہ آہر ہے اور
سخاات دغانی جو مرکز رہر ہے گزر کر کرے یا کہ بطرف بل کرتے ہیں تو حرارت کی طاقت سے ابر کو پاں کڑانے میں
او میں سے آواز ہو لاک جدا ہوتی ہے جسکو رعد کہتے ہیں و رنم یہ کہ زمین میں سے بروت سے لے آئے ہر جہاں

اس نظام میں زمین کو مرکز عالم قرار دیا ہے کہ اس کے گرد تمام اجرام سماوی گردش کرتے ہیں اس نظام کے مطابق
 بڑے گزرتے مقرر کئے گئے ہیں یہی چارہ تاروں اور فلک جیسا کہ ہم مذکور ہو چکا ہے میں آٹھ نوٹیں ابتدائے فلک کے ہیں
 اور فلک قمر منہجی جو زمین پر چکر کو بیچے چاروں کر مقرر ہیں مگر وہ آب اور کرہ فلک دونوں فلک ایک کرہ کا
 عالم کہتے ہیں کہ آٹھ فلک پر اس نظام میں کیا بلکہ میں زمین کے ساتھ اور کرہ فلک جس سے پہلے آسمان پر قمر دوسرے پر
 عطارد وینس پر زہرہ جو ہے پر آفتاب پانچویں پر مریخ چھٹے پر مشتری ساتویں پر زحل ہے
 اس ساتوں آسمانوں کو ساتوں ستاروں کے منسوب کیا ہے اور فلک شمس کو فلک ثوابت قرار دیا ہے اس کو
 فلک البروج بھی کہتے ہیں مکمل اس آسمان پر ایک دائرہ فرض کیا ہے اور اس کو بارہ حصوں میں تقسیم کر کے
 ہر حصہ میں ایک برج قرار دیا ہے اس دائرہ کو منطقۃ البروج کہتے ہیں یہ وہ دائرہ معدل النہار کو قطع کرتا ہے
 اور معدل النہار مشرق سے منسوب تک آسمان کی نصف کل میں ملائی ہے اس دائرہ کا قطب شمالی بحریں
 دیورن ہے اور قطب جنوبی قطب زمین آتا لیکن خط استوا پر اس کے قریب النہار مشاہد ہو سکتا ہے اس معدل النہار
 کے گرد دائرہ معدل الجہاز زمین کو برابر دو گزرتے
 کرتے جس نظام پر میں سے ہوتی وہی سوا سوا
 نوٹیں و نہار تقریباً برابر ہوجاتے ہیں اور آفتاب
 ایک بار پوری کل میں اور بارہ ورم آخر منسلک ہیں

مدن النہار اور منطقۃ البروج کی جبہ

ایک بار پوری کل میں اور بارہ ورم آخر منسلک ہیں



دائرہ معدل النہار

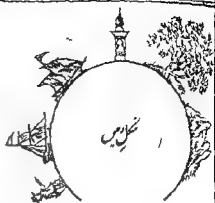
اس دائرہ میں جہاں تقاطع کے محل پر دو نقطہ واقع ہیں انکو نقطہ اعتدال کہتے ہیں آفتاب بر سطح پرست
گدرے کے بعد شمالی ہو جاتا ہے اور اس کو اعتدال زمینی کہتے ہیں وہ وہاں سے مل ہے اور دوسرا
نقطہ جد اس کے مقابل ہے آفتاب اور سرے گدرے کے بعد جنوبی ہو جاتا ہے اور اس کو
اعتدال خریعی کہتے ہیں وہ اس سیرال ہے اور یہ آفتاب ہمیشہ مایہ و منطفہ البروج پر واقع ہے



اور فلک بیہم تمام اسمانوں پر محیط ہے اسکو فلک اُلس بھی کہتے ہیں اگرچہ ہر فلک فی جہاں نہ حرکت ہے مگر
آسمانوں اسمان اور ساتوں سیارہ وغیرہ فلک بیہم کی حرکت و غشی سے وابستہ ہیں اور شب و روز کی گردش
خاص اسی اسمان سے متعلق ہے مگر سیارہ کی حرکت سالانہ ہر ایک فلک کی حرکت خاص سے علاوہ کہتی ہے چنانچہ
ارسطو اور برتس وغیرہ اور وہ حکما کہ حوطلیموس کے زمانہ سے چوتیرہ سو سے تھے اولن مس کی ہی رہا تھی

وسطاً جو تھا تو باجوان پاس اور دائرہ میں چار شری کے ہمارے اور سات زل کے ہمارے اور چار
 مارجم سید کے ہمارے اور اسے خر و پور و ریا کہو کہ علم ہیئت کی اصطلاحوں میں چند اصطلاحیں یہ ہیں
 خط استوا ایک دائرہ وہی ہے کہ جو زمین کو برابر دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے قطبیں دو ستارے ہیں ایک قطب
 شمالی اور قطب جنوبی اور ایک قطب سے دوسرے قطب تک جو دائرہ زمین کی ایک اور سکا نام خط جوی ہے
 دو لون خطوط جن کی قطبیں شمالی و جنوبی ہیں یہ خط استوا و خط محور و فلک راہ قطب آباد ہوتا ہے خط
 میں کریمت یہہ میں ہے کہ زمین کو اس کے سات راہ و حصوں میں تقسیم کیا ہے کہ ہر ایک ایک نام
 حاصل یافت کر لین کہ خط استوا سے قطب جنوبی کی طرف ہے یا قطب شمالی کی جانب اور اہل باغی نے ہر ایک
 زمین موسابہ و جوں پر صفت کیا ہے اور ہر حصے کو ساتھ قیضے پر صفت کیا ہے جہاں قیضہ میں میان کریمت میں ہیں
 خط استوا سے قطب شمالی و جنوبی تو ہے دوسرے ہر حصے اس کو میں صفت کرتے ہیں خط سرطان اور
 خط جدی کا حال بھی ہے جو اہل میں تاروا اور مطلقہ الروح کا ہی قیضہ و لہجہ ہے جو یہہ دائرہ ایک مقام پر
 خط جدی سے ملا خط استوا کو قطع کرتا ہے دائرہ نصف النہار ایک دائرہ عظیمہ ہے جسے دو لون
 قطب شمالی و جنوبی پر سے گزرتا ہے اور دو حصہ ترقی و غربی میں تقسیم کیا ہے اور دائرہ عظیمہ کا حال ہم علم میں
 کر کے ہیں کہ وہ کہو فی نصف کریمت اور کریمت کی نصف کریمت سے وہ صغیر ہے جسے اہل بیت و آسمان
 کو دائرہ عظیمہ قرار دیتے ہیں اول معدل البہار دوم دائرہ مطلقہ الروح سوم دائرہ دائرہ فلا قطب الاربعہ
 چہارم دائرہ الافق پنجم دائرہ نصف البہار سشم دائرہ الافق اعظم ستم دائرہ اول السموات ستم دائرہ اول سم و دائرہ
 اور حصے ملکہ ہیئت نے اس کے علاوہ دائرہ دہم بھی زمین کر کے وسطا سما الاربعہ اور سکا نام کیا ہے بھران
 سب دائرہ کا معنی احوال نہایت سچ و سچ کے ساتھ تہذیب و تخیل و خیبر کو فہمیش کر دیا اور فرمایا کہ میں مکان
 اس حاصل سے عبارت ہے جو خط استوا سے قطب شمال کی جانب ہو خواہ قطب جنوب کی طرف اور قطب شمال
 اس حاصل سے عبارت ہو اول نصف البہار خواہ مشرق کی جانب ہو خواہ مغرب کی طرف اور اول نصف البہار
 اسے عبارت ہے کہ جس مقام سے طولی ترقی و غربی کو حساب کرتے ہیں یہہ تمام دائرہ اور سب خطوط و اہل
 و زمین خارج ہیں ان کا کہہ دو زمین اسے خر و پور و عام ملکہ سے سنائیں دائرہ ان میں سے نظام محمد و
 بطلمیوسی اور نظام ماحد و فیثا و عیسیٰ کے معتقد باہم متفق ہیں کہ زمین بر دور ہے اور کسی چیز پر کی طرف سے
 قائم نہیں اس کے گول ہو کی ہیئت سی و طبعین موجود ہیں چنانچہ ساوان خشک کو اول سر کوہ یا سر وخت یا سر
 اور نووان دریا کو تیسرے ہمارے کا منقول نظر آتا ہے اگر زمین گول نہ ہوتی تو ہر چیز اول سے آخر تک برابر
 دکھائی دیتی و غیظ نہ لگتا تھا جو چیز گول ہوتی ہے اس کا عکس بھی ہمیشہ گول ہوتا ہے یعنی زمین کا

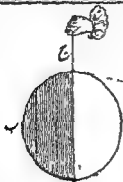
عکس جانور پر حروف کے وقت سرور نظر آتا ہے دیکھو ان دونوں مختصروں سے بھلی ثابت ہے



اور زمین کے آئینہ واسطے شمس کے ہلنے میں چنانچہ اس دائرہ سے طالعہ زمین



اولیٰ بیت و کسان کہ دنیا عمر کے چوب چو بندوبست ادا کا برقعہ ہے کہ آسمان و زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہے
اس کے سبب میں ہر وقت تمام دن آئینہ ایک بار دھرتی کی گردن پر آتا ہے اور کونست میں ہے مثال کی نصف میں گردش رکھتا ہے
اس وقت میں کہ اور نصف حصہ جو آواز سے دور ہے ہمیشہ تاریک ہو گا یہ تاریکی نسبت اس کے اور وہ دھرتی روٹی سے چھوٹا ہے اس لئے ہمیشہ تاریک ہے



ب کو ایک گولہ سرکہ میں دس کرواوج ایک دوہی اوس گولے میں لگی ہے جسے پہلے سے دو گولہ سرکہ اور ایک ایک تنوع ہے اوسکو آفتاب چھو گولے کا پہلا حصہ جو بیاض کے دو برو روش ہے اور پہلے سے اور پہلے سے کبیطر ہوتا ہے اور دو سرا حصہ جو تاریکی میں ہوتا رہی میں آواز چکا اسطوریہ گردن کرے کہ تو زمین ہی روشن و تاریک ہو جاتا ہے اور زمین دن کی صورت کا عالم نظر آتا ہے جو بیاض کی سماعت جو میں بڑا گولہ سو باویل اگر فری ہے اور زمین کی پہلی آفتاب تیرا لاکھ اتنی بڑا مرکزہ تر ہے جس میں غل سلیم ہرگز رخصت نہیں دیتی کہ آفتاب موجود ہے بزرگی کے زمین کے اطراف گردش کرتا ہے زمین میں قوت مادہ موجود ہے اوکی یہہ تاثر ہے کہ ہر مرکزہ چرخا ہے دل کبیطر بیاض اپنے مرکز کی وجہ سے اپنی ہوتی ہے چنانچہ اس قوت کے سبب میں ہی اول سب جیرون کو جو چرخ میں برافق میں مرکز کبیطر کشش کرتی ہے مثلاً اگر قوت کا گولہ آسمان کبیطر میکس نو بہر و زمین کجائے صبح کرے گا اس حالت نام شبلی کرے ہے اور کشش کا نام قوت جذبہ اسی قوت کی تاثر ہے تمام حیوانات اور نباتات اور نباتات کو جذبہ ہر طرف قائم ہے جس میں گرہا سطع اور بیہ میں اسطیج آفتاب کو ہی قوت مادہ بیاضی حاصل ہے جسکے سبب سے زمین اپنی طرف جذبہ کرنا ہے اسے خور و پرور اس سو کہ جذبہ دلوں میں کشش پیدا ہوتی تو ظاہر ہے کہ دونوں آپس ایک موافق یا تو آفتاب میں ہرگز ٹوٹے یا میں آفتاب ماکر ٹھاتے گراں کو اس مات سے ایک امر مانع ہے اوسکا پائ ہم جس محو چھٹا ہیں یا دیکھو کہ جو جسم کسی مادہ و سر گردش کرتا ہے تو گردش کے نزدیک اوس میں یہہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ جسے جذبہ ہر طرف اس طاقت کا نام ناکر اگر کہ ہے اور مادہ کے مرکز میں جو قوت مادہ موجود ہے وہ جینیہ اوس جسم کو اپنی طرف کھینچتی ہے اس طاقت کا نام طالب المکرز بعد دونوں قوتیں باہم برابر ہوتی ہیں با مساوی کرنا ہے کہ میں کو دو طرف کی گردش حاصل ہے ایک گردش محوری کہ جو ایک شبانہ روز میں تمام موافق ہے اور دوسری حرکت وہ کہ ایک برس کے موصہ میں آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہے اسلئے کہ اگر سورج کے آس پاس ہوتا تو قوت ناکر المکرز جذبہ اسطیج پیدا ہوتی اور آفتاب ہی اسی حالت میں ایک محور پر چرے اور میں گردش کرتا ہے اوسکو ہی اس حرکت کے سبب قوت ناکر المکرز حاصل ہے جس آفتاب کی مقدار بقدر برابر ہے اور بقدر اوکی حرکت کم ہے اور زمین مقدار میں کم ہے اور بقدر حرکت میں تیر ہے اس حالت میں دونوں کی قوت ناکر المکرز دونوں کی طاقت طالب المکرز سے حال ہو کر باہم کے قوت سے دونوں محفوظ ہیں آخر ہر دو راہیہ فرسنگ تک قیاس میں ایک سناؤ ظلمانی ہے اور آفتاب کے گرد اپنے ماسور ہر ایک برس میں ہر دو تمام کرتی ہے اسطیج اور ہی دس ہتائے جدا گانہ اپنے دائروں پر مختلف راہ میں آفتاب کے اطراف گردش کرتے ہیں چنانچہ اوس کے نام میں عطا و زہرہ مریخ سیڑیس پالس جو تو وسامہ تھی زحل جابریم سائیس کہ جسکو یورس اور ہرشل بھی کہتے ہیں ان گیارہ سیاروں میں سے

کو کب الارض نیسے زمین تیسرا سارا ہے زہرہ اور عطارد کا مدار اس کے درمیان واقع ہے اور دوسرے سیارہ نگاہ دارہ گردش مدار زمین سے خارج ہے اور اہل بیتات زرگستان اسیاد یافت کیا ہے کہ سطح سیارہ زمین سمور اور یکساں کا سکسے اس سطح دوسرے سیارہ زمین بھی آبادی ہے اور جہانات سے زمین پر حدود ہاں اس قسم کے جہانات ہوں جیسے کہ کوکب الارض پر میں گرد دوسرے سیارہ زمین کے مانند ہے یہی اہل زمین کی سطح زوہد سے منجلی ہے جو رہنے ہیں اور سطح زمین کو گردش پھرتی ہے جسکے باعث روز و شب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس سطح دوسرے سیارہ بھی گردش مادیات کے علاوہ ایک محوری گردش بھی کرنے میں جسکے سے وہاں بھی رات اور دن ظاہر ہوتا ہے چونکہ مشتری اور زحل اور بڑے اُفتاب بہت دور ہیں اس سے زمین کی بہت زمین آواز تک پہنچتا ہے اس لئے ان تیاروں کی گنتی پانچ سو چوبیس چھ پچہتر کی ہے پانچ سو چھ پچہتر کی ہے اور عطارد کے مدار اور زحل کے مدار اور زمین کے مدار میں اور یہ سیارہ پانچ جہاں زمین کو نظر آتا ہے اسکا شمار بھی سیاروں میں نہیں بلکہ یہ زمین کا چاند کہلاتا ہے اور بارہ کہو کہ اُفتاب کی قوت جذبہ کی کمی کی وجہ سے جو سیارہ کو اُفتاب سے زمین میں وہ اتنا دورہ جلد تمام کر لیتے ہیں اور جو دور زمین اور آواز وہ ایک آنہ طول میں تمام کو پہنچتا ہے اسے خود دورہ سر سیارہ کی مقدار کا طویل ایام گردش کی کیفیت اور مدار اُفتاب کی حقیقت اس نقشہ میں سمجھانے میں دیکھو

قطر کو کب سیارات	ایام گردش سیارات	فاصلہ سیارات از زہرہ فاصلہ
عطارد ۳۲۲۳ میل	۸۷ روز ۲۳ ساعت	۳۶۸۳۱۴۶۰ میل
زہرہ ۷۶۸۷ میل	۲۲۴ روز ۱۷ ساعت	۶۸۹۹۱۴۶۶ میل
زمین ۷۹۱۲ میل	۳۶۵ روز ۶ ساعت	۹۵۰۱۷۲۲۷ میل
مریخ ۴۱۸۹ میل	۶۸۰ روز ۲۳ ساعت	۱۲۵۰۹۳۱۴۸ میل
سیس ۱۶۳ میل	۱۶۸۱ روز ۱۲ ساعت	۲۶۳۰۰۰۰۰ میل
پاؤس ۸۰ میل	۱۷۰۳ روز ۱۷ ساعت	۲۶۵۰۰۰۰ میل
جوفو ۱۴۲۵ میل	۱۵۸۰ روز +	۲۵۲۰۰۰۰۰ میل
وسٹا ۲۳۳ میل	۱۱۱۰ روز +	۲۲۵۰۰۰۰۰ میل
مشتری ۸۹۱۷۰ میل	۴۳۳۲ روز ۱۴ ساعت	۴۹۴۹۹۰۹۷۹ میل
زحل ۷۹۰۲۲ میل	۱۰۷۵۹ روز ۲ ساعت	۹۰۷۹۵۹۱۳۰ میل
ہرشل ۳۵۱۱۲ میل	۳۰۶۳۷ روز ۴ ساعت	۱۶۷۵۷۲۲۶۶۲ میل

اور بعد سائے کو ہم ہر گھنٹہ فاصلہ دیکھتے کیا ہے کہ نوپ کا گود میں نہ رہے مناسب اگر اس قدر تیز رفتاری سے
 دو ایک گھنٹہ تو ایک گھنٹہ میں بار سوا ہی میل اگر تیزی سے کرے جو پچیس فرسز کو کہ جہ گولہ اس حساب کے طریق پر فاصلہ
 درست رہا نہ ہو تو مدار عطارد پر آئندہ برس دو سو چہتر فرسز اور مدار زہرہ پر پندرہ برس کنوینینٹس فرسز
 اور مدار زمین پر پچیس برس دو سو چہتر برس اور مدار مریخ پر چوبیس برس آئندہ سائے میں مدار زہرہ
 ہائیکہ میں پچیس برس دو سو چہتر برس اور مدار مشتری پر ایک سو سات برس دو سو چہتر برس اور مدار زحل پر
 تیس سو پندرہ برس دو سو ستاسی فرسز اور مدار جارجیم سائیکس پر پچاس برس دو سو نو دن میں
 پہونچاگا اس رفتار کو ایک کی تیزی کا مالی سنو کہ عطارد ایک ساعت میں ایک گھنٹہ نو ہزار چہ سو خانوت
 میل طے کرتا ہے اور زہرہ ایک ساعت میں اتنی ہزار دو سو پچاس میل اور زمین ایک ساعت میں آٹھ
 ہزار دو سو ستون میل اور مریخ ایک ساعت میں پچھن ہزار دو سو ستاسی میل اور سیٹیس ایک ساعت میں ایک گھنٹہ
 ایک ہزار سات سو چالیس میل اور مشتری ایک ساعت میں آٹھ ہزار تری میل اور زحل پچیس ہزار ایک گھنٹہ
 اور جارجیم سائیکس جو وہ ہزار سات سو ستانویس میل سائنٹ قطع کرتا ہے اسے خرو پرورد اور گولہ
 آفتاب جہاں آفتاب کا قطر آٹھ گھنٹہ تری ہزار دو سو چہالیس میل اگر تیزی سے اور آفتاب عالم اور
 قطر دہزار ایک سو تریل ہے مگر اسے چار سو تریل گز ایک ساعت میں دو ہزار دو سو نو میل طے کرتا ہے اور
 مشتری کے گز چار دن فر مختلف وقتوں میں گز بن کرتے ہیں مگر اول جو مشتری سے بہت قرب ہے
 ایک دن اور آٹھ گھنٹہ اور آٹھائیس منٹ میں مشتری کے اطراف دو دور تمام کرتا ہے اور مگر دوم جن دن
 تیر گھنٹہ آٹھ منٹ میں اور مگر سوم سات دن چار گھنٹہ آٹھ منٹ میں اور مگر چہارم سولہ دن
 آٹھ گھنٹہ پانچ منٹ میں پس افلاک مشتری کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا ہے کہ مشتری کی نوپ چار دن دو سو
 سیاروں کی نسبت بہت زیادہ ہے اور زحل کے گز سات فرورد کرتے ہیں مگر اول جو زحل سے
 قریب ایک دن اسی گھنٹہ آٹھ منٹ میں اپنا دور تمام کرتا ہے اور مگر دوم دو دن ستر گھنٹہ چوبیس
 منٹ اور مگر سوم چار دن باو گھنٹہ پچیس منٹ میں اور مگر چہارم پندرہ دن پچیس گھنٹہ سیٹیس میں
 اور مگر پنجم اسی دن سات گھنٹہ ستائیس منٹ میں اور مگر ششم ایک دن سات گھنٹہ تری منٹ میں
 اور مگر ہفتم پچیس گھنٹہ سیٹیس میں اور علاوہ اسکے ایک طبقہ زمین میں مگر زحل کے اطراف دیکھتے ہوا
 اس کا حصہ شمالی ہندو میں تک علی الاطلاق نو آفتاب روٹن رہتا ہے اور اسکے بعد اس قدر رت تک
 اسی طبقہ کا حصہ جنوبی دستندگی رہتا ہے جس میں برس میں زل کا ایک رات دن تمام ہوتا ہے اور یہی رت
 مدار زحل پر دو زحل کی ہے اور جارجیم سائیکس کے گز چہ فرورد کرتے ہیں مگر اول پانچ دن

اگر کسی زمین میں اور قمر دوم آئندہ دن سرور گشت ایک منٹ میں اور قمر سوم دس منٹ میں گشت
 پانچ منٹ میں اور قمر چهارم تیر دن گشت پانچ منٹ میں اور قمر پنجم انیس دن ایک گشت اسی منٹ
 منٹ میں اور قمر ششم ایک سو دن سولہ گشت پانچ منٹ میں اور ان چھ جانوں میں سے حکیم بزرگ
 پیدا اور دوسرے آفرینش میں اور باقی جانوں کو آفرینش اور آفرینش میں دریافت کیا اس سنو کہ عطار و
 اپنے محور پر جو دن چومس گشت میں اپنا دور تمام کرتا ہے اور پھر پانچ منٹ میں ایک منٹ میں اور
 پنج چومس گشت پانچ منٹ میں اور ششمی نو گشت چومس منٹ میں اور رطل دس گشت سولہ منٹ
 میں اور آفتاب اپنے محور پر جس دن جو گشت میں شرف سے مغرب کی طرف دور تمام کرتا ہے اور ان
 سیات نے گردن آفتاب کی وجہ سے ایک سطح پر روایت کی ہے کہ جو آفتاب میں باجمہ آفتاب
 سادہ و درجین پر چند آفتاب چمکہ نور اگر اس گردن کو رسی کے دبلے سے اول سادہ و درجین کو سادہ و درجین
 اسے رطل کرتا ہے کہ سکو راہ و تقسیم ہو اور جو قمر دور و صفایہ آفتاب درجہ درجہ فاصل حاصل کرتا ہے اور
 قمر کا فاصلہ سطح میں سے بارہ ہزار میل ہے اسے خرد پرور اگر آفتاب جاہیم ساڈھ کی فاصلہ جرت اول سے
 عقل و جو قمر لیکن بہت جرت اول اس سے زیادہ تر قمر جسے کہنے و مارا سے عارجم ساڈھ کی
 فاصلہ سے ہفت جند فاصلہ بر آفتاب دور واقع ہیں اور کائنات انک کی کوکبوں معلوم کر اور سنو کہ چند کوکب
 و ہالہ دار آفتاب نہایت دوری پر واقع ہیں لیکن ثوابت کی نسبت بہت نزدیک ہیں اور ثوابت کا فاصلہ
 عقل و نیاس کے خارج ہے و کہو اگر دو مکان عظیم الشان جو زمین ایک میل کے تفاوت پر چون اور کو کم کئی
 میل کے فاصلہ سے ہیں تو دور بہت جوشے اور پاس پاس نظر آتے ہیں اور جند قریب جائے گی بزرگی
 و عظمت اور بعد و تفاوت بخیر نظر آتا جائیگا اب معلوم کرنا چاہیے کہ جس دائرہ بر آفتاب گرد زمین ایک زمین
 گردش تمام کرتی ہے اس دائرہ کا قطر انیس کروڑ میل سے زیادہ ہے جس پر زمین میں زمین اکبار انیس کروڑ
 میل ثوابت کی طرف جاتی ہے ہر چہ پہلے کے بعد ثوابت سے انیس کروڑ میل دور ہوتی ہے لیکن باوجود
 انیس کروڑ میل نزدیک ہو جائیگی بھی اگر ان میں ثوابت کو دور چیت رکھتے ہیں تو احوالات میں بھی تو ثوابت
 اور بعد ثوابت میں کچھ تفاوت معلوم نہیں ہوتا اس میل سے صاف ظاہر ہے کہ نسبت فاصلہ ثوابت کے
 دائرہ زمین کا قطر گویا کہ نہایت ایک مرکز دائرہ کے تصور کیا جائیگا اور ان ثوابت میں سے جو کہ تمام سطح آسمان پر
 باجمہ موجود ہیں ایک ہی فاصلہ ثابت کرتا اور انک انسانی سے بعد ہے اگر ان سیات و گسٹان نے اس قدر
 اپنے دور کیا ہے کہ ثوابت میں سے ہر سا ایک آفتاب اور ان سب آفتابوں کے گرد سیارے اور اقمار اور
 و ہالہ دار اپنے محور اور مدار پر گردش کرتے رہتے ہیں اور ہر ایک سیارہ میں زمین کی طرح انواع و اقسام

و ہالہ دار

سیارے

دی حیات سمور و آماویں اور نوات کی وجہ تسمیہ یہ کہ کھاتے مقدس کی ملتے میں نوات کو حرکت
 ہین بلکہ وہ ہینہ ایک ہی مقام پر تات ہین ایں کو کتب سہ سیاہ کی طرح غیر متدل واقع ہین ہوتا اور
 اہل دین کو میں کی گردش محوری کے سب نوات کی گردش نظر آتی ہے جس میں گردش کرتی ہے تو اہل
 دین مانتے ہیں کہ نوات گردش میں مصروف ہیں حالانکہ کوئی شخص شی میں باہمی و غیرہ میں سوار ہوتا
 تو اس کو سب چیزیں شکر محسوس ہوتی ہیں گردش میں وہ سب ایسی جگہ ماکس ہیں اور شی میں ایسی و غیرہ خود
 حرکت کرتی ہے اور ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ کھاتے سارے ہیں یہ کھانا جو مینا و مرکب طرین بر طرین ہیں اور
 قیاس میں تمام کو کتب نوات آفتاب ہیں اور ہر ایک نظام کسی حد تک گاہ ہے اور ہر ایک اویں دانت خود افغانی
 طرح لونی ہے کہ ہر آفتاب نور او کو فائدہ ہیں یہو کا سکتا نوات کی کثرت اس قدر ہے کہ ہندوستان جہاں کی
 ملک اور سکے سارے دھرم ہیں اگر وہ نوات حاکم میں لا آفتاب میں گر کھاتے مقدس ایک ہزار ہیں
 نوات کو مختلف آرائیس شکلوں میں تسمیت کیا ہے جسے ہر شکل میں جدا نوات موجود ہیں اور ان تمام ناموں کو
 واصل شکل کہتے ہیں اور ان آرائیس شکلوں کو مدار و نوات میں او کو خارج شکل کے نام سے نام
 کیا ہے نوات میں حوسہ دور کے دہیے سے نظر آتے ہیں وہ دور بھی نوات کہلاتے ہیں اور دوسرے
 ستارے جو بعد دور کے جگہ ایسی آکھتے سے کہانی دیتے ہیں وہ چہرہ حصوں میں مقسم ہیں اہل عینات کی
 میں چہرہ کو قدر کہتے ہیں حوسہ سے سترے اور جگہ نظر آتے ہیں وہ اولی و سترے ستارے کہتے ہیں
 او کو نوات قد اول کہتے ہیں اور حواس سے کم حصے میں وہ درجہ دوم میں داخل ہیں او کو نوات قد دوم
 کہتے ہیں و علیٰ القیاس اور بقیہ افلاک میں او کی شناخت و طے حد اگلاہ صورتیں مقدر ہیں و کہو

قد اول قد دوم قد سوم قد چہارم قد پنجم قد ششم

شکل آفتاب



اور یہ علم دوسرے منقسم ہے ایک ذوال طریق مرکز کو بایوں کی طرف کا دیکھنا، دوسرے دیکھنا
 طرز پر مرکز کو ملنے کے گزری کے تحت لطف کیا ہے عقل مجسم ہے کہا کہ عقل باب کو جو
 میں کی کہ خصوصیت و مادہ متوجہ ہوں عقل حال مریدہ کہ یہ حیوانات اور نباتات میں ہر پرند
 نامت سے مرکب ہو کر مانی گئی ہے اور جب بھی درمصر لڑتے تھے تو ایک ہی کیفیت اسے حاصل ہوتی ہے
 شکام مائع قرار دیا جاتا ہے اور یہ ایک بامرکز ہے کہ اسکو اس عصر سے کہہ نہ سکتے ہوگی جتنا کہ کہہ
 اور یہ فکر صرف حمانہ ہے یا حمت اور ناما ملکہ جو مل مودنا ہے اس میں مرکب ہوتا ہے اور عصر میں
 کسی چیز کا ناں پایا جس مانا اسوٹے کہ ایک اور اوجہ جو ہے ہو کر کسمن انسانی کے سر سے اس قدر باجم غلو ط
 ہوگا جس کے ساتھ میں نہیں ہے کہ وہ صحت کا واسطے اور اس کی تبدیلی شرط ہے صحت منک سوا حصے
 گندہک اور سوختہ بارہ ہو صرف ہرگز سے گا اور کسمن انسانی کے سر سے خود دینی احسام سے دراز
 ملکہ جاتے ہیں نوود و حال عالی ہیں ہوئے اگر اس صحت موی ہے نہیں خوب طمانے میں جس قسم صحت
 اور شہوت کا جیسے سبک سر کر کے جوئے اور کار تو ملک ایڈ سے کر کے اور جو اس وقت باوجود کہ ہے تو تمام
 محمل اور ہم سے ہیں جیسے روحی و غیرہ و اکثر روئے اگر یہ کسری کا زخمہ علم کہاوی کہا ہے کہ اس کیفیت کسری
 دست میں علم انسانی باجم غلو بہت درست اور بخار جہ ہے اسلئے کہ اس علم کے درجہ سے اس کے مرکبات
 حد کر لینے ہیں اسکا نام تحلیل ہے جسے ڈاکٹر ای اصطلاح میں نوعی کیماوی کہتے ہیں اسکی بہت سی کسریں ہیں
 اور ایک ہر کہ حرارت کے وسیلے سے حد کرنے ہیں اسلئے کہ حرارت کا یہی ماحضہ ہے کہ اسکو تحلیل و نوعی
 درجہ صحت سبک سر کر کے ملکہ ہے کہ اسکو ایڈ ملکہ جاتا ہے صرف خود دیکھتا ہے یا ملک پایا ہوگا کہ
 اس مرکز سے مانی بخار ملکہ اور جاتا ہے اور ملک دیکھتا ہے دو طریق سے کہ فوٹو مادہ کی کمی مانی
 اور اسکو تحلیل کرنے میں ملکہ ایک مرکب میں دو چیزیں ملتی ہیں نواد میں ایک ایسی نرسری صبر لائیگے کہ میں ان
 دو لوگوں کو فوٹو مادہ زیادہ ہو جیسے بخار سے مارہ کا ناما مسطور ہے نواد کو لوہے کے ساتھ آمیج نہیں
 کہو کہ تجویز سے نامت ہوا ہے کہ لوہے اور گندہک میں یا رہ کے دست زیادہ حدت ہے جس تمام گندہک
 اس سے مارہ کو جو ڈاکٹر کو سے مانی ہے اسوہ کے تیرا میں کہ جو بزرگ ایڈ کہتے ہیں ناما
 ڈاکٹر نو فوٹو مادہ کے مانت ناما تیرا میں ملکہ ملکہ مانی ہوگا گا یہاں سے یلے بالی میں ایک تو ہے کہ
 ملکہ ڈاکٹر سے تیرا ملکہ کو جو ڈاکٹر کو سے میں ملکہ اور ناما لوہے پر جم جائیگا اسلئے کہ تیرا کو در
 تابہ کے لیے سب لوہے کی طرف زیادہ ہے حالانی فلاسفہ متقدم اسات کے فائل میں کہ عمارت میں
 اور اس کے علاج تھا عدا گاہ حاجہ سے گراں ہیں اور سے سبک میں احسام فیصلہ تھی کو اور اسام عیض

فردی کو بال میں اجڑا کر ماری نہایت سبک اور لطیف میں آتے آتے کو جمع کر دیتے ہیں اس کے بولنے اور سننے
 کو لطیف و سبک میں اس وقت قریب آتے ہیں طے ہوا القیاس اس کے قریب نہایت نقیل و کثیف میں اس بات
 قرب اس میں اس کو ان چاروں عناصر کا بیوی ایک ہے ات میں ایک کلیم ہم مرکز یہ نفس اتانی موسوم
 در منظر الاشرق منہن کلہو ستمال کا رہنے والا کہ وہ باوجود ہمارے کیوں اتنا دیر طے کرتا ہو ورنہ
 مایہ ناز کی طیرن معاملہ ہو کر سد گرم و عسوتنا ہوا اور جس کی پتھولفت انہا بات ابن و سعال
 اسے خرو و ورنہ انبال نہ نامہ کر کو انشراح رہے و عقل ایک اس طرح رہے نہ یاد خدا میدوار ہے
 کہ بیوی کے لئے ہی زبان مبارک سے کلمہ بیضاب ہو نہ ہزارہ شیریں کلام نے کہا کہ ہر تے کے ازہ و اہمیت
 اور جیر کی اہل کوشت میں بیوی کہتے ہیں اور حکما کی اصطلاح میں ایک جوہر ہے کہ جسے صورت جسمی کا ظہور ہو جائے
 اور شکلیں کے نزدیک حقائق اشیا کا نام بیوی ہے مگر عاری و اہمیت میں بہرہ فطرت ہفت اور اولی سے کر کے
 یہی صورت شکل اولین اور کثرت اشیا کے سے نصف ہو کر بیوی رہ گیا ہے اور جیر کی ترکیب سامان
 جو اس کے مرکب ہوئے بیشتر عرق و آرتا ہے وہ دس ماہنہ ہی میں اجڑا رہے و ان کے انتہا میں گئے ہیں
 اور زمانے جسمی کے بعد ہی ہر جہر کا بیوی لا فہم رہتا ہے جسے جب کسی جیر کی ترکیب میں حلالی واقع ہوتی ہے
 تو پھر اس کے اخلاقیات و ذات منتشر ہو کر اوی فصائے نامہ ہی میں پریشان ہو جاتے ہیں اور مگو ہی میا
 نہیں ہوتی مگر مزاج کر ہی اکثر فاسد ہو جاتا کہ اب تم جانتے ہو کہ ہر جیر کی آؤنس و صورت پر ہوتی ہے یا قدرتی
 یا مصنوعی قدرتی وہ کہ ذات پریشان خود بخود کنکس اتالی کے وسیلے سے مرکب ہو کر ایک جسم پیدا
 کر لیتے ہیں اور مصنوعی وہ کہ انسان یا حیوان اس کی ترکیب عقلی سے اس کے متصرف کو جمع کر کے اکثرت پیدا کرتے
 اشیا سے مصنوعی ہرگز اشیا قدرتی کی برابری نہیں کر سکتی جن میں سے اشیا سے قدرتی بالقوی و بالخاصیت
 مفید جمہور راہم اور کا نام فاسد و عام ہیں اور اشیا سے مصنوعی جو مع ضرورت کہا اسے تیار کجانی میں اس کا
 بہرہ سب ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی مطلب حصول ہو جس بہرہ سب یا قسم ہے اول علیہ اعلیٰ بالقوہ
 سے تحت کی مناسب گڑھی سے دوم علیہ اعلیٰ افضل جسے تحت کی بہت صورتیں باسید سے سوم
 فاعی بالقوہ جسے تحت کی نسبت اس کے بنا ہونے سے چہام خارج افضل جسے تحت کی نسبت جلیوس سے
 اس نسبت کا نام علیہ غائی ہے یہ علیہ ظاہر سب ملوک آخر ہوتی ہے اور ہر فن افضل میں سب مقدم ہے
 بری و اہمیت میں بہرہ فقط و اہل علیہ غائی تھا یہ وہ علیہ کہ جو غایت و مہلتاں اہمیت اس سے ہے
 یا نسبت کے الحاق سے ملے ہوئی حذف ہو گئی ہو نہ کہ ایسے چند عناصر و دقائق مل کر کے
 پھر ہر مطلب توجہ و راہ اور اسطالی انسان کی خدمت اسے درجہ میں عقلی کہ خداوند احکام غائیہ و

تاریخ

تاریخ

تاریخ

قول ہے کہ اثنی کا کوئی کوہین بلکہ زمین عبارت ہے مجموع منہ سرکہ گانہ یسے آب و ہوا و دانگ سے
اور سحائے خود آفتاب ایک چنہ حرارت ہے اور آگ میں پروا پر ہوتی ہے کیونکہ آئندہ شمسیہ کو جو
عام تحلیل سے دیکھا تو اس آفتاب سے گئے اور آئندہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ جسوقت شعاع آفتاب کے مقابل
کیا ہوتا ہے تو جو میرا اسکے محاذی ہوتی ہے وہ موشاہل آفتابی ہے اور جو کہ شعاع آفتاب اکثر میں
شہیرنی ہے اس سے کہہ میں ہی اجزاء ماری مغلط میں نو مکہ خاکسار کے نزدیک و دونوں کی
راسے میں ارمہ ماسر کا وجود متحقق ہے وق اسقدر کہ تقدیر میں چار چیزیں ملحدہ ملحدہ قرار دیتے ہیں اول
میوئی واحد ملتے ہیں اور ساروی حکمت رنگ میں عصر میں ہر ایک کو کہ اطلاق کر کے چوتھے عصر کو
قاری آفتاب کہتے ہیں مگر بطور سے دیکھا جاتا تو راکہ دون حواہ آئندہ شمسیہ ہو گیا کہ متاخر میں کہتے ہیں
یا ہوا کہ شدید حرارت سے ہو گیا کہ سبب آخر میں یا اشتعال حرارت کہہ رہا ہے غریبے کا یہ
اور اس کے تابع میں ہیں یا برعکس جو تقدیر میں ہو گیا کہ متفہم شاقین کا اعتقاد ہے ہر حال میں
ایک وجود ضرور ہے مگر غلط تقدیر میں عناصر اربعہ کو فقط فاعل اور سبطین وارد یا بلکہ اسات پر
اتفاق ہے کہ ان چاروں میں اجزا یکہ بیکہ مغلط میں اور دنیا غور میں و غیر اسات کے قائل ہیں کہ
وجود مائع کسی جا نہیں لیکن طلبہ کے جسے شہو میں بھی حسین اجزاء ماری غالب میں وہ آ
حسین اجزا ہوائی غالب میں وہ ہوا اور حسین اجزاء آبی غالب میں وہ آہ ہے اور حسین اجزاء
ترابی غالب میں وہ تراب کہ حکمت رنگستان کہ متاخر میں تحقیق زمین کو اس درجہ اعلیٰ پر پہنچا کہ
بالی میں اٹھانوں سے جسے کہیں اور گیارہ حصہ شد زمین اور ہوا میں دو حصہ شرجین اور ایک حصہ
کالا ہے اور ان اجزاء سبطہ کو اذن مرکبات سے ملحدہ ملحدہ جدا کر لیا ہے پس ان عناصر کا مرکب ہونا
حکما سے تقدیر میں ہی وارد پایا ہے اور حکمت رنگستان اس کے اجزا سبطہ کو بنو علیہ کسٹری جدا جدا کر لیا
ملاحظہ تقدیر میں چار عناصر سبطین مقرر کئے ہیں اور حکما سے متاخرین رنگستان چوتھے
دیتے ہیں وہ بھی بموجب تلاش جستجو کے جن کہیں بچکان کی دولت میں گرجے کہ اس سے بھی زیادہ
اس کے حصہ کی دلیل عقلی کیسے پاس موجود نہیں مگر تاہم اربعہ عناصر کا حصہ کس قدر دلیل سے ثابت
منظر الاشراف نے کہا کہ ہلا فرامی عناصر چارہ کا ثابت کس دلیل سے پایہ ثبوت کو پہنچا
خبر دہرور نے کہا کہ حضرت زنا غور فرمائیے کہ تمام دنیا میں چار کیفیتیں موجود ہیں گرمی
خشکی تری اور کوئی عنصر یہ نہیں کہ جس میں ایک ہی کیفیت ہو بلکہ دو دو کیفیتیں ہائی جانی میں
کہ جماع الہی ہارن کیفیتوں کا یا تین کیفیتوں کا ایک ہے میں محال ہے کیونکہ گرمی و سردی میں اور خشکی

اور کی مالک مہدی ہوں کہ حلیہ تالاب یاد میں کوئی تہہ پہنچے تو اس کے ست لہریں ملے ہوں گی
اس طرح آوار کا مدد سے ہوا کو حرکت دیتا ہے تو وہ ہوا صبح و صبح کا لوٹ کر پورے رات بھر گھومتی
اگر ہوا ہو تو آوار کا کل مساتی دے صوبہ چکا وسیلے سے آوار کا لوٹ نک رات بھر کرتی ہے جس
جس کو میں کی لہریں ہوا صلیب میں سے نکلتے حقیقتات کا لٹ و پلٹ کیا ہے کہ تہی ایک سکند میں ایک
لاکھ مانوس ہر پل کی مسامتہ قطع کرتی ہے اور آوار ایک سکند میں ایک پل دھاتی ہے اور ہوا تہہ کی
رقعا ایک گھٹے میں مہیں بل ہے اور ہوا ہی ایک گھٹے میں سوئل کا ماحول طے کرتی ہے اور محال ہے
حلیہ پر نور آفتاب و نور پرتاب کا مال ہوتا ہے اس طرح اگر لہر مرق ہی طوطا الاطوار اور ہوتا ہے
تو بار بار اس طوطا کا روئے بھاتی ہے اور صرف آوار رعدہ سناس سے روئے گوشت ہوا کرتی اور بار بار اس رعدہ ملازم
لہر ہوا کا کہ غلط کلی کی جگہ دکھائی دیتی ہے اور اگر جس کی آوار سمجھیں ہوتی ہو سک اس سے پتہ چلتی
وہ میں میں کر کے پھر حقیقی جسم کہ جس سے روئے میں کیا اور میں کر کے لگا کر اس قسم کی جبریں رباورہ عورت تک
آوار میں نہیں خلیجہ بہہ اس پر بھی کوئی ظاہر و اس کا رہے اور مولید گندہ جو ماحول سے مدد سے میں دیکھ
مافی ہے میں ایک ہر ایک کے انواع و اقسام سے ہایت میں مثلاً مہدیات کو ماحول فراہم کر کے لکھ کر
مصری و رعدہ اعتدال سے جس کے اس واسطے اور کو جس دیر و قول کر کے انصاف میں مہدیات کے ماحول پر
بہہ ہمت ہے کہ بجا تو بار بار ان خشک میں میں بد ہو کر مختلف مہدیات کے ساتھ باہم اختلاط پیگرتے
میں ہنساتے تمدنی کی ترکیب و قسم ہے باہری باسیف قسم اول حوقی اکثر کہ آوار ہوا و قسم دوم
سے رعدہ ساور خدا کو لگا سے سوا یا مدنی کو آتا ماحول و عبرہ اور یا ہوا سے کی طرف

مباحثہ

اور قسم دوم جو صلیب اکثر کہ ہے بہہ ہوا و قسم ہے ایک وہ کہ رطوبت میں ہی ہوا ہوتی ہے
اور تہہ دوم وہ کہ تہی میں مل ہو سے گندہ اور ہر تال و غیرہ اور تمام طرات ہے وہ جو ہر
کالی کہ حوریت آتش سے گہلے میں ادکا مل لا اصول بارہ اور گندہ ہوا اور آوار کی بہہ مل ہے کہ
مہدیات کو سے مہدیات و مانی لطیف مہدیات ہیں اور حوریت آفتاب کی تاہر سے حالت انصاف میں
ہوتا ہے یہاں میں مہدیات و مانی پر مہدیات ابی و کس ہیں اور مل کرت ہی مہدی
ہے گروہ مہدیات و مانی میں مہیں مہدیاتی مہدی، اگر آوارہ آلی کے احرا مہدیات ہیں اور تہہ
ہر تال و غیرہ اور اسی قسم کی مہدیات و مہدیات میں مل ہوتی ہیں اور حوریت و مانی مہدیات
وہ ہیں اور گندہ ہوا و غیرہ رعدہ ہوتی ہے و مہدیاتی اور مہدیاتی اور مہدیاتی اور مہدیاتی اور مہدیاتی

مصحح
ورد عالم
اور تہہ

ما اعتبار کرنی سے اس واسطے کہ اس امر کی بعضی ہوتی کہ قوتِ عاویہ وجود لستے تاکہ مقدار اسکاں
 جسمانی کے لئے علیٰ باطل مہیا کرے حرارتِ عربری حرارتِ طبعی سے مراد ہے اور حرارتِ عربری
 حرارتِ ماحمی سے عات ہے جسے کہ حرارتِ آفتاب جموں تر ناسیر کرنی ہے ہر سلطان ملک اس سے
 محاط ہو کر عیس کرے لگا کہ قوتِ دوم بیسے قوتِ مایہ وہ قوت ہے کہ قوتِ عاویہ کے مادہ کو جمع کرے
 احسام کے جسم و طول میں تدبیرِ ثرواتی ہے سوم قوتِ مولدہ اور وہ جسم مانی میں اس جسم کی ایک
 قوت ہے کہ اسی قوت کی جبریدہ کرنی علی مانی ہے قوتِ عاویہ کے ہر مادہ میں خواہ وہی صورت کو احاطہ ہے
 رہے ہیں ایک قوتِ مادہ خود کو جو حاکم کر کے جسم کے اجزا میں سمجھی ہے دوم قوتِ ماسکہ جو حاکم کی ہوتی
 خدا ایک دت تک سگاہ کر رہی ہے سوم قوتِ ہامہ خود کو ایک صورت سے دوسری صورت میں منتقل کرنی ہے
 یہ صورت متغیرہ اور جسم کی صورت سے سہا ہوتی ہے چہاں قوتِ مادہ خود کو جسم سے جدا کے لئے وضع
 کرنی ہے ال ماروں کو نو نوک مادہ عام میں بیسے کیعیات چہاں گاہ کہ حرارت اور رودت اور رطوبت اور
 بیوتن سے سارے ہر ملک قوتِ عاویہ کے آئینہ مادہ میں جو صورت حرکت کو پیدا ہر مطبوعہ مونی ہے
 کہ جسم کو مارے قوتِ مایہ بیکار ہوتی ہے ہر قوت مولدہ اور اسکے مادہ قوتِ مادہ یہ مدد
 صعب ہوتی ہے یہاں تک کہ آخر کار جسم مایہ مانی ہے مائات کی مایہ کہ حرکت مایہ اور حیوانات کی
 مایہ کہ جس حرکت جسم سے درجہ حرارت حیوانات کا حال ہی اتنا ہی مانی ہے کہ جہاں صعب
 جوالی سے منتقل ہے اور قوتِ جوالی اسے منتقل اسکے سے حرکت آزادی اور حرارت مانی کا ادراک
 مائل ہے اور اسکی دو نہیں میں یوح اول کو قوتِ مد کہ کہنے میں اسکی ہی دو چیزیں ہیں درکہ ظاہری اور
 درکہ باطنی ہیں درکہ ظاہری آج میں اول مایہ جوالی کہ کہنے میں دوم مایہ خود مایہ والی چیزوں کو
 ادراک کرنی ہے سوم مایہ خود مایہ اور درکہ ادراک کرنی ہے چہاں واقعہ حواس کی کیفیتوں کو ادراک
 کرنی ہے جسم لاسہ جو ہنسا محسوسہ کو دانت کو کہنی ہے اور درکہ باطنی ہی مانی میں اول جس شکر
 کہ صور محسوسات ظاہری و باطنی ہوتے ہیں دوم جبال بیہ جس شکر کا حواس ہے اسنے کہ صور محسوسات
 ہنسا اور نوع سر مایہ کو دیا ہے سوم وہم کہ حیرتہ محسوسات کے مانی کا حرکت چہاں مایہ بیہم کا
 حواس ہے محم جملہ بیہ صور محسوسات کو مانی حرکت سے ترکیب دیگر مرتب کرنا سے اسکو متغیر ہوتی ہیں
 اور نوع دوم قواسے نصیب کی قوتِ محم کہ ہے اسکی ہی دو چیزیں ہیں اولی باعث حرکت اسکا نام بیہم ہے
 قواسے نصیبی اور قواسے عقلی اسکے مادہ میں دوم مائل حرکت کہ اسکے سے اعضا و عروق پہلے اور پھر
 صورت اور پھر گاہے اسکاں کو سب حیوانات سے زیادہ نزاکت عایت مانی ہے اور تمام مخلوقات سے شکر

حیوانات کی بات

قوتِ باطنی

شکر

دوم قوتِ باطنی

مرگی بخشی ہے مطہر لاسرق ہے کہا کہی آدم کس مطہر سے اسرہ مخلوقات قرار پایا اور جہاں میں
 کا ارف سے حور و رور سے حواب دیا کہ نصیر طہر کے وسیلے سے اسان کلیات کو اداک کرنا ہے اور
 عقل کے وسیلے سے فصوحات و فضیلتیات کو معلوم کر لینا ہے اس مامت تمام جہات بر سر و امتنا کیا
 مطہر لاسرق سے وہما کہ نصیر طہر کما نام ہے حور و رور سے کہا کہ کما کے برویک نصیر طہر ایک حور
 محرو ہے جسم جو مایا پر گزشت اور اطفالوں کی دست میں قدیم ہے گوارہ مطا طایس کی راستے میں مادت
 اور ملک ہمارا اسکا ہی مدت متا ہے مکس میں ماماہوں کہ مام صم اسانی حالت جات میں نصیر طہر کا
 مطہر ہے جس سر اسنام کہ ہوئی سلطان عقل محم سے دیا کہ اسے مایا در تم تو بالکل آسانی ملوگی
 حور اہل محصل ہے کہ ادرام ملگی کا ہی کچھ مال سکھ مخطوط ہوں نہراوہ والا سرت سے کہا کہ حصو
 بہت علم ہے سلف رکھتی ہے علم نسبت ایک بہت مدد علم ہے جسکے وسیلے سے کہہ اس کا احوال
 اور ملک کا طول و عرض اور مود و ملک کی کیفیت جیسے نہت دور کا اختلاف اور موصم کا تغیر و تبدل اور موی
 و حور کا حال اور سوسہ ستارہ کی کیفیت اور ملگی اورام کی سکس و ریاضت ہو گئی میں مشیر بہہ اہل میں اس
 سلم کی امداد ہوتی وہاں آسمان عجبہ صاف رہتا تھا اسلئے وہاں کے مانتہ سے دانو کو دین میں مرام سے
 رہتے اور اسے گلو کی کہالی کرتے اور اکثر آسمان کی طرف دیکھتے کہ کیا دیکھا کہ سام سے صبح ملک ہے
 ستارے سرق سے سور کی طرف ملے مانتے ہیں اور جیسے حور کی طرف نظر آتے ہیں وہ رور و
 مشرق کی طرف ہتے مانتے ہیں اور سے ایک ہی جگہ جہتہ قائم رہتے ہیں گر وہ لوگ صرف اسی گاہ سے
 کام لیا کرتے تھے اور کے پاس کی طرف ملکی و در میں باجوڑ میں موجود رہتی اور ملک اورام ملوگی کی گرد سے
 وہاں کے مانتہ بہا بیت نہت ہو اور بہا پاک ویت ہوئی کہ مانتہ سوسج و جبرو کی یرنس کرے گئے
 بہر جب عبور و م والوں کے مال کو جمع کیا تو اولوں کو کوئی دانی بہہ حال اور کوئی معلوم ہوا اور اوہوں سے
 اسی غلو کے رور سے ہمیں کچھ ترقی حاصل کر کے اس جہاں کو تہہ ناسار و اج دیا جانا جہتہ سوار و بہتوں
 اور میں و عروہ تک اسکا حور ہوا اور اس ملک کے باسند اس علم کو نہت سمجھ کر سال بہر کر لیا
 گر ورت اور وہاں کے اس علم کی کہیات کو ملی طور پر ملکہ لگے حصو مانتہ میں وہاں میں علم نسبت
 بہت کچھ ترقی پائی اگر وہ اہل سلام سے مشیر اس علم کی قدر کم کر دی اور مخلوق کی گراہی کا مامت ماما کہ ملک
 مشیر مانتہ سوسہ عیسوی میں تہہ مانتہ کی تعمیر ہو جیسے مشرقی مسلمانوں اس علم کو اسرہ و امار کا
 اور جہتہ مشورہ مانی مود اور علیہ ماموں میں باروں رشید اور الیع بلک سہر و مانتہ تہہ اور اکثر مانتہ و
 اس علم کے عروہ مانتہ اور جہتہ اسے مانتہ جمع کئے بہر سکا حورہ سوسہ مانتہ سے اپنا میں

یہ ترکیب کہنے کے اول کسی مقام پر دوش کا ایک گوشہ رکھ کر آفتاب قرار دیتے اور اسے بیانیہ فٹ کے
 واسطے ہر ایک جدول میں لکھی کاوانہ رکھ کر عطا دیتے ہیں آفتاب مفروضہ سے ایک سو پانچس فٹ کے واسطے ہر
 ایک جدول میں شکر رکھ کر دوسرے لکھتے اور دوسرے دوش کا ایک گوشہ رکھ کر آفتاب قرار دیتے اور اسے بیانیہ فٹ کے
 جس سو سنائیں فٹ ہر ایک اگر کسی کاوانہ رکھ کر مریج جانتے اسکے بعد جادوئے مختار کے رکھ کر نہیں دیتے
 یہ دسٹا جو دوسرے پاس ہوتا ہے پہلے ہی آفتاب کو جس کے آٹھوں سے ہر ایک مارگی رکھ کر اسے
 شتر ہی معلوم کہتے بعد ازاں ربع کو جس کے قریب ایک جدول میں مارگی رکھ کر اسکو قتل قرار دیتے ہر ایک کو جس کے قریب
 ایک تیر رکھتے اور اسکو عاجم سائبند میں ملاحظہ فرماتے عرصہ اس تقریر بعد کے بعد عقل محکم کو دیکھتے ہیں
 اظہار کرنے لگا کہ پہلے اس علم کے واقعہ کو الحق یہ خیال کرتے تھے کہ آفتاب کا تمام جسم دوش ہے مگر
 سائنس دانوں نے اسکا کھنڈن کیا اسکا کھنڈن ایسی دوش میں سے دیکھا تو آفتاب کے جسم ہر ایک سبب باطن
 نظر آجوا و اسکو کھنڈن کیا تو دریافت ہوا کہ آفتاب کے جسم نورانی میں ایک اور سیاہ جڑم آفتاب میں نورانی میں
 لاکھ میل اگر نری یہ جڑم لاکھ کوس دور آفتاب کا قطر ایک قطر سے تیر لاکھ گز ہزار گز بڑے
 اور دوسری دس گز لاکھ گز ہزار گز دور سے لکھ بہتات لاکھ کے قابل ہے کہ تیار دیکھا
 فطر ہوائی سے اور دوسرے معلوم ہوتا ہے عطا رو آفتاب بہت قریب اس جڑم اور کمال کم
 دریافت ہوا گردن اسکا نریک دوش کی سمت جو جس کے جڑم سے آفتاب اور دوسرے دوسرے اٹھائیں دن کا قطر
 دیکھ فطر سے جھبان حصہ اور دوسرے میں جس کے برابر ہے زحرفہ کا دس گز آٹھ گز اور دوسرے
 دوش کے سات گز یہ بیدہ دن اور فطر پانچ گز برابر اور دس گز میں سے نو گز نہرو کی ہوا زمین کی پہاڑ
 بہت گاہی ہے اور دوسرے دوش کی ہوائیں بادل نظر آتے رہ رہ میں بہت بالی اور بہاڑ میں اون پہاڑ
 بلند دوسرے کے پہاڑ دن برابر ہے اور اسکا سطح ہموار زمین جسے درجہ میں ہے اور ہر گز سے کی گاہی
 اور آفتاب کے گرد جس میں جو شہنشاہ چہ گہٹے میں گردش کرتی ہے اس عرصہ کو برس کہتے ہیں فطر میں
 آٹھ ہزار گز قریب اور چھ گز میں ہزار گز اور آفتاب کے گرد ایک گز میں اٹھائیں ہزار گز ہوا زمین ہے
 مسیح کی ہوا اور رات دن میں کی ہوا اور رات دن کے کچھ مواضع ہے اسیر ہی سند راوہ زری سے زمین ہی
 کی طرح واقع ہیں اور اسکے دونوں محور دن پر دوش قطع ہیں لیکن یہ معلوم ہوا کہ یہ روشنی
 رت سے نکلتی ہے و سٹا اور جو نو اور سیر میں اور پائس یہ چار دن عجیب و غریب سبب
 میں اور کی سمت ایسا گمان ہوتا ہے کہ سابق میں یہ چاروں ایک اب شاید کسی حد سے نو گز
 جادو گئے اور چاروں اپنی راہ میں گردش کرنے میں گز گز کی ایک راہ پر ہی آجاتے ہیں

لیکن ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر رہتا ہے۔ زمین حور ہے وہ جامد ہے کچھ کم ہے اور جو چھوٹا ہے اور اس کا
 اصل سطح صوبہ اور وہ شہر نہیں ہے شہر ہی کے برابر نہ ہو سکے گا اور کوئی سیارہ نہیں چلتا اور یہ
 درجہ بہت چھوٹا نظر آتا ہے بار بار اندر کے گرد گزرتے ہیں اس کے موسم میں کچھ فرق نہیں ہوتا
 اس کا محور عمود اپنی راہ پر سیدھا رہتا ہے نظر اس کا زمین کے قطر سے دس گونہ بڑا ہے مگر وزن میں دس سے
 ہزار گنا کم ہے اس کی جڑ میں نفاق ہے مگر نہ کیچ بادل نظر آتے ہیں رطل کے سوا کوئی اور
 عجیب سیارہ آفتاب کے گرد نہیں گزرتا اس کی سطح زمین سے برابر ہیں نظر اس کا دس گونہ اور اس جسم اس کا
 زمین بڑا گونہ بڑا ہے اس کے گزرتے میں اس کی ایک پادریج کے برابر ہے اور اس کی ایک
 منور قطر ہے اور وہ اس کے بطن گردن کرنا ہے کبھی اپنی براہ کوئی سمت الا اس پر گہر ہوتا ہے اس قطر کے
 دو حصے ہیں جو ہر حصے وہ بچھڑا کر دیتے ہیں اور جو ہر حصے وہ آٹھ ہزار ایک سو کو اس اور ان کے درمیان سمت
 دو سو کو اس کی سے ذیل اول قطر کے درمیان دو ہزار پانچ سو کو اس کا قطر ہے اور اس کا وہ سطح حلقے کے بجائے
 اس کے ساتھ آٹھ ہزار برس تک ہے یورنس یا ہرٹل یا جارجیم سا سیڈس زمین یا جاس کرورڈ کے
 وہ قطر ہے اس کے اس کا حال بہت کم دریافت ہوتا ہے اس کی حرکت ایک گھنٹے میں سات ہزار میل ہے اس
 صاحب اس کی گردن تاحی میں نام ہوتی ہے لیوریا یا ایک سیارہ ہرٹل سے دو گنا سوا اس کے
 جرم کے اور کچھ دریافت نہیں ہوتا فو اہب وہ ستارے ہیں جو نظام شمسی سے باہر ہیں اور چھپے نام لکھتی
 مقام پر حرکت نظر آتے ہیں اور اپنی روشنی سے چلنے میں اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ سب بجائے
 آفتاب ہیں اور ان کے گرد چوبیس لاکھ گھنٹے میں فو اہب در حقیقت بنیادین منظر الانساق سے کہا کہ حقد
 ابراہیم علی کا اپنے بیان فرمایا اس کے سوا کچھ اور بھی ہیں یا نہیں خود پروردے ایشاد کیا کہ اس کا احوال ہی ہے
 جیسا کہ آسمان خوب صاف رہتا ہے تو راتوں کو جابجا ابر کی سفیدی بہت نظر آتی ہے اس کا نام کہکشاں ہے
 شہد میں خیالی کرتے ہیں کہ یہ سب بنیاد فو اہب ہیں لیکن اب دو مین کے ذریعے سے معلوم ہوتا ہے
 کہ بعض ان فو اہب ہیں اور میں نے ان کو لکھی شکل میں اجلیان سے کیونکہ سے دور تک دراز ہیں
 اور جسے دور اور ان کا مرکز لمبے سے زیادہ روئے مگر وہیم ہرٹل سے پہلے کسی اہل بیت نے اس
 عجیب منور کا امتحان تجوی نہیں کیا تھا اور وہیم ہرٹل نے ایک ابری مدین بنا کر دیکھا کہ آسمان سے اجرام
 روئے ہیں اور جسے فو اہب بصر سے چھ لاکھ لکھشتان یا جرم ہے جو اہی تک تیار ہیں ہر چاہے شہاب
 جہد مخلوق نظر آئے ہیں کبھی کبھی ستارہ کی صورت چکرا یاں نکلتی جو زمین اور میں اوقات اجرام منور چرماست
 ساعت ظاہر ہوتے ہیں ان کو شہاب یا تاب کہتے ہیں اور جب تو مکر میں پر گزرتے ہیں تو شہاب یا شادی کہلاتے ہیں

پیش

بہ

نہ

نات

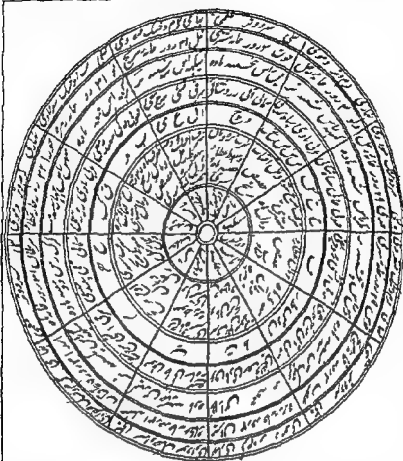
نہ

نہ

امتحان ششم ۱۴۱۸ھ ۱۲۱۸ء

انتہا پرست سے زمین پر آتے ہیں اور بعض مرتبہ زمین کی ہوا میں پہنچنے میں تو یہ زمین کی اپنی
 گردش پر چلتے ہیں اور وہ اعتدال بندہ سے آتے ہیں کہ بعض مرتبہ جب زمین پر گرنے میں تو نہایت
 آہستہ سے آہستہ یا اس باتہ زمین کے اندر پس چاہیں و نہالہ وار ستارے ابراہیم علی کے بہت
 بیت عرب میں انکی تکلیفیں ہمیشہ ایک طرح زمین کی ہوا میں کسی موقوفہ طول اور انکی منورہم آسمان کے سطح پر نور
 طاقی ہے مگر ایک کرم ستارے کو کہ حوسہ سے دھار دار کے حجاب میں آتا ہے وہ آدھ حرم
 سماں میں نظر آتے ہیں اسے خیال کرنے میں کہ یہ عجیب جسم شاید ایک قسم کو کہ گنہگار ہو نہ بارہ دہائی
 مختلف زمین میں جو اکثر مختلف لادوت ظاہر ہوا کرتے ہیں اور یہ خیانت میں نظام سمی سے خلق میں اسی
 آتا میں ایک سجی کو اکثر ستارے میں اپنا طبع رکھتا ہوا موسوم بہ کوکب خشان در بار شایستہ و عجم
 سپاہ میں عامر تہا شہزادہ حور شید کلاو سے استفسار کرے لگا کہ حوسہ الی عجم کوئی لالچہ بننے میں تو کیا
 شوک اور میں کو قائم ہمار کر کے حکم لگاتے ہیں مگر اس حساب میں احکام نجوم کبھی خطا نہیں کرتے اور آب
 روتے ہیں کہ میں ایک ستارہ ظلماتی ہے میں روایت کو حرم میں کہا ہے ہے اور انکی گردش کو غلط
 ماسے سے احکام نجوم میں حل کیوں نہیں دانت ہوتا خود پروردگار کے کہا کہ زمین کی پیدائش کوئی تحقیق نہیں ماننا
 کہ کوکر ہوئی لیکن خیال کرنے میں کہ شاید میں گنہگار سے ہی ہے اور یہ بات اوکی نہ کہ یہ ثابت ہے
 اسلئے کہ معتدل سطح زمین کو مگر کوکب طرف کہوئے میں اور معتدل سکر وک ورن زیادہ پہا ہیں اور سبکے نیچے
 ملو میں سنگ سکتے ہیں اور قیاساً و پخت ہوتا ہے کہ وہ گری سے بنے ہیں زمین پر جس بہر کہاں ہیں پخت
 جہی محمد میں یا خیرہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی خشک میں بر خیا نشی پخت ظاہر ہر گشتہ میں موسم کے باعث
 میں کی شکل میں فرق ہے مثلاً جب اونچی زمین یا میدان پرانی ٹرا ہے نواد کے ساتھ تہر اور دین اور کھا
 و نہر اونچی زمین پر نہہر کے ہیں اور یہو خیال سے ہی زمین کہیں کہیں اونچی عجی ہوتی ہے اور یہ سب
 حاسے میں کہ سمندر اور دیکھا نواد میں پرورد فرق نظر آتا ہے لہذا باوجود اس خبر و بدل کے زمین
 ہمیشہ آفتاب کے اطراف گردش کرتی ہے اور جس برج میں زمین ہوتی ہے آفتاب ہمیشہ اسے ساتویں برج میں
 نظر آتا ہے اور بعض اہل بیت کی رائے میں زمین اسی برج میں ہوتی ہے جس میں زمین کا نشیہ آفتاب کہ
 دیکھنے میں بہر حال ہم سب کو آفتاب کی تاثیر خیال کرتے ہو وہ اہل میں زمین کی تاثیر سے اسوئے نہاری
 رائے میں احکام نجوم صحیح معلوم ہو میں مظهر الانوار نے کہا کہ اہل عجم کہہ رہے ہیں کہ کسی کسی
 برج میں ایک مدت مقررہ تک رہا کرتا ہے جس حکم نجوم کے قواعد سے آ
 دیکھنے میں ایک مدت مقررہ تک رہا کرتا ہے جس حکم نجوم کے قواعد سے آ
 دیکھنے میں ایک مدت مقررہ تک رہا کرتا ہے جس حکم نجوم کے قواعد سے آ

عقلِ سجدہ دل و زبان کی بارش تھی عورتِ اقدس دل و امر سرگیا تہ چوہے اور بیعت ایک دائرہ استوار پر تہ کیا



دہ ہر ماہ کا احوال ہا بیت سنج و مسط کے ساتھ ہاں و با با کو نام ماہ میں دہ ماہ تہ پار گروں اقدار
 رطوبت سے نفس بہ بار رہ گئے یہ کہ کلائی کو گلاب حشران و کچھو راجہ تہ تخم کی بہ صورت ہوتی ہے



باب ہفتم موسوم بہ عقل چہارم

مؤلف

کتاب ہفت دل کہانائے خوں چہر پنا
 طبع آزمائی کی حقیقت جس سے کھل جاتے
 نہاں کا وہ عالم جلوہ صفت نشہ پیرے
 بھات غائب گشتی سے سیر و بدر کے قابل
 نہ جینے کا کہی نفس پر علم و بحث کنت من
 نری وقت من اسے ساقی نفسے ایشیت عینا
 پیوچ بیکوحد کیواسٹے دو سانرو میسا
 بنے دل جام جم سب یہ سکند کاہو آیتنا
 کہاں گوشت خفیدن جن کہ حشرے دہو بہا
 مرد حضرت بیرم خان سے بر علی س

جس وقت وہ بار جسرو عالمیو تار سے حرو ورو و زار رہو گا اسے نصیر رہو چکا میں داخل سجدی، میں نے یہ
 نوبت آتی اور سارے فرمایا کہ اسے عربیہ راہ تیرہ فرماں خشن روخت لاری ہوت، وقت سرشت کا یہ سب
 اب وہ موقع ہے کہ لکھو غامیات و غلابات رکو میں اور طلسمات و نیرت کی حقیقت و اہیت سے آگاہ ہیں
 کہ صفت گئی قدس سے قدس صفت گری صرت اسان کو کشف ہم ہوگی ہے کہ باوجود اس ہفت دری و چوہ
 خدائی کے دیکھو سے لڑنا مگر سوار مدائی خاص وہی متناہی غشی سے جسے سر کیا کٹر کو افی نوبت کا کہہ دو ایک
 طلسم نذرین ہر کیا کہ جسکی ادنی تو چہ طلسم ہے لکھو بانے سہنے میں باور کہو کہ صفت یسرات خواہ دہانی اور
 اجسام صفت کرکے، اور طلسمات اجزات آفری و مادی سے ماکاتے میں بنے بعضی ادویہ اور ماقول سے
 کہ انہیں بر ایک بد گانے انہما خواص میں مرکب ہو کر طلسم وجود پاتا ہے اسکے وسیلے سے جلالہ موسوم
 عجیب بر صفت و شکل سے آفرین میں جہاں پائی توتے کٹر گز نہیں اس خوشیکہ مابہ ہما جس نہا کوئی توفیق و گزشت ہو

مؤلف

بہ تماشا رسیدنی وارو
 عالم افسار بہت بر باقی امتیج
 جلوہ صفت بہت دیدنی وارو
 حرف لہجہ شنفیدن رارو

ہم اسکو تمہارے دین نہیں ہو سکے لحاظ سے و صورت پر بیان کرتے ہیں ایک وہ کہ کلماتے طبع نے
 اور سکو اپنے خالات کی نرفی سے ایجاد کیا اور سکرہ کہ جبکو ہماری توتہ و اجمہ ہدیکر کے ہماری توتہ باہر و کوہ کیا
 لکھ و درون پر ہیں اور اس کا از محوس ہو ملتا ہے حتی کہ مشاہدہ کر سکتے ہیں اس سنو کہو کہ کلماتے تقدس نے
 اختراع کیا ہے وہ بھی دو قسم ہر قسم سے اول یہ کہ وہ کوئی ایسی چیز نہا کہ بطریق پاک و پور گئے کہ دوسرے

نوشہ طلسمات فکر
 ۱۲۴

نوشہ طلسمات فکر

[illegible]

لیج کی مگر بہت آدھن بانا مکن ہوا آخر کار ایک مرد پریشانہ کو اس قلعہ کی دیوار پر چڑھا یا حب اس قلعہ کے
 اور بطور کی نو ایک قبضہ کر کے آدھن مابراہہ حال و کیکر طیفہ کو نہایت استجاب ہوا اور وہ ستر تھیں کہ اوکی دیوار
 چڑھا یا دیکھا ہی ہی حال ہو اب نو دہر قلعہ پر چڑھنے سے پہلے اسکا کہیا اور کوئی ہنر قلعہ کی خبر لائے پر
 سند ہو اب قلعہ سے پہلے تیر کر کہ ایک تھکوت سال متاع دیا اور نہایت بخش واکرام کا ایذا کر کیا
 ہر ایک بہت شری شری اوس دیوار پر نصب کی اور اوس شخص کی کمر میں ایک رنجائی اور مضبوط مارہ کر پڑیاں
 چڑھا یا دیکھا کہ اس قلعہ میں جو کیفیت ہو اسکو معلوم دیکھا لیا بہرہم تھک سے پوچھ لیا کہ اور جب دیکھ گئے گا
 تو تم کچھ اس طرف کھینچ لے گے دو شخص اس امر کو سٹور کر کے شری شری چلے قلعہ کی دیوار تک پہنچا جب سٹور گئے تو
 سے اختیار ایک قبضہ لگا کر اس طرف چلا لوگوں کی تھوت تمام اوس رنجائی کو بھجنا شروع کیا اور ہنوت وہ شخص کو لے
 ہو کر ایک نصف نو اوس قلعہ میں گھڑا اور وہ نصف حوستہ زن تھا اس طرف کھینچا ہوا چلا آیا پہلے حال غرابہ
 احتمال سنا کہ کے طیفہ کو حیرت کمال اسکا حال ہوئی اور حقیقت اوس قسم کی ظنون و انگاف ہوئی کہ اس میں
 کیا راجھی ہے احوال رات ملک باور کا یہی فلسفہ سنہا مانی ہں اسے حور و در کیا ایسا اتفاق ہوا کہ حور میں ظلم
 سام و جا گزری اور مائہ سیر و معر میں ایک مرتبہ سحر و یا میں آیا چند شخص ہم ایک چہار پر سوار ہوئے قلعہ کا
 وہ چہار عددہ طوفانی سے تباہی میں آگیا اور ظالم اس طرح سے اسکو باض باض کو دیا سب مال و اسباب زندان
 و مرد و غن آس گئے چونکہ ہماری زندگی مانی ہی ہم دو شخص ایک تختہ چہار پر بیٹھے رہ گئے تھے تختہ بیٹھے تھے
 جو تھے رو ایک ایسے مقام پر پہنچا کہ کچھ نہیں ایک ہایت عاشران سمارت طر آئی جگہ افکار و جوان
 مانی ہی مانی تھا اور سب سے دل سے اسکو بڑے طبع سے اسکو بڑے طبع سے اسکو بڑے طبع سے اسکو بڑے طبع سے اسکو بڑے طبع سے
 ہو گیا تھا اور صحت طشتا سے ہی آگاہ اسلئے جو حقیقت حال دریا کئے تھے آدھن داخل ہونا مناسب بنانا
 اور اوسکی اہل صحت کو غور کرنے لگا گروہ ستر شخص کہ اپنی زندگی سے بالکل رست ہوا رہ چکا تھا اوسے بہرہ
 کھانا نصیب ہانا اور مساحتہ حست کو کے قصر طر کی ریتہ اول بر پائرا او پر پہنچا ہلکے اور چڑھنے کا قصد کیا مگر
 میں دیکھ رہا تھا کہ وہ تباہی سات ریتہ میں ریتہ ہنم ہر ایک طرف ایک بدوق اور اسکا سب لوازمہ غرق بنا
 و ستر ماب ایک بیکر انسانی کہ حکے تمام اعضا جلاوت تھے اقداد سے مکین بڑے ہاتھ مکین بالوں کہیں
 دھڑکھن حوت میں شخص نے ریتہ اول بر قدم کیا وہ تمام اعضا شکر تھے اور بدوق سے ہی اسے مقام سے
 جسٹن کی حست ریتہ دم بر قدم کیا سب اعضا حست کو رکھا ہو گئے اور پوری تصویر تیار ہو گئی جب ریتہ سوم پر
 قدم رکھا وہ بیکر طرسمی او تہہ تہا جب ریتہ چہارم پر قدم کیا وہ دستا وہ ہو گیا جب ریتہ پنجم پر قدم کیا اوسے
 بدوق او تہا کہ ہر لی جب ریتہ ششم پر قدم کیا اوسے سپا سببناہ وچ سے بدوق سینہ پر در کزشت نہ باور

حسرت زینۃ ہفتم پر ہو چکا اور اسے صندوق دیکر اور سیر پر لڑی کے لیے برگولی اسی کا گرگی کی پانچ گنتی
اور ہر قودہ ٹیکر سیاہی دیا میں گرا اور بدم ہو کر اوسیدم حرف آب ہو گیا اور یہ پہلو کا طلسمی ہی اور طبع
ہاں ہاں ہو کر اوی رہے برگریڑ اور صندوق کا عصا و غیرہ دستور سابق اپنے اسے نقابات مختلف برآئے
میں نقول سمجھے مثل اٹھا کر اچھلا ہوتا تھا۔ میں مت جبردار اور اس کا رمانہ طلسمی کی اہمیت اور صلاح کی
اہل صفت سے بخوبی واقف اسرار ہو گیا اور فی العود غفل کی رسائی سے اپنی توبہ کھائی کہ وضع طلسم کی محنت کا
نتیجہ سیر تھیں مآثرات دیکھا ہے جس کے لیے اس کے رتہ اول بر قدم کجا تو اول آخر کے مشغولات کو اس سرور
پر وہی حرکت واضطرار پیدا ہوا ہے۔ دو سرور یہ جو کر کے سیر رہے بر قدم کجا اور یہ جو تباہ رہے جو کر کے تباہ
رہے بر ہو گیا اس ترکیب اصولی قواعد علی میں نمود واقع ہو گیا میں وہاں صانع ہوسکے کر اور کا اصطلاح
درہ بدرہ زیادہ ہونا گیا عامل کلام پہلے کہ میں رہے نہنم کو جو کر کے نہنم پر ہو چکا اور اس ہیئت طلسمی میں
موجودیت اصطلاح کوئی مات بانی کہتی جس صیانت ایزی میں اس غایت مالیات میں اہل ہو گیا اور
اوسکو انواع و اقسام کی یہ ورہیت آہستہ آہستہ مانا آخر کار جس سرور نہنم سے وصیت و صل کی تو میں
ایک غام پر ہو چکا دیکھا کہ ایک صندوق آہی مہتی رکھتا ہوا بر قائم ہے جسے اس کی وہمہ و ذوق کی معلوم ہوا
کہ اس کے واسطے ہاں اور آگے جیسے اور پیچھے اور برگ تھاپیس صحت اور بطرف کی کس سرور اسوٹے
کہ بطرف میں جا سکتا ہے اس صندوق کو دیکھتا ہوا کہ میں بر آنا اور اوس میں فعل اسد لگا ہوا تھا ہے
درہ طاق کر کے کہول لیا اوس ایک مدعا سرور ہوا اور ایک غمداں جس پر اب اس کے کر کے کہا ہوا ہے اس
مد کو اوٹھا کر ڈال دیا اور سرور و طلسمات سے تحریر کیا اور آہ دور گار رہے عاقل و پاک کر اور جوس کا مدب تر قوس
ماطشہ ورا ہے کمال محب ہو کہ اس عاقل بر میرا نام کس سے کہا اور مجھے موجب طلسم کیا جانا
کہ میرے مال سے کامد معلوم کمال کر پڑا اور اس میں یہہ معمول جرت شیوں مسدود تھا

برخور وافر نہ زانہ رورگار سلامت

نہی نہ رہے کہ میری روح لطیف کو جسم کثیف سے سلسلہ حیات منقطع

کئے ہوئے آج تک سات ہزار دو سو پندرہ برس کا عرصہ منقضي ہوا اور

فی الحقیقت یہاں ایک بہت بڑا زمانہ ہے اسے فز زندیغیر اولاً
 میرے ملو فان فوج تمام رو زمین کو غرق آب کرے گا مگر اس عمارت ملک
 رفعت کو ہم زوال سے مطلق سر و کار نہ ہوگا پھر جب و برین طرح کے
 انقلاب حوادث واقع ہوں گے لیکن اس فصریر العصر کو اصلاً انیشہ ترزل
 ہمیں تاؤ فیکہ تہ الگ ذریعہ اثر اس مقام پر موائج بند کہ آج تو بخیر و خوبی
 بیان وارد ہوا مگر میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ اسوقت روح میر
 غالب میں نہیں ورنہ حسب الخواہ رسم ہمانداری بجالاتا لیکن اس عالم مجبوری میں
 بطریق ہدیہ اب یہہ قلمدان تجھے شکست کرتا ہوں آمین ہر چیز ایک ہی
 رہتی ہے مقرر میں یہہ وصف ہے کہ پانی کو کترتی ہے مثلاً کوئی پانی
 رتی ہوتا وہیں سے ایک ٹکڑا علیحدہ کر کے گھماتے آبی بن سکتے ہیں
 اور لطف یہہ کہ اس مقرر میں کی تاثیر سے فوراً گھماتے آبی بچ بستہ ہو جاتا ہے
 اور وہ برف بلور سے زیادہ پائدار بن جاتا ہے سو اس کے جس پرند کے پر چاہو

شیخ کرلو بیٹے وہ جانور پروا کرنا کہین جانا مونسٹرا سے یہاں اس ۱۷

میں کچھ کو حرکت ہو وہاں اس کے پرکٹ بائیں نہیں بچہ تھیں خورہ نام

نابا ہے کہ حقیقت غما کے پرکٹنی سے فلم اس میں یہ کمال کہ جس

چمکا نام لیکر اشارہ کر دے ماضی اگر وہ چیز بارہ ہزار کوس کے فاصلے پر ہے

نوبہ مرد و کمرے ہو جائی تپہر لوٹا کڑی اور فلم اس کی تیزی کے روبرو سب بریں ۱۸

کیسی کچھ حقیقت نہیں کہ اس کی آہ سے مقابل ہو اور فنا کے گھاٹ اور نجات سے ۱۹

فلم میں یہ خوبی ہے کہ اس کے روبرو جیسا کاغذ چاہو رکھ دو جو کچھ منہ مون یا ایشہ

سہار دین گدے یا وہم و خیال میں پیدا ہوا دس کو بے منت دست برابر گھستا ۲۰

۱۱۔ چلا جاگا اور جھدر منظور ہوا بدھ رہہ فلم آپ آپ تلی یا غمی ہو سکتا ہے

بس قسم کے حروف یا عبارت جس زبان میں چاہو اسی قسم کے حروف اور عبارت ۲۱

۱۲۔ اس زبان میں خود بخود رقم کر سکتا ہے سیاہی میں نہہ عذگی ہے کہ مکو نم

۱۳۔ وہ حرف دکھلا نا چاہو گے اور سکو نظر آئے اور جسے پوشیدہ رکھنا منظور ہو گا

اور کسی نگاہ و نہایت کام نگرانی چنانچہ سوادہی موجود ہیں اور تمکو مد نظر ہے کہ وہ
 اس آویس کو یہ حروف نظر آتے ہیں اور باقی اس کے معانی سے محروم رہیں
 اگر اس کے سب یکبارگی اس کا غرض نظر آتے ہیں تو بجز مد نظر مردم کے دوسرے
 آدمی اس کے وہ محروم رہیں اور حروف مصوری طبیعت راغب ہو تو یہ
 الحاحی معلوم کا کام دیکھا اور یہی سیاہی معلوم کی رنگت کی خاصیت پر
 کہ یہی قلم و دوات سے کہہ دے کی دیر ہے کہ نیکل کی تصویر اور ہر رنگ کا نقشہ
 بنالو اور اس کے نیچے دو خانے موجود ہیں ایک میں کاغذی چند ورق کہیں
 اور دوسرے میں ایک کتاب و مخطوطہ کاغذ کی یہ توصیف ہے کہ بہن جس قسم کی ضرورت
 خواہ ملی یا تختہ ریلین یا صفحہ جدولین یا ورق زرافشان یا منقوش و نگار بن
 وغیرہ ان سے ہمیشہ ہمہ پہنچتا رہے گا کتاب کی یہ تعریف ہے کہ جب تمکو تفریح
 طبع کیواسطے کسی نظم و نثر وغیرہ کے مطالعہ کا شوق و اسنگیر خاطر ہو اس میں
 حسب و لحاظ مل جائیگا یعنی تمہیں اسی ایک جلد میں ہر قسم کی کتاب اور ہر قسم کی عبارت

قدیم نے پروردگار

اور ہر قسم کے حروف اور ہر قسم کے مضامین نظر آتے ہیں اور سب سے عجیب تر

صفت جامع یہ ہے کہ یہی اس قلم کو بنانا، بخیل ہوگی نہ سیما ہی اختتام کو

یہو یحییٰ زینب و سکا ما ابداری میں فرق ہے گانہ کاغذ کی تعداد

میں غلت کی دافع ہوگی نہ کتاب گنہی و ہوسیدگی قبول کریں گے

اسے فزائے روزگار سا کہ چہ نعمت غیر تر قب تیری قسمت میں نہیں اسکو

دو توقف مناسب نہیں رہے طلسم خاص سے ہی

واسطے بنایا گیا تھا اب تو یہاں اٹل ہو چکا اور اس طلسم کی سبعا ہی پوری

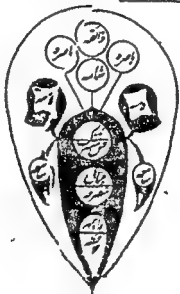
ہو گئی کشتی ماضی سے سوار ہو جاؤ۔ فقط۔ والسلام باختتام الکلام

اسے در پروردگار جہاں متوجہ متحرک ہوتا کہ یہاں خدایت با عالم جباری کو لکھ لکھتا ہوتا ہے یہ ہے
اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نقاب برتن کی نیکر نہ اول کے قریب ماضی سے بن سوار ہو کر تیرا دور چلا تھا
کہ کیا کتب غریبانی اپنے مرکز سے متحرک ہو کر آفتاب کی قربت جاذبہ سے اوپر کیوں جوج ہوا اور سطح آست بن ہو کر
مستعد و نجا ہونا شروع ہوا کہ میری نظر سے یک ملت عام ہو گیا اور گام و نشان ہی وہاں باقی نہ رہا
دلیں میں دہل ہو گیا اور وہ قلمدان ہی اب تک موجود ہے سینے اس زمانہ دراز کو علم تواریخ کے
نامہ سے سے جب حور کی تو خاص حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کا زمانہ یا یا گیا

فرو

نرکان تست مست و کساد طلسم و صحر اسے چشم ابھی بچہ غفلت سنو دے

روانہ ہو گا کہ ایک دستک میٹھا ایک شخص غلامی کو دیکھ کر فرما دیا کہ کیا کمالا
 اور ستارہ جو ہر وقت ارشاد دے گا۔ ہندوستان میں ہم اسی طرف ملک بکین کرتے ہیں شہزادہ نور محمد ہدایت پور
 اور کمال شکر آباد کیا بہر وقت دور کار۔ تادریا کا کہ اسے خوشیہ سلطنت فتح ہو کہ دماغ اسانی ایک
 عجب جو ہر شے مکمل ہے اور اوس میں اسے نہ ہی موجود جانچہ اوس کی بہ شکل ہے



تمام کما اسبق میں کہ عامہ غلامی ہے یہی جو ہر موجود ہو وہ۔ درود احمد میں نظر بد اس بات سے خدائی اکثر
 عوام انہیں اور کچھ نہیں سمجھتے کہ یہی جو ہر موجود ہو وہ۔ درود احمد میں نظر بد اس بات سے خدائی اکثر
 دیا ہے علیٰ آزار اس میں مگر یہ تو کمالی اور سورجیالی میں دن کر کے کوئی کمال دے گا ہے اور یوں تو زمانہ میں
 باہر نفاذ قیاس اور میں اس طرح ہمیشہ نامور میں اتنی دنیا میں اوس سے عجائبات آسانی میں سے سنا دے گا وہ
 اور اگر اس سال مختلف اور سنا دے گا وہاں ہمیشہ میں کمال دے گا کہ یہاں ہمیشہ میں کمال دے گا کہ یہاں ہمیشہ میں کمال دے گا
 طرح ایک میں نہیں باہر کے دنوں کے برابر متفق کرنا اور کسین انصافی کے باعث ہم ملکہ ایک ہم ہو گیا کہ ہر کو
 وزن میں اس میں قریب تھا ہر چند دنوں کے چاہا کہ اوس کو توڑیں یا مرنا میں کمال سعد رکت ہو گیا تھا کہ اوس
 دوا وغیرہ مطلق اثر کرنا اور سماں کو ہے اور اسے کہ نامد تیرا کرنا چنانچہ ابو الحسن علی بن ابی طالب کو تھا
 کہ زمین از قلم میں ایک اس میں وعدہ صرفی کے پیدا ہوا اور میں من بہر کے آگے گرسے اور غلام اس میں
 جہاں ہوا اور نور ستارہ کے دیہان میں ہے ایک اس میں وعدہ زرد یک آگاہ آدمیوں کے سر سے ہوتی
 بلند دیکھا تھا اور اوس اس میں شیر نری آوار نہایت خوش و فروش اور کمال زرد و سورہ بلند تھا اور اس

بادشاہ اسکو تیار کرنا چاہے تو بیشک ساکھ و زائیں ہی تیار نہ ہو سکے گا گزشتہ گلن قدیم نے بیرون و درہن
اعتبار کر کے جلاشین غریب و مفلون کی دستیاب ہوئیں او کو دن کیا اور روز کی اک جہاں کی ہی ہے
بہہ نائیں مراب کی ہی ہے کہیں انسان عجائبات ظاہر ہوئے ہیں جیسے مریض او کی دیکھتے آتے ہیں
اور جسکائی میں بہنہ برتا ہے اور بازاں ہوتی ہے اور کبھی حصف اور طوفان اور سنگباری جو حیوانات
و نباتات کی ہلاکت کا وسیع ہو رہا ہو ہیں اور کبھی نفوس انسانی نفوس آہستہ سے کلک نہیں گونی کرتے ہیں
اور کبھی بعض انخاص نقطہ موت ہی سے سیرت اور بالاضی و استقبال بیان کر دیتے ہیں اور کبھی انسان ایسا
ظہیر میں اجماع کرنا ہے کہ دوسرا آدمی کو نہایت جرت ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص غلیظہ خضر کی خدمت میں حاضر ہوا
اور غلیظہ کی انگوٹی طلب کر کے دایمن بینکدہی بہر علام سے ایک ڈیڑھ ایک تہائی زمین نکالی اور اسکو بہی
دایمن بینکدہی دیا نہ ہوئے بعد میں دو مچلی اوی انگوٹی کو نہ ہونے ہوئے نزد ہوتی حال نہ وہ اکثر می جھٹکے
حوالہ کی ہی طرح ایک شخص کہلو کر موت کرنا ہا کہنے اپنے لڑکے کے لئے خرید کیا اور بہت دھول تک دے جب
کہ ہمارا ایک روز اسے بت پرستی کی مخالفت کا خیال کر کے اسکو ہدیک دیا وہ دھو وروں پاؤں کھری
ہو گئی جن مرتبہ آدھے بیٹھ اور تھا اوٹھا کہ سپکا وہ ہر مرتبہ کھری ہوتی ہی جاتے ہیں کی حالت جانکر کہ وہ نا
منوع کیا وائے حراہ برادر ہوا اس میں ہر جوش سے سلام کرنا کہ یہ تصویر اس سے دریافت وائے کسے موسیٰ ہے
چنانچہ جہنم کا دیکھا دیکھا اور ایک قسم عجائبات سپہ کو انسان کو یک ایک ہیبت اک شکل نظر آتا اس کی
دو صورتیں ہیں ایک کتا لب خواب دوم عالم بیداری پس اگر خواب میں ایسی چیز دیکھا کہ جو تو بیداری میں اسکا اثر
بانی نہیں رہتا اور جسے خواب میں ہی ہوتا ہے اور موت البتہ صبح با وضو دل متاثر ہوتا ہے اور اگر بیداری
میں ہی اس کے آثار ظاہر ہوئے ہیں شکل اول جسکا اثر ظاہر نہ ہو جیسے خواب میں آدھا یا پانی اور پیر اور ماٹ
دعویٰ سے ڈرا یا دریا میں غرق ہوا یا الہندی سے گرا یا آگ میں جلا یا لڑائی میں زخمی ہوا یا بیماری سے مرنا
یا کسی دھت پر خطر میں ہو یا کسی بلا سے دوچار ہونا کہ جسکا خوف بیداری میں ہی ہوتا ہے یا خواب میں ایک
عصرہ دراز کا مسخضی ہونا یا سلطنت و کدائی وغیرہ اور جو خواب صبح ہو جائیں او کی یہ حقیقت ہے کہ ایک شخص
میں فریت ہو گویا ہم ہوئی جہد تلاش کی سبب نہ فلا اسکو نہایت شیخ و ملا تھا کہ وہ نہ سبکو سوتا تھا کہ وہ ایک
لکھن میں گئی اور یادوں کی آہٹ معلوم ہوئی دیکھتے ہیں کہ او کا آقا باہر سے آگاہ ہو گیا
تھے آگاہ کے سرنگے سیر ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا وہ حال شاہد کر کے ملازمن سے
وقت کہان گئے تھے گواہ سے جواب فرمایا کہ جسکے اوں لوگوں کو بہت غور و مل
ہن ہوئے اور نہ میں ایسی بھلی کیا جو گیا ابھی تو مجھے دیکھا کہ تم باہر سے چلے چکے آکر

سادہ اکثر ہوتے ہیں اس کے ساتھ کہ جو عالم مداری میں خوب طاری ہوتا ہے اوکے بعد میں میں اول
 ہوت اسکو میں کیا ہے ایک شخص بہت تک جوئی والا تک میں نہیں کرات و دوم جزئی اس کو
 میں کیا ہے کہ اوں کی اڑیاں سے اور سے جیسے کو میرے چو ایک موت ہے سوم خول بیامانی ہو
 میں کیا ہے کہ ایک شخص خلیس میں کر کے مکمل میں دوڑتا میرے اور لوگو کو رات بکاوتا جہاں شہابہ
 اسکو میں کیا ہے کہ ایک لشکر کے خیمہ اور میں واسطے تندر و سردار جو کہ جو میں آگوستا برقیع طر ہے
 حقہ و قریب و دور ہوتا عانا ہے چھ عیدت اسکو میں کیا ہے کہ ایک شخص مہیب کسی ایام یونانیک میں
 اطلع نظر ہے کہ وہ بہت سے اکا سے اور بہتوں میں حکام اور اس کے ساتھ نیلے کھنے میں مشغول و این ہو
 میں کیا ہے کہ ایک موت صبح بر سردار بہت خوش و خوش میں کسی ایام تمام راساں و دیوال و سردار کا کچھوٹ
 کو قاتی سے ہفتہ شیطاں اسکو میں کیا ہے کہ وقت کسی اسوں کی کڑی برکت اور دو میں طرح طرح کے
 و ست اور حالات و سدا بیکہ ہے میں تھم دیو اسکو میں کیا ہے کہ ایک عیدت بہت بڑا و ما جسم ہے سرد
 دو سبک اور باقی کے نامہ باؤں اور مختلف جنوں اور پت بر ایک دم اور ماروں بر دویر میں ہم جیات
 اسکو میں کیا ہے کہ بر دیاں کی صورت میں مگر شکل سے کا اعتبار تھے میں دیو اسوں کو کہا جانے میں کہ
 یہ ہیں کہانے و ہم بری یہ ایک عیدت انی بہت میں قبل اور عیدت میں سے حوروں کی صورت پر اور
 سب کی سب پر وار کرتی ہیں اس کے جو کو برادر کہتے ہیں یا و ہم سوید اسکو میں کیا ہے کہ گروں سے
 و نام تک ایک صم حول آلود اور بعد میں ہے اسکا سر وایکے انہ میں ٹکنا تو تاپے با آگے آگے ٹوڈ جتا
 وراز و ہم طیات اسکو میں کیا ہے کہ اراج حینہ میں اور ہر گل میں نظر انکی میں اور ہر قلب ہا میں
 ساسکتی میں اسان کی نفس اور دیکھ ہاک سیر و ہم جہر او اسکو میں کیا ہے کہ بر اسان کے ساتھ ایک
 نبطاں بید ہوتا ہے اور وہ گل کے سبب اسکو سرور و سرور ہوتا ہے چہار و ہم متوکل یہہ طور و رنگان
 علی کے میں علی کے تھے میں علی کو اکثر دانے میں مگر علی تمام ہوتا ہے نو اس کے حکوم حمانے میں
 با سر و ہم سر یہ ہی شیطاں کی قسم میں منور و میر اور علیات علی کے مطلع رہتے میں اسکا ہی کے سننے ہی
 راز ہوتا ہے میں اور گلات کھر سے سے رہتے میں شاسر و ہم ہینسا سور اسکو میں کیا ہے کہ ایک
 برادر ہینسا فوی الجتہ سور کیلج و سرے سے وانت کہتا ہے ہفتہ ہم موخی اسکو میں کیا ہے کہ سارگی
 اور اگر ماویرس بانی بہن ہتی تو ایک خوبصورت عورت مکراں انوں کو اسے دام ویر میں ہینسا سے
 ہیچ ہم زجا اسکو میں کیا ہے کہ جب کوئی عورت مدد و معمل کے چٹی ہیلے کے اندر مرانی ہے تو ایک
 قسم کی جوڑیل عانی سے فور و ہم ناوان اسکو میں کیا ہے کہ سے جھوٹے جھوٹے سے مرے یہ

ایک ایسی جبر خاستہ میں کہ جس کیسے سر پر سوار ہوتے ہیں وہ اس کا اور ناسل سے وہ کیسی شے نہیں ماری کی
کون سمجھتا ہے سب سے طبعی اور مکرر میں کہا ہے کہ کب کوئی شخص مانتے مل میں ہلکے موائے اور کبھی کرتا
نزدیک مسم فابوں کی خود و انتہا رشتہ سے ملکہ ہے جو یہ میں جبر میں مل کہیں اگر مالک ہستی میں کہ سست
اس کا کو صوبہ و صفت اور مانتے ہلاکت متعجب اگر کسی کمال میں کوئی مردہ رات کو ہمارا بڑا بچا و اس کے سپہ
کوئی نولی مرہٹا اگر مل جو یہ یارائی ہے حکایت کہ ایک رابا اتفاق مڑا کہ جی آدمی کہو مل ۔ سوار
ہمسہ شہو ایک میں نام کو نام کیا اور صفت اور میں ایک شخص کہا کہ یہاں میں کو کس کا ملہ ہر ایک نصبت
اور میں ایک مبادوست رہا کہ اسے اور حسی ماہاب کرہ میں ص اور نام مرہ و بچانو کہا کہ نام نصبت
صلو ہلکے سپا کہ گیا ہے جس آنا کہ اس بلکہ جسے کر سوار کا وہ جس مکان میں رہی بلکہ صرتہ صفت وہ میں
و دنیا کما سے کہ کمال مل کما سے کر و واد اور سے مدت سے کہاں کیا کہ شاید میرا دوست موجود ہو گا بلکہ
اور دی ماہاں اسے خواب آیا کہ میں وہ راہ کہوں نہا ہوں اب توقع کیجئے ان سے میں وہ راہ کہیں گیا اور یہ
کہو سے اور کے کمال میں مل موا اور صفت صفت کہو حسی تھا اسکو ایک عجب کیفیت نظر آئی یہ ایک
ماہی مرا کہ میں وہ کہ سے سمایت بیوی بیوی و ملکی مدوسے دلح رہا ہوتا تھا بڑا بیوی ہے اور
اوکی باہیں ایک صرح رو سے جسکے علت اور کا جو صبت ایک محولی کہہاں دیتا تھا اور کا سر گوما کہ جب مفر
تسیر میں دو دوں کہیں صرح زیادہ روں مل اوکی صفت صرح سے کلاں دو دوات لانی کی طبع سے
مریاس ہو تو کا پہلے کہ دو دوں باہیں مگو سے نسل اور جیادہ سپہ کہ رو رو میں صحتی مصل کو آئی
کر کا پہلے کہ مر سے میں ہی اور مل کا صحت کی بہہ دلو کہ نام کہاں صفت صحت بہہ چا شکا و ملکہ ملہ را ہی
قباس کر لیا ہاں سے اور سے مکتبی ہی کہنے لگا کہ او بیوہ اور سے ابادل صحت کر کے کہا کہ ایک صرح لیا ہے
ناہاں اور میں نہ جہاں سے آوارائی کہ ملہ اول کیا جو چنے ہو میں رو رو کو اس گاوں بڑا کہ مڑا کہ لوگ
سب کو ملے اور کہہ مار گئے میں جبر سزا تھا کہ خاک والوں اس قصہ میں اُن لگا دی میں ہی اس سے مل نہ کر
کیا ہوں گیا ہوں اسلئے خاطر ماری سے معدود را کر و ملہ صرح سے کہ ریم ہماں ادا کر دیں ص تو یہ شخصیت
کہہ را اور کہاں محب ہوا کہ اسکے میں کیا ملا سا گئی ہے اور تہ تر کہایت لگا بہ اور میں سے کہا کہ اب کہ جو
کہنے اور آج سکھ ہیں نہ صرح کہنے اور سے حماد یا کہ صحت میں صرح آئی ملاقات کو نام مرہ ہوا تھا اس صحت
ہو ناہوں یہ سے ہی اور میں بیکرے روح نے کیا رگی ابی نکل ہو ص کو مساک سا کہ کوں اور ملی ملی
ان میں باہر کمال مرے مرے اور ملے ملے و ات کہوں اور پانچ میں کا سر ملکہ صحتی آواز سے کہا کہ کہاں
و کہنے ہوا وہ مرہ صرح گل جو گیا ص تو وہ شخص او ہلکہ ملکا اور صحت بڑا و راہ ماہر سے لگا دیا بہہ ہاں

جس سے وہ لاکھ سے سوار ہو گیا اس سے من وہی من ہو جا رہا ہے اور اگر باہر آٹری چار پائی بھی اور کئی ہفت سے
 جہاں بھی اور ایک آواز دی کہ خبردار یہاں بٹا مانا ہے سوار گھوڑے کو کوڑا کیا اور تھپا ہو گیا اور جب
 جیسے پہر کرنگا کرنا تو وہ ساتھ ہی اڑتی ہوئی ملی آتی تھی غرض کہ اس اسی صورت میں لگا ہوا چار پائی
 اور دو چار پائی بھی اڑتی تھیں حاضر تھی جو وقت میرا ہوں پر گاہ پڑی تو کہا حد کے واسطے مجھے بٹا مانا ہے
 کہتے ہی گھوڑے سے گر پڑا بس لوگوں کے دوڑ کر اس کو اٹھایا تاہم رات بیہوش رہا کچھ کچھ بٹا
 نو دو سو سو اسے اپنی سرگزشت میں کیا کی جاؤں تو کوئی باہر جا کر دیکھا تو حقیقت میں تھوڑی دور ایک
 چار پائی میدان میں پڑی ہے اور ایک مرد بھی سوختہ و بریان اور پھر جس حرکت موجود ہے وہ بلا سے
 مانگا اس فاسے ٹکڑے چلی گئی تھی اور کوئی نہ کر دیا اور وہ لوگ منزل مقصود کو روانہ ہو گئے اسی تھوڑی
 دور چلے گئے کہ ناگاہ لب گور سے نہایت زور و نور سے یہ آواز خدا سا زیادہ مٹی جھکوسے سنا

فرد

بس از مردن ہی آواز اور بخت تھا کہ اسے پاؤں سے من آپ ہو چکا ہے مرد میں
 اسے مرد پر و اس طرح کی بہت صورتیں ہیں آتی ہیں کہ ایک عجیب حربہ کیفیت جو بری نظر سے
 گذر رہا ہے اور کیا یہاں ہی لطف سے خالی نہیں ہے میں سفر میں تھا اور مجھے تھا ایک محلے سے
 دن میں شام ہو گئی دس دس کوں تک چاروں طرف آبادی کا نام و نشان تھا اور وقت میں ایک دیکھتے
 نیچے فرشتہ ہوا اور زمین طبع طرح کے ترہات بدلا ہوئے گئے کبھی آسمان کی جانب نظر کرتا اور کبھی زمین
 چاروں طرف آنکھ دھانقا قاعدہ ہے کہ جب آسمان تھا جو تھپا ہے اور طبیعت کو متوجہ کر نیوالی کوئی تھی ہاتھ نہیں
 ہوتی تو وہ اسے سنبھلے سے بائوس ہونے لگی ہے اور قوت و اہمہ عقل کو معلوم کرتی ہے غرض کہ اسی حالت میں
 کیا ایک نصف شب کو صوب کی طرف ایک دشمنی نمودار ہوئی کہ باجم کے آثار نظر آنے لگے مجھے تعجب ہوا کہ
 آفتاب کو عجیب طرح کی حرکت دیکھی ہوئی کہ جس طرف سے سرد ہوا تھا اور طرف سے پہر طلوع
 ہوتا ہے اسے میں جنوب و شمال کے طرف سے بھی وہی کیفیت نمودار ہوئی پہر شرف کی طرف سے
 ہی طلوع صبح کی علامت نظر آئی اور ناگاہ چاروں طرف سے جارا آفتاب جلوہ گر ہوئے اور آفتاب سے
 بلند ہونے لگے میں کمال و حیرت سے اس درخت پر کھبہ کے نقش بدلیار ہو گیا کہ آج تک
 اس طرح کا واقعہ عجیب خبر اور سانچہ حیرت انگیز آنکھوں سے دیکھنا تو ایک طرف بلکہ گوتیں ہوس سے بھی
 نہ سنا تھا جبکہ پہر پہر میں وہ اسے اتنی حسی سے پتا نہیں دے رہا تھا کہ اس طرح نظر آنے لگے کہ گویا
 ایک سپر فولادی پر چار آفتابی پھول صوب میں اب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دھماکا

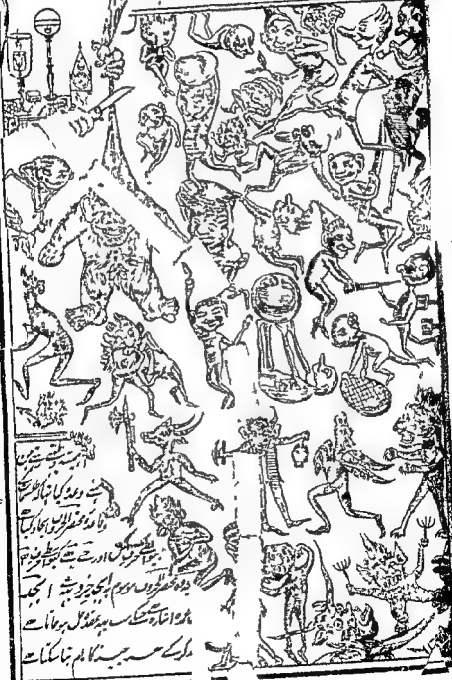
کائنات کی زبان

جانتا ہوں لیکن اس وقت آپ کے انفاق خسروانہ سے نہایت مخلوق ہوا کہ آپ نے اسے دبا دیا اور
 انوار سے ویدہ و بار طلب کو روشنی بخشی باوشاہ نے ہم قدم دیا اور ارشاد کیا کہ ہم انام
 سلطان موعوم سے کہہ رہے ہیں اور سلطنت عالم مثال ہماری ذات و اس سے ولایت سے
 اور دار السلطنت حیرت آباد اور بیہ ہارون ہمارے وزیرین ایک قریح بو قلمون
 دوسرا برقی تحیر نیلا حلوتہ برنج چوتھا نیرنگ خیال تبغیر ہماری ایازت کے خیال
 مہمومات کا نقشہ آئینہ من اور ہمارے فرمانبرداروں کو مہر دستگاہ حاصل ہے
 کہ ہر شخص خواہ عالم بیداری میں ہو یا حالت خواب میں گراون کو بخوبی دیکھ سکتا ہے اور
 ہمارے فرمانبرداروں کو اختیار ہے کہ ہر صورت سے نگاہ اہل عالم پر ظاہر ہو سکتے ہیں
 مویہ نیشہ باربہ خاصہ میں دوشے داخل ہو یا خارج اور ہمارے فرمانبرداروں کو
 اختیار ہے کہ جس قسم چاہیں پڑھ لکھیں اور جہدہ باہرین گہشاہین یہاں تک کہ دونوں
 صورت میں نگاہ کام کر سکے اور ہمارے فرمانبرداروں کو اختیار ہے کہ ہر شے کو نظر سے
 غائب کر سکتے ہیں اور جس جیسہ کو چاہیں دکھلا دیں اگرچہ وہ کہیں ہوا اور ہمارے فرمانبرداروں کو
 اختیار ہے کہ جس کو چاہیں ہلاک کر دیں اور جس سے چاہیں درگزر کریں جس میں اس قسم کے
 بہت کچھ اصول موعومہ اور علوم شعارفہ بیان کر کے مجھ سے فرمایا کہ اگرچہ
 نسا شا دیکھنا منظور سے تو ہم دکھلا دیں میں نے کہا کہ عین غایت و کرم گستری اور
 نوازش و الطاف پروری ہے موعوم سے کہنے کو نوازش و تحفوں کو اپنے سامنے رکھنا کہ
 کہا کہ ان فرمانبرداروں کی فہم و فطرت مابہ امت کو نہایت ہے تم مجھ سے کہہ دو کہ
 وہ ان حکم کی دہر تھما دودہ سب کے سب اپنی نکلیں
 ایک آدمی آگے بڑھ کر آداب بجالایا اور دوسرے
 اس کے سینے میں ایک کمر باندھا اور جسم سے
 کھٹا ہوا ہتھکڑا دو آدمیوں کے برابر لکھا
 یہی بھی حرکت کی اور اس کے بدن میں
 کلام پیہ ہے کہ اسی طرح وہ ایک کمر
 بوندے اور یہ شخص تنہا ہزار آدمی
 اس کی تہ





وہ اور شاہ کے کچھ دیکھ کر دیا جہاں اس وقت اس قدر بڑا کہ اس کے
 دور پہرہ نورانی ہو تو میں نے کوئی نہیں دیکھا کہ میں نے
 پہرہ نورانی کے ایک شاہ کی فرماؤ کہ میں نے اس کے
 جوئی میرے شاہ اور بیکلی حقیقت ہوئی سلطان سو جویم کے
 نہا اعلیٰ ہوا چاہے جسے اور سویت لڑاں جیسے یا تو لڑاں لڑاں لڑاں



میں نے دیکھا کہ شاہ کے
 دور پہرہ نورانی کے
 جوئی میرے شاہ اور بیکلی حقیقت ہوئی سلطان سو جویم کے
 نہا اعلیٰ ہوا چاہے جسے اور سویت لڑاں جیسے یا تو لڑاں لڑاں لڑاں

میں نے دیکھا کہ شاہ کے

مردانہ اور عورتانہ کیلئے یہ سب کچھ ہے۔
 سلام کیا اور وہ تھوڑا سا کچھ لکھا
 جو عوام کے لئے ہے۔ دیکھو کیا کہ آپس میں
 دیکھو کیا کہ آپس میں سلام کیا اور وہ
 دیکھو کیا کہ آپس میں سلام کیا اور وہ

ہرین اب طاقت آوارہ گرد
 پسند طمع سے عدالت گزیر
 کاس کو اپنے مسکن میں بگیر
 جنوں تنہا رہے نہ بگیر
 نوکھدین پہلے نہ مستعد الجیر

[illegible]

لغوی عجب و عرب کا اطلاق غیر محکم سے خود برہنہ عرض کی کہ حاکمانی پر حیدر علی حکیم حالی ارکیت میں کس
تمام استنباط کتاب ایک حکم کچھ نہیں تو کسی خاص مقام کا لفظ موسیٰ ہوتا جو حیدر علی کے ہمسے لطیفی بنی
وہ کچھ عجب و عرب ہیں کہ لسانی ملکہ جو کچھ کہی ہو کیا ہو رہا ہو وہ ایک بار کی نظر آتا ہے یا اس کا
دکڑ سے سے ملکر کڑائی صاحب اور مددیت قدرت آئینہ دل برعکس آگس ہوتی ہے اور سکون غنائت کے
تعب سے لطف کرتے ہیں ماؤں شاہ مرانا کہ ایسی کیا خبر میں سہراوے گداز کی کہ اول جیروں کا جاں
اگرچہ بہت طویل و طویل مگر بہہ دورہ بخیر تہوڑا سا الی درکار کو نگار کرنا ہے نہ موصوفہ غنیمت
اس واقعہ میں ہاں ہذا عسریہ قضا طریقیہ مصلح صحتی کی مصقول کا جاں اسال مصطفیٰ
بجھ کے دائرہ حبیت سے خارج ہے ایسی ختم کیا کہاں کہ او کی قدرت کو دیکھے اور ایسی فعل کیا کہاں
کہ او کی صفت کو سمجھے طغیانی میں و انحال اس کے حکم سے خلق ہو یا بر قائم ہیں اس سے صفی الاماک کو
کو اس کے رب دی اور سطحی حال کو کو سدا روئی خفا وہ غفلتوں مار گاہ کر با حواک لفظ میں تمام عالم کا
سناہ کرتے ہیں اور وہ ماؤں شاہ الی دی محمد علا کہ اے مقدور اکابر عالم کی سیر و بارہ روم اکال صفت
ماری اور با صفت کچھ برکت کاری میں حیران و بریاں اور شاہاں و سرگرداں

نورانی کمال

کے اس راہ و سوار گداز میں قدم رکھ سکے گو حقدار او کی ہدایت و رہبری و سکری کرتی ہے اور مصل
ارکیت میں اس نعمت عظمیٰ و دو کڑی سے بہرہ ور ہو سکے ہو سکتی ہے حاجی اگر غنائت خود مرہم مبر و سر
ایں نظر پر عہدہ کرتے رہتے ہیں سنلا ولایت قورال میں دنش کو سار کثرت میں اور آدنی
بہت کم دیاں قلمناق نام ایک محتاج ہے اور محو میں ایک کواں کے اوپر سے بارہ مہا ہوتا ہے اسے
چاہے سمجھتے ہیں وہاں کا سب سے اس کو قفس کے جاوڑ طرف میں میں گرہ ہے کہ وہ در حوض و نیکوں کو
رہیں تو جاں بہا کر ملاک گہوڑہ دل بر سوار کر کے لب ماہ البستادہ کرنے میں اور وہ و خزان خاص
حال کو قفس میں سر جھکا کر تادار لہد کہتی ہیں کہ حرد و موم ہم آگ ہو سکے ہیں بہت سے ہی وہ کواں آدنا
شروع ہوتا ہے اور وہ جس ترقیاں گہوڑے کو کھڑا کرتی ہیں یہاں بھی کو قفس میں ہر کلار ایک پر تنک
اور کا خائف کرنا ہے گردہ تیر رفتار گہوڑے ہاتھ ہیں آتے و ملتے حارہ زکیاں لفظ سے غائب ہوا
نویاب و پس راحت کر کے اسی کو قفس میں داخل ہوتا ہے اور سوت گڑ ہو میں جو کچھ باقی رہا ہے
اس کو نکال کر دو سر لگو میں دھوب کر کے میں اور اسی طابست میں و در لگو اس اور کو جاہ کج شب
کہنے میں محنت ایک حکیم کا نام ہوا اسے ار رو
یہ عاہہ نیک کر کے اسی کو قفس میں اتار دیا ہے
جو بجا نا ہے اور کو ماہ کج شب کے نصیب کرتے ہیں

نورانی کمال

وہ ہر شب عہدہ کر ہو کر مارہ مارہ کوں حارہ و عہدہ



ولایت ایران وسیع و وسیع ہے اوہیں ایک موضع کا نام و سپہ فرعونش وہاں ایک تہ آدم نہر
 اور کو شنگ کر کے ہیں اوہیں چہ تیرے کے اگر سواد میرک جی زیادہ ہام چہ تیرا بند خود غل کر
 ہرگز ایک دوسرے کی نہیں سنا اور جو شنگ نام ایک گاؤں کے وہاں ایک ایسا کنواں ہے کہ اگر جو زمین
 نکاحی کرے تو وہ مرنے والا ہوگا اور نہ تیرا ہے کسی انسان و جان کو اوہیں فرق ہو نہ کا فرق نہ کس
 کہ سب سلامت اور کھنے میں اور ایک بہا ہے اور سپہ شہر رگنی ہے اور برکت کیجے ایک قسم کے
 برکت پیدا ہو جس جہ وہ ہر ہائی ہو جائے تو یہاں سے رنگ ٹکڑے جو ہیں اور جو ہیں بہ وہاں ہیں آتے ہیں
 جہاں بن ابائشیاہ مانتے ہیں ولایت ہندوستان سر و سیراب اور آباد و خوش ہے ہر ہائی
 کوہستان میں ایک مقام بر میں ہے ایک علاقہ اس جہینہ کتا تھا ہے قوم یہود اور کو جو الہی کہتے ہیں
 اور ان کی پرستش کرتے ہیں اور وہ چھپے نسل ایک نہر ہے اور کو وریا سنگلین کہتے ہیں انسان جیوں
 و صیر و جو کچھ اوہیں کرتا ہے فی العرصہ ہر کا جتنا ہے اور ایک برکت کا ہوتا ہے وہاں فیل شج اور ترشع اور
 فی کے بزرگ جو سے سیالوں کا اور کو کے راسر تیاں پیدا ہوتی ہیں اور ایک کچھ عظیم انسان وہاں آج
 دہار گوش اور ہم کہا متیار سکوت رکھتے ہیں اور ایک ورت ہے اوہیں آدمی کہہ دیتا کا بل آبا کر ہے کہ گنگا
 سب کو کتا اور کئی ہیں میں ایک چار ہے اوہیں ایک فارتک ذار یک اور عباکش اور کے اور ایک
 آدمی سے جو حواد مردم آرا کا کس سے نکل اور کی تل کی تل سے مشا ہے اور آدمی کے سو ہے ایک شہر آب
 عاری ہے اور چار کے ہے ایک ٹرامتص آباد ہے وہاں ایک حرم میں وہ ہائی مع ہوتا ہے ہر شہر
 اور ہر کف بافت بنار پیدا ہو جاتا ہے اور موضع کے اسنے غزویا ہی میں وہ کف اوٹھانے میں جسک
 اوہر ہما اور دھوپ انر کرنی ہے فی لال نہر نہر جانا ہے اور کو نہر مہر کہتے ہیں وہ ہرم کے نہر کو
 منع کرنا ہے اور ایک چشمہ ہے کہ اگر انسان اوہیں گرسے پر ہے تو حوال ہوگا اور حوالے تو جو وہ ہر کا و کا
 اور کا مرو و یک ایک مقام ہے وہاں ایک بہت بڑا ہوتا ہے اور کے ہے ایک حوالہ وسیع سرسبز نہاں
 عابجا پائے جسے عاری ہیں اور ہرم کے یہاں پیدا ہوئے ہیں اور شگل میں ہائی کی بدیش ہائی
 اور پہاڑ بر سر کا آشیانہ ہے ہر روز وہ سچا ہوا زکر کے ہمار سے ہے اور تبا ہے اور ہائیوں کا
 شکار کر کے کچھ کہنا ہے اور کچھ چھوٹا ہے ولایت فرنگستان ایک ولایت عالی ہے ہاں
 ایک بہاڑ شہر شہر رہاں ہے اکثر اوقات حضرت عیسیٰ سے اوہیں صل فرمایا ہے ابک اور ہائی
 بہہ تیرے کہ جو حوالہ اوہیں شکر ہے وہ ہرم کی بیماری سے تغا یا ہے اور جو آئینہ ہے جو ہر ہاں
 بچن غولہ میں سے جو ہر ہاں ہو جاتا ہے اس چشمہ میں ایک نادر محبتی کاسے کی شکل ہی بداسونی سے



اور ولایت ترک کے ایک سو سو میں ایک جانور عجیب طبعیت ہوتا ہے اس کی شکل انسان کی اور بڑی
 انہی کے اور دم بڑی کی ہوتی ہے اور ایک ہڈی درمیانے خوب کھینچل ہے وہ ان پر راز آدمی پیدا ہونے میں
 اور طائرین کی طرح پرواز کرے جن اور ایک جانور ہوتا ہے بل کی شکل اور گل کے پتوں اور گھوڑے کی دم
 اور شیر کی گردن ولایت مصر مذہب پر جو کہ طوطا پر آدا ہے وہ ان صندکاس کثرت سے پیدا ہوتا ہے
 کہ ہر عمارت اسی کثرت سے بنائی جاتی ہے اور وہ ان میں ہی صرف ہوتا ہے اس کو لایکے کل میں بل خبیث پیدا ہوتا
 اور وہ عیشہ انسان کی سواری میں رہتا ہے اور بل سیما اس قدر میں کہ شخص کے دروازہ پر نہایت رہتے ہیں اور
 وہ لکڑی کی اسی پر لاد کر ہینہ بناماریں وہاں کرتے ہیں اور وہاں ایک شہر ہے اس میں درخت مالٹان جکا
 میوہ مالک نامتو بل کے برابر اور عیشہ انہی کی صورت ہوتا ہے جب وہ کھانا ہے تو اس کی سوتل جیسے دورہ شکر
 ملا ہوا جاری ہوتا ہے اس شہر کا شہر بہت ترے سے پتے میں اور وہاں ایک قوم کا تہر ہوتا ہے
 اور اس کا زبان موٹان کہتے ہیں اس ولایت میں جو حورن کی ہڈی کثرت سے اور کئی ہڈیوں
 ہوتی اس کو لوگ بہت تہرے کھاؤ نہیں رکھتے جن جو جو اس کے قریب آتے وہ اس جوست ہوتا ہے
 پھر ہرگز مصلی نہیں ہوتی ولایت ترکستان کہ ہما

اور ہرگز

اور ہرگز

موت انسان انشت بدن موجود جب اس ولایت
 چوٹ بڑے مجمع ہو کر اپنے سردار کو دست بستہ اس کے در و در و حاضر کر کے نہایت عجز و کمساری سے التماس
 کرتے ہیں کہ اگر باقی بر سن ہے تو بہتر در ہم سب ترے خدمت میں پرانا سر فرما کر تے ہیں خدا کی قسم
 وہ تصویر سنگین انہی اور کئی دامنوں پر باہر کالی ہے اور سیم باران حمت بادل اور اس کے موند میں ہی
 بالی جاری ہوتا ہے جب تمام زراعت سب بڑا ہوتی ہے اور ان کی خواہش نہیں رہتی تو ہر سب اس
 تصویر کے در و در ان کر عین کرتے ہیں کہ اس زراعت کل سیرت پانچ اخیل نہیں بہتے ہی تصویر
 پہ انہی اور کئی دامنوں کا ہمتی ہے اور باقی بر سن اس قدر ہوتا ہے ولایت خطا وسیع و وسیع
 وہاں ایک مقام پر مانیوس حکیم نے ایک مناد و تمیز کیا ہے اور ہر عیشہ رات کے وقت ایک مینی جزار
 روشن ہوتا ہے چاروں طرف ان کی روشنی دس دس کوس برابر جاتی ہے اور ایک ہڈی ہے اور ہر وقت
 اہم مکت موجود رہتا ہے اگر کوئی شخص ڈھول یا نثار بجائے یا آواز بلند بات کرے تو ہر اس خدمت
 کرتی ہے کہ ہر انسان و حیوان اس کے نیچے ہلاک ہوتا ہے اس کو اپنی فائدہ وہاں کوئی آواز بلند نہیں کرتے
 بلکہ خاموشی انسان و کمال گدے جاتے ہیں اور ایک جانور پیدا ہوتا ہے تیر کی صورت
 اور ایک قسم کا کتا پیدا ہوتا ہے اس کے دوسرے وہاں اور ایک دم ہوتی ہے

اور ہرگز

ی تصویر قائم کی ہے

دوسرے سے کہتا ہے ولایتِ صحن وسیع و سرچل آبادی بہت محکم کو بہت زیادہ لیکن خبر نہ لے
وہاں ملاطون حکم سے ایک بہت بڑا ستارہ سب کو تیار کیا ہے اس ولایتِ ایشیہ تاشکے واسطے
جمع ہوئے ہیں جب اسے سایہ میں پہنچنے میں تو عجیب و غریب رنگ جلوہ گر ہوئے ہیں کہ کبھی انسان کو دم چلا
جی نہیں گزرتے اور ایک بہار کے بچے غار سے جب اوپر سرف کرتی ہے تو لوگ اس غار میں بہر اور
سوہدہ سحر دیکھتے ہیں کہ وہ خوب انر کرے بارہ برس کے بعد وہ ریف بلور بجاتا ہے ولایتِ صحن میں
یہاں نقاش و معمار عجیب و غریب پیدا ہوئے ہیں کہ آواز پر تصویر کھینچنے میں بادشاہ کا لقب تھا
اور کمالِ جی کی معنوں ایشوٹس بابا گیا ہے اگر کوئی وہاں بلند آواز نکالے تو اس میں عجیب و
غریب رنگ رنگ کی آواز سن سوجھ ہوتی ہیں اور وہاں ایک کنوئیں اس میں شبیا جھلیاں اور
علما نس میں ہر روز وہ خوب میں ماہر کل کے چوکی طح کھینچتے ہیں اور اس ملک میں ایک خبر ہے
وہاں یا تبیں ایک مرغ کا آشیانہ ہے وہ مرغ اسفند ہوا ہے کہ اس کے پروں کا سایہ چار کوس تک پڑتا ہے
ولایتِ ماچین بہت وسیع ہے اس کے متصل حصار دیکھا پر کدہ واقع ہیں اس کے اطراف ایک دایخان
پیدا ہے اور پھر اس کے ہر طرف آگ برتی ہے اور ہر روز ریف کرتی ہے اور اس خبر یہ کہ ایک قریب سے
بہت مذکور آشیانہ میں کوئی ہمیشہ سر بہر و ناما رہتا ہے وہ بہر کی شاخوں سے پانی چکاتا ہے
جس سے ہوتی ہے تو اس میں مہاک کیلچ و ہر وہ مہاک ہے اور اس کے ملے کی روشنی باو بارہ کوس تک
پہنچتی ہے اور وہی دیکھا کہ اسے ایک حیرت ہے اس کو خبر مرۃ المغفر کہتے ہیں وہاں ایک قوم بوہون
کہتی ہے اس کا سر کنوئیں کے مطابق اور جسم بدل انسان کے موافق ہے اس قوم میں جواہر و طلا کثرت سے
اور ان کے مکان سو کی ایشوٹس بنائے گئے ہیں جہاں ہر قوم اس کے گھر میں موجود ہیں جہاں یہ
میں سلطان سکند کا گزند ہوا اس قوم کا مال سنکر ہے اعتبار ہی باہا کہ اس ملک پر اپنا قبضہ کیے تو اس
لشکر کشی کر کے جہہ جیسے ملک ترار با کر فتح نصیب ہوئی تا جہاں سب حکیم اور بہادر اور پہلوان لڑائی سے
غیر ہو گئے یہ ایک لاکھ کنوئیں کے قریب یا اس سے بھی زیادہ اون حاکموں کو روک دیا کہتے ہیں جب اس
قوم نے اسے ہتھیار کو دیکھا نہایت گہرائی اور خود بخود بہاگ لگی اس سے سکند کو فتح مل ہوئی
اور وہ دولتِ منہار بابتہ آئی کہ جگا اور ہا اسکل ہوا اور ان دونوں سکند رطلمات کا ارادہ رکھتا تھا
باہر ان جہاں چوڑا ناصرخ کیا آخر کار کیموں ایک حصار آراستہ کر کے وہ خزانہ رکھ دیا اور اس خزانہ پر
طمس نمایاں کہ جو بیاں اور تہ میں تیر و کمان جو قوت کو لوگ کا روئے خزانہ لوشے کا ارادہ کر کے آتا ہے اور کو وہ
پہن عوطہ میں سے جہر داری میں اور دوستر نہر و بخود اس کے ماتہ میں آتا ہیں چنانچہ آج تک وہ خزانہ

اور سطح بیابان و لاہور و روس وسیع و بڑا قریب سے دہان ایک جہانم کے دہان میں مہر کے مانی ہے
 اور زمین ایک قوم کا کسٹ اور ایک جوان عجیب پیدا ہوا ہے اور کئی قریب کے برابر اور ایک سو دہ ہے اور
 ہندوستان آدمی کے ہندو چہرہ سے ایک سو ہے اور چہرہ پہنے بیدار رہتا ہے اور اس علاقہ کا ہندو سے
 اور سکھ کو دہ ہے قید کر کے نہروں کا دہان اور عظیم و سرسبز کرتے ہیں جب کبھی زمین لنگر کی کرتا ہے
 اس جوان کو شہر کے قریب سے نکال دیتے ہیں فی آدم کو اس کے مقابلہ کی تاب ہرگز
 نہیں ہوتی اور عظیم کا شکر لاک ہو جاتا ہے اور اس علاقہ کے حدود آخر حکیم ملاطون ایک شہر آباد کیا اور اس کو
 طلسم آباد و سکھ رہی کے علم سے نافرود کرتے ہیں اور شہر میں تمام عورتیں سکوت کرتی ہیں مرد و
 نام و شہر کی ہی نہیں بلکہ بیابان کا موسم آتا ہے قودہ عورتیں محسوس نہر کے باہر آتی ہیں وہاں ایک عورت
 طلسم اور زمین طلسم کے آدمی رہا کرتے ہیں یہ عورتیں اور زمین دہان ہوتی ہیں اور جو مرد و سکھ پسند آتا ہے
 اور اس کے ساتھ میں مشرت کرتی ہیں اس سطح ایک مدت گزرتی ہے اور اس کے اولاد پہلو پاتی ہے اور
 بریک ہوا اور زمین مغرب سے اور سرد تمام عورتیں ایک طلسم و سرور تھکتے کو جاتی ہیں اور سب مرد و سکھ
 باہر روانہ ہوتے ہیں اور اس کے وہ عورتیں پہنچو گو شوہر کے سپرد کر کے آب اور حوض باہر جاتی ہیں
 اور نوادہ مرد اور بچے ان کی نظر سے غائب ہو جاتے ہیں باہر یہ صورت پیش آتی ہے کہ گویا ابی اس
 شہر سے باہر جانکا اتفاق ہوا تھا اور ایک ہی سماعت کے بعد عورتیں کھلے میں جگہ باؤن کے نشانوں کی
 زمین پر موجود ہو گئیں غرض کہ وہ سب عورتیں وہاں روتی تھیں اپنے گھر و خیمہ آتی ہیں اور اطفال شہر کی
 یا زمین سال آباد تک نور و فہم کرتی ہیں ایک برس بعد اول طلسمی شہر و شہر خواب میں عالم ہوتی ہیں
 اور سطح ہمیشہ لڑکیاں مٹی میں و لاہور شہر میں آدمی سیاہ رنگ زرد چشم کشادہ لب سفید
 و زلف بلند قامت اور خوشی اکمل پیدا ہو جاتے ہیں وہاں ایک قوم ہے اس کے وراثت عینہ و دہان حرکت سے
 شاہر میں تیار جس کے سطح میں ہر روز چالیس ہاتھوں کا گوست کچا یا جاتا ہے اور تانہ میں دربار خوشی
 خوش اور سکھ لاکل خوش جان کر لیتے ہیں بچہ و جوان کے کچھ باقی نہیں رہتا زنگبار میں ایک پہاڑ کے غار
 ایک از باجکی صورت انسان کی شکل سے شاہر ہے ہر سال باہر نکلتا کرتا ہے اور جب اس کے ظاہر ہو گا تو وہ تو
 آتا ہے تو وہاں کے باشندے اپنے شہر کو ایک غریب ایک نہر پائی اس کے لئے زمین جاری کا
 آید و نہر پر پہنچ کر بائیں ایسا مونہہ ڈالتا ہے تو اسارا بائی پی لینا ہے اور ہر دہر
 ہو جاتا ہے جزیرہ سفیدہ اللہ بے دیا کر کندہ ہے اس جزیرہ میں دنیا
 باغ بنایا ہے اس میں بیسویں ایک سارا بلند آستہ کر کے اوپر ایک
 ی تصویر قائم کی ہے

اور زمین

اور زمین

اور اس قسم کے باتھ مین پانی کی ایک کنی ہے اور سختی پر تمام آسمان و زمین کی کیفیت روح سے
 ولایتِ روم و لبنان اور وسیع اور بڑی مل ہے۔ کل مینا یاں کو ہستان رگستان بہت اولاد کی کم
 ایک سو ستر ہر طبع اس ولایت کے تابع ہیں اور بارہ بادشاہ جدا جدا حکومت کرنے میں مگر سب سب
 روم کے ماتلدار و محکم ہیں سلطان کو فیصلہ روم کہتے ہیں اور امیرون کو بادشاہ کے لقب بلقب
 کرنے میں دار السلطنت کا نام استنبول اور کئی آبادی ہر طرف بارہ بارہ کوں نکستہ و ان ایک درخت
 عالیشان بنو حرم ہے رات کو اس کے تھے جھوٹے چراغان روشن نظر آتے ہیں اکثر آدمی تھاتے کچھ بکریاں
 اور کولی اور کوٹاندہ لگانا ہے تو سلاطین سے ملکر آتے جہاں سے ہیں اور ولایتِ روم اور ملکِ عرب اور عراق کوڑے
 و سب پر چتر میں غول بے بانی سکون گزیر ہیں اور ایک شہر کا نام تراب الاقدام ہے اور کئی قریب ایک
 پہاڑ پر ہر ہر عالم سے آدمیوں کی موت اور مرنے اور ٹھون اور زلزلوں کی شکل ہے ہیں اور ایک شہر ہے
 گرد مرور و مہر میں کل اسب ایک مرغ بادشاہ سے منی کے دون میں ایک مودہ سے سوتی چہرے ہیں اور
 جہازت اور ہر نام روم کے جہازات جہاز پر کاسکتے اور شیر عقاب ہی اسی پہاڑ پر رہتا تھا جب ہر
 زوہ نو اسکے پرو کا ساہرہ کوں تک پہنچا اور اسکے حوض سے تمام جانور پھیندے جو پکا اور سوت و دھات و کرم
 جس جہر کی طرح کرتا ہر اڑوں آدمیوں کو جن حکمران کرنا ناچار ہی آدمی نے نہایت زیادہ زاری ہے
 ماری میں دعا کی حضرت آفرید گارے اور مگو کو وہ قاف پر بند کر دیا اور ہر روز عیبت اور مگو خدا بھیج داتی ہے
 انیسیم سب میں ایک محارک سے اور سب غول سے ہیں اور کئی شکل انسان کی صورت سے شاہ ہے مگر سب قدر اور
 اور دار و دین ہے جن اور تمام بدن بر لول گول شہر سے بال اور کئی اور عورت کی صورت نہایت نفی
 بلند قامت مرہہ اہام اور جہازات کیطیع نام جسم بر سوسے دراز جوں کے کاٹھون کیطیع سخت اور نوکدار پیچ
 غول اس شکار ہونگا میں رہتی کرتی ہے اور ہر قافلہ بر لولت مار کر کے جو خیر اشیا سے خوردی علیہ وہ
 اسان و جواں ان عورت کے باتھ آتی ہے اور مگو اپنے دون پر ادھار کرتا ہے میں اور ولایتِ عرب
 میں ایک پہاڑ کا نام کوہ صفا ہے اور سب ایک عاتقہ ایک و مہاک ہے کبھی کبھی اس عاتقہ ایک مگر
 اس کی صورت اور جواں کا جسم اور خیر کی کہیں اور پانی کے کان اور سب کیطیع و سینگ اور اور کیطیع
 لسی گردن اور ہر باؤن پانی کیطیع عرب اور نازدن بر پرندہ کیطیع و ہر سب میں اس قوم کا نام وادیہ الامریہ
 اور وہ اس ماریت مودار ہو سکے مدبر اور ہی ہیں اول جو پکا میں یہ قوم اپنے بادشاہت اور جہازت
 و ناکو عارت اور تہا کرنے کے ارادہ بر عارت باہر نکلتے ہیں مگر شجاع آنا ہے اثر سے فی الفور ادب ہو جاتا
 جہزت اور کئے نکلے کی ساعت آجائگی اور سوت آہیں بدستور جیاد و دشمن زمین کی ولایت

اور سر و سراب سب مائل ہے وہاں ایک بیاض برعیب و غریب سائب پیدا ہوتا ہے انسان کی صورت اور اذیت کی گردن اگر اتفاقاً انسان اس کے متقابل ہو جاتا ہے تو اس کو دیکھتے ہی فوراً ہلاک ہو جاتا ہے اور اس ولایت میں ایک حدیث بلند ہے رات کو تین کیطرح روشن نظر آتا ہے بلکہ اس کی روشنی میں گناہ کریں چرتی میں گرجب کوئی آدمی متصل جاتا ہے تو روشنی غائب ہو جاتی ہے آجک و خیت معلوم نہ ہو کہ کون سا ہے ولایت رخی سبز و ناراب اور سیر حال ہے وہاں جنگل میں ایک حیوان اور کھل کی شکل پیدا ہوتا ہے ہر وقت اس کے موہرہ میں سرخ تین تھکتے رہتے ہیں ولایت شام ایک غائبانہ ولایت ہے وہاں ایک محلوت عظیم ہے اس کو باور یہ شام کہتے ہیں اویس ایک قوم ہے جو انین تمام بدن شہ اور سلا باجم پڑاں موجود وہ قوم بلند قامت اور فنی شکل اور دراز رخسار اور کی غذا ہینہ سیکو اور حیرانی حیوانات اور پائیک عمن آب المور قاس ناد و میر و مقرر سے اس قوم کو اعرالی کے لقب سے لقب کرتے ہیں ایک بائسی اعرالی سے ایک عرب کو گرفتار کر کے اپنے کما میں بچا کر مقیم کیا اس وقت کے ہاں کما اور سنگ خماق موجود تھا خند و زمین باجم ایک دوسری قوم تھی اور وہ اعرالی اکثر اس وقت کے واسطے ہر نکار کر لانا ایک دوسرے گوشت میں نکل لاکر لگ پر ہونا اور اعرالی کی خدمت میں جیس کیا اس سے جس وقت کہ اس کا دانت سے سات شنب اور شہیر ہو کر اپنے رئیس کی خدمت میں لگیا اوا بونیکے

الاولیٰ
الایضہ

بہر گوشت کہاں لایا اس سے مفصل حال بیان کر دیا سر و سراب و عرب کو طلب رہے جب سب ر اور چونکہ ایک قوم گد چکانا اسلئے بہر اوی کی زبان سے ہی کچھ واقف ہو گیا تھا سر و سراب اس کا کہ تو ہے فہال کو ح اسباب و لوازم طعام بیان لاکر اقامت اختیار کر کے خوف جان سے قبول کر کے اعرالی سے اسٹا و کیا کہ کچھ حج مجھے درکار ہے کہ میں اپنا سر حجام کیسے اسباب ضروری خریدلاؤں اس اعرالی نے اپنے سرگروہ سے عرض کی اس سرگروہ نے سوتلی دس انین اسے گہر میں لادین اور کہا کہ اگر یہ وہاں اسے دیکھ پر نہ حاضر ہوگا میں تمہے حال کا روالو گا اور اگر وہ اعرالی دوسری کے پہرے میں ہوگا اور عرب کو غیبت کیا رخصت کے بعد اسے عرب کو ہر طلب کر کے دس تہی موتی اور دسے غنمکہ اس کے اسے وطن میں بہر حال غامبر کیا اور تھوڑے دنوں کے بعد بہت کچھ نکل اور غنم اور غنم اور غنم وغیرہ اپنے ہمراہ لیکر اس جنگل میں پہنچا اور منتظر تھا کہ وہی اعرالی نظر آتا اور اس کو ہمارا دیکر سرگروہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیش اس تحفہ میں تھوڑا تھوڑا اس سرگروہ کو دیا اور اپنے رہنے کیلئے ایک مکان بنالیا اور آپ ہمیشہ اس طرح خریداجاس کے سے آمد و رفت رکھتا اور جب سرگروہ رخصت ہوتا



اور بہت ایک نام آوار خاطر خواہ کہ میں آتی ہے اور آوار میت طرح طرح کے ایک سانی و سیمین اور اگر کوئی
عجب و عیب سے اسے اسکا مختلف الادب و ان کی تسمیہ میں مہموم ہو جائے ہر روز شہرہ شمع کا وہاں
بحرمت بنائے چشمہ وار اب میں ایک قسم کی کہانیاں بدلہ ہوتی ہے جو وقت کوئی سہل کیوے اسے اور اسے
تو وہ گمان میں تمام اس پریشانی سے محذور یادہ و بفراری کرتا ہے اور بعد یادہ حکم ہوتی ہے اور اس
ایک مہر کرنے سے نو اس پانچویں صفت سے خود محدود ہوتی ہے چشمہ نارواح ایک میں موجود جو غیر
اس میں شہر میں ہم ہر میں طمانی ہے چشمہ موشن محدود ہر ایک مرزا میں چشمہ آس اور اس کے گواہ ایک
قسم کی مٹی سے جو وقت بہشتی اور اس باہین ملکہ کچھ ہوتی ہے تو بکے حوسے خانیہ میں اور عجائبات
انسانی میں عروج ابن عوق کہ حکو اگر کوام اس طمانی سے حق بن میں کہتے ہیں صفت آدم کی
مٹی کا کرنا تھا اور کا قدر قامت بہایت طول طویل میں اور نہ ہر ایک صفت اور ہر ایک صفت نو بہت
اور طرفوں یوح کہ جو طہ پہاڑوں ایک میں بہت گدہ گیا تھا اور اس کے روستہ طہ ہر ایک و ہر ایک نوادہ کی
ساق یا ایک روستہ درانک روہل برقی کا کادہ تھی رہا اور محمد معظم بہا اور شاہ اپنے برادر خفقی
اعظم شاہ کو قتل کر کے تخت عالمگیر پر عروج اور وہاں پہاڑ اور کادہ کاشن کی عمر میں جہاں باؤ کو بظرف دار
اور وہاں ہا کر اور سکے ہی مشغول کیا اس اخبار میں ہر ایک کہ اس کے دشمن کو کو وہاں سکے ہا کر کی باؤ
اور وہ خورن و مساوت اور جو وقت اور ہر ایک ارادہ کیا برادر بخار کہتے ہوئے بنے ہاتھ سے ایک اور
کنارے ہر ایک ارادہ کس میں مشغول ہے اسے میں فتح اللہ خان بہا اور دوبارہ صدارت کے
بہا اور ایک و کو دین داخل ہو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک دو کو جو جکاسرگز کا قدر و قامت ہے اور نام
احسان اسم کے مطابق طویل و عریض میں اور کا سرگت ہے کے سر سے مشاہدہ جسم بہت انسان اور ہنوز
دو کو کا واثق موہ میں موجود ہیں حواس صفت میں سن و مہوش ہے فتح اللہ خان مکہ داکو تو چا کر
تو گناہاں ہا کر اس کے گھر میں والدہ اور تمام جان اسکا ہجرت و بیچ صفوں میں جکوز کو عزم کیا گیا و دو
باتہ پاؤں اس کے مضبوط ماندہ کر میں مواد بیوں اور کو کمال اعتبار سے گرفتار کر لیا اور وہ حواس طمان
میدار و احب اور کو گشتا شروع کیا تو وہ جیتہ جو نکا اور ہر چند باتہ پاؤں اس کے گھر کیا نہ ہوا آہ
اور کو باؤں برادر کو لشکر بادشاہی میں حاضر کر کے بادشاہ کے حضور میں پیش کیا مسلم شاہ کو از قوت
اور دیا کہ یہ فال نیک ہے اتنا ارادہ تھا بندہ اس کے ہی اسطرح اسیر ہو گا اور حکم دیا کہ اس کو زندہ جوڑا چنانچہ
رائی کے مدد میں روز تک زندہ رہا ہر قید حیات تک صلی وصل کی اور جو امانت میں ایک عیب شہر کا
میراں اور کو جھٹکا کہتے ہیں او میں نہ ایک جنب ایک بر کر کتا ہے اور وہ سری طمان ایک

[illegible]



کسی نہ صدموں کے اندر کا تصور اور جو شخص کے اندر کا تصور دوسرے کے شکوک سے
 کہ مریض بیکار و بزم بھی آگاہ ہو کر کرے وہ اس کی ٹیبل دوسرے اور اولیٰ و دوم و سوا
 کریں جس میں باروں میں ملوں کی حق میں کیل حال ہوگا اور وہ صرف مرحلہ پنجم کی
 اگر اگر روح پر موقوف تصور کرے کہ میں سرور پر وہی سلسلہ کو ملائے مقام پر گیا ہوگی
 کسی مادیات کا تصور ہے اس کا نام کرے کہ اسے ملکا اس دور کی جو کیفیت نظر آئے اس کو یاد
 کرے صرفہ نظر آئے اس سے بارہ کوئی بات کہے جس سے کبھی نہ فرما سکی نظر آئے گئے تو
 تصور کرے اور وہ قدرہ اس تصور کو بڑا نامائے آخر سے شریعت سے ہٹا دیا جائے
 نام نہیں کوئی ہے حقیقت نہ ہر اس نے بہا ملک تحریر کیا ہے اور ایک شخص روایت کر رہی ہے
 عقائد کے تحت لفظ کے تحت ہے مگر درمیان میں لگا کر اسے ملکا فعال میں حال ہلا بہہ ہو رہا ہے
 ہی کسی شخص کا نہیں کوئی اور جو میں داخلیت کہتے ہیں یہاں اور اندر کس چیز کو پسند کر رہی ہے
 حالت خوب طبع اور اندر میں ہی رہاں بہترین کا جو دیر پہلے کہا آپ جنگ مدت جو رہی ہیں ہو گئے رہاں
 احوال معلوم نہیں ہو گیا اگر وہ فری نہیں کہ حکم و حکم فراموش کہتے ہیں کہ یہ تب بھی ہے اس کے کوئی قسم
 آرا و معمار اگر اصطلاح میں سے مقبول بارگاہ کبریا اور اس کا زمانہ کا نام یہاں میں لاج کھتہ
 تو اس کا زمانہ کے جو خوار میں وہ اس کی کمال تو یہ کہنے میں اور حاکم کے رجحان میں وہ پیشہ اس کی کھجور کے
 رہتے رہتے میں کوئی کہتا ہے کہ اس کے سارے حق یہاں کہیں ہیں کوئی اس کو ملکا حرکت تبطل جاتا ہے
 سے اسے کی کالت کتاب کہتے ہیں اور اس اس کو دیکھاں ملکا رانی قرار دیتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ کوئی
 کوئی ات ایسے سرور کہ جس کے لئے لوگ مریض اور محب ستائہ کمال کوئی گوارا کرنے میں ال لوگوں کے لباس ہے
 کاروائی میں محبت عرب سچو بین نام حجابات اور سے اس کے گلوں میں شگفتہ میں اور میں گہرے حوت کسکو
 عطا ہوتی ہے وہ نہایت مہمب اور شریعت بھی مانی ہے اگر یہی لاج گہروں میں ملکا باہری امور کا جوہر با
 میں رہتا اگر سچو بین موم مانی اسے شے ملاں اور نیکی میں اور طبع سے کہ صاحب اگر مراد ہے ایسے عالم
 واصل اس عقیدہ میں کہ عقیدہ کثرت میں اور کسی طقت وہ بہت پر تجھڑت ہے اس لوگ اس حقیقت والوں میں داخل
 ہو سکتے ہیں انہا میں سے بہت سے اور ایک دوسرے کو مانی کہتے ہیں اور ہم الفت کہتے ہیں میں حوت اور نام اور
 سرک اور پیر ال کتاب اور ہم ہر اور حوت کو نہیں ہیں کرنے حوت طرہ میں کی کھنگو شروع ہوتی ہے
 ذابک شے کہ میں جہاں بہار طرہ کے سرور حکر طرہ عرت سے حضرت پروردگار کی توت کا ذکر شاہدہ
 کرتے ہیں پہلے طرہ میں کمال سر شری اور ان کا کہتا ہے کہ لاج گہر کو الکا بنام مقدس میں ہفت جان

ہی وہ گذشتہ
 وہ بہت سے
 سور میں
 ماضی
 ہر جا کا
 کا
 اور

باب ششم سو سو و سوم

مصلح سوم

خود گاہ نظر الی قول

تے تے میں تصور تے تے میں خیال
لبین سے لوتہ رقی تجلی الوار
نقاب دوسرے ہر جہ روئے لیلیٰ سے
سری گاہ سے کر صفوں کا نشاد

تے تے میں حکم تے تے میں صفوں
سے جملہ صعب ہو گروں
اسے لائے مگر کوئی دہرہ جھون
برہ ہو جو نیرنگ و صعب ہو غم

حیثیت انہیں امتحان سے شہر لوتہ ناما ہے
آخر زبان اسلامان سے غنہ روزات معنی کو اسی طرح تے تے میں

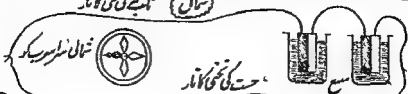
اس قابل پائیں کہ سب کچھ ہر اسے تجلی صفت لے سے عرب کی کیفیت اور اہل حقیقت سے
کرین کہ جس بالاک کو رقی جولانی مال ہو اور مقامے طبیعت کو صعب بلند ہر داری سے متعز و
گوگل بر گنند برہ رنج باز ۴ زبان مال کو ناموس جوتے دریا ۴ پختی نرسے کہ زمانہ حال میں ترک
فیلسوفین ہزار مافولین مع و نادو سے ایجاد و اختراع کئے ہیں کہ او کو بھی عالم طلمات میں محسوس کرنا

مگر جو کہ ہم لوگ اکثر اس کے مشاہدات کے عادی ہو گئے اس لئے کل جدید تہذیب کا لطف سنا اور گہا چاہے
تاریقی اور ہونے کی گامری اور چارہ دہانی اور تصویر کشی اور کلی قطع و غیر کوئی زمانہ رنج میں اس کے خواص
واقع ہونا ضروری اول ہم تاریقی کی کیفیت مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ سب سمجھنے میں دیکھ واقع ہو
یہہ تاریخی جو کہ ماضی میں انسانوں اور شعبوں پر لگا با گیا تھا اور فی الحال اسکے واسطے ستون بنی ہو گئے ہیں
اسکا نام زبان انگریزی میں تجلی گراف ہے اور اس سے پہلے ہندوستان میں ان کی خاطر سے اسکا نام کبھی نہیں
کہ تھا اگر لال پرور سے اسکو مروج کیا اگرچہ علوم اناس اسکو ستون پر رکھا ہو ویسے عین اور یہ بھی جانتے ہیں
کہ اس کے ذریعے سے دور و دراز کی خبریں جلد آ سکتی ہے مگر حقیقت حال سے ایسے واقعات ہیں کہ جو صرف یہ
اندامین تیار کیا گیا ہا تو بھٹے گمان کرنے سے کہ اس نام پر ایک تجلی کل کے رو سے دور کی اور ایک مقام سے دور
مقام پر خبر لیجا یا کر گی اور بھٹے خیال کرنے سے کہ نام سے خالی ہے عین کوئی خبر سناں جو اپنی دیکھ کر کچھ سے
نہیں ہو گی اور اس کے بہر سے ایک جگہ کی خبر دوری جگہ پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کو اس طلب میں ہی مورتوں
شک فاع رہا اور کہتے تھے کہ اس قدر جلد خبر کی آمد وقت حال ہے یہہ نام سرکار نے کسی ایسے کام کو واسطے لگایا ہے

خود گاہ نظر الی قول

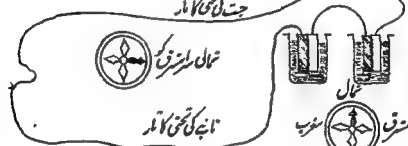
تانبے کی تختی کا تار اور برادرجت کی تختی کا نیچے ہو گا تو دبی شمالی سرسبز کو یہ پانچا خانہ اس شکل سے ظاہر ہے

(شمال) تانبے کی تختی کا تار



جست کی تختی کا تار

جست کی تختی کا تار



تانبے کی تختی کا تار

جوب

قطب نما جوب حالت اصلی

اس بیان سے ظاہر ہوا کہ دونوں تاروں میں ایک طرح کی کہرائی نہیں بلکہ دو طرح کی ہے اور اختلاف خاص سے ہے ایک کہرائی کا نام جو جست کی تختی میں ہو کر اوس کے تار تختہ کی راہ سے نکلتی ہے کہہرائی صوجبہ رکھا ہے اور اوس کہرائی کا نام جو تانبے کی تختی میں ہو کر اوس کے تار تختہ کی راہ سے نکلتی ہے کہہرائی سالبہ رکھا ہے اور ایک عودات ہیں کہ اگر کسی کو ہے کی صلاح پڑے کہ تار موت خواہ ریشم سے لپٹا ہوا پٹیا جاوے اور اوس تار کے دونوں سر کو دونوں تاروں کے سر سے جو اخیر کی ڈولچون کے تانبے اور جست کی تختی میں جیلے ہو جائیں ملا دیں تو وہ لوہا جبریت سے ڈھکا ہوا مار پٹا ہے قوت متعاضی پیدا کر گائیے اور وہ جو کوئی طرف جذب کرے گا پس اگر وہ لوہا کجا اور ہم ہے تو اوس میں قوت متعاضی اور قوت تک راہی کہ جنگ و مروت سے ملتی ہے اور جو وہ لوہا کجا اور جست ہے تو ڈولچون کے تار سے ملے ملے کر لینے کے بعد بھی اوس قوت متعاضی قائم رہی اس ترکیب سے آسان اور فوٹو کے معنوی متعاضی بن سکتے ہیں اور ایک عجیب خاص ہے کہ ماہہ برقی نہایت بلر پٹا ہے اگر کوئی مزاحم نہ ہو تو معنی دو دینا و ادنی دو دینا ملے گا اس خاصہ سے پہلے پہلی کی قوت ٹاک کا کام کے لئے بہت مفید اور مناسب ہے لیکن انعام سے دو سر مقام تک تار کے ذریعے سے اس کا اثر اٹا نا پاک ہے یہی کم عرس میں پہنچ جاتا ہے اور اوس اشاروں سے کہ جادو و ریاضت کرنے اور حروف کے پھیلتے کے متور کرتے ہیں عبارت اور فقرے بنا کر معنوں کو دریافت کر لیتے ہیں اسے حسد و برود و اصطلاحی حروف ہم نہیں بھہ سچا ہیں گے گر پہلے خبر رکھائی کا سامان اور اوس کی ترکیب سمجھتے ہیں یاد رکھو کہ تار

جس وقت بیشتر ملک ہندوستان میں لگایا گیا تو اس کے ساڑھے سال کی ہیہہ مشین

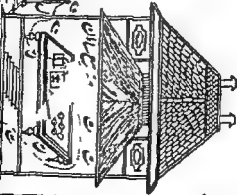
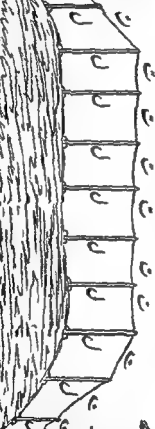
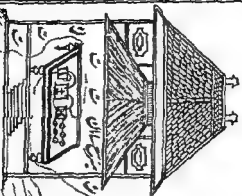
بہی آگاہ

سنگھار اور شہزادوں کے رہنے کے لیے

ت آگاہ

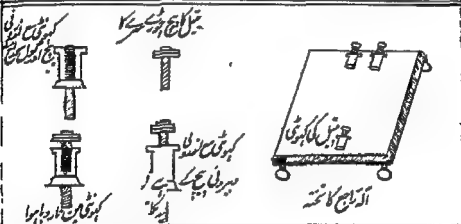
ل آگاہ

کلہ آگاہ

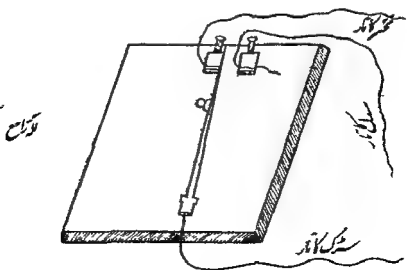


ان کے لیے

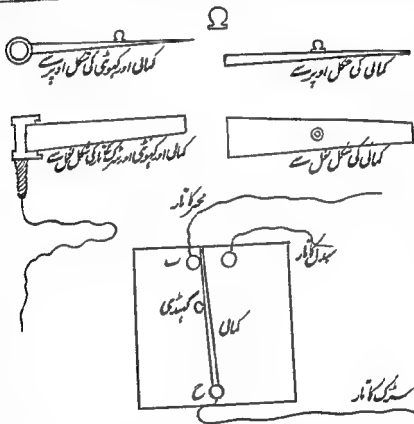
بعد نیز خوار گہر کے بجائے میں سوکھنے پر مار آئے خبر پہنچے کے سبکے دستے میں اول کا نام منع ہے اور دوسرے کا نام مبدل ہے اور تیسرے کا نام منجر ہے اور چوتھے کا نام راجع ہے جو لوہے کا تار سرنگ لگا ہے اور اس کا ایک سر ایک تار گہر میں اور دوسرا دوسرے تار گہر میں اوس آسے سے حکام راجع ہے۔ آتا ہے اول ہم راجع کا بیان کرتے ہیں یہاں کسی کچی اور خشک لکڑی کا صرف ایک چوکھنڈ چاہیہ مہر اور ایک انچ بڑا دل ہوتا ہے اوس میں دو کھوٹیاں پھیل کی جی ہوتی ہیں ال کھوٹوں کے اوپر کی طرف اندرونی سوچ گھما ہوتا ہے اور سوچ کے انتہا پر دوبار ایک سوچ گول اسیا ہوتا ہے کہ جو تار اوس میں ڈال کر سوچ گھمائیے تو وہ کھوٹوں کے حوالے مل ہو جائے اس آدھ میں دو کھوٹیاں ایک طرف اور ایک کھوٹی دوسری جانب ہے



راجع کے ایک طرف کی دو کھوٹیوں میں دو تار دن کے سرے سوچ سے دے دیے ہیں اور دوسرا ایک تار کا سر سے اور دوسرا تار کا میز کے نیچے ہو کر مبدل آتا ہے اور دوسری کھوٹی میں نیچے کی تار کا میز کے نیچے سے آکر لٹا ہے اور اس کھوٹی میں ایک تار کی نوکدار کمانی پہلی ہوتی ہے اس طرح

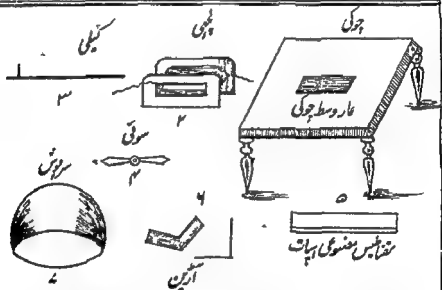


یہ کمالیہ کھوجی کے قریب سے اور آدھ کھوجی کی حوڑی اور اسکے دیہاں ایک جھوٹی سی گھنٹی باہمی تہی
اولی کی دونوں کھوٹوں میں سے اوس کھوٹ کی جس سے جھوٹی سی گھنٹی کا آواز آتا ہے اس کے واسطے حالتِ اولی میں یہ
کمالیہ جیسے اسی کھوٹ سے ملتی رہتی ہے اور اس کمالیہ کی گھنٹی کو داتے میں جھوٹی
کمالیہ دوسری کھوٹ سے جس میں سدا کا آواز آتا ہے اس کے واسطے حالتِ اولی میں یہ



راج کا مادہ یہ ہے کہ حرکتی آدھ کے وقت کھلی کا انرٹیا کے تار کے واسطے سے تیسری کھوٹ جھوٹی ج
دو داتے کمالی کے سب دوسری کھوٹ بڑھ کر کھوٹ کی صورت میں برقرار رکھے قطب مائل سوئی کو
اپنے اپنے حرکت دیتا ہے لیکن جس طرح کھوٹ باہمی داتے کی کھوٹ کو اوگلی سے داکر کیا گیا ہے کھوٹ
سے لانے میں تو کھلی کا انرٹیا سے سدا میں ہو کر تار کے دے سے اکی کھوٹ تک آتا ہے پھر اس سے
ایک لہ سے تیسری کھوٹ ج اور تار کے تار ہو کر دوسرے تار کے راج کے دے سے داکر کھوٹ
بجرا دکی سوئی کو حرکت دیتا ہے اس طرح ہر طرف سے کھوٹ کمالی کو باہمی داتے کی گھنٹی داکر پہلی
وٹی سے اسے لانے مانے میں اور جس حرکت کمالی ہوتی ہے تو کمالی کو چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ خود بخود

دوسری کہوٹی سے طعن ہو کر ناکا اثر اپنے شہر خجندہ پہنچاتی ہے خود بزرگ سوال کیا کہ حضرت اس
کمانی میں ہاتھی دانت کی گنبدی نصب کرنے سے کیا فائدہ ہے اور ہم اگر کمانی کو ہاتھ سے دبا کر اکہوٹی سے
لا دیا کریں تو کیا قباحت و راء دور گارے و زنا کا اسے غیر اسکا سبب یہ کہ ہاتھی دانت میں ہو کر اودہ
سرقی گذر نہیں سکتا ہے وہ غیر قابل العود ہے لہذا اوپر اونچی لگا کر کمانی کو دبا نیسے اثر بجلی کا اتنا وہیم کے
ہاتھ اور دہیں ہو کر میں میں نہیں اور تر جائے یا نا ملکہ تیسری کہوٹی ج میں ہو کر مرکز کے تابر چلا جاتا
اساں کا ہل ہات سے صبح العود ہے اسلئے کہ رانی اسکے میں ہو کر بہت جلد بخود کمانی ہے اسے خود پر
اسکی کیفیت سے مخفی مطلع ہو چکے اور ہم الہ مخبر کا ساں کرتے میں اس آد کے سات پرے میں اول چوکی دوم
چوکی سوم چوکی چہام سوئی بچم مفاہیش شہم ارین شہم سرخوش خانچہ اس اشحال سے اولی کیفیت ظاہر



اول جو کہ کامل معلوم کر دینا چاہیے یا تو اس کی فکر کیا جائے کہ نہ آئینہ مجھ سے مرع اور ایک انجیل کے آکا۔ اور
چار بات سے لگے جو بہن بنانا چاہتا ہے اس شخص سے حج میں ایک مسافر و ڈائی ایجنٹ بطور آؤ انجیل میں اور بنانا
انجیل میں کہ ہونا ہے وہ علم بھی اس کی مدد ہوتا ہے کہ ان کے بہت ایک پیاس میٹ سے تار پر کیا رہتے ہیں
لیجی سامنے میں نادر کا ایک ٹکڑا دوسرے سے فکر مادہ سنی کی گرو میں جو مار میں ہو کر ہوا کرتی ہے غل ٹوکے اور
رہیم کے بیٹے ہوتے تار کو سخت کاغذ یا دھاتی کے خول چڑھ کر بنائی دو انجیل اور چوڑائی آؤ انجیل اور دیکھا
وفاقی نہائی انجیل کی ہو بیٹ کر تار کے دونوں سرو کو ایک ایک بانٹ کے قریب کہ ہمار کہتے ہیں اور اس کاغذ
یا دھاتی کے خول کے دونوں کناروں کی طرف اسی قسم کے سخت کاغذ کے کپڑے چلتے طور آؤ اس کے نکاتے میں کہ تار
حول پیر اور سحر سے اور حول کی چوب کی مطابقت کے لئے نہائی انجیل چوڑا اور دو انجیل لبسا سولیا ہونا ہے اور

طرف سے ہونا اور کسی بھی جہت خوب کبھی کبھی اس نوک کو تانے کی تیلی چھیڑنے کے ایک سرے کے قریب کبھی یہاں سے دوسرے
سیدھے کی چھیڑیں اچھٹے سے آدھ بچھڑی اور کاغذ کے برابر سوئی ہوتی اور اس کی قطب نما کی محلی یا سوئی رکھنے میں
پہنچنے کی چھیڑ کے اور اس سر کو مدھول محلی ہے سو کبھی سے چوکی پر رکھنا اور تقوید طبعی کے اندر سر کو دینے میں
کہ کبھی ٹیکہ طبعی کے وسط میں بھونچا جائے اور اس کے نیچے دھکی رہے چنانچہ کبھی اور سوئی کی مدھول ہے

تختی کبھی کبھی

تختی کبھی اور کبھی

تختی کبھی اور قطب نما کی سوئی کے

چھام سوئی پہلے ہم قطب نما کی کبھی کبھی بان کرنے میں قطب نما کی محلی ایک اچھٹے سے آدھ بچھڑی کا مدھولان حصہ
چوڑی کا مدھولان حصہ بنی ایسا کرنے کی چھیڑ ہے اور کبھی وسط میں ایک گول سوئی کر کے اور چھڑی کی محلی سے ٹوٹی ہوا
ٹوٹی بن ایک گول گر باور نیچے سے محلی کے گول سوئی کے برابر چوڑا ہوا اور اوپر کو رنگ ہوتے ہوئے
ایک قطعے ختم ہوتا ہے جس میں گول اور سوئی ہوتی ہے بلکہ ایسا صاف اور کٹنا کبھی کی نوک پر اور کبھی سے
ہر طرف بہت آسانی سے گھوم کر کے زامی رہے کے برابر رہے جیسے ان شکلوں واضح و آشکار ہے

چھل کی ٹوٹی
تختی کبھی

چھل کی ٹوٹی
تختی کبھی

تختی کبھی سوئی کبھی سوئی

چھل کی سوئی

تختی کبھی سوئی کبھی سوئی

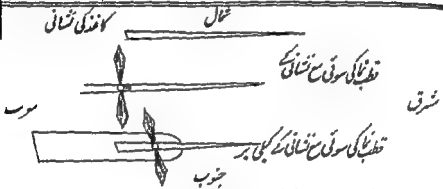
اس سوئی کو ایسا کرنے کے بعد صوبی تقاطع میں برگر نیچے میں ہی تقاطع میں انہیں ہونا چاہیے اور اس میں اگر اوکو
کبھی برگر نیچے سوئی خود بخود گرنے کے شمال جنوب کو ٹیکہ عیناً ہی پس شمال کی طرف تو سر اور کبھی ہونا چاہیے
اور اس طرح یہ سوئی چھل کی اس طرح جنوبی سر برگر نیچے لاکھ لاکھ میں سوئی اور طبعی کی یہہ نکلیں ہیں

تختی کبھی سوئی کبھی سوئی

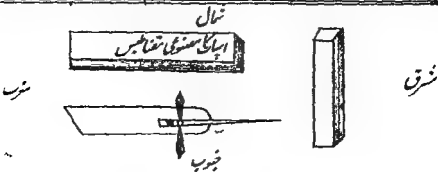
تختی کبھی سوئی کے تختے کے اوپر مشرق سے



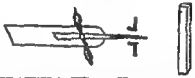
حکومت کی کاغذ میں خط نامی سوئی سبکی کو برین معلوم ہوتی ضرور میں ہمیشہ شمال جنوب میں لمبی کے نیچے ڈرہے رہے سے اسکی کرینیں یکے پر مین و تین واقع ہوتی مین بعد اسوئی کے وسط میں اس کے نیچے کی طرح مہید کاغذ کی ایک شمالی مشرق و جنوب تہا لاکھتہ چکا دیتے ہیں پریشانی و مہیبہ نہیں اور ایک سربراہ نمبرہ کما اثراں حصہ چورس اور دو سر سرے پر کوکدار مینے کا دم ہوتی ہے اسکا موٹا سرا سوئی کے وسط سے کوکدار سر کی پست زیادہ ویسا رہتا ہے تاکہ سوئی ایک طرف ہادی ہو کر اپنی گردن میں کچھ فرق پیدا کرے شمالی کا جو سرا سوئی کے جنوب طرف اور نوک دار سرا مشرق کی جانب رہتا ہے چاہے ان نکلون کو دیکھو



چھ مغناطیس یکہ شمالی و جنوبی سوئی مرتب ہو کر کبی بر کہتے ہیں اور لمبی کے اندر سرکاری قاتی سے ٹوٹا ہے اس کے کبی کاغذی تودہ چمکا اور بالوں پر مین پیرا اور کوکدار مین ہوتا رہتا ہے سوئی برانز کے ایک کو ایک دات میں لگن میں ہوتا بلکہ مذہب کہتا ہے ایک صوفی مغناطیس اپنا کاچوکی پر سوئی مشرق کی طرف لمبی و نیچے رہتا ہے اسکو کہتے ہیں کہ مغناطیس کا خط شمالی جنوب کی سمت سے سوئی کے جنوبی سر کی طرف اور مغناطیس کا خط جنوبی سمت شمال سے سوئی کے خط شمالی کی طرف ہو اس عمل کے نشوونہ سوئی کو صوبہ و شمالا گورہ ہتھالا کی صورت میں ہوتی ہے اور یہ مغناطیس ایسا کی چہ چہ نمونہ بنا اور اچھ چوڑا اور بالو نمونہ ہوتا ہوتا اور مین ایسا ہی رے کی اگر وہ اویسبت میا تیریں مین لگن میں جس سے ہم قوت مغناطیس کی جو ہے خواہ میں نہیں سمجھا سکتے ہیں اور اس طرح ہی بن سکتا ہے اور یہ شکل مغناطیس کی اور اس کے کہ چایا مقام ہے ان دونوں تھکوں پر عور کرو



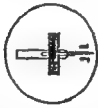
ششم آئین اور بعد اس میں کتب دوسرے شہر کے متعلق میں چکی انٹرکٹ ہرچا نورانی کو بہت بزرگوار کی حرکت
 اپنے میں کہ بزرگ آئین سے کی ہوئی ہیں اور چکی کے مندرجہ ذیل اور چھابک دینان نسانیک نوکدار سیکر و دیوہ
 کہتے ہیں کہ کو سے کی تلی تلی سے حوالہ جہتی اور پادو ہجہ چوٹی ہوئی ہیں پتا میں اور میں انجام ہوا ہے کہ تلی کہ
 بنی کا چوکی پر رکھا جائے اور دوسرا آکر اور کر اور یہ قلم پیدا ہوگا چاہے ان شکلوں سے اس کی کیفیت ظاہر ہے



نقشہ آزل اور قلم جس کے چابی جگہ کا

ہفتم سہ ہونے چو کہ ملک ہندوستان میں اکثر ہوائیں زیر طائرانی ہیں اور سکا اسکے چلبے کے بہت ہی کم ہیں مگر
 کوئی ہے اس وقت سوتی اور شامیکو اکثر حرکت رہتی ہے لہذا نا بڑا ہر ہونے کا چوٹی اور سوتی اور شامی اور آڑہ کو ڈاکٹ
 چوکی پر رکھا جائے لیکن اس بات کا مسعودی متناہیں رہ رہے باہر رہا کہ ہوا اس کو ہا میں سکتی اور کی سرتہ سے

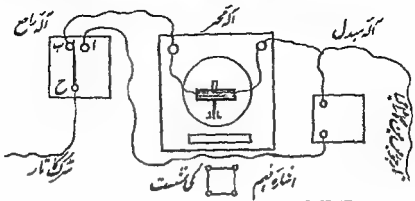
کالج کاسر ہون



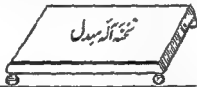
مضامین ہندو

سہ ہون سے اسباب کے چوکی نیچے رکھا ہے

بہر چوکی جو سہ آلات مزید راجع کے مانی طو یعنی آؤ شمال کی سمت نیز ہر اسکو رکھی باقی ہے کہ چوکی کے دائیں
 و بائیں میں بہر چوکی جو سہ کے ناکو نے اس سکر سے کہتے ہیں انٹرکٹ کیا تھا راج کی دوسری کہوٹی کے ناک
 ساتھ کہ جس کہوٹی سے تہا میں راج کی کافی ہیشہ ٹی رہی ہے ملاو میں اور چوکی کے ناک دوسرے سرے کو بڑا کر
 خواہ کہ اگر گار دینے میں خواہ منج کے ایک تہا کے ناک ساتھ جو زمین میں اگر اگر اترا ہے ملاو میں میں اس
 اور گار دینے کو اس کے شاو ہم کسی بیٹیا ہوناسی حرکت کہ کہ کو جو حو اور بیٹیا ہیشہ کیونست اشارہ کو مایا
 راج کی کافی کی گہندھی سے گار ہتا ہے اور دینا تہا مہدل کے دتے سے جو سہ کے
 دینے طو نیز ہر رکھا جاتا ہے اور اسی طو حو کی آمد و رفت جاری ہوتی ہے وہ کو



آلہ مبدل کی ترکیب ذرا پیچیدہ ہے لہذا زیادہ تر تفصیل سے بیان کی جاتی ہے اسکو غور سے سمجھنا چاہیے آلہ ایک تختی پر کہ اس کے نیچے چار جوڑے جوڑے پائے اسطرح پر جوڑے ہیں ایک ہر دو اور پانچ گڑی کا بسا یا جاتا ہے



اول اس تختے میں چاروں کناروں پر چار کوبڑیاں اسی سمت کی ہوتی ہیں جیسے آرمیج میں ہم معلوم کر چکے اور کئے دیان ایک آرمیج تار سے کا اور ہر ایک کوبڑی پر آرمیج سے دو تار لپکتے ہوتے ہوتا ہے وہ تختے کے چوبیس میں ایک کوبڑی کی اور کنگ تار کا چوبیس اور دو چوبیس ہوتا لگا یا جاتا ہے اس جو کوبڑی کے اوپر کبڑوں چار کوبڑوں کا ایک ایک ایک چوبیس آدہ آدہ انچہ گہرے کوبڑی میں ان خانوں میں ایک ایک چوبیس کا ماسلہ اور کناروں کے آدہ انچہ کا رہتا ہے اسطرح

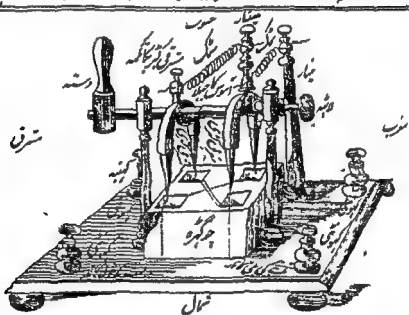


اس جو کوبڑی کے مخالف کو نوک دو دو خانوں میں تانبے کا تار لگا رہتا ہے اسکو سے لکھن شطاح نادر کے ٹکائیں ایسی ہونی چاہی لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے مل جائیں اور ہر جوا تر کوبڑی کا اور کے دیکھتے سے ایک خانہ دوسرے خانہ میں پہونچا یا جاتا ہے اور یہاں معلق ہو کر زمین اسے لگا رہتا ہے اور دوسرے نادر کی رات زمین میں پہونچا یا جاتا ہے اور یہاں معلق ہو کر زمین اسے لگا رہتا ہے اور دوسرے سر کے ہونے میں اور ان نادر کے دونوں سر اور ان خانوں کے نزدیک کی کوبڑیوں کے نیچے کی طرف جیسے رہتے ہیں اور ان کوبڑیوں سے شمال مغرب کی کوبڑی میں تانبے کی تختی لگا رہتا ہے اور شمال مشرق کی کوبڑی میں جہت کی تختی لگا رہتا ہے

حالت سکون میں لاشیاء اس طرح سب کے کثیر یون کی نوک میں چکڑے جاتے ہیں اور عرصہ کثیر یون اور عرصہ کثیر یون کے واسطے اصناف ہر صنف کا کثیر یون کی کثیر یون میں ملنے سے اسے اس مواد کے حصول کے واسطے دور سکون کا استعمال ہوتا ہے اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ قریب باور اچھٹے سرے گول ول پیر کا ہوتا ہے اور خارجی کے مارکیٹ لیسٹ کو اس کی ایک دہرہ مارکیٹ میں اچھٹے مٹی اور آدھ اچھٹے مٹی سے اس میں مہاجی اور مٹی سے



اس سنگ کی ایک سرکاری کپی کے اوپر سمن میں آؤ اور اس امر کا اصرار کریں کہ سمن میں جو چیزیں لکھی گئی ہیں ان کے بدلے میں آپ کو ملے گا۔



آلہ ہند کی ایک جہاد ہے کہ اس کے بس سے دونوں قسموں کے کھڑائی میں سے جسکو میں شریک کے
 قادیروں کا رد کر دوں۔ سرے شہر کے مخبرین اور اسکا انترچوچا میں اور اس تبدیلی کو بہت جلد جلد صرف اور جلدی ہلانے کے
 اشارہ سے کر سکتے ہیں۔ جسے کہہ دو اور انکلیوں سے دہانے طرف ہلانے سے تاجر انتر کھڑائی سو کہہ دو ان ہو کر بس
 شریک کے مخبر کی نشانی کو دہانے شہر کی طرف حرکت دیگا اور جب دہانے کو چھوڑ دے تو شریک کی ایک اور روٹ
 کھڑیوں کی نوک میں پڑے اور کوئی انتر اس طرف کا شریک کے تاجر نہ ہو گا چہاں میں مع سب اس
 آلہ کو کہتے ہیں جس سے جلی کا مادہ جبر کے شریک تاجر روٹ کر نہ ہونے میں جیسے واقعہ کا عروزی سنوں اور وہ جلی
 باڑہ لیکن اس باڑہ میں ایک بڑی قباحت ہے کہ اسکا انتر پتہ کسان نہیں رہتا ہے۔ ابتدا میں انتر بہت دور کا
 ہوتا ہے اور آخر کو کم ہوتے ہوئے تھوڑے عرصہ میں بالکل ایک ہو جاتا ہے اس سے کہ تاجر کی بڑی سے

صحت گل کرنا ہے کی کھجی یہ بطور قطعی کے جم جاتا ہے اور تاج کی تختی کو بھی مندرجہ حسب کی تختی کے برابر ہے
 اور جو از مختلف دانتوں کے ملائے پیدا ہوتا تھا سو خوب ہو جاتا ہے اور اس تصور کے واسطے دانت کی تختی کے کام میں
 مندرجہ نقصان ہوتا ہے اور دانت ایسی بارہ ضرورت کی جتنی خوب مندرجہ دراز تک قائم ہے اور ہر ایک دوتالی کا حصہ
 صحت اور ناست کی تختیوں کے جوڑے ہوتے ہیں اس نام ہے اور اس طرح کے دو یا زیادہ دانتوں کے سلسلے کو بارہ کہتے ہیں
 کھجی کی تختی کے مٹنے کی مٹریں یکساں اور سہل قوت کی اچھا دلی ہیں اور اس سے ایک بارہ جو کہ چھبہ کم خرچ میں تیار
 ہو سکتی ہے ہم یہاں کہتے ہیں اسے حرد پرورد ایک دانت میں جو مختلف دانتوں کی تختیاں ملائی جاتی ہیں اور ان میں سے
 ایک ہمیشہ صحت کی ہوتی ہے اور دوسری خواہ تاسے کی خواہ یا مدی کی خواہ یا تھیا کی خواہ کو کھینے کی ہوتی ہے
 اور اب ہم جس بارہ کا بیان کرتے ہیں اس کو حکیم دانیال نے اچھا کیا ہے اس بارہ کے ایک دانت میں پانچ چوبیس ہا
 حصے ہوتی ہیں ایک کھجی کی ڈونچی و دوسرے صحت کا محل تب سے کہ تختی کی ڈونچی جو تھیں تاسے کا تار اور دلی
 پانچویں فرق اور ترکیب ان اتر کی اس طرح پر ہے کہ کھجی کی ڈونچی کے اندر صحت کا محل یا محل خود دونوں
 سروں سے کھلا ہوتا ہے اور اس کے ایک سروے پر تاج کا تار جھلا ہوتا ہے کہ کہا جاتا ہے اور صحت کے
 سروں کے اندر تختی کی ڈونچی جس کو ایک سو نہدہ بد ہوتا ہے اور وہ دو انجہ جھڑی اور جہ انجہ اندھی
 ہوتی ہے رکھی جاتی ہے اور تختی کی ڈونچی کے اندر تاسے کا تار جس میں ایک دلی بطور دلی کے
 پہلی ہوتی ہے ڈالا جاتا ہے چابھہ اوں کی سبب شکلین میں ان کو بہ شکلاہ عور و کھو



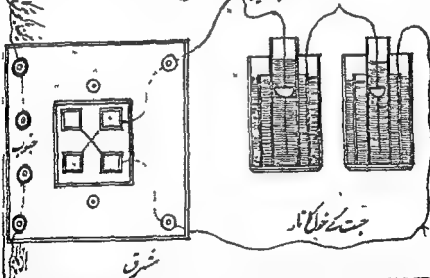
اس بیانی بر تہوری می نیلے نہونے کی قلیں بادیمان رکھکر کالج اور مٹی کی دوزن ڈوچوئی
اور برست قریب آمد انجہ کی دوری تاک بانی بہرے میں اور ایک ڈوچوئی کے پل کے تار کو دوسری
ڈوچوئی کے جت کے خول کے تار سے ملا دیتے ہیں اگر کالج کی ڈوچوئی کے پانی میں تہوڑا سا تار ملا دین تو
بان کا اثر زیادہ تر قوی ہو جائے گا اور تار سے کی پل بر تار نیلے تہو ہے کی قلیں کہہنی یا تین کڑی کی
ڈوچوئی کا پانی نیلے رنگ کا دکھلائی دیتے تھے اور جب کسی پانی کا رنگ زردی یا لال ہوئے اندر کمزور
تہوڑے سے نیلے تہو ہے کے ٹکڑے اور ڈال دینے یا تین اور ایک ہفتے کے
پانی بدل دینا اور نختیوں وغیرہ کو دھو ڈالنا ضرور یہ بار منتقل اور دیر ہوتی ہے۔

دانیال بن ابیہ کا نقشہ



یہ مادہ آگہ سدل کے جانب سے شمال کے سمت رکھی جاتی ہے اور اس میں سے طاقی صورت کے دو ڈھولچوں سے ٹونک اسکاں ہونے میں اول ڈھولچی میں سے حست کے خول کا مادہ آگہ سدل کے اوپر کھینچی میں دیا جاتا ہے حست کے شمال مشرق کے گوشے پر ہے اور دوسری ڈھولچی میں سے جانب کی بٹی کا مادہ اس کھینچی میں دیا جاتا ہے حست کے شمال و وسط کے گوشے پر ہے اس ترکیب سے یہ مادہ ہمیشہ کھینچی کے دونوں انہرے ہوتے اور ساتھ سدل کے چاروں طرف میں محین باور ہے پھر کھینچی سے اول کار کو آگہ سدل کا مادہ لے کر کھینچی کے نکلے اور دوسرا اور کھینچی پر ہو کر حست میں ایک قسم کا اثر تو سدل کے نکلے پر سے دوسرے نکلے کا کار کو روانہ ہوتا ہے اور دوسرے قسم کا اثر میں ملا لایا جاتی مائونٹ من جانب ہے یہ شکل سدل اور ڈھولکی

مہاجری بنی کا نقشہ



اسے خستہ دہرور بیان تک ڈاک کلی کے چاروں آلات کا یہی مفعیل حواد ہارہ اور سدل اور مخبر اور راجع کا حال اور میر پر ہے جانے کی ترکیب سے خستہ ہاتے سات سات مسم کوئی گدار کر چکے اور یہ بھی بچھا دیا ہے کہ قوت موجبہ اور قوت سالہ کے باعث سوئی کو مدد ملتی حرکت ہوتی ہے ایک دایہ طرف اور ایک مائیں جانب اب یاد رکھو کہ ان دونوں ترکیبوں سے حروف الجسد کی ترکیب پر یہ ملائیں مشافہ حروف کے لئے اگر پری اور طاری میں قرار دینی ہیں

نئی گراف کے سرو کی تالی پیچے

۱	دو تین سو تالی	دو تین سو تالی	دو تین سو تالی	۱	دو تین سو تالی	دو تین سو تالی	دو تین سو تالی
۱	/	A	ا	۱۳	///	N	ن
۲	//	B	ب	۱۴	////	O	و
۳	///	C	ش	۱۵	^	P	پ
۴	////	D	د	۱۶	^	Q	ق
۵	✓	E	ع	۱۷	^	R	ر
۶	✓	F	ف	۱۸	^	S	س
۷	✓	G	گ	۱۹	^	T	ت
۸	✓	H	ح	۲۰	^	UV	و
۹	✓	IJ	ج	۲۱	^	W	و
۱۰	✓	K	ک	۲۲	^	X	خ
۱۱	✓	L	ل	۲۳	^	Y	ی
۱۲	✓	M		۲۴	^	Z	دو تین ط

سوائے جس علامتین کے کہ میں اول نمبر ۸۸ پر ملاحظہ تھا ان کے بعد تمام کی ہے وروں ۷ پر ملاحظہ
 ایسا کی سوگ نمبر ۸ پر ملاحظہ میں کی اسے خود پر تالی پر تالی کی ہے جو نمبر ۸ کی گردانوں کی بل ایسا نمبر ۸ میں
 جو برکام میں ایک نہ ایک کی بات بعد کرتے ہیں مانتے ہیں چنانچہ ہم کسی مقام پر ایک کی کا کارخانہ دیکھتے تو بالکل
 یکساں نظر آتا ہے مگر خالص میں محال کیا کہ صرف سلامت نیلی گراف کی کیفیت تو میں بخوبی سمجھ گیا مگر یہ
 دیکھ کر کہ نو تو گراف کہتا ہے میں بھی علم ہر کی کہ ہم پر تالی ہے باقی کوئی کس سے ملاحظہ کر کے میں فرما
 دے کہ نہ فرما کہ اسے ہر پر تالی ہر پر تالی ہر پر تالی ہے وہ سے قائم کیا ہے اور کو تو دیکھ کر کہ میں اس کی تالی میں
 اول ٹو کرو جب جو تالی کی تالی چار کی کا طبع ہر تالی کے بعد تالی کرتے ہیں وروں پانچو جو تالی پر تالی
 ہے وروں تالی کے وہ سے قائم کیا ہے ہم سبکی جو تالی سے ایک قسم کے کا تالی چار تالی کرتے ہیں
 میں دو دیکھ تالی کی تالی میں جو تالی سے ایک قسم کے کا تالی تالی میں تالی سے ایک قسم کے

نیا تالی تالی تالی

نیا تالی تالی تالی

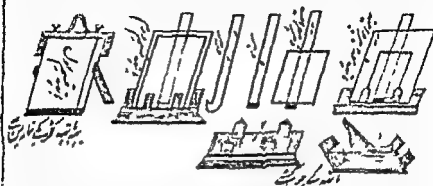
بیمہ بنائی اور دو دین باہر میدان میں رکھی خالی ہے اور باقی سامان ایک تاریک کمرے میں رکھا جاتا ہے
 جہاں بالکل آفتاب کی شعاع کا اثر نہیں پہنچ سکتا بلکہ شمع کی روشنی سے کام لیا کرتے ہیں اب دیکھو کہ جوت
 آدمی دیر و درج کے سامنے بیٹھا ہے تو اس کے اندر اور کھس گدڑا ہوا گرد و گھاس پر اس طرح نظر آتا ہے کہ سر پہ ہوتا
 اور ماون اور وہ کھلائی دینے میں غلی بڑا تھپاس دیت اور ہوا و غیرہ ہی ملکوں نظر آتے ہیں مگر اکثر اوقات اول
 وہ کس فرما نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ گھاس بڑا کھانچ ہے اور کھادش دینے سے پاکیزہ کے اور مولی
 مزہ و جود کو آگے بھیجے شہانے چرو و درج صاف نظر آتے گھاس ہے گرد و ستور کی ایک سیاہ کپڑا کپڑے پر اس طرح ڈال دیتے ہیں
 کہ صرف لیس باہر رہنا نامادہ شخص گرد و گھاس بلکس دیکھتا ہے اور کام سرخ کام کپڑے کے اور پاکیزہ اندر پوشیدہ
 ہو جاتا ہے دوس کہ جوت اکھدہ بلک حب دلواد صاف نظر آتی ہے تو اس مقام پہنچ قائم کر دینے میں اور کپڑے کو
 یا بنائی کو کسی طرح کی حرکت نہیں دینے ہوا کے حوہ تاریک بن جا کر آئندہ کو اگر بری ادویات سے دیرت کرنے میں



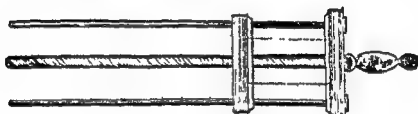
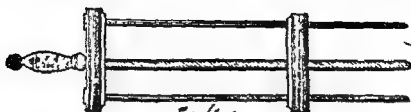
اور انہی کو ٹھہری میں ایک مبر بر تمام ادویات اپنے اپنے قریب سے رکھی رہتی ہیں
 چنانچہ ہم نہیں دے سبھانے کے لیے ایک عدد و عدد اول ترتیب دینے میں

مربوطہ	اہم دستاویز	نام اہل مفروضہ دواؤں کا حرم رکھ کر بچانی ہیں	تحریر یا شمالی ادب
۱۔	سکچر	سکچر	ال صوابک لول بن آئندہ
۲۔	ای نواز بزرگوار	ای نواز بزرگوار	دور کے واسطے ملا رکھا
۳۔	سلو تاجہ	سلو تاجہ	دور کے واسطے ملا رکھا
۴۔	نور علی بیگ	نور علی بیگ	دور کے واسطے ملا رکھا
۵۔	گل سنگھ	گل سنگھ	دور کے واسطے ملا رکھا
۶۔	ای نواز بزرگوار	ای نواز بزرگوار	دور کے واسطے ملا رکھا
۷۔	چکر سنگھ	چکر سنگھ	دور کے واسطے ملا رکھا
۸۔	سلو تاجہ	سلو تاجہ	دور کے واسطے ملا رکھا
۹۔	نور علی بیگ	نور علی بیگ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۰۔	گل سنگھ	گل سنگھ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۱۔	ای نواز بزرگوار	ای نواز بزرگوار	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۲۔	چکر سنگھ	چکر سنگھ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۳۔	سلو تاجہ	سلو تاجہ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۴۔	نور علی بیگ	نور علی بیگ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۵۔	گل سنگھ	گل سنگھ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۶۔	ای نواز بزرگوار	ای نواز بزرگوار	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۷۔	چکر سنگھ	چکر سنگھ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۸۔	سلو تاجہ	سلو تاجہ	دور کے واسطے ملا رکھا
۱۹۔	نور علی بیگ	نور علی بیگ	دور کے واسطے ملا رکھا
۲۰۔	گل سنگھ	گل سنگھ	دور کے واسطے ملا رکھا

ملفوظ قزوی کے جو کہے ہیں ذمہ کرتے ہیں اور کبھی سارا ان کے ہر لہو ہر قسم کا اہستہ بجا ثابت کہ جو پیغمبروں کے
طریقہ کی کیفیت جو میں لکھا رہا ہے اس کا سبب یہ کہ کتنی اہل کفر کا کہنے کے لئے لکھا جاتی ہے اور وہ جانتے بھڑکے ہیں



انضباط کو ایک سچ عمر و ولایتی ہوتا ہے اور ہر جگہ مسہوت بن جاتا ہے چنانچہ اس کی یہ صورت ہے |



ایک ٹری میں پھل کی دودھ بان بنی ہوئی ایک مٹ کے خاصے پر نصب کرتے ہیں اور اس کے عین ایک
سوخ کر کے پھل کا پھل بکڑ گانے میں پہر ایک لکڑ کا دستہ بنا کر اس میں ایک لکڑ کا ایسا ٹرنے میں جو اس بکڑ
کو پھل دال ہو پہر ایک فست کا دوسرا لکڑ کا بنا کر اس میں بھی اس سوخ اس سوخ سے کرتے ہیں کہ یہ فست
بر سے پھل کے اوپر اور برائے اوپر کے سوخ میں اور پھر کراچ لگا دیتے ہیں جس تو ساس دستہ کو جو حد
اول دونوں لکڑیوں میں ڈال کر پہر پھل نور اور ایک عجیب لطف کے ساتھ گردش کر کے اول دونوں لکڑیوں
پاچھ گھٹا ہوتا ہے اور ان دونوں لکڑیوں میں بان کجا بان اچھ کا آٹھواں حصہ کھنڈا دال دیتے ہیں
دو کے کھنڈے آٹھ ہوتا ہے اس میں پہر سویر شک ہو جاتا ہے اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں اگر آئینہ بر ہا ہو
کہنا سٹو ہے نور میں سیاہ جو غامی تصویر کھنڈے سوخ ہے اور اگر میں چیت وار شے میں ان تصویر
آئینہ براد سٹو ڈال دیتے ہیں جو غام اور بات کا استعمال کیا گیا ہے اور اسکو بہت عمدہ تمام آئینہ پر پہر کڑ
کیلی شے میں پہنچے ہیں پہر نور ہی بہت بلور شک ہو جاتا ہے پہر آئینہ کو اور اسکو دوسری طرح
دیکھتے ہیں تو تصویر میری اور بہت عمدہ نہایت درست و کمالی نہایت اسکو تصویر کہے کے فہم میں
بند کر دیتے ہیں اسے خود پر در تصویر یا پھر کمال شمس اور صاف طریقہ یہ ہے جو سے معلوم کیا اور تصویر
فائدہ اگر کئی طرح سے کر جو اس طرح سے خلیج وہ پہر کہ جو بہت عمدہ تصویر بنے کنگ سلون ڈال دے
دل ہو نور دے بہر ششم یعنی اکی او دین سلون نہایت تیز دیکھنی سے اس تصویر بہت عمدہ

ادویہ میں شامل ہے کہ صفت اور کارآمد کم ہو ماسے میں جو قند تصویر میں جیسا ہی منظور میں اور جو باب
جیسا کہ نازکی میں رکھو اور اس کے بعد ایک ناب میں ڈال کر جید مارا اول تصویر کو آب صاف سے کھینچا کر کرنا
صورت اس ناب میں پانی ڈالا جائیگا مودا کاغذ تصویر پر جو بیٹر آتے سلسلہ لگائے اور کئی ماہ سے پانی رنگت
بالکل دور ہو کر صاف ہو جائیگی اور باکیو پیسکدہ اور دوسرا پانی ڈال کر ناب کو پلاؤ بہر وہانی بھی پیسکدہ بجا کر
کہ دو دو رنگ پانی کھٹا سو قوف جو کچھ پیرا اس ناب میں پانی ڈال کر تھوڑا سا مک جو کچھ میں سہل ہے اور میں
مثالی کر کے تصویر کو دیکھو وہ پڑا ہو پہر ایک خالی پانی سے صاف کر کے دوسرا مہر یا دم میں سے لونگ باتہہ میں
ڈالنا اس دوسرا مہر کو ملچھڑا ایک ناب میں نکال کر ان تصویر کو بندھو مست تک اور سین رکھو اس وقت میں
تصویر کی نازکی دور ہو جائیگی اور جہاں سیاہ رنگ باقی رہے جیسا ہی کاغذ تصویر پر تہا وہ ایک خوبصورت اور ایک
پختہ ماس کے مطابق نظر آئے گئے گا پہر ایک اور ناب لیکر دوسرا مہر یا دم میں سے فلکسک باتہہ نکالو اور ان
تصویر کو دوسری ناب میں ڈال کر ایک با دو پالی سے خوب پلاؤ کر دو جو یکے بعد سر دوار دم میں رکھو جیسا سین
ہی بد و صفت کے خوب وقت گزرتے تو بہت ہی نکال کر ایک ناب میں بندھو پانی سے خوب صاف کرنا اس
کہ دوسرا مہر یا دم کا انسانی سے اور پانی میں بھگو کر بندھو گھستہ گھستہ بہرین پانی سے مودا بندھو گھستہ کے اوپر
کاغذ و مودا میں سے نکال کر صاف کپڑے پر جھکا دیا گیا کر خشک کر لیا لگاؤ صفت کر دو دوسرا کی حفاظت
بہایت لازم ہے اس تصویر کی چار چوٹی اندھی مودا و مٹی پر چبکے کے لایا یا کسی بہتر ذریعہ میں سے پانی کو
صاف و منصف و راتہ در گار یا پور سے جو پرورہ الاگو کر کے سطح پل کاڑی اور مٹری گٹ دوسرے ہی خوب
واندہ مطلع وادیا اور مودہ نشاہ ہی تمام چوبچا شہر میں حاضر مودا و مٹی محکم کا بنام مسیح فرام مودا میں ڈالنا

امتحان ہستم

مؤلف

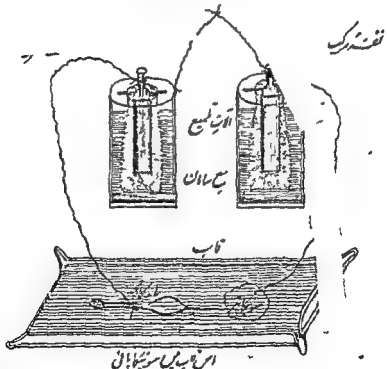
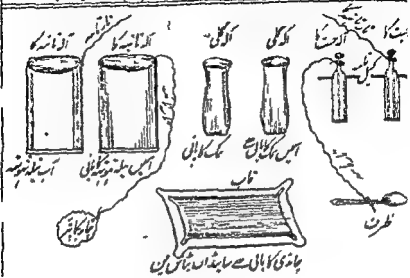
اس تک نظر کسی کو نہ آیا جو حساب میں
سنت گری مری نہیں جاو گری سے کم
نارنجاع محبت سے باندھے برق کو
آنکھوں سے آج دیدہ مبدار و بینا
ان سرسری نظریہ سے نہ زحما دیکھنا
جانے کہین چاہے خبر دادر کہینا

جو وقت تہذوۃ اور جند بہت بند ہے اور ستارہ تہہ نہاد کے ہمراہ خسرو امداد کے دربار میں وادار
میں جا چوچا محکم نے وایا کہ اسے تختہ بگرو اسے نو خطہ انبیک کی خبر میں دستاہ تازہ مال کی خبر
جواب دیا کہ علم برق اور علم وغان و غیر میں قدر سے خبر بدلی ہے مگر نظر میں اور فکر بار یک سے غور کرنا

مالی بابت ہوئے کا بانی یا ایک حتمہ کہ یک تیر کا دس سے ماہیں ملا کر ملائیں اور اس نرس میں ایک طبع
 صحت کا اور ایک سے لاکھیں دس کر کے طبعی سب ہوئی ہے اور اگر بہت سے حوٹے طعقوں کے رکھنا میں تو
 زیادہ فوت حاصل ہوتی ہے اب اگر عاقل کلاس فوت کو حواس نکر کے پیدا ہوئی ہے دور کا بچاں نرودا کہ بچاں
 چیک کر کے بنائے کا بکسی اور دانت کا مار لگاویں بہت تازہ جاسک جائیگا قوت مرقی آسانی سے وادے طبع علی
 اور جب ایسے دونوں آئیں سر کو طعق با اس لائن تو وہ ماں میں ایک خط علی کا سا دکھائی دیتا ہے اور اس کے
 ساتھ طبع کی آواز ہوتی ہے اس طرح اگر بار بار تازہ مار لگا کر کے بہت قریب لائن نورجی کی عیب ملاحظہ کی اور اگر
 ایک تار کو ایک ہفتہ اور دوسرے تار کو دوسرے ہفتہ سے چوبیس تا ایک صد ہفتہ نما ہے اور اگر کئی آدمی ایسے
 لاکھ کر کر کے نام کر کے جو عاقل اور لاکھ کا اجڑا دی ایک تار کو چوتھے اور دوسری طرف کا دوسرے تار کو چوتھے
 نوادہ فوت سب آدمیوں کو جنکا لنگھا اور تار مرقی کا بہت عمارت میں عام سرخولی روش صاحب عالم موعودا میں
 حودہ فی سواد کا لفظ آتا ہے اور کئی مرتبہ کو سہی طے میں ملک استانی کی نسبت ہی مرقی ہے تو کئی ہی سے
 است دینے کے وہ ایسے ہستہ میں لکھتے ہی سے کہ طبع اس کے اسکا اسکا میں ہے اور طبع ہر
 حاسے والو کو اسکا ترانچ ہوگا طبع ہر جس ماہر

صی صغیر طالع کائنات کی میں اور کئی کوئی تیر سے طالع ہیں گو نام ہے کہ حرمہ دیکھتے ہیں الی میں اور صاحب
 میں آتا اور حوٹے دکھائی دیتی ہیں وہ عاقل و برائی ہوتی میں علی را القیاس بہت قوت مرقی کا ہی میری سے شری
 شری ساحلوں کو طرف ہیں میں قطع کرتی ہے انگساک ایک مکھ سے تیر کی روحی دانت کیا ہے کہ فوت مرقی
 اذانی ل میں رد لاکھ اٹھاسی ہر لیل طے کو مانی سے اس سے ایک بہر کی حردہ سے تیر میں طے ہوج مانی ہے اور
 اس کے ہوجا کے واسطے کو ہے کہ انار تھل میں لایا گیا اور بہت مرد میں کو تار طے الانفال گایا گیا گدا اگر تار کے
 دونوں سر کو دیکھ کر آدمی میں کو دیکھ میں والدین خوادں دونوں سر کو دیکھ جس حورج وہ ہی ملے ایک
 آدمی کے ہوجا میں اور تار مرقی ایک طے سے گدا کر آدمی میں خود کر کے دوسری طرف سے سر میں
 کر لگا اور ہی صورت میں ملے ہوگی حوٹا کہ بعد اسے گدا میں اور حوٹا طالعی تار مرقی کا سلسلہ جس راہ کے گدا ہے
 اور گدا کئی طور کی تیر میں طبع آتی میں اگر مرقی کا مٹ تھوڑے تو دونوں کتاوں برٹے گا کر اوپر تار کہہتے ہیں
 اور تیر کو مار کر اوکے سنو طبر اوں سلسلے کو بچانے میں اور جہاں کوئی آہی تیر کی ہیں مکتبی رہاں تار کو دیکھ
 اور دوسری طرف کا لکھتے ہیں اور تو میں ہی انبیا کو کہنے میں کہ اور کس نیال گدا فی میں اسقدر راوی میں کو
 مانی ہے کہ فوت کھڑی میں حردہ دیکھتے ایک مکھ سے دوسری مکھ میں ہوجا مانی ہی سے اوکو موعودا میں لکھتے ہیں اور جس
 جزو میں طالع کے ہوجا کی حرمہ ہیں وہ حیر موعول کہلاتی میں اس ہی تار کے لگا میں بہت شری قناعت تھی کہ اگر کوئی

درہم ہندوستانی طریق برہم سالاس نامانی نارو سناسات اور کئی بہ ہندوستان کے دیوتا کے متعلق ہے
ایکے اور کئی ہم ترکیب پیش کریں خدایہ اوت کے نقشے ہی میں کیا گیا ہے دور میں گونا گوں خدووات



نقشہ تھوڑے میں موجود ہیں اور جسے اولیٰ دست کے دوا کے گند کی شکل میں آہستہ تھوڑے اور کچھ
میل گردانے کے باس چلی ہوئی موجود کو مٹی کے آئے میں بکھیر دینے ہیں اور مٹی کے آئے اور سے خالی
پن آہن رنگ پانی بہا ہوتا ہے سینے پانچواں ملک کو ایک گلاس میں بکھیر دینے میں اور جس کا

روحی ترقی کے واسطے سے رستے کی تسبیہ ہنر نہار ہو سکی ہے اور یہی تابدقی و بکار دہی سے بھی منتقل ہے جسے
 سلاسل کا جس کوئی حصہ مجرم ہو گا کوئی دوسرا کڑا کبھی کبھار سے دور ہو گیا اور سرور و رانی کی ریل کے اطلاع ہوتی
 اور سال کا ہمیں کسی سواری کی سرمداری سے اسکو مارا کر کے اور مادہ ناک کیا نام اور کیا حال سے
 لکھ اور ہر ترقی کے واسطے سے اگلے تمام پرچوں پر ترقی دہی ہے جو سرور سے کہ با سامانہ چھہ واحد ہاں
 مسئلہ مذکور ہوا جگہ پہلے گاڑی ہو گئی اور طلعت مل ہوئی کچھ اور لکھ فانی سر پر گنا سطلان اسطعمہ نقل محکم سے
 اور سا کو کیا کو بیل گاڑی کو مادہ و اسعد کو لکھ دی کے کمال سرمداری کامل سے راستے کوئی اسان و نقل کے
 فائدہ سے کہ گنا ہے کوئی جوانی ہی درو طقت کا انحال کو رہے ہر کما سے کہ جو رکھو دہا بس سرست نہار سے
 آواز دہے سال کی اطلاع مائل کرنی علی فانی سے ضرور در یکا اخرے میں کی کہ حاملانی چھیں بخولی انصاف
 و گاہ سے کوئی کسی طرف میں آگ پر رہا اتم کو کہ جس میں ہے تو انہوں میں ایک قسم کا شمار اور تناسل سے حاصل کر
 اسطرح اور کوئی بر جوتن دینے میں توانی سکاس اس عا کی حالت میں اور دہا جگہ اور طرف ہر کوئی رک
 کل آجکا اور یہ ہی سب کا ہے کہ اس طرف کے موہبہ و لکھ سرور میں رکھتے

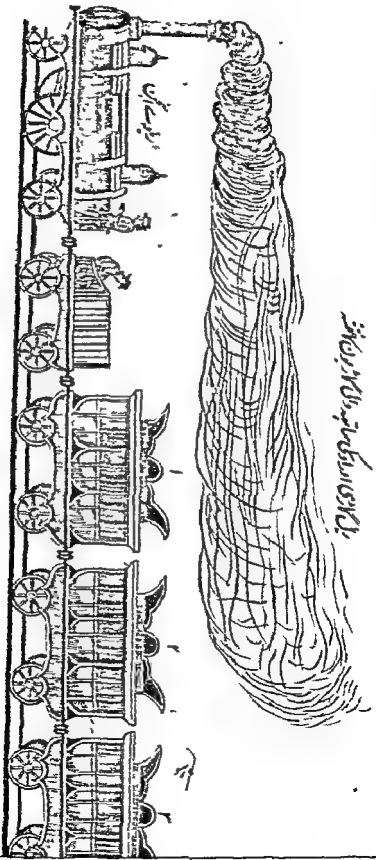
کر کے ہر ایسی اعلیٰ صورت مراد ہوا جگہ اور ہر طرف ہر کوئی ملک شریکا اور اس مات ہی حاضر ہوا اور
 کہ صورت لکھن با کوئی جبر سرور میں ملاتی فانی ہے اور سے وہاں سرور و تناسل سے لکھ لکھ میں
 اور اس عا رب کو کہ اب حواس سے جدا ہونے سے بہت شرافت ہے کیونکہ جو کوئی ضرورت میں لکھ فانی کی
 وہ بزرگ نہ ہو گی بلکہ کامل سے مع موہا جگہ میں جو درو مائل کہ طے سے کو اید ہے ظہور ناما سے اسکو ہم ای اطلال
 میں وہاں کہتے ہیں اور جو ایکے حواس پیدا ہونے سے اسکا نام وہاں رکھتے ہیں علم بیعت کی تحقیقات
 جو یہ ہی عجیب و غریب اور مادہ سرور میں ایجاد کی ہیں اور اس سے وہاں کل سب میں اہل سے اس کے
 وسیلے سے آؤ ہو کہ وہ ظاف کامل کی بہت حوا طاف لکھ مار ہے اور جو کام میل میں اس آئے ال کے
 و بعد سے مایہ آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہیں انسانی مول اور مستول میں وہاں کوئی نہار اس پر تہ
 ہو جاتا ہے اور درو و اسطرح ترقی پانی فانی سے کہ کیا ابر کیا ضرورت ہوا جس کے سال خوف و تناسل
 اسکی طرف منوعہ ہوں ولایب میں وہاں کل کے وسیلے سے جانی کائنات میں اور لکھ فانی کے ہاں
 اور لوہے کے بہت اور درو سے میں اور اہل کل کے وسیلے سے لکھ فانی طبع کا اس آسانی اور جوتی
 ساتھ ساتھ ہے کہ یہاں آکر اس ارمانی سے کنا سے کو تمام عوام کو جگہ و باجی حواس کرنے میں
 اور آرام باتے ہیں اور یہی ہی اس کل کے درو کلا فانا ہے اور میں ہی اس کے وسیلے سے
 ہوتے ہیں اور کوئی دوسرے کو دوسرے ہی ہکو تناسل میں لاتے ہیں اور کوئی نہار فانی و غیر

[illegible]

اگر ایستادیم ، اینچه در راه می بینیم ؟

مفصل بنویسم

باز می آید و در آنجا می آید





ہر کسبہ لگا کہ حساب سال کی گائی ملی ہے اور کے ساتھ ایسی ہی لکھا جاتا ہے تاکہ ایک شخص سے دوسرے
 کو کہ عیام صحیح ہوں اور عیام صحیح کے گزرتے کی گائی شش بریل ملی ہے تو دوسرے شش بریل سے ملے کوئی
 مقام اور نہ ملے ہیج سکھائے ضرور ہوا کہ کوئی ایسی خبر کمال تھائے بہانہ ضروری بنام رستے میں ہی
 لگا جاتا اور جس بیابانوں کا رستے میں صحیح ضرور ہوتا ہے وہ صرف میں بنام میں ایک ہر کیل گائی کو کہہ میں کہ
 وہ شش بریل کے زمرے سے یاد کو کہہ لکھا تاکہ آہستہ آہستہ مونیار کی آئے باہم لکھا تاکہ خوب دھڑلے ہوئی
 کل کا ان نبیوں بیابانوں کے میں رنگ غریبے میں شش بریل کے سے کہ لکھی شش بریل کے سے کہ ہے اور
 سر رنگ اسے ہے کہ آہستہ آہستہ مونیار کی ملی آئے اور بعد رنگ اسے ہے کہ بظہر وہی ہوئی ملی ہے
 ان نبیوں نشانوں کے رنگ کو دوسرے میں لکھیں میں ایک زمرات کے سے اور وہ شش بریل کے ہر ایک شش بریل اور
 کو کہ بر جہر کو لکھیں دیکھی میں اور ہر ایک شش بریل کے ماس ایک شش بریل اور جانتوں گائی لکھیں لکھا ہے جس کو
 پس جہر لکھیں میں اور میں نہیں لکھتے تھے شش بریل اور اس کا سر پر سے جس رنگ بیستہ میں لکھا جاتا ہے
 ماس اگر گائی کو کہہ لکھا تاکہ شش بریل کا سر اور یا شش بریل کی کل ہر کیل لال بیستہ سے کہہ لکھا ہے اور اگر لکھ
 اور اس طور ہوتا ہے تو بعد بیستہ سے رستے دیتا ہے اور آہستہ لالے دیتا ہوتا ہے تو سر آہستہ دیکھا جاتا ہے
 دوسری خبر کے سے ہے اور وہ شش بریل کے ہر ایک ہر ہی کو میں حدیثیں دیکھی میں اگر گائی کو کہہ لکھا جاتا ہے تو
 حرا لال حدیثی شش بریل کی اور ہر ایک لکھا تاکہ ہے اور اگر آہستہ آہستہ مونیار کی سے لکھا جاتا ہے تو سر حدیثی
 دیکھا تاکہ ہے اور اگر ہر ایک دوسرے دیتا ہے تو بعد حدیثی دیکھا تاکہ یا حدیثی کو لکھتے کہ اول سے لکھا کہ سیدنا
 سے لکھا جاتا ہے اور ہر ایک شش بریل اور جانتوں لکھا جاتا ہے اور سر لکھا جاتا ہے یعنی ہے اور سر
 و ہاتھ ہر ایک ہاتھ لکھا جاتا ہے اور وہ ہاتھ کی دے سے گری شش بریل میں اور کہہ لکھا جاتا ہے ہی ہر ایک میں اور
 ہاتھ کے ایک طرف سے رنگ اور ایک طرف سے رنگ ہوتا ہے میں اگر یہ مطوطہ کہ لکھی کی طرف سے آئے
 تو دونوں ہاتھ شش بریل سے دیتے ہیں اور جو یہ مطوطہ کہ اس طرف سے آئے گرد و سر کی طرف سے آئے تو ایک
 ہاتھ لکھا جاتا ہے اور جو مطوطہ کہ آہستہ آہستہ اور جو سیدنا کی آئے تو ایک ہاتھ جوتوں کے ہاتھ طرف ہوتا
 اور کو لکھا جاتا ہے اور ہاتھ ہوا اور کو لکھا جاتا ہے اور اگر یہ مطوطہ ہوتا ہے کہ مدبر کی دوسری آئے
 تو دونوں ہاتھ گریے شش بریل میں اور علاوہ اسکے اور اور نہ میں میں سے اگر حدیثی ہو تو کو کہہ لکھا جاتا
 ہو جاتا تاکہ اور کے لال اس طرح بر میں کہ اگر گائی کو کہہ لکھا جاتا ہے اور اگر یہ مطوطہ ہو تو جو چہی و دونوں ہاتھ اور ہاتھ کر
 لکھا جاتا ہے اور اگر جو سیدنا کی آئے آہستہ ماس طور ہر تو ایک ہاتھ اور ہاتھ مدبر کی دوسرے لکھا جاتا ہے تو
 ایک ہاتھ لکھا اور ایک ہاتھ سیدنا کر سے میں یہ وہ سال میں حکم کو کہہ لکھا جاتا ہے ہر ایک ہاتھ میں

اور اب انھیں بن ایک ایسی ترکیب ایجاد ہوئی ہے کہ ہر ایک گاڑی میں سے جو ساڑھے
 لحاظ بائیس والوں کو آگاہ کر سکتا ہے اور مٹا مسلم ہو جاتا ہے کہ کسی گاڑی کے سائیکل
 ضرورت ہے اور اس گاڑی کو بھی بچان لیتا ہے اس صورت میں اگر کوئی گاڑی سلا
 ملوہ ہو جائے تو اس سیدم لحاظ اور اس کے واسطے کو جب ہو جاتے گی غرضیکہ سب گاڑیوں
 یہ دونوں کل اس گاڑی کے ساتھ ہی لگتی ہیں جتنی ہے کہ دونوں کی راہ گھٹنوں میں ملے جوتی سے
 اسی وسیلے سے دور دور کے سافر تھوڑے وقت میں قطع مسافت کر کے ایک جگہ سے
 دوسری جگہ جاسکتے ہیں اگر ملک کے ایک جانب قحط ہوتا ہے اور دوسری طرف
 اورانی تو اس کی بدولت دونوں ملک کے رستے والوں کو فائدہ پہونچتا ہے

تولف

الستد اللہ کس قدر ہے بارش سے یہ گاڑی یا کہ جسکی کا اجاز
 خود محدود ہے استعانت غیب سے قطع کرتی ہے یہ وہ دور دورہ
 اس میں سو سوطہ رح کا آرام ہے یہ سوار یا ہے نہایت دلخواہ
 تبر و تار یا رات نام سے شہر اخبار سے ہے یہ نہایت
 سے اور ہی تابعدا جہاں سے آخند میں کام آگیا سوز و گداز

اجب کہ سہزادہ بنند اخبار لیا یوں قال نے باتہ بغداد پر دلچسپ ہو کر
 اس قدر اچھے انصاف پر غلبہ پایہ کیا اور چند نقشہ ہاتے
 سلم برق و سلم و قال ہی آپ دست مبارک سے بناتے ہنگام
 انھیں ان کا وقت معمولی قدر بوقت تمام آ پھونچا
 ماضی و دور کا عالم بنانے بنیاد کو حبیہ شاہراہ



سنائش آباد شہر کے سلطان قلعہ جہم بھی
 فرزند روزگار کی توجہ پر نہایت اوسکی
 کامنوں و شکوہ ہوا اور



نصرت کا خروغ ثابت کر کے
 دہلی دار و دربار
 شہزادہ

باب نہم موسوم بہ عقل و دم

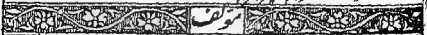
المنیٰ تحریر

الکلام



کوں جو محط گرم سخن مار سے حکم لے
وہی اٹلاک بر سو محسوسہ جو سند واد
حوسو لہجی کو عطار د کا تسلداں ماسے
الحکم دریں سے اماں در اماں ماسے
محسوسہ کا مد صفت رحلہ علماں ماسے

حریف محسوسہ کا گار اور تہذیب نامہ ریت میں نصیر علم کو آؤ سنا دے جو پروردگار واکہ عروس
سرستہ تعلیم معلوم میں بد پرچہ ہاں میں کہ محسوسہ جو علوم میں تو تھا مدہ ہے میں بے شریا کہ بائیں اور کہو کہ فرما
تہ سے آئے ہے اور کہنا کہنے سے اسے جو روز جو آوار و ڈال اسان بنا ہوئی ہے اور کی مختلف ہوگا
ام و دوس ہے جو کہ ایک حرف کی آواز وہ سہرور کی آواز میں دوس سے اہل ہر حرف کی واسطے ہر قوم ہے ایک
ہاں کل مغرب کی ہے اور دیکھو حقیقت کہنے میں اور کا نام خط ہوتا ہے اور ایں خطوں کی ہی مدد گاہ حریف میں
ما کہ خط ہندی و خط سریانی و خط یونانی و خط انگریزی و خط عربی و خط مغربی و خط کوئی و خط کسبیری و خط مسی
و خط برکائی و خطین مسیح و خطین و قلع و قمع و کتب و عروہ و متعلقات اور عہدہ اور نگینہ دار و دہار کی ہیں اور
سج و خطین عربی میں اکثر نسخہ نسخہ و خط و خط میں اور انگریزی میں و خط کے عربی کتب و اور خط کے کفائی
اور ہندی میں عربی و گری و غیرہ کا نام میں اور ایں قسم میں خط طرکی ایجادات جدیدہ اور میں اور خط میں پیدا
کر کے بہت کچھ صورتیں مسیح کر لی ہیں ہر ایک حرف مد میں اور ہر حرف کے قاعدے علمہ و گریک اہل اصول ہیں
کہ ہر حرف میں باہر میں سرور ہونی ہر اول فاصتہ حرفت ہے حرف کا حرف و طول و دم و قلم و خط و خط
و خط و خطوں کو کہ آؤ کہ خط سے کہانک ہو موسوم ہو جو حرف سے حرف کی پائیں اور ایک حرف کو کہ خط کا نام
کہدے ماسے جہاں کہی حرف نہیں کہ اسو کہی کہ حرفت فعال ہو کہ خط جو اس نہیں خط نام ہو کہ خط کا نام کہ خط کا
اور خط کا خط و خطوں اور خطوں کو کہ خط کہنے میں اور جو موسو لہجی کے واسطے سالانہ و کہ خط و خطوں مرور سے



حوسو لہجی کا شوق ہو حس کو
سات ماہیں محسوس ہوں جب تک
خط کتا متناسے دوق ہو حس کو
حوسو لہجی محسوس ہے سے تنک

یہ لازم ہے جسکے کاغذ صاف
 درسدے جاستہ راو سیاہ
 تیرے جافوتے جو کتاب ہونیہ
 چوتھے ہو گلاب واسطی کت کت
 باجوین ہو تقیق ترا و سناد
 جتنے از بس ہو مال و راغب
 ساتوین مفصل ابر و معال
 جب کہ سال بہ سہیت ہو

شکل حصار ہو شان ثقات
 شش زلف نگار فہد ت باہ
 مکعبہ سوخ کی صفت حون ریز
 دل عاشق کی طمع نرم اور سخت
 مصد بان ماور و پور سے زیاد
 مشق و تفسیر بر دل کاتب
 رے بسل و حصار شال مار
 کیونکہ عجب خوشو بس کت ہو

اسے دو پرور راہ ساتوین کاغذ تھا اس واسطے دوست آہو بر باد رتوں کی چہال پر باہر و در
 برے نرے بنوں پر گہا کرنے سے خارجہ اعمال کہیں کہیں بھی طریقہ مروج ہے اور جب کاغذ ایجاد ہو انور
 لکھے والوں کو بہت آسان سیر مولی کاغذ وہی موزج ہے کہ جو حوی اور بر کاہی اور بخدی اور صفائی اور
 پر پائی میں بے طبع ہو اگر کاغذ گہمیری اور عطائی اور سرخندی اور دولت آبادی وغیرہ نہایت صاف ملی ہے
 ہوتا ہے گر لک انگسٹان میں انعام قیام کے کاغذ بار یک سطح صاف اور بر کاغذ میں بلکہ دور دور تک بر
 تجارت بالطریق تالیف ہو چکے ہیں اور جو خوشو بسوں کاغذ کی بازاری کیواسطے یہ ترکیب نکالی ہے کہ دو چار
 کاغذ کو تہ نہ نہ نہ نہ کے واسطے سے حاکم و ملی بنانے میں اور او کو دو چار اور دو کی سیاہ میں خشک کر کے
 سہرو کرنے میں وہی خوشو بس کے سے نہایت کارآمد ہے اور قیام کاغذ کہیں میں رنگ حنائی کہانی
 فرما ہوتا ہے اور کی ترکیب یہ ہے کہ رنگ حنائیم کو تہ آب میں دو ہر رنگ ہنگو کہیں بہر صاف کر کے
 اور میں رنگ در ملی پانچویں قسم کا رنگ منظر ہو کاغذ کو کسی رنگ میں خالی اور کسی میں ہنگو
 ترکہ کے عطر دینے میں اور کسی بہر دو ہر رنگ رکھتے ہیں کہ غلط خواہ رنگیں ہوں اور قلم اکثر کہیں اور ہندو
 میں خصوصاً جناب میں بحال و ابالی جو اور شہنہ میں کتاوہ سیاہ پر بہر ہر رنگ ہے اور ولایت بہر ہر
 قلم اسکی نہایت بکلی اور لطافت اور خون نگاری کے ساتھ سیرت اسے کہ اسے بہر کہیں نہیں ہر رنگ واسطہ
 ایک تمام عراق عرب میں و میان اجداد اور بہر کو وضع ہے وہان کے قلم کو اسے بہت لگا کر دیکھی کہتے ہیں
 اور قلم چند صورتوں پر ترنا جاتا ہے اول طلی سے بہت موٹے قلم کا دوم سیر زالی سے اور قلم کا جو
 بہت موٹا ہوتا ہے بہت باریک قسم کا طلی سے جکا قلم باریک ہو باریک کی تران مختلف طور پر کئی کہنا
 اور کوئی کاغذ اور ایک کاغذ کا قلم کی کبوتر قلم کہلاتی ہے وہیچ میں تہلا اور نوک بڑا اور عین تر



سے کہ اور ایک مٹی کا کوٹہ اور سرسکوس اسطرح کہیں کہ تو تمام بندہ ہو ورنہ چاہے کل ہو جائیگا جس میں نہیں
 طرح کے گڑے گڑے اور سرسکوس کی اور اگر کہیں جب یا میں کہ کامل سچ ہو گیا ہے طرف کو تہستہ اور ہٹا کر بریج
 مع کر کے گرد و بار سے محفوظ کریں اور اسطرح بقدر حاجت مع کر لیں اور کامل مینے وقت اگر تہستہ کے میدان
 پر چلاؤں عیبت کر جائیں تو سیاہی عادی اور براق ایسی بنے گی کہ زمین بڑی کی موسیٰ نمودار ہوں گی
 اور کامل میں اگر مٹی باریت وغیرہ نہال ہوگا تو ہوا سا پانی ایک سپا میں بہر کامل اور پھر زمین گرد و بار
 نہیں ہو جائیگا اور کامل اور پھر جا گیا آہستہ کی سے اوٹھائیں اور چری جگہ سے کاٹے کامل کی پکنائی صاف
 کر کیا بہتہ خود کہ کامل کو کافد کے ایک غلاف میں بہر خبر میں کہیں اور کو کو گم نمودار ایک ایٹ کے
 پسیلے سے حرارت میں باگرم ہو چل میں دباؤں جب حیران ہوگا تو ہوا پھال میں اضیاط شرط ہے کل چکا
 اگر کہ بہ مل ہو تو زیادہ بہتر ہوگا اس واسطے کہ تھوڑی پکنائی ہی مفید رہے اور احوال بہتر کیسے میں بہتر
 اور یوں تو ہر خوشنویس ایک نیا نسخہ اخراج کر لیا ہے گونا گویں میں خوشنویس علی محمد امیر خجہ کشن سے
 سیاہی کی ایک تحفہ نہر کیا گیا ہے بلکہ ہمیشہ اوی سیاہی سے شوق کرنے سے خفاجہ اور سیاہی آدا ہے
 اگر کہہ سچ آمار جو کہ کہہ ہو ایک ذوق اور سچی عودہ نصف وزن اور ایک اربع وزن واحد کوٹ کر شب کو سیاہ
 میں بہر کہ میں صبح کو کسی طرف سی باہر کی میں جو طے بر پڑا کر اول کہہ کا پانی گرم کر میں جو طے جو میں کہاے گئے
 تو زمین مندرج سچی کا پانی اور ہوا تھوڑا الو سے کا پانی ٹالنے میں جب بہر دونوں زمین نو کچھ سے حرکت پڑیں
 جرم توام تحریک قابل ہوگا تو اوار کر پڑ جائیں میں جہاں میں فی الحقیقت یہ سیاہی بہت عمدہ اور خوش آب
 جوت کسی حرف میں بہر میں خوشک ہوئے مدی اس قدر راتی فاداری باقی رہی ہے کہ گویا اسی تر ہے اور
 نقطوں میں تو ہمیشہ جیسے کہنے تراش کر پڑیے خوشنویس نہ کر کے کٹر قطعات بلا کل طعین اور مسلمان کی سچی
 طرانی میں کلام یہ کہ میں سچے جدا کا نظر ہے شور میں اور کتب عربی و فارسی میں خود بخوبی کی تہذا سوا کلم کی گئی ہے
 کہ اکثر حروف صرف تبدیلی لغات سے نام بدل مینے میں اور خوشنویسوں نے حروف قطعات کی متوالی
 سطرب اسطرح شور کی میں کہ سطراول الف سے تک اور طردوم تا تے تک اور تویں یوزیر و ث و ج و ح و ز و

نیز

سطراول

سطردوم

حروفِ تَعْلِیق کی تکلیف

اس سبب ج و ز و س کششیں صریح طرہ سے
ق کے کہ ل م ن و ہ بھ لا کی تیسری

اس ج و ز و س کششیں صریح طرہ سے
ق کے کہ ل م ن و ہ بھ لا کی تیسری

جو حرف میں ظلم سے کہتے ہیں اسی ظلم کے نقطہ سے اوج کا انداز کیا جاتا ہے اسلئے اول یا دہ کہنا چاہئے کہ نقطہ کی اپنی صورتوں میں

نقطہ چار گوشہ حرف نقطہ بیس ساوی نقطہ آٹھ ٹلو نقطہ چوبہ برتو نقطہ دھرم

اور خوش و مسرور نے تعلق کے دو اثرات قسم پر کمال کر سات نام علیحدہ مقرر کئے ہیں بیضاوی
نمرکی آفتابی تلخی مثنوی مثنوی صحیح سے بیونہ مگر بیضاوی اور آفتابی طرزِ نمین زیادہ مزاج و شوق میں

قاریہ بیضاوی قاریہ آفتابی قاریہ بیضاوی قاریہ آفتابی

حروفِ تَعْلِیق کے سبب تکلیف سے نہیں ہونے کی تکلیف اور قاعدہ سے اس طرح سے سنیں کہ جن کے نام آؤ گے
کہیں ہی بخوبی سمجھ لو گے اور قواعد و ضوابط سے خاطر خواہ واقف و آگاہ ہو جاؤ گے باور رکھو کہ تحفہ بریں
ب اور پ اور ت اور ث اور ن اور می کے جہتِ ابتدا اور وسط
میں کسی حرف سے لائے جاتے ہیں تو سب کی ایک صورت ہوتی ہے علیٰ ہذا الفیاس ج اور ج

باب پنجم در بیان احوال و حال

اول ساسست دوم یاسست سوم حاحست
چهارم ساسست پنجم ضاحست ششم طاحست
هفتم عاحست هشتم فاحست نهم کاحست
دهم لامست یازدهم ماحست دوازدهم محاحست

اور تعلق میں چہ باتوں کا لحاظ خوشنویس کو ہمیشہ رکھنا لازم بلکہ لازم سے


اولیٰ و تبرے برابر ہیں جیسے	دل کی گل تجھی می کی بی دل حسن میں
دوم ہر دو کشنیں جیسے	اس سے سے خواب ہے خوش
سوم دوا میر سکوں جیسے	گلرخ سچ گلخ ہیخ

اور کبھی حسد و بغض و انت کی شق ایک نہایت خوبصورتی سے کرتے ہیں



ای خود پروردگار کو کہ خط نسخ اور تعلق سے تعلق ظہور میں آیا جیسا بیان ہم اچھی کرتے ہیں اور وسیع و قاص سے خط تعلق موضوع ہوا اور خط ایک سلسلہ نسخ و محقق کی نشان لار خط طرز آبا گیا اور خط مجموعہ خوشنویسی کہیں میں مجموعہ خوشنویس کی ایجاد اس کو کہ تعلق و نسخ کیا اور نسخ کی دست میں خط بجان سے کالا

چنانچہ تغیر کی نشان بہرے	اٹھن بر حرف دوم کے صف
	چار طبع اور لکھتے صحت و اور نسخہ صرور

اولیٰ و تبرے برابر ہیں اسے ہر بیان لار لار  پیر داغ از لار باع ہست و از من صرور اور خط سبک کہ کہ جو خط دیوانی بھی کہتے ہیں اوس کی طرز بہرے سے

خط شکستہ

کار و دل فرم بہر حسن و شو کہ مر لکھتہ ہست و عوالم و صبر کہنوں لکھتہ

امارت و ابالت امرت بہر خدمت و نوکت زلت شہادت و عوالم و صبر



باب پنجم

تکتمیوم

یا غفر عنکم اللہ ذلک انکم کانتُمْ
تُفٰلِحُونَ

وہ لفظ ایاں عقیدت لکھیں
دون خواہ غافل عقیدت اخصام

غفر عنکم اللہ ذلک انکم کانتُمْ
تُفٰلِحُونَ

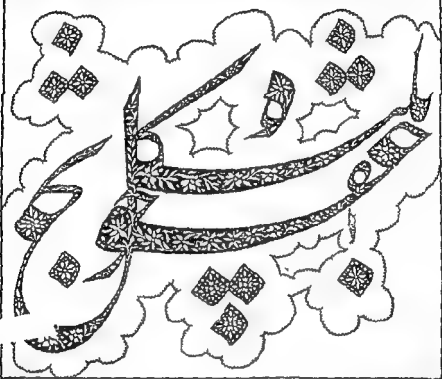
۱۔ غفر عنکم اللہ ذلک انکم کانتُمْ
تُفٰلِحُونَ

ایشاح

اداسی خوشنویس کا دور برہمراہ حوالہ من کل فتح عمیق کا شہرہ

مکمل

اسے خود پرورد خدای تعالیٰ میں ہے ایک عجیب غریب طعناں کیا ہے اس سے بیزار اور
 اور تعزات شہر نرمنی سار دین سقیم اور اسے سلیم بر ملوہ کر جو بن تابد ایرونی سے اس طعناں کو کہ یہ شہر ایمان
 مال ہے کہ شخص کی نگاہ باندھت ہو اس بچینہ گراں ہا سے ذخیرہ اندوز فیض مروی ہو سکتی ہے
 بیٹے اگر کوئی ناظم و ناشر جو کرمین غوامی و کرمیناں اس سے کیا امید اگلا سے کوئی ملکوں کو ہر مراد ضرور ہاتھ آئے



نقش شش گل بلبل ز باغ رنج خواہ

ہم اوقت بچیں غمہ رسل شیل بر قسم کے بیان کرنے ہیں دیکھو

مثنوی و عتابہ

<p>خند و پرور اسے بلبل باغ مصل ز خون عشا پاست پروردگار سزد بارگاہ تو سہن برین ز شلین تو گل خلق آباد باو مدیت شود زار و خوار و زبون</p>	<p>نرو تازہ خندان گل باغ مصل نباشد ترا رنج و در روزگار ترا دادہ حق رتبہ برترین دل خیسہ خواہ تو بس شاد باد سہ عاصمانت بود عشق خون</p>
--	--

بستان شکی به لغوه وقت
بستان شکی به لغوه وقت

مسدود شود و نشانی از
مسدود شود و نشانی از

در منزل کن نشود و در
در منزل کن نشود و در

زیر اسب در گل کوبیات
زیر اسب در گل کوبیات

شاید عین بسبب روح
شاید عین بسبب روح

از مسدود شده ابروی
از مسدود شده ابروی

سبب چو گل من جو گل بیاض
سبب چو گل من جو گل بیاض

دل به دل نشین چون بسبب
دل به دل نشین چون بسبب

نشاید عین گل ابرو چندان
نشاید عین گل ابرو چندان

خاکین ازل پس گل رسا
خاکین ازل پس گل رسا

غشیش مسدود حسین گل
غشیش مسدود حسین گل

برای نبش امضا و حر نام چند
برای نبش امضا و حر نام چند

دل جوشِ جنون دارد سودا بخفزون دارد | دریا بر رخ و کحل جسدش نشان شد |
 ندگون بسر باوش خوش دادین داد | در گون گل رصف ابل جوهر لکان شد |

از در جسد کرباں دوزخ زین دل بر آید | عقل خسته و دورش بکار جوانان شد |

اسطیج ادیت کعبه جوحد ہے گردل پہ ایک صبح ہمارا بنایا ہوتا ہے کہ جبکہ تیرے شکل تو اکید تھا اب کعبہ کی خطی کلا ارض
 نہ رہتا اور ازل کی عرب ہی سمجھو کہ تو کسی سے محروم کی کل برقعہ تحر کرتے ہیں بنانچہ لفظ خرد اسطیج پر

حز

اور اسکے جوت میں پہول تھے اور یل کوٹے و نیو و ایم گذار سے تباہین خوشنویسی کا شاق ہے تو تم سے بایک
 دین میں اس عروہ بن سکے تین اور اگر دوسرے حرف سا شکل پرین تو دل کا قند نظر علی سے کہہ کر پر پرین چر پرستی
 دیکھو خاکہ کیا کہتے ہیں اور کاماں میں خود پرین کرینگے نہ خدا اس خط کی خوبی پرے گل و برگ بہت ہوں

حز

اور اسی رسم میں سے خط بہار ہے جسے فیکر سے عمارت لکھ کر حرف ملی دیکھانے ہیں

حز

اور اسی رسم میں سے خط بہار ہے جسے فیکر سے عمارت لکھ کر حرف ملی دیکھانے ہیں

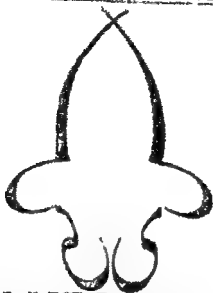
حز

اور اسی رسم میں سے خط بہار ہے جسے فیکر سے عمارت لکھ کر حرف ملی دیکھانے ہیں

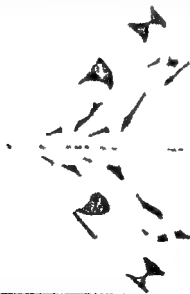
حز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکز تعلیم و تربیت اسلامیہ پاکستان

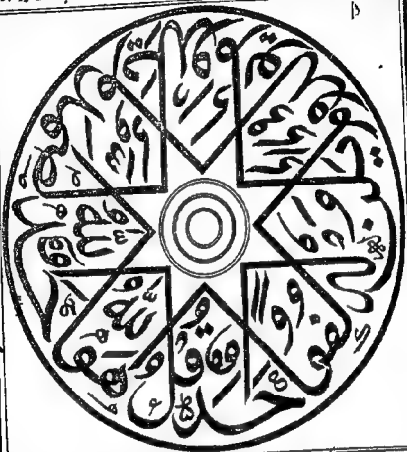


فہرست دوم جس کے بموجب فہرست دوم کے ہر حصہ کے زیر پرچہ میں کوئی ایک حصہ ہے اور ہر
دوسرے حصے کے تحت ہر دو کوئی ایک حصہ ہے اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے
جس کے تحت ہر دو کوئی ایک حصہ ہے اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے



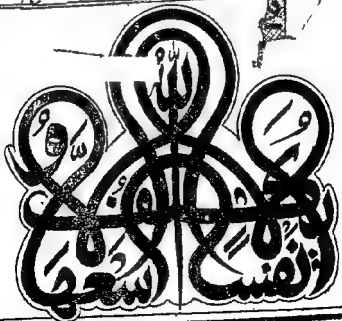
اس میں اس طرح کے نمونے دیئے گئے ہیں جو ہر حصہ کے تحت ہر دو کوئی ایک حصہ ہے اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے
اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے اور ہر دو کوئی ایک حصہ ہے

در این مین ... معانیات و ...



کلاه

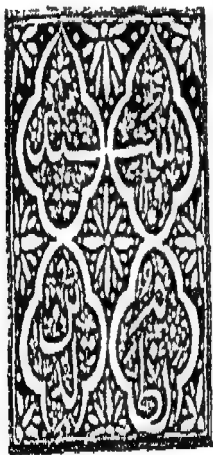
در الف کو دائره کی صورت گردن دیگر طراش ناما سطور ہوں فاسطیح سائے ہین



س

ابن خاتم
ابن خاتم
ابن خاتم

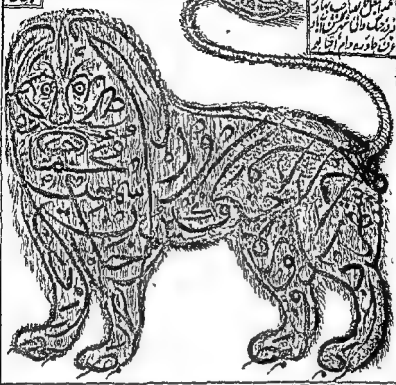
اور محمد اب دار طبع الف بالام ونبہ بینا ہر یہ ڈال کر اس کو پیرا دے



اور کبھی طبع کے حسن و فن سے جانور دن کی باساؤن کی صورت ظاہر کرتا ہو

بزرگوار

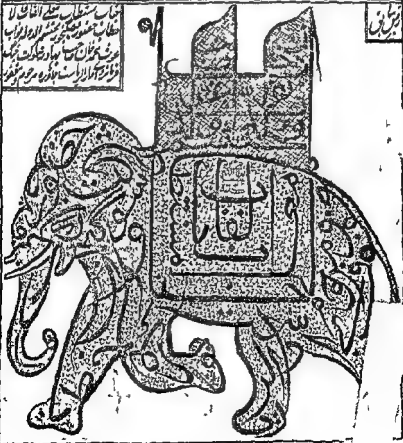
خداوند را در روز قیامت
عزیز و جبار و قهار و مجید
و زود شک و دانی و مبین و آگاه
و قهار و داور و دامت برکات



مغز و شکر

بزرگوار

خداوند را در روز قیامت
عزیز و جبار و قهار و مجید
و زود شک و دانی و مبین و آگاه
و قهار و داور و دامت برکات



مغز و شکر

۱۔ غنیمت ۱۲۶۸ ہجری ۱۸۵۲ء



اور کبھی کوئی پہول بوٹے وغیرہ کی قسم سے طعنا پر ہیئتِ مجملہ نظر آتا





ہے مروف مولیٰ کے پانچ فرشتے الیٰ نوہ شاد کیا گیا ہے خود پروردگار
مروف خط کتابت بن موصیٰ بن اور ہم کے مروف علیٰ کتابی بن کو جو کہ موصیٰ بن
موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن ایک فرشتے کے مروف چھوٹے ہیں اور موصیٰ بن کے مروف
موصیٰ بن موصیٰ بن اور موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن
موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن موصیٰ بن

اولیٰ یکہ زنا نہ
بسم بن اور موصیٰ بن
موصیٰ بن موصیٰ بن
اور موصیٰ بن موصیٰ بن
موصیٰ بن موصیٰ بن

بسم اول کے مروف

A B C D E

F G H I J

K L M N O

P Q R S T

بسم اول کے چھوٹے مروف

a b c d e f g h i j k l

m n o p q r s t u v w x

153



یہی کوئی پہول بوٹے و نیرہ کی قسم سے طغیا پہ بیت محوئی نظر آتا



الحال جیکہ فرما رہا
 دارم من اور میں
 رشتہ داروں میں
 اور یاد رکھو کہ الفا
 اگر نری مراد

۶
 نے حروفِ عربی کے بیان فرمیں اپنی نوادشاؤں کا کہتے ہیں
 حروفِ خط و کتابت میں ہیں اور وہ قوم کے درویشوں کی اپنی ہیں کہ وہ کہتے ہیں
 وہ قوم بھی دوسری ہے ایک قبیلہ کے حروف چھوٹے ہیں اور دوسری قبیلہ کے بڑے
 یہاں میں بڑے حروف اور وسط و آخر میں چھوٹے حروف استعمال کئے جاتے ہیں اور حروف
 کے بائیں طرف لکھتے ہیں وہ حروف جو خط و کتابت میں میں ہیں وہ ہمہ میں

نیم اول کے نمونے حروف

A B C D E
 F G H I J
 K L M N O P Q R
 S T U V W X Y Z

نیم اول کے چھوٹے حروف

a b c d e f g h i j k l
 m n o p q r s t u v w x y z

A B C D E F G

H I J K L M N O

P Q R S T U V

W X Y Z

بسم دوم کے لئے حروف

a b c d e f g h i j k

l m n o p q r s

t u v w x y z

وہاں اگر بری کی باروں مختلف صورتیں ہیں اور جو یہ نہیں تیار ہوئے
ہستہ چہات حرف ملکہ کر کے لکھنا نہیں چکا اور اب مقرر کئے ہیں اگر زمین اور کام و اول

حرف علت

a e i o u y w

وہ سوال کے لئے حرف ہیں اول کو اگر بری میں کان

حرف حیح

H J K L M N P O R S T V W X Z

وہاں کی تحریر میں طبع طبع کے ایجاد کئے گئے ہیں جیسے کہ

اسم مبارک حروف اگر بری میں اس طور پر لکھا

eēn Victoria.

حسدوں کو کچھ سے اور ستے کچھ جڑ سے اور کوتاہ کہنے ہیں جا بجا

VICTORIA.

VICTORIA

VICTORI

دوب اگر بری کچھ جڑ کر میں ہی کہے مانے ہیں اور وہ جدمر سے

VICTORIA

VICTORI

دو دلی سے حسد و بجاوں اور گلا سوں میں رکھتے ہیں

QUEEN VICTORI

باعتدال ہر طرح طرح کی صفت و درت کام میں لے لے ہیں اور اردو کے ہمدست تو علم حباب میں نم دیکھ بکے ہو گرا کر بری ہمدست یہ ہیں

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11

دو حسد و بجا کر بری کے فائدے بر حسد و بجا ہی ہیں
 حسد پر جاتے ہیں اور ال میں کھائے افسد اس کے کچھ اشادات
 دلی جس کے وسیلے سے عمارت گارن کر سکتے ہیں اور اکثر اوقات ہندی
 ہی اہم مرکب تحریر کہتے مانے ہیں جا بجا حروف ہندی کی اس ہمدست دیکھو

بجائے

۲۴۰

श्री

आइइउऊ न्नन्न लल्ल एऐ ओ

अ आ इ ई उ ऊ ऋ ॠ ए ऐ ओ औ

ओ षं षः

अ आ इ ई

क ख ग घ ङ च छ ज झ ञ ट

थ द ध न प फ ब भ व वः श ष स ह

र ण ल त थ द ध न प फ

य र ल त थ द ध न प फ

भ म य र ल व श ष स ह

न ण ल त थ द ध न प फ

क ख ग

घ ङ च छ ज झ ञ ट

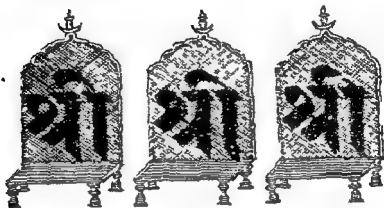
थ द ध न प फ ब भ व वः श ष स ह

र ण ल त थ द ध न प फ

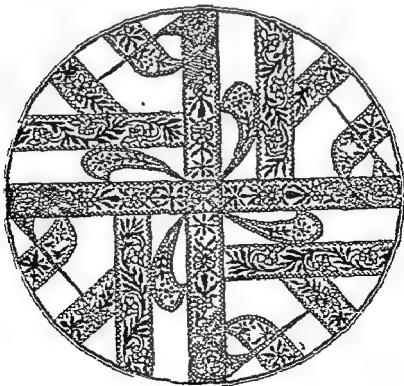
य र ल त थ द ध न प फ

भ म य र ल व श ष स ह

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳۶۲۵ لکھنؤ عقیل دہم



ورہنے ہستی میں ایک لکھنؤ انکلا سے اوس میں جا بہرہی جا



اویسی طبع فاسق کہتے ہیں اور طبعت حروف کی کیفیت اس طبع میں برے

ا	د	س	م	ط	ح	ا	حروفِ آسی
آ	م	ت	ن	ی	و	ب	حروفِ مادی
ج	ط	ت	س	ک	ر	ج	حروفِ آبی
چ	ع	ث	ح	ل	ح	و	حروفِ مالی

[illegible]

باد رکھو کہ اول بہ فیض محبت ملک چسپائی میں سوار ہوں مدد کی اور شکر لوشن نامی ایک مرد ناکارہ لڑکا ہوا کرنا اور لڑکا میں ملک شکر لوشن کا سر جان کان ریڈ آئین کے اور کیا ایک نام لطیف قرار دیا اور غلام شکر لوشن کی پڑوسی میں اس فن لڑکی کو شہرت بخشی بہر سو برس کے بعد ۱۵۲۴ء میں اس قسم کے لوگوں کے واسطے مقام پیدا ہوا ایک سید مقرر ہوا خاندان جو اس وقت ہم ہی موجود ہیں مخالفت کرنے میں اور حروف نگیری کی رعایت سے اس سب کا نام

لوٹنے پر و ملی تعلیم کے حروف

A اس حرف کے واسطے دست چپ نہایت کمر کو دست راست تباہ سے چوبین



B اس حروف واسطے دو ہوں ٹہو کی اوگیاں کو نہر کے لاکر بہر اوگیاں کے انہں سے نامن ملا میں ۱۰



C اس حروف واسطے چپ کی اوگیاں دو کو ہا نصف آئین کی منہ پر اس خیمہ کو کا دیکھیں پہلو نظر آنے لیں



D دست راست کی اوگیاں اور اوگیاں نصف دائرہ کے موافق خمیدہ دست چپ کے سب کو سید کر کے اس طرح لاؤ کہ خط مستقیم قائم ہو



E دست چپ کے سب کو کے سر سے کو دست راست کے سب کو سے چوبین



F دست چپ کی دو اور ۱۰ میں سب کو اور دست راست کی پست بر دست راست کی سب کو رکھو



G اس حرف کے واسطے دو ہوں ٹہیاں بند کر کے ایک کو دو سر سے بر رکھو ۱۰





H دست راست کی پہلی انگلی کو پہلی برساتی کی پہلی انگلیاں سے چپ کی انگلیوں کے آخر تک پہنچیں



I اس حرف کے واسطے دست چپ کے وسط پر دست راست کی سب سے پہلی انگلی رکھو



J دو ٹون انہوں کی تنبیہاں بند کر کے اوکھائی حرکت دو کہ G سے متا بہت چپا ہو



K دست راست کے ابھام و سب سے نصف دائرہ کی شکل بناؤ اور دست چپ کی ایک انگلی پر دست راست کی انگلی کو ایسا قائم کرو کہ دو ٹون کا درمیان ایک خط پر آجاست



L دست چپ کی پہلی برساتی دست کی سب سے پہلی وسط بن قائم کرو



M دست راست کی تین انگلیاں دست چپ کی پہلی پر رکھو + + +



N اس حرف کے واسطے دست راست کی دو انگلیاں دست چپ کی پہلی پر رکھو



O اس حرف کے واسطے دست چپ کی بیضر پر دست راست کی سب سے پہلی انگلی رکھو



P دست چپے اٹھوئے اور سب کو نصف دائرہ کے ساتھ رکھ کر دست چپے کے ساتھ دوسرے خط کے مخالف جماد



Q دست چپے اٹھوئے اور سب کو نصف دائرہ کے ساتھ رکھ کر دست چپے کے ساتھ دوسرے خط کے مخالف جماد



R دست راست کی اور چپے کو نصف دائرہ کے ساتھ رکھ کر دست چپے کی ہتھیلی پر رکھیں + + +



S دونوں ہاتھوں کی حصر کو کم و یکر باہم قفاسے کی صورت ملا دو + + +



T دست راست کی سب کو سیدھا کر کے دست چپے کے پلوے زیریں سے ملا دو



U دست چپے کے سر خضر کو دست راست کے سب سے اوپر ہاتھ ملا دو + +



V دست راست کی سب سے اوپر کے دست چپے کی کف دست پر بیت کشادہ قائم کریں



W دونوں ہاتھوں کی اور چپے کو اس طرح برابر ملا دو کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کا سب سے اوپر کے گہائیوں سے ملا رہے + + + +



اس حرب کو سولے دونوں ہاتھ کی سہارہ کو جلیسی شکل پر قائم کرو۔



دست چپ کی سہارہ اور ابہم کو سیدھا سہارہ قائم کر کے اوکلی گہائی میں دست چپ کی سہارہ لیں



ایک ہاتھ موہہ کی طرح قائم کر کے



عائین اعداد کے واسطے بیہ طریقہ کی ایک اور کلی اور ٹہا ہے ایک عدد گہا جاتا ہے اور دواؤ گہا ہے
ایک ایسا پانچ اور گہا پانچ کیونکہ اور دونوں ہاتھوں کی اور گہا پانچ اور ٹہا ہے دس شمار کئے جاتے ہیں



اسی صورت پر ہاتھ لگایا جائے اور ہاتھ کے جسم کے جسم کے لئے ہیں اور ہاتھ سے
تیسرے اول کے جسم کے ہاتھ سے ادا ہونے ہیں اور جسم دوم دونوں ہاتھ سے

در بیان علم الہی و کمال فیہ

حروف یک دستی - حروف دودستی



اور یاد رکھو کہ خوشنویسی کا کمال فن مصوری و نقاشی پر منحصر ہے اور نقاشی و مصوری سے یہ مراد ہے کہ کمال
 ہشتہ کی نقل اور انواع و نباتات اور کائنات اور ہر کی صورت کتنے ہی رنگ و صورت و صورت و صورت
 اور کمال حضرت کو کہ سیاطان اور فریاد و ایمان والا شکوہ و بیزاری کہتے ہیں اس کو کہ طبع و عیادت اور طبع و صورت
 اور انسان و حیوانات کی صورت حاصل کر سکیے تھے باوجود ان عالم و ماکر کس فن گرامی کے اہل کمال کی نقل
 ہوتی ہے اور مصورون اور نقاشوں کو ناز کی دست اور خوشی جسم اور برقی ہوش و حواس اور صفاتی زمین
 حود و عقل جملہ مرد و نبات سے ہے اس کو کہ اس کے ظلم واقع نگار سے صورت مختلفہ اور خیال عجیبہ اس خلق کا
 ساتھ برادر ہوں کہ اصل نقل میں اختلاف باقی نہ رہے فن صورت گری کا کمال یہی ہے کہ جو کل مہر ہونے
 جادو و رقم سے ویسی ہی صورتہ خبر پر سر جو پر کریں اور یہ امر نباتات یا ایک و دقت سے اس لئے کہ نام غی فوج
 میں ہرں و مرد و صبح البدن کے سب اعضاء جمالیہ سیر سے باطن تک تو داؤن سرا برین خفا و کرم
 چشم اور ابرو اور گوش اور سار اور پنج اور گردن اور سینہ اور ہاتھ اور او گلپاں اور کمر اور پاؤں اور
 و غیر ہر فرد بشر صبح البدن کے عدد و مکان میں اور باوجود اسکے قدرت کا کہ حضرت آدم و نوح و اس
 معقنی ہے کہ ہر چہ کہ سکے اور
 دوسرا ویسی ہی ہے کہ دو اسکے ظلم سے ہے

پانی جاتے اور جو کوئی صحیح البدن ہو جسے کوئی غلغلہ اور نقصان اور کسی کسی عضو میں ہوتا ہے
 اور چلنے سے منع ہو اور یہ اس کے ہاتھوں میں ہوتا کہ غصہ کا مانتہ قاور ہو اور دست قدرت میں کشیدہ
 سوزن ہے اور اس کا دوسرا ہاتھ کشن کا مانتہ قاور و منکر کا ہے کہ اول اشکال حیوانات و نباتات و معادن و غیر
 اور سدان کمال کے نظم و منت و قیاس ہی ہوتی بکثرت ہم ہوتا جاتین ہر جہرہ کشی سے خلق آفاکوں میں
 اور جہرہ کشی کا بعد طریق ہے کہ پہلے ہر ایک کی باریک چلی جو صرف سازگی و دوکان و زمین مانتہ کئی ہے اور
 و پہلے سے کسی تصویر پر اس طرح جاتین کہ وہ تصویر اس چلی میں سے جیسے نظر آتی رہے ہر اور ہر چیز پر
 اگر تمام و کمال ہے تو ستر ہاتھ تک اور نصف ہے تو ستر سے کم کر تک اور جو قطع چہرہ ہے تو ستر سے کم کر تک
 سوزن ہر ایک سے اوپر سوزن کرین جسے ہر عضو پر گوگرد و سوزنی کی نوک سے نشان و دین کر دیتے
 کہ وہ سوزن ہر ایک اور باہم برابر ہوں ہر شاخ و ترندی میں الہی کی لکڑی ہلا کر لکڑی بناتین
 اور اس کو سیکے کہ خوب ہر ایک میکہ کرے جس میں چپاں لگین اور اس میں سے نہوڑا سا ایک ایک کٹے
 میں نہوڑا سا لکڑی ہر اور تصویر کے نیچے کہ زمین سے سوزن کئے ہیں ایک کاغذ سادہ بچا کر
 تختے پر رکھیں اور اوپر وہ چلی زمین کو سیکے جسے ہوتے ہیں اندر سے من اعضاء تصویر کے مطابق ہر سوزن
 آہستہ آہستہ کرین کہ سوزن ہر سوزن کے درمیان وہ زغال ہو کہ کاغذ سادہ میں نفوذ کرے اور تصویر کی نقل جیسے
 کاغذ سادہ پر ترسیم ہو جس پر نقل اعضاء اور ہاتھ اور سر و قلم ہر سوزن سے خط و کھینچ کر ہر سوزن قلم و ہر
 اسکو معصوم کی خط و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم اور کٹے خط و زغال اور تمام و قیاس تصویر کے اصل کے
 مطابق آہستہ آہستہ کرین ای طرح ہر سال کی خلق سے مانتہ اور قلم قاور اور اعضاء میں ہر جہاں ہے حکم و منت کی
 نسبت اس تمام تک ہر سوزن کو ہر سوزن کی تصویر پر دہر و دہر کر ایک کاغذ سادہ پر او کی دیکھا کہ چلی ہر ایک
 جیسے اس طرح ہی ہر سال ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں
 یا زمین اور جہاں ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں
 محو کر دیتے ہیں ایک شہور و معروف چیز ہے جب اس طرح سے تصویر دیتے ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں
 کر دے اور سادہ قلم کہتے ہیں یہ ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں
 ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں
 اس سے کہ ہر سوزن سے اوپر سوزن کرین جسے ہر عضو پر گوگرد و سوزنی کی نوک سے نشان و دین کر دیتے
 جو تصویر کاغذ میں خط و کھینچ کر لکھی تو اس کی دوسری میں ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں
 تصویر پر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں ہر قلم و کھینچ کر ہر سوزن کے نیچے میں

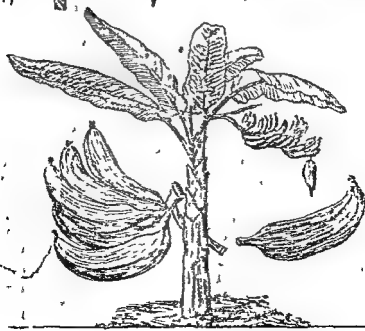
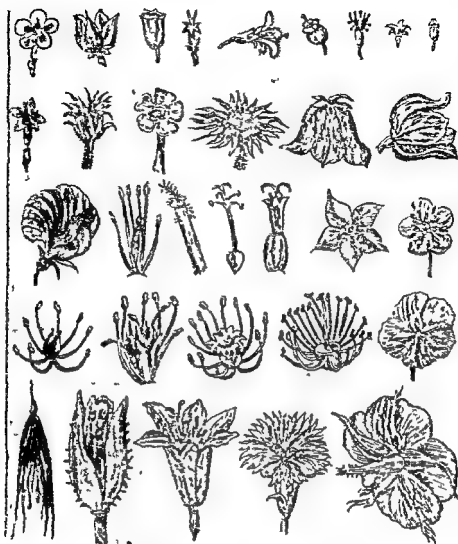
مغسل دوم

مغسل دوم

مغسل دوم

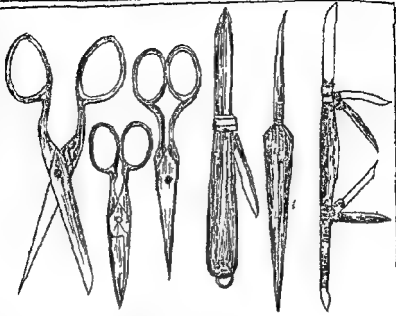
تصویر بر ماسی اور کاغذ برطلین رہے اور دیرینہ خبر و سیرت ہی خالی مانع ہوتی ہے اس لحاظ سے وہ یاد کا
 ساوہ برادر کا مالک ماسی کے مگر یہ خبر و سیرت کی جاتی ہے کہ تصویر برائی ہوتی ہے یا وہی پر موقوفہ نہیں
 ایک شافی آئینہ پر کا ہر دور کا وہ یاد اور پر کھینچتے ہیں اور آئینہ اسطرح کہ کیا مانتا ہے کہ او کی پتہ پتہ
 جسکے سب سے وہ تصویر اس قدر خوبصورت ہوگا اور جہاں وہ دن و رات تصویر برائی ہوتی ہے اور
 ہر دور و رات کر رہے ہیں وہ کہ کرت و رات اور شوق کے باعث میں تصویر کا نقش و نگار ہر دور و رات
 جانتے ہیں اور میں نے اس کے وہ شکل و رسم ہر دور و رات میں جسکے وہ تصویر ہر دور و رات میں
 خفا خفا وہ تصویر برائی اور میں نے ایک بہت بڑا تصویر گزشتہ اور کو مالی نقاشی کے وقت لکھ کر رہے ہیں اب
 نصیب سے علم معلوم میں ایک کتابت موسوم بہ ارتداد میں تصویر میں اور کو یہ کمال تھا کہ وہ تصویر
 داتر سے اب ہاتھ سے ایسے بناتا تھا کہ حکما نظر نہ کیا جاچ کہہ گا ہونا اور جب اوپر سرگرا رکھتے تو مال براہ
 فرق نہ نکلتا اسطرح خطوط و راز و کرنا کہ کچھ نہ ہو سب سے سب سے سب سے راست اور برابر
 اور ایک مضمون پر تمام کو زمین کی صورت پر نسبت مجموعی اسطرح بنانا کہ ہر ظہر کے ملاو دکانات اور جہا
 رہے ہر مریج مسکون اور دریاؤں و جزائر و غیرہ باقی کے زمین حصہ میں پتہ پتہ وسط مسکف و سیرا ہوتے اور
 ہی کمال نقاشی و تفسیر نہ تھا کہ پھر کی کا جو کہ مضمون و نقاشی کو اب اس طرح و زمانہ تھا اسطرح شاہ اسطرح کی جہ
 مہر اور ایک بہت بڑا تصویر تھا اور میں نے ہی اکثر تصویر نقاشی کی و گرا ہی گشتہ ہیں ہر مکہ تصویر ہی
 بہت خوب ہے جسکے ہر تصویر میں تمام و جاتی ہے چنانچہ خواجہ عبداللہ علی غازی ایک واقعہ نقاشی پر تمام
 کہتے تھے کہ پھر بخیر بنو لیا اور گیارہ روز عفو کی باجم ملاقات ہوئی ایک کہ جب میں یہ کمال کو دیر
 خانہ قریب کہانے میں وہ دھڑلے جا لیا کہ میری تصویر برائی کو دیکھا کہ اس نے ہر مکہ نقاشی کی وقت کی اور
 ہر مکہ نقاشی کی کہ اپنے مکان پر مستی آرائی کیا ہے اور ایک روز کی سب سے ہر تصویر میں
 اول سے ایک خوش گندم میں گھوٹ کی باقی یاد کی اور مضمون کی کو اپنے مکان چلے گا کہ وہ یاد کا
 اور مکہ سے گزرا ہے ساتھ اوپر ٹوٹ پڑا اور سفارت وادہ اوٹھا نکلا اور دیکھا کہ اوپر ٹوٹ پڑا
 اور گرا اس کے بعد مضمون میں اپنے ہر اور تصویر اول کو لے گیا اور ایک مقام پر پڑ پڑ پڑ پڑ
 کہتے تھے کہ اس پڑ سے کہ بیچے ہر سے ہاتھ کی تصویر ہر تصویر اول کی پڑ سے کہتے تھے ہاتھ ہر اور
 کہ پڑ اور مکہ تصویر میں کہ گزرتہ رات کا اور پھر نکلا کہ تو معلوم ہو کہ وہ پڑ پڑ پڑ کی تصویر میں
 سر نہ ہو کہ وہ ان گیا ہی وہ پڑ پڑ پڑ میں بل کہ اوپر ہوتے وہ پڑ پڑ پڑ میں ہر مکہ نقاشی کی ہر مکہ نقاشی کی
 اور جہاں وہ پڑ پڑ پڑ کے وہ نقاشی تصویر کا خانہ اور پڑ پڑ کی پیا میں اور مختلف ملا خاں ہر مکہ نقاشی کی







نوعی دیگر

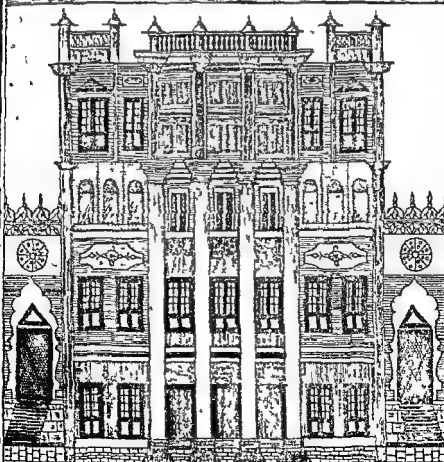
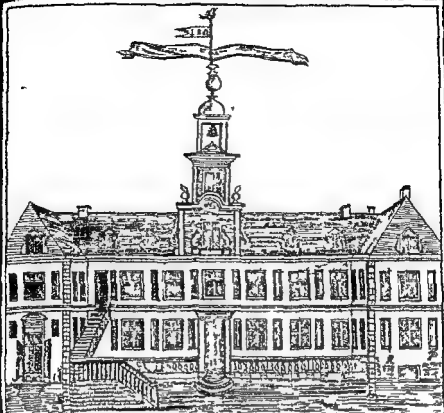


نوعی دیگر



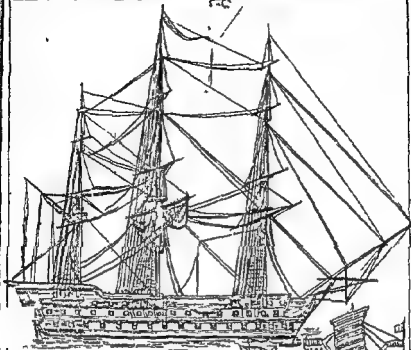
نوعی دیگر



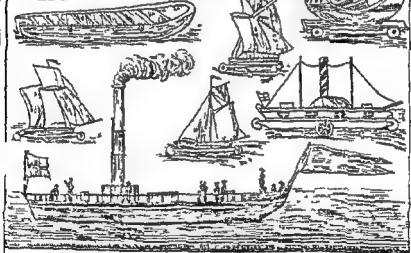




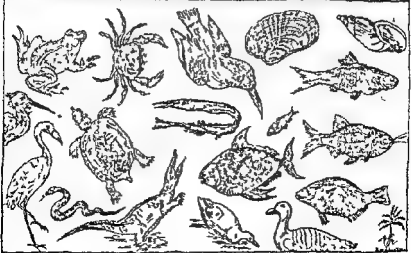
کشتیهای بزرگ



کشتیهای کوچک



حیوانات آبی



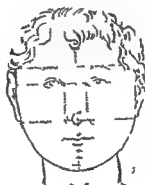
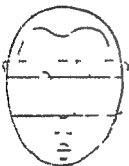
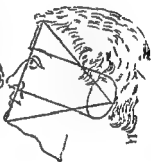


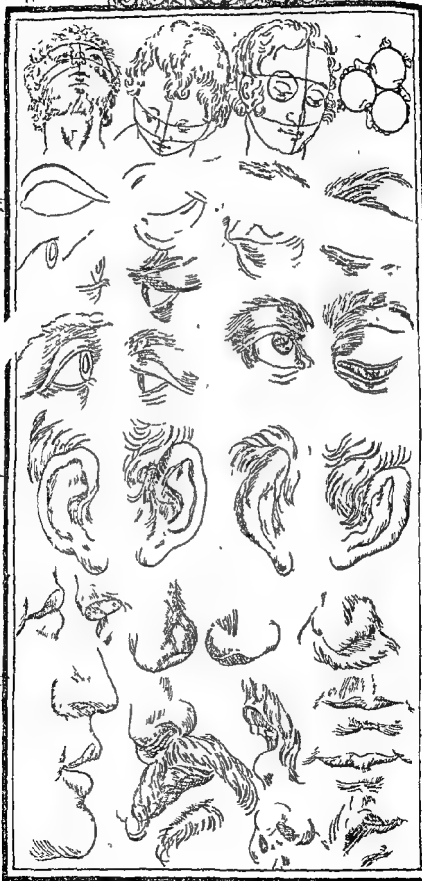


و کوم

و کوم

ابن سينا عبقري دهم





عقل و انسان

عقل و انسان

عقل و انسان

عقل و انسان





روزان و شبان



ایمان



ایمان



ایمان



سید

۱۲۸۶

بسم



کتابی در معرفت ہر قول انار سے نسخ گواہی ہوگا اسطرح زوی بن یل چہا حصہ ہر تو سبہ کہ اشوان
حصہ جو کہ وہانی اور چہا حصہ ہر تو کا ہی ہوگا طے ہا تھاس خور اور تجربہ شرط ہے فصت کہ وہا
ورانہ روزگار نے خور و ریا بوندہ کو ریزو نکات رسم الخط و ماطا لاری اور ذاتین و غرضیں کتابت و
اشا ہراری سے حصہ نہ نکلتے اوستے ہی زیادہ واقف و آگاہ گردیا و ہر ہر زود خود و دانش پرور فن
معدی بن ہی طاق اور ہایت مشاف ہو گیا اس آناہ میں دفعہ امتحان جلوہ افروز ہوا وہ وزیر اعظم
زین العین سے متوجہ رہا جس کا حکم تو اہم سلطان فعلی مجتہد شریف لایا اور نوگو کہ ہے ہر دیکر کا جو سر عالم نیاہ میں جا ہر ہر

امتحان

سولف

مر جا ملک گھر ملک عطار و کردار
تیرے ہر غرض قدم پر ہے فدا غرض و نگار
حققتہ خواب عدم گر چہ کوئی مسمون ہو
ار سے بیاختہ کر دے تری شہر کہ بیدار
تیرے ہر نقطہ پہ سو کو ہر تجسم زبان
بکشان سلسلہ سلسلہ مسلسل بہ نثار

جدید شہزادہ نامار و فرزانہ دور گار و فن ادا سے دربار شہر بار ہر سے خور و ریا آداب بجا لایا اور عین طبع
خوشنویسی کی دس اپنے دست مبارک سے تحریر کئے تھے کل ابو حیرتیم طریب اولاد ابصار فرمائے تھے خوشنویسی
پر سیکر کمال تسلیمی رنگ مقید لائی آبار و غیرت سلک گوہر شہر ہوا خط معنی تحقیق نام حقیقت کائنات تو تھی
خطاطی کا یہ صفحہ روز کا خط تو مع سے انار فریم و معیہ جہان طلیح عالم طلیح نمودار خط عمارتے ثمان طرہ
عمر کے کنویر کشتائی و فراموشائی کی شان عظمت نشان آسما خط طریح رنگ مع تصاویر و بیروانی خط مع
ناخ خط و طرہ ثمان طریح و لانی خط و طرہ کہ چکا کر کی نشانی کے رعب و شملات اطلالک شملت شملت میں لگو
نارہ عمارت کہ بیخ زمین پیائے شربک سجود نوش کرنے میں تصحیح نچنا تھا ادا و مع کہ کہ شملت ہے راکتہ
شملت خوشنویسی کو سنگ و مندل و کاغذ سے مرکب ہر با ہے مسطر کرتا تھا خط عمارت کا نظارہ نیم نظر نظر و نظر
اہل نظر کا طرہ کہ عمارت و معنی فبا خاطر خط و طرہ جہان عظمت بخش خط و طرہ جہان رو سے نورانی ٹکڑاں زبان
خط و طرہ دربار باہر متصل باہر نقش و نگار بیارستان جہان خط و طرہ جہان طرہ جہان جہان جہان جہان جہان
ہر نیچا تھا خط و طرہ طرہ شملت طرہ شملت و لگو طرہ شملت طرہ شملت طرہ شملت طرہ شملت طرہ شملت
شفاق ہر شمع بصیرت بہر اور جان شفقہ و دلدادہ خط و طرہ سے وجہ پیش توام ہمیشہ توام رہے شفقہ
و آوارہ خط و طرہ شملت سے طرہ ناہر حیرت باہر یک میں طرہ خط و طرہ اطلالی اپنی اپنی طرہ و روش جہان جہان

مجموعہ خوشی متفرق ہو رہی ہندی دناگری پر تیرنی ولطافت کا اعلا عالم اور جن ذراکت کا مافوق جہ تھا
 حرف انگریزی نہایت خوبصورت و روشن گو یا صانع قدرت نے دیکھ سائے میں وہاں کیے کشش ہو اور خوشنویس
 ارمانے کشش کیلئے ان دو دلائل پر تیرنی کے پانچ شہباز دیکھ کر محکمہ پر سے دیکھ کر بھلی بہنوں کو خوش
 اور تیار ہلا کر تیر غازیں سنا ہوا وقت جسے اول معلوم کو ایک لکھ کر کہا جیسا کہ منہ لاہور نے حضرت خیرت خرم ہوا

مسدود

ابن ناہ قسم از سیم کہست کہ با دا
 صاحب بن دربارے شہزادہ عالی و قد کی ہا بن تو یغ و توصیف کی شہزادہ نے کہا

مسدود

مسائل ہنسن ورس انز کرد
 سلطان محکم کمال محظوظ ہوا اور نہ نہ روزگار کی ستائش میں کلید زبان کی نقل خندیدہ
 فصاحت کہو لا پھر خود بیرو کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ الہی نہیں تو میری بددیر کے ہی شاق ہیں
 اسے میں سید پیر و قریب خدی نے کہ جس کا نام جو ہر شناس تیر ہو گشت تہا میں کی فہرست
 جو تیر سال با دا + اقبالی تو کر کمال با دا + فدوی جان تہا شفا کر کے کہ میں تیر کو سولے
 مویج ہوا اور اس کے آج او سر جو میں کی غرض کیا ہے جو پیرے اور نہاد کیا اسے دیر علم مست کتابت
 انرف صناعات ہے اور پیر میں اخراجات عاجی کسی کو یک قول ہے کہ لکھتے تھے انھوں نے اسطیغ علیکم تعین الخط
 بار شجاع الازنی اسطیغ تھو اور لاؤ کہ انکھانہ فان انکھانہ ہم لکھن واسطیغ علیکم اور کسی سائے نے کہا ہے

مسدود

جو حسن خط اندر سد انکھت تست
 کلبہ ویر دوق ویر مشت تست
 اور اسطیغ

خط خوش ہر کہ وارو دلپذیر است
 جو روح اندر تیر ہر ناؤ بہ است
 اگر قسم برد آسا لیش اوست
 دگر درویش اورا و سنگر است
 و لکھ اس قسم کے بہت کلام ہیں جو کہ کلام کو ثبات نہ تھا اور اسقدر کہ حافظہ میں رہے اور اس
 صورت میں خوبی نسیان ملای تھا لہذا جناب باری نے صنعت کتابت عطا فرمائی تاکہ کلام ہو نہ ہو
 اور ہر کلام غائب کو سمجھے اور تہا میں علم مستدین کو دریافت کریں جو قوت کہ مقدمات مبنوی میں
 معانی علوی بارگاہ علم از وی سے بسبب ایک نسبت خاص کے جو فیں ناطقہ کو جناب بن آون سے

فہرست کتابت



مصلح اس حور لطیف پر طوطہ گر ہوتے ہیں تو اوسم سفید لیل اور سبکو نہرستان خیال میں ہمیدہ
 اور بہ فہم عجب حور وریاں عجز و ادنی کے ایک رخ سے چان توڑی گئی اور لعلانی بقیتہ کتاب
 کرتے ہیں ہر دانت کبھی ہام دیاں بر جو کر دیکھ گوش میں چو پختہ ہیں اور سرل ہرل باطن چو پختہ
 ہر سے ملو گتہ دل یک دال ہوتا ہے اور اوس مقام سے ہر و ہر کسک تقدس کبھی ہر جمع کرتے ہیں
 اور کسی و ہر دانت دل اوس ساو آسمانی سب کو ہر ساروت تہیزان سید با ہر دیکھ کسک و ہر دانت
 سیدان کبھی رواد کر دتا ہے ہر دانت سیاہی و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 اور ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 خطوط اوسنادان کا ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 حقیقت شمس کی آنکھ میں حقیقت مطلق کا مگنی رہا ہے شنگ ایک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 دست تقدیر اوجھ ایک ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 نور سے لبر لک ایک دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 ایک ساو اعظم ایک اریستہ دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 اوستے اسکا دھڑا اگر غور نام ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 حروف کو ایک کمال کا بتلا گئے ہیں مگر بھی دانت کسک و ہر دانت کسک و ہر دانت کسک
 کہ باوجود افتادگی کے روانی رکھتا ہے اور باوجود حروف کی گویائی اور باوجود باندی کے بلند پروازی

سب

اگر تہ قید کتابت اور کما باسد
 شکفہ سنتی رئیس و لفظ جان برور
 کات و ہر سے کہ عظیم ادب خوب مانا ہو اور عظیم مشورہ سے عاری نہ ہو اور ہر سے کہ انسا کا مطلق
 و ہر سے اور ہر سے کہ ایات کہ خبر میں جگہ کا زیادہ اتفاق ہر سے اور سکو بخوبی حفظ ہوں اور ہر سے کہ احوال
 و ہر سے و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ
 اور ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ
 ہوں اور ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ و ہر سے کہ

رباعی

بابہ تو از عزم کنن باید گفت
 لا بد بریان او سخن باید گفت
 چون با چمنی کنن و کنن باید گفت
 لا غفلت و غفلت کنن چہ بن سود

رحمت آنار و غیرہ اس کا نام حضرت ملا فاتیہ ہے اور بعضے انتشار و اڑ کے ذیل میں ایک کتب یا کتب کے بعد مذکور
ساتھ زیادہ کرنے میں جسے کہ فارسی میں زیادہ اور دھان سبت اور اردو میں سے مدد مہایت ہے مگر یہ بھی
اوپر کے متن میں مشتمل ہے اور جو تحریر طلب کی خور ہے جن جسے ہمسر کو فارسی میں کثرت خاطر محبت نظر آو
بایک زیادہ اور بڑے کو سروریں سداور اور غیر حرم عالی سرنامہ اور جو ہے کو مطالعہ نمایند انکارش سرور
کہا جاتا ہے اور اردو میں ہمسر کو کہتا ہوں اور بڑے کو فردی عن کرنا ہے اور جو ہے کو واضح ہو
و غیرہ اس کو اظہار یہ کہتے ہیں غرض کہ محبت سے اظہار یہ کہ سب آداب سے اور اسے شخص کو خواہ
مرد ہو خواہ عورت آداب میں کہا جاتا اور اس طرح عورت کو اشتیاق اور ملا فاتیہ کہنا سب میں گونہ بے شک کے
واسطے قدیم بھی کہ اور اگر کتب الیہ کا خط آسے تو ہر کے خط کو اظہار نامہ اور محبت نامہ اولہ نامی وغیرہ
اور بڑے کا خط ہے تو نواز شہانہ اور بغاوت نامہ اور زبان واجب الادب ان اور مشہور کہ امت نشو و
اور جو ہے کا خط ہے تو کتب سرعوب اور خط فرحت خط اور زخمی سرسلہ وغیرہ بخاریں کرنے میں اور جو
کتب شہانہ اپنا خط ارسال کیا ہے تو اس کا بھی ہی فائدہ ہے کہ ہر ایک درجہ کے مطابق اس کو مسلوب
کرن چاہیے ہمسر کو کہتا ہے تو اس کے مقابلہ میں اپنے خط کو فریمتہ اور دواور فریمتہ بناد اور اشتیاق
و غیرہ اور بڑے کے مقابلہ میں اپنے خط کو عری اور فریمتہ است وغیرہ اور جو ہے کے مقابلہ میں اپنے
خط کو قطعہ خط کہتے ہیں لیکن بہت اذنی کے مقابلہ میں اپنی تحریر کو قطعہ اور سرنامہ کہنا ہوتا ہے یہ سب
اسما خطوط کہلا ہیں اور جو ہے نام کی کا خط پہونچے تو اس کی رسید کہنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر ہمسر کا خط پہونچے
تو فارسی میں وصول رحمت نمود اور رنگ وصول رحمت وغیرہ اور اردو میں محبت نامہ کہ ہوئے سے
نہایت سرور حاصل ہوا وغیرہ اور بڑے کی واسطے ورد و فرمود اور سرور و شہید اور بڑے کی اظہار
فرمود وغیرہ اور جو ہے کی واسطے رسید اور مطالعہ گذشت رقم کرنے میں اس کا نام رسید خط ہے
بعضے شخص کہلات تحریر و سرور ہی ان الفاظ کے ساتھ ملا کر اس طرح کہتے ہیں کہ وصول نمود
جویت ظاہر و باطن افزود اور بڑے ورد و اظہار باعث مغاوت گردید اور رسید سرور گردانید
و غیرہ چنانچہ اردو میں اس کی بہ طور ہوگی کہ ہمسر واسطے محبت نامہ کہ پہونچے سے نہایت سرور
حاصل ہوا اور بڑے کے لئے فرمان عالی کے ورد و فرم سے غرت و سرور لیدی حاصل ہوئی اور جو ہے کو
نہا خط پہونچا ہو نہایت خوشی ہوئی اور اس کی کو عری و ستادہ ملاحظہ سے گذری وغیرہ اور
فارسی میں اپنے خط کے پہونچنے کو ہمسر مقابلہ میں بملاحظہ فرمادہ باشد اور وصول گردید باشد
اور بڑے کے مقابلہ میں بملاحظہ آمدن و رادہ باشد اور از نظر محض نظر بار یا بان حضور لاس النور

و گزشتہ باشد اور چوٹے کو بطالعہ در آمد باشد یا رسید باشد و غیرہ اور از دامن ہمسر کو لا حظین ایام کو
 اور پڑے کو نظر سے گزرا ہو گا اور چوٹے کو بوجہ نچا ہو گا و غیرہ ای و ہر کسیر جہانگت سے گزرا باقیں جو
 بیان کی ہیں سے مقدّمہ العاقب اور العاقب اور اودعیہ اور اواب و تحت اور انتباہ اور اذاتیہ اور مستر
 لا فاقہ اور نگاہیہ اور اسکا خطوط اور رسید خط ان کے کتب الیہ جن مرتبہ اور برتر مرتبہ جن میں درج
 ہوا گمانہ تجویز معلوم ہو اب اس کے جو مقامات ہم لکھا کر چکے اور جن تقریب وراثت حلف سے خالی نہیں
 مدائم طریق اختیار بیان کرنے میں پہر زمانہ کہ اب ہمیں گیارہ چیرن اذاتی جن اول اور کسیر سے
 خط کے مطلب سمجھنے کی عبارت جو کہتے ہیں مسئلہ فارسی میں ہمسر کو اسطرح لکھا جاتا ہے حضور کی عظمت
 شہنشاہ پر تیرا نصیحت یافت اور پڑے کو انار شاہی میں قیاد مطلع ترسود اور چوٹے کو تحقیق سند یہ مطلع
 دست داد باہم مسودہ معلوم شدہ اور از دامن یہ مطلب اسطرح لکھا جاتا ہے تحقیق سند جو کو تجویز لکھا
 ارشاد میں قیاد سے در ذوقی آگاہ ہوا یا گاہی مال جہتی او ذال وراثت ہوا یا حقیقت سرور ضامن ہوا
 و دم کا تب یعنی فارسی میں خط کہنے والا ای نسبت ہمسر مقابلہ میں جن میں اور جن قیاد سند و غیرہ
 اور پڑے کے مقابلہ میں این دوری این خادم این ملک بر ذوقہ این کسیرن و غیرہ اور چوٹے کے مقابلہ میں
 سن اور اذاتی جانب اور بدلت و غیرہ کسیرن اور از دامن ہمسر مقابلہ میں نیاز سند و کسیرن و غیرہ و ہوا
 اور پڑے کے مقابلہ میں دوری و کسیرن و غلام اور چوٹے کے مقابلہ میں ہم اور ای الخیر اور اقم اور ما کو دینہ
 تحریر کر چکے سوم نام کتب الیہ میں خط کہنے والا اگر ہمسر فارسی میں آکر غلام اسٹن اخذ و دم اکرم
 ام شفیق انہر ان اور پڑے کو تقبلہ اخذت انجاب اخذ اور بدلت اور حضور اور سند گمانی اور از دامن
 اور بدلتان حضور اور چوٹے کو التور ان بدلتان بر خرد و ان حلت بکراں نور بدلتان سند اور بدلتان
 حاس و غیرہ اور از دامن ہمسر ہو تو اب اور پڑا ہو تو غاب اور حضور اور چوٹا ہو تو ہم لکھا جاتا ہے ہمارم
 حضرت شخص غیر نے اگر خط میں دو کسیر شخص کا ذکر نہ خط سے تو اس کے ربکہ سوانق اسکا القاب نام
 کہتے ہیں اور اگر نام اس شخص کا ذکر لایکی صورت نہ ہو صاحب موصوف یا جناب موصوف یا عزیز یا برادر یا
 کرنا ہے اور اگر کتاب ہو تو سند کم الیہ اور معلوم الیہ اور مری الیہ اور سند الیہ رقم فرماتے ہیں
 پھر اپنے اسکا حال او کو اسطرح کہتے ہیں کہ ہمسر مقابلہ میں بندہ حاضر ہوا تھا اور پڑے کے مقابلہ میں
 کسیرن مشرف خدمت ہوا تھا اور کسیرن ملاوت کا و غلام قدیمی کو حاضر ہوا تھا اور چوٹے کے مقابلہ میں
 ہم تمہارے بہانے سے بایں تمہارے پاس آیا تھا یا حضور اور بدلت و فوق اور زچوٹے سے سند کتب الیہ
 آنے جا نیکا حال پس اگر ہمسر تو اس کے انکوائی کر فرما تھا اور شریف لاسے ہے اور بدلت

[illegible]

جانب ہمارے عہد پر مقرر ہو اس کا نام وکالت کی سند کہی جاوے گا کہ اس کا عہد اس کے عہد کے عہد پر مقرر ہو جائے
یا وعدہ کر کے رہی کرتے ہیں اور جو شخص اپنی طرف سے کوئی عہد کرنا چاہے اور کوئی کوئی کہتے ہیں اس خط
اور سے کہتے ہیں کہ جو کوئی کہی اس کا حال کو اور دیکھو اس کو دسواں دیکھو یا دہائی قسم کے تو گون کو نوکر دیکھو
او کی نوکر کا کاغذ کہتے ہیں ہر کار جو زبندار کو لاؤں کی بابت یا زبندار رعیت کو ارانی کی تہا اس کا
بارید کر کے گاؤں یا بستی میں کا حصول مقرر کر کے کہیوا جاوے دیکھو دسواں دیکھو تو اس کو کہتے ہیں
اور دسویں قسم کے سالہ کو اجاڑو اور دیکھو اور اس اجاڑو دیکھو دیکھو اور دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
کہتے ہیں قبولیت رعیت یا ساجو وغیرہ جو قول وافر کی دسواں دیکھو یا زبندار کو یا دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
زبندار سرکار کو کہتے ہیں اس کو قبولیت کہتے ہیں خاص کی کسی طرف سے کسی بات یا کسی چیز کو اسے اپنی
دوسری دیکھو تو اس کو فاسی اور دیکھو دیکھو فاسی کہتے ہیں اور اس کے چند قسم ہیں اسے کہتے ہیں دیکھو
دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
کہتے ہیں تو اس کو صرف سائی کہتے ہیں اور دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
لجائی ہے اور جو کہتے عام کو دیکھو کا دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
حارث نامہ دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
عاریت نامہ کہتے ہیں امانت نامہ دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
امانت نامہ کہتے ہیں اور ان دونوں کی بابت ہے تملیک نامہ یا بکیت کہتے ہیں کوئی چیز دیکھو دیکھو دیکھو
کو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
تہدی نامہ کہتے ہیں اور دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
طوبہ جو جو خیرہ یا کوئی دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
کہتے ہیں فاسخ نامہ کہتے ہیں کہ حاکم کا تصفیہ اور دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
کو کہتے حساب سمجھ کر دسواں دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
رہی ہو کہ جو دسواں دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
کہتے ہیں صلح نامہ کہتے ہیں لیکن دونوں ناموں سے کہہ دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
کہی دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
برخیز کہ حاکم جس مقدمہ کو فیصل کرے وہ بھی فیصلہ نامہ کہتے ہیں لیکن جو فیصلہ چکا کر فیصل کہتے ہیں اور کو فیصلہ
نامی کہتے ہیں کہی اور اس کا مفہوم یہ ہے حقیقت حال بعد کے طول ہی ہوتا ہے اور کہی حال مطلب ہی

کہنے کو دستور ہے کہ کچھ مقدمہ میں کی رٹا بندی سے کسی خاص عدالت کے قانون کو سپرد ہونا ہے اور کچھ
 دینین بلا و نیم عدالت کے ایسا قصیدہ خصیہ کو واسطے قانون کو سپرد کرنے میں نواز کے فیصلہ میں کسی حکم کے
 حصوں میں بعد سے کچھ اور نہیں ہونا وصیت نامہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی وارث کا کسی اور شخص
 محض کو اس طرح حکم دے کہ میرے بعد میرا کام اس طور پر کیجیو یا اس مال کو اس طریق پر بیجو اور سکو وصیت کہنے میں
 اور جو میں بھیجو گا کاغذ لکھا جائے تو اسکو وصیت نامہ کہتے ہیں تقسیم نامہ اگر وہ کسی شخص نزدیک نہ کرے گا
 مال آپس میں بانٹنی و مالک کے حکم سے ہٹ لیں اور اسکا کاغذ لکھا جائے تو اسکو تقسیم نامہ اور وصیت نامہ
 کہتے ہیں اور جس جگہ شہزادہ نامدار و ساد و زیارت کی تمام صورتیں بیان کر چکا تو فرمایا کہ اسے جو ہر شناس
 خبر و دنیا و زیارت سے بہرہ فراہم کہ لکھنے والا اسے ازراستہ پہنچائے اور لکھو اسے والا بر غلاب اور کے کچھ
 بچا ہے اور اگر ایسا ہو تو مالک کے سامنے کسکا و سب میں بجاتے اور کسکی حق تلفی نہ ہونے بابتے بہر جو اس میں
 دیہی گنن نہا کہ کوئی خدا اور خداوت کے کیسے نام سے و ساد و زیارت گہر میں بنائے اور جو ہٹے گواہی ہم
 سب کو بچائے تو اس کے واسطے تحقیقات اور شناسا سب اور چٹبری اور مخاری اور گواہی اور قصد
 وغیرہ اور مالش اور قصیدہ کے قیادے کہ جسکو قانون کہتے ہیں مقرر کرتے گئے اور ان کے کتبہ عدالت
 و دیوانی تجویز ہوتی اور چونکہ ریاست بے سیاست مکن نہیں اسلئے چوری اور ڈاک اور دہری اور ریش
 اور ہر طرح کے قصابا اور ہنگامہ اور ساد کو واسطے اور جرم کے سزاوتے کو عدالت فوجداری مقرر ہوتی کہ
 رعیت پر عیب قائم رہے اور نہ درست کسی زیر دست کو ستانے نہ بابتے اور اگر کوئی کسکو ارڈائے تو اس کے
 عین خال کو پھانسی دینے میں یا باہم لٹس کرنے میں مانس کرنے والو کو مدعی اور جب پڑائس ہو اس کو
 مدعا علیہ اور جو مدعی اور مدعا علیہ دونوں کا ایک ساتھ مذکور ہو تو انکو فریقین اور طرح میں بعد میں
 جس طرح کا دعویٰ ہو اسکو کٹتے دو جا یہاں شے منسار عہ کہتے ہیں اور جو کاغذات اور ساد و زیارت
 میں کتبہ عدالت میں داخل ہوں اسکو مقدمہ اور ان کے تمام مطلب کو روٹا دیتے ہیں چنانچہ
 بہر لائقہ جو مجلا ہے اسوقت تقریر سرسری میں بیان کیا عوام الناس کی خبر بکا و دستور اور منہم و دم
 جو کاتبانِ ماس سے شعلت ہے اسکا اہل الاصول بھی اگر وہی مفہام اور وہی مطالب میں مگر طریقی
 اور حسن لطافت ہر گاہ کہ ہے اور انبار واری و عبارت آرائی اور فصاحت و بلاغت اور سلاست و نہایت
 اور رعایت و براعت کا محول اور سب قواعد و روایط اور قوانین و ضوابط و غیرہ کا معدن جو ہر شناس
 نیز ہوش سے عین کی کاس و دستور جو شہد و اسے خود پر و ریخت قند آجک کسی اعلم العظما اور افضل العسکا
 نزدیک مراسلات کا خلاصہ اس خوبی سے عین لکھا ہے اپنی تقریر سے نظیر کو بکا بر کن مباح کلام اور ہر کلام

اخوان ہم - علم و فضل و کرم فصل دوم

سرخس کو یا ایک عجیب خانہ علوم اور خاتکاو فنون سے بہہ نیا کیش خیر امین بلکہ کل ماہرین علم
 پشت سماں بندوبست ہو خور و زور و ارشاد کیا فرود و جہت است انیکہ با من می نمانی و لب نازک
 بر سرش بکشتائی تہنیر و نایا کہ تقدیر مجاور و دان اند تحقیق اہل زبان کے نزدیک کتب و قسم پر خطابی
 یا جوابی خطابی کی بنا پر اور ان سے اول افتتاح دوم صفات کتب الیہ سوم الفاہ کتب
 حصارم اربعہ نسبت کتب الیہ حجم ذکر کتب ششم من حیث ہفتہ فلہا یا اعلیٰ ششم من حیث شوق ہفتم
 فکر زبان کتابت و حجم ذکر کتب کا تکب یا دوم اقسام و واز و حجم عنوان و زبان اور جوابی کتب واسطے
 سات کن مغربین اول افتتاح دوم مقدمہ باقوانج یعنی مفتح اور وصف اور تہ سوم تہذیب کتب
 حصارم طبعی کتب حجم ششم مقابلہ ہفتم شکریہ جس مناسبت کہ اول ہم بیان کیا تہذیب خطابی سے
 نزہت اصل کریں اول افتتاح وہ دوم ہے فیج اول کسی اسکا اہی سے آغاز کتابت کرنا اور میں
 برایت ہندبال کی رعایت لازم ہے یعنی کاتب ایسا نام تلاش کرے کہ مغربوں کتب مناسب ہو
 مثلاً جو کتب فتح بریل ہوا وین ہو افتتاح اور عبادت میں ہوا انسانی اور طلب مغربین ہو انھوں نے طبعی
 یا کتب الیہ نام ملحوظ خاطر ہو جیسے عبد الغفور کبواسطے ہو نور اور محمد بن کبواسطے ہو محمد اور میر الدین
 واسطے ہو انور یا کتب الیہ کی صفات و مراتب کا لحاظ و تہذیب ہو جیسے بادشاہ کبواسطے ہو ملکات اور
 واسطے ہو الامراء و مالک کبواسطے ہو الحاکم اور بہ نسبت علماء و خطاط و حکماء کے ہو العلیم اور ہو الخطیط اور ہو العظیم
 اور قسم کا لغز شنسی کے ذہن سے تعلق رکھتا ہے اگر انعامات کے فیج دوم کا بعد ان وسیع ہے اور
 ہر گز وہ نے اپنے معضات طبعیت کے موافق جدا گانہ طریقہ اختیار کر لیا ہے اور اس کے ساتھ پہلے ہم
 بات ہی ظاہر کرنی ضروری کہ کتب الیہ رتبہ کاتب سے بڑا یا چھوٹا یا برابر ہو گا کاتب قسم اول مرافعات
 کہتے ہیں اور وہ طبقات ثلثہ پر منقسم ہیں اول طبقہ اعلیٰ دوم طبقہ اشراف سوم طبقہ اول
 طبقہ کے لوگ ارباب حکم ہو جن میں سے سلاطین و امراء و زرا و غیرہ اور یہ طبقہ آٹھ قسم پر منقسم ہے
 قسم اول لوگ و سلاطین قسم دوم اولاد و لوگ قسم سوم خاتون و ملکات قسم حصارم
 قسم حکم صدور و مقرران یا ہی قسم حکم اعظم و زرا و اعیان ملک قسم ہفتم دیوان و خزانہ کا قسم ہفتم
 اہل علم و کلام لازمین لوگ وغیرہ اور دوسرے طبقے کے لوگ اشرف الناس میں جیسے سات و کلمات
 و علمائے اہل اسلام و شایخ و فضلا و غیرہ اور یہ بھی آٹھ قسم پر منقسم ہیں اول نقباء عظام
 و ساتائے ذوی الاحرام قسم دوم ائمہ اہل اسلام قسم سوم قضا و حاکم شریعت قسم حصارم شایخ
 بن و ملت قسم حجم ارباب علوم شرعیہ قسم حصارم اہل مناصب شرعیہ قسم حصارم ارباب علوم علمیہ قسم

تو بہ سادات آسمانی اور ویدا سادات جاودانی و گاہ فلک جاہ اور ستارہ رفعت نشانہ حضور انوار
 طہور برہم سے اور عیشہ الا و با و گاہ معلیٰ قبلہ حاجات اہل مشارق و مغارب اور کتبہ اوقات امام و امام
 علی الدوام قسم ششم طبقہ اعلیٰ صد و ہفت ہزار لوگ کیو اسطے ہو لکھ ہے تو نباتات و حیوان
 حاکم یا ساری مہر و مہر بطرح ویدہ مروجہ میں مائری و جلوہ آفات محو و کرامت اور وعدہ آیات صمد
 و شہادت بسطہ فضا کے کاسکاری اور وسط سیدان بر گواہی میں انہی بخنداری اور مطہر نامہ کی
 یا عیدہ و تابندہ رہے قسم ششم طبقہ اعلیٰ درجہ اعظم و ارکان سلطنت کیو اسطے ہو لکھ چہنیم
 دولت ہے سرے طوطہ رخ کے روشن و سخن گنج سے سرے اسیر کم سے گنج و انتظام دین و دولت
 اور اصلاح ملک و ملت وزیر اعظم و سید العظم کی دے عالم آرا مقصد کناسے مشفق و دالیشہ مخلد و سید
 اور زندگاہ آصف جاہ و دولت و شہادہ ہمیشہ لازمی بر گاہ عالمیت و آواز اکران ذوی الاقرام کی طرح
 کلمات اسوایم و مصلحتات مہتمم خاص و عوام رہے قسم ششم طبقہ اعلیٰ ویدان و شمار کار کیو اسطے
 ہو لکھ ملک کو بہ ملک کی تیرہ اشارت کار ساز و ملکی کو بہ عدل کی تیرہ اشارت و گواہ دین
 اختیار اصلاح کار اہل عالم اور دین و ریحی اسیر جمہوری آدم مقصدہ امتداد اختیار کار عالمی وادیس مرتبط و مضبوط
 اور سایہ علیل رعایت و ظل عظیم حمایت مفارق جہان و جہانیاں و دولتیں و زانیاں و زانیاں بر بصورت
 کار سازی و صحبت و لوازمی منبسط و مضبوط رہے قسم ششم طبقہ اعلیٰ اہل علم و تمام ملازمین کیو اسطے
 ہو لکھ عزیز شان عالمہ بر سر سرے منجھہ و رقم حکم تری زوئی اور اوقی سپہر و اوقی دفتر عامہ
 عزت و اقبال اور صفات بدو نامہ آمانی و آمان و بر گیر و دانائے خبر کا اہل سنگین قسم او فائزہ غیر
 مرقوم اور صحائف اہام و دلیالی مثل جرائد فضائل و معالی رسوم کفالت و رفیع کفالت سے سطو و مروجہ
 اہل علم کے اسعلا ملازمین عموم کیو اسطے ایک طرز رسا و نہی کو جبکہ ضمیمہ قسم ششم تصور کرنا چاہیے
 ہو لکھ انہی جہان کے تھے ہے باعث نگین و ہے ذات تری زیستہ و گاہ سلطین و نہال اقبال
 و خط اور دو قدر اہلال و ذکریم فطائر انظار اسطاری پروردگار و خف تہہ ہارے نامی اور حب و دامن
 دامن کے بغین نصرت الہی ہمیشہ حصول عشرت و شاد کامی رہے بیان ملک قسم طبقہ اعلیٰ کی
 کیفیت و کیفیت شہج و بسط بیان کر چکے اب بلیقہ اشرف کا حال گوش گزار حاضرین
 و بار کرنے میں یہ طبقہ منسوب اشرف انسانات سے جیسے کہ سعادت و رفعت و علما و شایع و فضلہ و غیر
 اور منقسم ہے آٹھ قسم پر چنانچہ قسم اول طبقہ اشرف نقبات عظام و سادات کرام ہو لکھ شہج
 روشن تر از خورشید ہے خراج مبادت کا و دل و دانا و نہ ہوا رہے مروج مساوت کا و مسد علی شرف

و نہایت اور میری تریب سادت و محبت آپکی ذات اشرف اسلئے سے مرین و محلی اور آئینہ منیر کلام
و اعظم آیات فیصل الطاب و اعطاف نقادہ و دوداں ہمد ساس سے سینہ و محلی دے قسم دوم طبقہ
اشرف آئینہ اسلام مولف آوارہ و کلاس استہادین و وابستہ ذات ملک سے کل کردار میں ہ
صدیہ بہت بروی و سند مصیبت گسری و دراز افاصل و محال مسائل آپکی ذات علی میعات اور وجود
امرات سے موب و زین اور خفایا احباب علوم و دقائق ارباب ہجوم حضرت کی نقیض افادت و ظہیم
الامت سے نوح و موح اور سنگساب و صمدیہ فائق و انتفاع ارباب خفایا کیواسلئے آپکی دیار و عمارت
میں مجمع منفذ اہل ایم و ہندوایاں عالم مقرر میں ہے قسم سوم طبقہ اشرف نقادہ و محکمہ بہت زلف
تواریق تاجہ شمع کا نام مقام سے و نادی و رہا سے کردار امام کے غل اسلئے مانگا و سایہ والا مانگا مالی
حساب نہایت جاہ اسلام مارگاہ کا معارف اہل ایماں بر سوسطہ حصول بکرات عدل و بصیرت آپکی احکام
عدالت ایجاب کی کھایت سوسطہ و مربوط رہے قسم چہارم طبقہ اشرف نتائج دین و ملت و مولف
مہربان تیار دہاں عالم صمد و راہاں بکلیہ خفایا لاریب و باطل سور قدامت کا اور ارباب
میں اندیس سے طرب فائز اسلئے طرفت آئینہ سادت طبع بھی اور مدد و سیال کال سیالک
خفیف و محمل ملاحظات واسع لاریب رہے قسم پنجم طبقہ اشرف ارباب علوم سرمد اولیٰ قسم
اہل آئینہ رہاں کلام بہت قدر ہے آپکی ایک اسحق محول نصیر و سید خفایا نصیر
حسن لاریب و آئینہ سادت طبع و صبح و نعت صحت کال
آئینہ سادت طبع و صبح و نعت صحت کال
ایجادیت و ایمار و جرم افلاک اساد و آمار سے یاوار و عمارت جہدہ
سیوم مقبہ مولف لاریب طین و رہا سے امام و صاحب فقہ قدوة اسلام و مجلس علم و عفو اور
دنوی حضرت مسائل ہاچی کی سوز الطاب بھی رہے قسم ششم طبقہ اشرف اہل محبت نہایت حلیہ
و اعطاف و موح و محبت و اعطاف و فارما و آئینہ سادت اسلئے ہی افتتاح و محبت میں مگر ہم خواہی
طبقہ پنجم میں اوکی بطر و تحریر یاں کر کے لہذا ایک دو مثالیں کھایت کرنی ہیں جہاں حضرت عبد کو سولے
و مولف ہجوم کے محل باغ دین نہیں و ہاگستان شمع میں و دال قصاصیر یاں اور کچھ حکم قدر لازم
حضرت عالی ہم کارامع اعلام احکام امار و عمارت اور واسع و جرم و موح و طاب رہے اور عمارت
و ناری و ایم سادہ و میرہ کیواسلئے مولف طین و داؤدی عیاں ہے آپکی آوار سے و طر و انداز
بلاوت کم ہیں عمارت سے و حرکت و نعت کلام بہت امام کو آپکی ذات مبارک سے طار و اسکار سے طر و عمار

اور اہل امام سے ہر ماہ و سال مثال حال رہے قسم قسم طبقہ اشرف ارباب علوم مجیدہ مثل مکاتیب
 والہا و تحفین و شواہد و خلاصہ و نقاش و اہل موسیقی و ربوہ و خانبہ مجیدہ طبع کبیراٹے مولف ایک نفس سے
 اتحاد سجا پیدا نہ آسکا ہے ان اشارات قانون اتفاق و برکت القاس مبارک ادرین ادرام شکر حضرت
 مخزن علم و حکمت کی کہ اسباب محبت و ملائمت اور علامات عاقبت و کرامت کبیراٹے سہ فروریہ کا کہیں
 قسم ہے نجات نفوس و رمار مال و بیارستان حیرت سے ناقیام قیامت مبسوط و مستدام نہ ہے
 اور حکم کبیراٹے مولف انکی تعلیم سے روشن رخ خود شیدہ ماہ ۱۰ شریح و زہرہ و زنون بخجی پر کوٹا
 انکے سوسو فلکی اور انوار انصالات اجرام علوی کا شرف سادت حضرت کبیراٹے منزلت کے قرین ارفاق
 و ایام خجستہ تمام رہے اور شاہ کبیراٹے مولف خیر و شاد کلام نظم سے تبرکے کا بار ۱۰ بلوہ گوہرین
 طبع سے تبری آباد و طبع گوہر نشان ادرین لطافت سال آبکا مخزن اسرار الہی ادرین سرورہ طالعہام
 پذیر مطلع انوار استہابی رہے حلا و نقاش کبیراٹے مولف و کبیراٹے علم کے انقباض و تلبیہ
 ہون محل بہرہ وانی معلل آنا و سرہ اصحاب حصہ و تبدل اور برائے قلوب مستعدان آبکا ہمارے گوہر
 اور فائزہ و درتار سے قرین و مجھے ادرین وسیلے رہے اہل موسیقی کبیراٹے مولف انکے فائزہ جان بخش ہیں
 راحت گسترہ ایک زلفہ روح و اجان برور ۱۰ ہلین اصحاب حصہ اور خیر ارباب معدود آبکا فائزہ حضرت
 آئینہ الخان طرب آگیزے شاد و مسرور رہے یہ القاس قسم قسم طبقہ اشرف متنازع علوم مثل سہارن علی
 و حامی و ذاب و مانع و تجوئین و اہل تفرید و خانبہ مجیدہ کبیراٹے مولف اطراف آبکا گوہر کا خجستہ
 ویم کعبہ و ملت سے قبلہ عرفا و حرم اعظم مہامی و حرم انشام گرامی آبکا طواف بیت الوام کی برکت سے
 مقام تعلیم و کرم طائفان رونقہ و ما و تسلیم رہے یہاں ان ہر کبیراٹے مولف حبیب دم کن مدد
 دم شمشیر آبکا ۱۰ شکر نوید فتح و ظفر تیر آبکا ۱۰ آیات فتح مبین آبکا کلک حضرت قرین صفحہات سوز
 جلال و ذلال پر زور رہے نا و ملکا کبیراٹے مولف انکے سر با زہرہ تقویٰ قبلہ اہل نقیب ۱۰ آبکا
 بر قول صدقہ درخشاں سے بہترین نہ برکت قیام و نمود ادرین رکب و وجود آبکا بران اعتقادند سے
 سال مال اور خجستہ زہرہ و عبادت و تقویٰ و پانست سیراب فرماے ترکان زلال کمال سے اور خجستہ
 و فقر کبیراٹے مولف شاہ صاحب آب من و بنا و درجے بادشاہ ۱۰ آبکے زہرین سیراب کے بادشاہ
 آبکے ابام عبادت و ریافت انجام کی برکت ہمیشہ رفیق روزگار مجموع خاص علوم ادرین احوال
 طبقات امام رہے اسے و بر جہر طبقہ اشرف کا حال ساتونے اب طبقہ اوسط کی حقیقت سے ہی
 آگاہ کرنے ہیں اس طبقہ کے لوگ اعیان ولایت ہونے میں جیسے رو ساسے قبائل و مہار شہر و بھار

[illegible]

مراد والوں کو اس اقتراح سے کنوٹ بخور کر سکتے ہیں اور طرز او کی جیسے کہ کوئی بیت مستحکم سلام نہایت
 افادہ کنوٹ پر ال کریں اور اسکے تعلیمات و نجات کامل ہے پہر کنوٹ الیہ کی صفت جلیل مناسب
 نہیں خور کر کے سخن کو اطلاع برزیم کریں اور نہایت و سلام کے ایات بھی در صورت پر نسبت پذیر ہیں اگر کسی
 جہ کہ اسی بیت میں کنوٹ الیہ کا حوالہ موجود ہو جیسے حضرت سلامی جو باو مسانکبارہ و بران آفتاب
 سپہر و فارہ اسطورہ کو ابتدا کہتے ہیں دوسری صورت یہ کہ کنوٹ الیہ کامان اور بیت میں نہ ہو جیسے
 بیت سلامی چون کہتے موسیٰ بنورہ سلامی چون ہم بیت مسطرہ اور اس صورت میں بیت کو عبارت
 مانہ کسی لفظ کے دیگر سے ہم ربط دیتے ہیں جیسے ہمارے نجات و دعا و غزو کے ارسال کرنا ہے اور
 سو نکاح اقرار ہے اور کن کے کہ فریخ اول کا شعر تھا کعبات کرنا ہے اور کسی شمال بانسیم با صبا
 رفیعہ کو مخاطب کر کے ارسال نجات اور کے حوالے کرنے ہیں اور اس صورت میں بھی نجات بریل ابتدا خور
 رتے ہیں اور اس کا فائدہ عرفی و ظاہری و درو و غیرہ میں یکساں ہے جاچہ عرفی با اثبات بانسیم اور آیت نابہ
 غنیمتی و سلامی خانہ فارسی مسیم صبح سلام بان جانب ساں و نیاز زہ سکین بافتاب برسان و
 اردو اسے مبارک جو کسی نیز اگر رسو و من و عرس کچھ نہایت اجاب میں بلیر سلام و کاتب کو مناسب سے
 در فقرہ کے اول جو بیت لایق کنوٹ الیہ نظر آئے اور کو متوجع ماس پر خور کر کے اقتراح بطریق ابتدا
 مولف کہی اسے باو جو مائے جو تو جانب گل و کچھو برس بعد خوف سلام میل و تحتات و در مائے نسبت
 بہ سنی طالع کہہ برکت و زنی مائے جو کہ فریخ فود کے مانند نابان ہو اور دوسرے نجات کہ جکا نظریہ زلال
 فعال در وقتہ طلہ برین میں جو سے تسلیم کبطح رہاں ہو اطلاع اوس با نگار کچھ نہایت میں بل و نہار ارسال
 یا ہے شعر فارسی صبا آدم کہ سو او میان خم برندی و سلامی عرض فرا با جہانے آرز و مندی و
 در اقتراح بطریق اقرار اسطرچہ و مولف باو بہار ما جو مخبر سلام ہو و مشک تار با جو مسطر سلام
 حیات ہمارے اور نجات و کتابت منبرسم کے کہ جکا و اس صفت ہمارے حوت و ریاست برابر ہوا ہو
 در سائبہ اوس خدایت ہائے منبرسم کے جنگی جب طانت جواو زواج و برمدق و غناست برین و ملی
 طالع انسان مائے برین و ابدال اور اطلاع و ارسال کرنا ہے و مولف اسے مبارک کہہ با جان
 جو نیز اگر دار عرس کہ بر سلام شوق ہامد انتظار قصیم و دم اقتراح حوالہ حالات اس اقتراح کہ
 با اس امر پر سے کہ کاتب اپنی صورت اظہار اور صفت اجتماع کنوٹ الیہ آئینہ منبر پر ملاحظہ کر کے
 در اوس طرز سے ظاہر ہو کہ کاتب کی صدق نہایت کنوٹ الیہ کی خاطر بخیر نہیں ہے پس شرح غلوں
 و تکرار و مدح و کثرت و غیرہ کو در حوالہ کرنا نہایت مذموم ہے

وعدب البیان یہ ہے کہ کلام متعلق ہے روز و شب جہاں تر ہواں مجھے نہ بت مال میں
 و در دہاں مجھے نہ قسم کچم اٹھا مجھت قبل ملاقات بہہ صبا عبات خوب و در عورت خوب
 کہ حیرت حق سخا کو منظور ہوا سے کہ وہ شخصیں باہم سے دوستی قائم ہو نواد کے دل میں تعجب محبت پیدا
 کر رہے کہ ملاقات موقوف سے پہلے در بندہ بیاض احوال و اندازہ شیان مسموی ملو گہ ہوتا ہے اور یہ وہی
 کہ بافتار اری اور سالی بنان کاغذ سے اس واسطے کہ وہ اسوں میں سرور و دل محبت مقرر ہو
 پس یہ ہرگز پہلے ضروری ہے کہ اس کا بنو روش ملو لکس ہو اور وہ صلیت جمالی سے پہلے اس کے اندر
 ملو میں آس انا ملو اگر محبت ملو ملو جہد ملاقات عاقل متحد ہو تو اس سال سکانات و ایں غرض
 قاعدہ محبت و عباد اللہ معصوم و مستحکم کرنے میں کہ آجاری فلم کی حرکت سے لین مہر و محبت کو ہزار و
 مار و مل ہو اس افتتاح کی مایہ تمام روز و شبان بر سے با شمع وصال جس احوال پر
 رہ با یاد تو کا لفظ لام سے ابتدا اور بیان حال اور مستطوم اور اٹھا جائے اس کی مثال
 اس طرح بر فاس کرنی چاہئے ابتدا نہ متعلق تو صفت سکے مانع حسن و جمال ہوں نہ نوبی سکے
 جوہ و خوب جہاں ہوں نہ اگر جہد و بندہ میں حسن العفیت صرف قاعدے یکتا و جمال جہاں اٹھا
 مشرف ہو جس مکر و تدبیر و عرصہ عیش و لذت صدک علم و نہایت اور نہایت ملو و کرامت ملو
 مانند ہوں عرصہ عمر اور دہاں سکائی قند حیرت زبیدی جوین ہوں عرصہ بیت کوئی سوئی اس سے
 دل مشتاق مرا انتہائی کو نہایت و بار بار لا احوال مارا تخریر و تفرست بعد اپدول اور بد و بد
 طبع آری کہ شاہد جمال با کمال سے ہر دم و ہر ساعت مقبول ہے مستطوم نہ متعلق ہے و ہر
 پہلے جو سادہ صبیح و شام ہر کون کو منج کہ کو کہ جو غیب اٹھا حضرت اری سے امید واری
 کہ عین با ابتدا جمالی ملاقات جمالی مقرب میسر ہو اور وہ جہرے تو جہرے ہرگز ہرگز ہرگز
 ملو مگر ہرگز عین حیرت ملو ملو ملو ملو کہ مینا صحت لساں و کتاب طاعت عنوان سے
 سکانات و رسالت میں او صاحب کتب الیہ دست آباد سے عمالی نو میں تم کو ملو کر کے میداں اجمار
 و اختصار میں معروض کیا ہے ادنیٰ تحقیق بہ صورت تو امین اور نہ نہایت اقرب اور نہ کمال کوئی
 واسطے پس ہم اس تمام سرگمہ بند توفیق و توصیف کتب الیہ میں کہ جسے قبول سے طبع سلیم انکار کرے
 بدل کرتے ہیں مگر کاتب کو لازم ہے کہ صفات کتب الیہ جو مناسب حال نظر آئے اس طرح کہ جس
 اور بحاسب ملو مال اور حیوانی و مسموی سے مراد مراد ہوا اعتبار و رائے متلاذمہ سیادت ہمراہ
 صرف علم شالی ہو نواد کوئی اور دو سر سر قند و بار بارہ نام جمع ہوں اس معنی میں ہر باب کا لفظ



اور ہر طرف کی رعایت سرگزینہ خاطر ہے اور ہر مرتبہ کے بعد اگر کوئی بیت شمول ہو تو البتہ قاعدہ نظم و ضبط
 کو ہم ادھر سے نکال دینا ہر حال کے چاہنا چاہئے سلطان کیواسطے یہ طرہ تصرف ہے حضرت جہاںگیر نے
 بنیادی حاجتوں کے بلحاظ اس کی دلدادہ بنید فرزندوں کو خیرید منظر حیات اور سپہر افتاد علامتہ کے ناموں سے
 شاہنشاہ ملک و نائب شہر بار کیوں جناب طلب ملک بخشدی مرکز وادیہ جہاداری آفتاب تابان ملک
 جہانبانی باد و نشان سپہر کی شانی قوت باہر شہر باری غورہ اسیہ کا نگاری خجستہ طالع و دیاروں تخت
 فرزند تاج و دربار تخت سکندریہ سلطنت پناہ و پناہ و سپاہ خلافت و شہادہ جہاںگیر عالم ملک مدد و بند
 کشور گشتاے فرزند شہر باران آفتاب ملک و دین و دنیا و فرزند گشتاے شاہنشاہ روزگار اولاد
 ملوک کیواسطے منہاد و بنید سر سلطان باہر آصف دبیر مہر سپہر سلطنت و جہانبانی زبور سر
 سلطنت و گیتی شانی سلطان اس سلطان منظر انوار بدل احسان علامتہ اولاد خواہن زبندہ انباتے
 ملوک و ملائین کو ہر راج شہر باری آخر برج کا نگاری قدرت قضاوت کیوں تخت مشرق
 سیرت پریم سلطنت خورشید شوکت ناسید حجت عطار و طغنت فرطت پہل بہت متولف و می شکو
 زی شمس زبندہ و زبندہ اندازہ کام بخش و کامیاب و کاران و کامکار و بیگمات کیواسطے ملک
 عصمت شمار مالک عصمت و نادر فرخ باہر و دین و ملت چراغ افزہ شہستان ملک سلطنت زبندہ عصر و
 و حور نقادہ بیکات عالم علامتہ قیامت آدم تخت نشین حجت عصمت و کرامت زبندہ بخش حجت عصمت و شہادت
 سہل بین ناماری ناسید ملک کا نگاری فرزند حضرت نصیب ثانی عصمت و بنا و دین و زبندہ حجت شرافت
 پریم عصمت فرین و اسرار عظام کیواسطے اعظم الامرا امیر العظماء قبول و دولت سلطان منظور
 حضرت خاتون طلاقہ و بالشان مستنیر شاہنشاہ بانی کبانی جہانبانی شہید قواعد ملک شانی منظر
 انوار ناماری مصدقہ نایب کا نگاری نور و خجستہ طالع و دیاروں خال و سپہر شرف آفتاب ملک
 وزیر کے واسطے وزیر آصف نشان آصف سلطان مکان مالی ملک عالم آصف کا فرزند شہر گشتاے
 نامر بہام ملک و ملت و دین و دولت فرزند حضرت دستور اعظم صاحب خجستہ فرزند آخر ارج وزارت
 خواجہ والا کبر و علی بن العباس ہر گروہ کیواسطے عصمت نمایان تحریر کرنی زبندہ و شایان معلوم کرنا
 کو تسمیہ لازم درخت بل پریم عزت کیواسطے خیر العباب نہایت مناسب اور اس باب میں ہر گروہ کا قاعدہ و مدار
 کو تفصیلاً عرب و عجم کی اصطلاح میں لقب ایک نقطہ ہے صفات طرف ملک با ملت با دولت با شرف
 اسلام با دنیا با دین و غیرہ کے جیسے عمدہ الملک اور امین الملک اور عقد الدولہ اور عمدہ الشرفیہ اور
 نخل الاسلام اور بہام الدین اور امام الدینا وغیرہ اور یہی اسباب ہوتا ہے کہ ایک نقطہ کو چند کلمات سے بیان

جسے علامہ القسۃ والدہ دینا والدین اور کسی فقیر کو دیکھ کر ایک جماعت کی طرف مضاف ہونا ہے جسے
نسبت لائے اور میں القضاۃ اور سلطان العلماء اور شیخ الشیخ اور ملک الشیخ وغیرہ اور فریت کسبت کے
سانچہ ہیں کمال تعلیم و توفیق کا موجب ہے اور کسبت سلاطین کیواسطے بھی کہتے ہیں جسے ابو الفخاری اور
ابو العطر اور الواقیع وغیرہ اور سامات و شیخ و ملا کیواسطے بھی ہے جسے ابو العالی اور ابو الحار اور
ابو الفخار اور فی الحال بنما ہے عجم غیر ملک و سلاطین کے کیسے واسطے کسبت نہیں کہتے اور وہ بھی ایک
بلو شاہ کی طرف سے دوسرے بادشاہوں کو تحریر کرتے ہیں اور آداب کتابت یہ ہے کہ آبا و اولاد ہم کو بر
میں صفات و آداب نہیں کہتے ہیں اور مولیٰ و عبید میں بھی رعایت ملحوظ رکھی جاتی ہے بلکہ اولاد
و عبید اپنے مولیٰ و آبائی خدمت میں عرصہ داشت کہتے ہیں اور آبا و مولیٰ اپنے فرزندوں اور بندوں کو رخصت
تحریر کرتے ہیں اور اس کے بعد یہ امر بھی دریافت کرنا چاہئے کہ مکاتیب میں دعا و دفع ہے دعا کی سہولت
اور دعا کی غیر سہولت سہولت چار گیل پر ہوتی ہے اقتراح مکاتیب اور اختتام مکاتیب اور تہذیب مکاتیب الیہ
اور ہر سند مائے دوام ایام دولت کتب الیہ یا د کی درخواست لافعات کے بعد اور غیر سہولت کی بہت
احوال کی آثار میں تحریر کی جاتی ہے اور وہ یا بعد ذکر لازم التعلیم یا بعد ذکر واجب التخصیر کے واقع ہوتی ہے
اور دعوات اقتساحیہ دو قسم ہے شہور اور اہل خانچہ ہم دونوں کا بیان پیش کر چکے ہیں اور جو دعا
ہم کتب الیہ بعد ہو اور میں یہ شرط ہے کہ صمد کتب میں دعا تحریر کر میں حد دعا آتا ہے دعا میں
واقع ہوگی جسکو دعا و دعا کہتے ہیں جیسے فارسی میں آفتاب دولت حضرت مرزا علی از مطیع اقبال آباد
باد اور فدائے یہ طریقہ آٹھن شمار کیا ہے اس واسطے کہ دعائے اول کے نام ہونے سے پہلے دعائے ثانی
اور کے انقطاع کا وہم پیدا کرتی ہے غرض خلاصہ یہ ہے کہ دعا ہمیشہ کاتب کی خواہش دلی پر اور کتب الیہ
مضمون بہتری پر رکھ کر ہوتی ہے اسے دیر کیر و داغ و لالچ ہو کہ فقرات اقتساحیہ کے بعد ذکر کاتب کا
محسل سے پس طبقات میں وہ فراموش و غور و نگہ اور اخوانیات میں متضمن محبت و انوار
بشمار جو کہ اہل طبقہ اعلیٰ آہستہ قسم پر تقسیم ہیں لہذا کاتب پر واجب ہے کہ اپنا وصف ہر قسم کے مناسب
تحریر کرے اور کتب الیہ جعفر مرتے میں زیادہ ہو اور دعا و دعا کہتے ہیں کہ کتب لازم ہے چنانچہ طبقہ
نسبت ذکر کاتب اس مثال سے ظاہر ہوگا ملک کیواسطے بندہ کترین بندگان غلام کہ ملاحظہ فرمائی
در گوش و غاشیہ ہو اور دعا پر روش ہے اولاد و ملک کیواسطے بندہ جان نثار غلام کہ سر زندگی
میں پر اور داغ عبودیت جہین پر کہتا ہے ملکیات کیواسطے کہترین مجاوران درگاہ و چنانچہ نام
و کہترین غلامان بارگاہ گردون استہادہ امر کیواسطے خادم کینہہ و جاگیر ویر نہ صمد کتب کیواسطے

عادم کترین فلان کہ فرامین حق گذاری و قواعد جان سپاری من نہایت ثابت قدم ہے وزیر کیو سطلے
 چاکر قدیم کہ بیخفہ ہوا داری و دریا چہ و زبیر داری کو ہمیشہ تقویٰ خدمت و لذت سے نفوس رکبتا ہے
 اربابِ فہم کیو سطلے و خواہد میر کہ دعائے اجابت مقرون ترقی خارج دور اول و زبان و طبع
 جان کہ کتابت تمام طائرین کیو سطلے غلیظ شہاد کہ ہر دم دعا و خواہی جنگا و طبع سے چلے انھیں
 طبقہ اشرف کے لئے دعا گوئی نیاز مند بالکل نیرین ہر اولان و غیرہ و طبقہ اوسط کیو سطلے محبِ مایق و افلاک
 باستعداد کمال الانھیں بالکل نیرین ہر اولان و غیرہ و طبقہ اوسط کیو سطلے محبِ مایق و افلاک
 بہر صورت شکر محبت و خلعت و قسم پر مبنی سے اول کتاب اپنی صفت کو اتحاد و اعتقاد کے ساتھ شمول
 کرے جبکہ طبقات میں ایچی گذر چکا ہے ووم ذکر کتاب کے بعد کوئی بیت وصف اخلاص و محبت میں کہ
 جسے لہذا بال منور ہو گئی سرور سے چاہے نظم و شرد و لون کی بہت سال ہے شکر غلیظ متحدہ کنوزہ سبب ہے کہ
 جو ہر زمانہ نگہ کشی سے سخن کہ کتابت ہے اور صفات ادب و ایم و دلی کو اتمام و عمدہ و زیارت و شکر و

وہ سبب

وہ کہ جسکے صفحہ جان پر ازل کے روز سے
 وہ کہ جو حاضر و غائب ہے برابر تجھے
 وہ نیر احسان شاد و فہم و قیاس
 جو کہ کتابت ہے جسبب پر داغ اخلاص

اور کتاب کا نام چار گل پر تحریر کیا جاتا ہے اول جس سطر میں انہا ذکر کرے جیسے بندہ کترین باکترین
 بندگان اور اس مقام پر نام تہا دہل کرے بہر صورت طبقہ اعلیٰ کیو سطلے انسب اولیٰ سے ووم سطر
 دلی میں اور بیان تہا نام نہ کہے بلکہ کوئی صفت شکر و شایع اور کے ساتھ کہنی سرور سے بعد لال و اعلیٰ شخص
 یا محبِ شخص و غیرہ بہر نوع و مالک طبقہ اشرف کیو سطلے مناسب سوم کتب کے مائیمہ بروست راست کو جان
 اور اس محل پر ہی تہا نام شایان بہن بلکہ کوئی صفت محبت و پاری اور شوق و ہوا داری کی اور کے ساتھ
 مثال کرے جیسے کہ محبِ شوق بالکل ہوا خواہ و غیرہ بہر قسم اخلاص کیو سطلے مخصوص اور سطر میں ہی کہیں
 اس طرح کہتے ہیں چہاں کتب کی پشت پر اور یہ نہایت ادب کی رعایت ہے یہ نام کنارہ کاغذ سے جھڑ
 کتاب کے جانب چپ نزدیک ہو گا تواضع کے طریق پر زیادہ دلیل ہے اور اس مقام پر ہی نام کے برابر کوئی صفت
 مناسب مالک کتاب نگارش کرنا لازم ہے اور نامہ نگاران عرب نام کو سطر کتب میں داخل کر کے تحریر کرتے
 چاہے محبِ شوق فلان یا عہدہ نگار کا ونا اور آختیت ذکر کتاب کے بعد مقامِ نجات ہے اور بہر صورت
 طبقات میں ہو گئی ہے اور اخلاص سے جس کتب میں کو نجات کے ساتھ امتحان نہ کی ہوا و غلیظ نہیں سے

کہ دعواتِ نجات میں خدمت و عبودیت سے سلام و تحیت تک نہایت تفاوت ہے اور طبقاتِ فقہ میں
 ہر طبقہ کیوں سے نجات اور کے حسبِ مراتب جیسے اول نجاتِ طبقہ اعلیٰ چنانچہ بندگی و خدمتِ عبودیت
 و انکسارِ غلامی و غیر ملوک و غیر زمینِ عبودیت اور عاقبتہً بمبادی و عبودیت کو لبِ ادب و دیگر روز خدمت
 بجا آنا ہے اور شرائطِ حینِ سال و آستانِ وحی اور اگر کے ماسمِ اطاعت پیش ہو چکا ہے اولاً و ملوکِ فاک
 غلبہٴ عالیہ کو سرِ خیم و زائرِ عالی اور ملوکوتہٴ خسارہٴ غلامی کر کے گوہرِ یارِ سندی سلکِ دین میں مسلکِ کرامت
 معطلاتِ ماسمِ خداتِ بندگانہ و لوازمِ عبودیت چاکراند کہ مرفیہ اور ادوار و کار ہے بل نہار آستانہٴ پریم و ہم
 تعظیم پر تبلیغ کرنا ہے اصرارِ کرامِ سرِ جانِ نداری خطِ خدائی پر کہتا ہے اور نقوشِ بندگی سے صفحات
 اوقات کو برن کر کے قواعدِ عجز و انکسار کو دہاج و بنا ہے اور یہی طریقہ ہے واسطے صدور و ذرا اور یوں ظاہر
 و غیرہ کے اور طبقہٴ اشرف کیوں اسطے یہ طریقہ ہے کہ دعا و ناشائیل ہوتی ہے جیسے دعواتِ مطلقہٴ نسیم
 و نجاتِ غیر نسیم باورہٴ بدیہ و دعوات کہ کبھی نسیم غیر نسیم خوشبوی اخلاص متبر ہو اور وہ تحفہٴ دعوات کہ کبھی سو
 و کساکتِ اخلاص سے مطہر ہو لازماً آستانِ رفعت نشانِ بندت میں ابلاغ کرنا ہے اور طبقہٴ اول
 کیوں اسطے وہ سلام کہ غلوں فیضیت پر نکل اور وہ تحیت کہ وہ فیضیت پر سطوی اور فوری آشنائی کیلئے ماسم
 روشنائی اور درجہٴ خیم کیوں خیم موم کی مینائی ہو نقیض ارسال سے متعوض کرنا ہے اور ہمیں ایک کدہ کو یہی
 یعنی طبقاتِ کتب الیہ کے نجات کا منصب لفظ کر کے براعتِ اہتمام کے طریق پر ایک موقوف الفاظ
 اسے ہاتھ تو بہر حال مزجین لطافت کا سبب مثلاً قاضی کیوں اسطے وہ تحیت کو کتاباں دارالافتاء سے
 ازل نے جسکے مضمون کو مصدق و دعا مروت و دلا سے تسلیم کیا ہو اور دیکھان حکمیتہٴ نے وہ نامہٴ لمزل میں
 گواہی محبت و دفا سے دل کیا ہو مجلس اسطے پر تیار کرنا ہے اور اطلباً کیوں اسطے وہ نسیم دعوات کہ کبھی خوشبو
 اتھاس مسج کے مانند دانیع ظل و داعی اور شانی اسقام و امر میں ہو اسطے پراقیاس مفسر اور محدث اندیہ
 اور خطیب اور داعی اور محاسب اور داعی اور عاقل اور سرف اور ادب اور حکیم اور مجاہد و شاعر اور خوشنویس
 اور داعی و غیر کیوں اسطے یہی سمجھنا چاہئے تحیت مناسب اخوانیات جو دما کہ نسیم و نامہٴ بنین ہو چکا
 اور جو نامہٴ غنچہٴ مدق و دفا کو جس دل و جان میں کہلاتے نسیم سحر کے ہمراہ خدمتِ مبارک میں ارسال کرنا
 بیانِ عریضِ اخلاص رسانی بناد و یکاتبِ فضلائین اور اسے تحیت کے بعد عینِ اخلاص کا عمل ہے ایک
 دوسرین میں قسم اول مناسب طبقاتِ قسم دوم مناسب اخوانیات مناسب طبقاتِ درجہٴ بن
 متعوض ہے عرضِ اخلاص اور ختمِ کلام چنانچہ ملوک کیوں اسطے عینِ اخلاص بعد آدے ماسم میں حضرت
 بیچ اسکات و الارض کے پانچ و الارض حضرت فیاض علی الاطلاق سے غلوں بیت اور صفاتِ ملوکیت

دوامِ جہودِ سلطنت و جہانباہی اور دوایم مدد و خلافت و سلطان نشانی کا مستحق رہنا ہے تمام الکلام
 در قرآن سرکار کا بغیر فضل رب العالی و عینہ طراز و تاجیدنا کہ سے سطرزاد و غرور ادعویٰ استجب کلم سے تشریح
 و علیٰ نذالعباس اولاد و سلاطین ہیکام جو گاہ حضرت اللہ سے جا رہا ہے کہ عینہ ریح سکون زبر زراں
 ہمایوں اور آئینہ سلطنت نگارہ نوال سے محفوظ و مصون رہے پھر صرح تمام الکلام اس دعا کیلئے
 روح الامیں آمین کہے لکنا کہ حضرت محبوب الہ عوات و واجب العلیات سے کہ تجھے والا مساوی
 جاودانی کا اور بلا اولاد امامت و جہانباہی کا ہے فرید جاوہریت اور دوایم عصمت و عظمت حضرت کی درجہ
 کرنا ہے واللہ شیعہ نجیب و نجیب امرار و حکام و ماسندس و ماساتے اندس کا کہ کافہ الزلم ہر
 عین یمن اور یمن یمن سے بل سہارہ در کہتا ہے اور ترقی دولت بندگان حضرت بہارت پابہا کی
 دعائے جم شعی و جو گاہی میں عنایت سے نہایت اہی سے پانا ہے پھر صرح تمام الکلام آئینہ و اہول
 کہ دعا مستجاب ہوئے اور صد و ارکان دولت اور نور و ایمان حضرت اہل و عیال و اہل باب و علم
 اور تمام ملازمین والا ہم کیلئے علی قدر راتب بھی طرفہ ہنر سے عرض اخلاص طبقہ اشرف کے
 واسطے بیٹھے بھلا و سادات اور آئینہ نقات اور فضا و والا و شایع کری اور باب علوم و عینہ اور
 اصحاب مناسب شرمیہ اور حکما و فضلا و مرہم کیلئے بھی بھی قاعدہ سے اور طبقہ اشرف ہی اہل
 میں شامل ہیں ہر ایک مرتبہ کا لحاظ و ملحوظ رہے عرض اخلاص لائق اخوانیات حضرت سبک سدا
 و متع الاہل و اہل جلال و عزم فالہ سے عینہ تفریح و زاری و مجرور کاری آپکا دوایم ایام کا مکاری و انظام
 اسباب نامداری کی طلبگاری سے اور ترقی دولت نمایوں و ترانہ اقبال و زدا فزوں کی امید داری ہے
 بہ شعر تمام الکلام عہدہ وہ دعائے جو یمن برین کا قصد کرے کہ ملک سے عین قبول آئے ہر استقبال
 شوقیات عین اخلاص کے ہواں کل سے ادا کار میں کتابت اسپر حق میں کہ ذکر شوق مکاتیب
 لو کہ میں مناسب نہیں اور مکاتیب عظمت جوات سلطنت اور مخدرات و دست و جنت میں ہی نہیں جاتے
 مگرافی رسائل طبقات میں منوع پانا ہے اور اخوانیات میں نہایت مناسب اور بیان شوق شمع
 طلبشے اسواسطے کہ عین مکاتیب میں حسب معقبات تمام ذکر شوق اور سے میں ذکر خراف لازم سے
 اور بہرہ امر ضروری ہے کہ ذکر شوق میں تناسل و مصلحت کا اظہار اور ذکر خراف میں صد سہجائی کا بیان
 نہایت چنانچہ بیان شوق ہر اسے اخوانیات آرزو سندھی مشاہدہ طلعہ و کتب و ہتھان و ہر
 حال جہان آرا اوس و جہ سے گذر چکا ہے کہ ہم دور اندیش چکی سرحد تک گذرے امدادات
 اور کو مسلک بیان میں مسلک کر کے پھر کھٹ اسی دوت ہے طول بہت داستان شوق

زبانِ قلم سے بیانِ شوق و فقراتِ فراغ و اہمیتِ بخت سے لابلالِ سخنِ اشتیاق کا اظہار
 اشتغال سے کہ سنا نلال وصال کے سکنی ہونا محال سے اور تحریرِ حکایتِ اشتیاق و تحریرِ حکایتِ
 رزاق اور گہرا دردِ زیادہ سے کہ سحرِ غمِ نیرنگ اور قاصدِ ہم دم و مگر مگر ہوا و زار و تصور و ادراکِ نظر
 اور کے بیان کا ہیلاں طے کر کے ہولِ غمِ نیرنگ سے رزاق میں اک دل سے اور ہزاروں درد و تری
 بدلتی میں اک سینہ ہزاروں داغ و قطعہٴ مولفِ قسم او کی کہ جسکی قدرت سے بد بخت و دشوار
 سہل و آسان ہے کہ مجھے نیرنگِ نیرنگ میں نہ زندگانی و مرگ کہاں ہے نہ دعائی ملاقات و دوسرے
 ایک بعد فقراتِ ترقیہ کے اور ایک بعد کلماتِ فراغ کے اور اسکا فائدہ یہی ہوا فنِ فقراتِ ترقیہ و فراغ
 عباد کا نہ ہے چنانچہ قسم اول بعد فقراتِ ترقیہ حضرتِ واجبِ التواہبِ غرناٹہ و عظمِ سلطانہ
 ملاقاتِ اشرف کی دولتِ غیرِ شریک کہ عموماً جراتِ سعادت اور بیجا و فائزِ مرادات ہے کہ یہ غیب
 و غزل لاریجے بوجہ میں روزی فراتے قسم و دم بعد فقراتِ فراغ حضرتِ صاحبِ التقریب اپنے
 احسانِ قدیم و فضلِ عظیم سے ایامِ غم انجام و دوری و شکامِ خواستِ فراہمِ سحری کو سعادتِ سیرتِ آیات
 وصال اور وفاتِ بیعتِ سماتِ اتصال سے بدل فراتے بیانِ تاریخِ کتابتِ تقدیرِ تقدیرِ تقدیر
 کتابتِ میں بہت بیان کیا ہے اور بنا خیر نے اور کو کتابتِ تیشا جانا مگر اصل حال یہ ہے کہ ذکرِ تاریخِ کتابت
 شخصِ نوادہ بہ نہایت ہے کہ واسطے کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک حال ایک تاریخِ عیس میں کسی
 وقت تحریر ہوتا ہے اور اس کے برخلاف دوسرے وقت کوئی اور خبر لکھی جاتی ہے پس اگر تاریخِ عیس میں تو دور
 مکتوب کا مضمون جبکہ ایک شخص نے اوقاتِ مختلف میں لکھا ہو مخالف نظر آتا ہے اور اس وجہ سے کہ ہر ایک
 بمقتضاتِ وقت لکھا گیا ہو نہ انسان مدام بجا ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص مکتوب
 کہے اور کسی جرحِ راہ یا غفلتِ قاصد و غیر کے جسے مکتوبِ الیہ کے پاس ایک مدت کے بعد پہنچے
 اور مکتوبِ الیہ اس کے جلد آجکا منتظر ہو تو اس صورت میں حواہِ خواہ کا جسے طول ہوتا ہے لہذا تاریخِ بہت
 ہونیکے باعث غلط کتابت و صحت کے مثلاً تاریخِ یکم محرم الحرام فاضل برکاتہ طے الانام بھی حقیقتہً فراغت
 رقمِ اطاعت سے مرفوع ہوتا ہے یا صبحِ یومِ عیدِ الفطر لازلِ رائجِ الطراسِ حقیقتہً کے وسیلے سے مثلاً ایسا
 قدیمی کو ترکیب و تباہی ہے کہ انیساس ہر شہر کو واسطے ہی ایک فقرہٴ صفاتیہ یا دعائیہ تحریر کیا جاتا تو بہت
 سناس سے ذکرِ مکانِ کتابت اور یہ بھی ہے فائدہ نہیں ہے اسلئے کہ مکتوبِ الیہ حالِ کتابت سے زیادہ تر
 وقوفِ نازل کر لیا ہے اور علاوہ ازیں شاید کہ وہاں کا جسے ہونے مکتوبِ الیہ کو کس قدر حکا فائدہ عائد ہو
 بہر حال اس امر کی اطلاع موجبِ سرورِ خاطر ہے اور سالی احوال میں ایسا نظر سے گذرے کہ زبانِ کلام

شمالِ زبیبِ نهم ہائے چنانچہ بیہ محیفہ ہونے وقت فلاں سے متوجہ سے تحریر ہوا جو کہ ذکرِ زمان سے مانج و وقت
 مراد ہے اور ہم ابھی اس کا طبع بیان کر چکے ہیں لہذا صرف ذکرِ مکان کا قاعدہ پر لکھا کرتے ہیں جیسے یہ کہ
 محبت اسلوبِ شہرِ شاد بہرِ دانش آبادِ لطافتِ بنیاد سے آسانہ عالی کثیرِ خود ہر ہوائے اور سرِ مہرِ مہر
 متقی نہیں کہ نایبِ زمان اور ذکرِ مکان کے بعد جو حال اور مقامات تحریر کرتے ہیں اس تمام ہر اس کے مثال کی جماع
 ہیں اسلئے کہ حقیقت وہی مضمون تحریر کیوں کہ اسباب ہر ہوائے ہر طرف ہی بات بارگاہی کالی ہے کہ
 مضمون دلو اور الفاظ میں کاتب ادا کرے کہ جو مکتوب الیکے حسبِ راجح ہوں اور تفاوتِ مراتب کا خیال
 برخط سے واضح و آشکار ہوتا ہے اور نہیں مراتب میں اول سے آخر تک کسی مقام پر زنی واقع ہوا ہوا نہیں بلکہ
 احوال نام ہوتا ہے محلِ اختتام ہے اور اختتام کل ہے مقدمہ و دعا پر اور دعا قرین اور کجانی ہے اور کیا
 کہ منظم ہو مقدمہ کی بنا غرض و مہذبت پرستی سے اور یہ عدد و مہذبت و عا کیواسلئے ایک سبب
 شام کے جیسے زیادہ مجالِ برات نہیں کہ تصدیق دایرہ اور اس کا حارج اور اختتام کلام و دعا و دعا و دعا و دعا
 اسب و او کا جاننا ہے پھر دعا پر شام کے ختم کلام و اور مقدمات منظومہ میں قسم میں اول
 طرح اختصار اور دعا ہا ہم ہو اور مکتوب کو اسی بیت پر ختم کریں ووم بعد اختصار کے دعا کثیر اور کیا باتے
 اور دعا شریک نہ ہو مہذبت میں دعا مشورہ اسب سے سووم ذکر اختصار پر لکھا کرے دعا کا ذکر کرے کہ گرام
 اس کے بعد ہی دعا مشورہ ہر نوع اول و وقت دعا میں ختم کلام و دعا کلام باور سعادت دعا باور
 نوع ووم نام لکھنے طبع والا پر لال و اب دعا پر خوب ہے ختم فعال و نوع سووم چون بعد گذشت جرات
 مختصر سادہ سخن و پیش ازین تصدیق وادان شہود قدم نیست و دعوات طبعہ اسلئے اعظم سلطان
 رایت لفرنگی نصرت شمار فتح مہد تک مسعود اہلایات جہان بانی سخاوت اور ادا و ادب و رجا پر شام
 مشورہ ہے پھر کھٹ و ختم مہر اور ہر زنجیر بند و بوسہ کا پانچ اختر ہر نازل سمنہ و وزیر آفتاب
 وزارت و سایہ جلالت حدتہ نزل و اوقت انتقال سے محفوظ رہے و مکتوب بیضا پاک نثر و دعا و دعا
 کہ نو غلامہ نہ کہیب جاہار کان ہے و طے و انقیاس دعا سے اختتام طبعہ اشرف علما و فضلا
 لوح محفوظ خاطر اشرف کہ آئینہ اسرار عجبی عکس بذریعہ لاریجی ہے مسیح نصی سبحانی اور مجمع تغلیبانی رہے
 پھر کھٹ و ختم حمان ترانہ بیان ہو و تو گویان دین رحمان سے و زما و وصلی اوقات طہیات
 دعا عات با برکات انتظام اسو جہو نام میں معروف رہے مکتوب نگہت نصن و لطف سے تیرے نہ
 جانِ روحانیان سطر ہو و طبعہ اور سطر کیواسلئے صفہ قبول و قبول تقویٰ جاہ و طہال سے پیش
 آہستہ اور صحفہ عشرت و بنا وانی و قوم دولت و کارانی سے پرستہ رہے مکتوب ویل راوتری ہو غیا

ازنی نہ زمین مال سے نو بیضا کم نری و عوام اوقات ترین بخیر و خوی گذران موقوف و مددگار بود
 و اور نیز ہمیشہ سے تحت پادشاه و اخوانیات کی دوستی و سادت ابدی اور کرامت سرمدی زمین با ہم
 برابری اور حق اقبال روز افزون کے موقوف ہمیشہ ہر طرف برائے مال رہے و دعا گوشتن زبان
 زمین مال رہے اور عنوان اس کتاب میں سرنامہ خطوط کیوں طے طریق و امتناع ہے جسے زمین
 و فوج کیوں سالیہ کیوں تمام کو بھی برحقہ تعلیم کہتے ہیں اور جسے مرف غلبہ کرتے ہیں اور بدو
 اور جسے بہت فرستے اور جسے نام و نسب منور ہیں ہوتے بلکہ مرف کوئی لفظ شملہ عجز و اکسار و عبودیت
 و اتعاضات و طاعت میں انھیں برحمت و اعلا و مودت و اختصاص اخوانیات میں نگاہ میں کرتے
 بہہ طریقہ شہود ہے اور اس کتاب میں نام بالقب کتب الیہ کا ایک کتاوہ بردار کا طبع سب سے عنوان رسم
 کرتے ہیں اور اکثر ایسا دیکھا ہے کہ اخوانیات میں کوئی بیت یا شعر کہ جسے اعلیٰ خصوصیت ہو کہتے ہیں یا جو
 ہم نہیں دونوں کی مثال دے ہیں یا بھی اسی پر قیاس کر لیا جاسے یا حتیٰ کہ بہہ غلبہ ہے کہ صرف
 از طالع و خاندانی یا جو بطریق وائی یا جو بحر رحمت آرائند بلکہ غلو و افکار سے ملازمت مالی برکت و نصرت
 سرورین گردانند بلکہ ہمیشہ ہر اقسام برکت و نصرت و امتداد و بار و دین ملازمت مالی نصرت و برکت
 صرف اتفاقات سے صرف کرتے ہیں اور بطریق خیال چاہے یا حتیٰ کہ شعر و وصف و دست و پا جیہ منوالی و نصرت
 کتب و مل بحین ارادت و شوق بہت شعر و کائنات خود نامہ خود بودے و تاہم ایک دیکھیں صبح سو رہے و
 اور اردو میں بہہ دونوں کا کافی ہیں موقوف اس خط شوق جا کے دان و تبوس ہو و میں بچیا مول
 تجھ کو کیسی خواب میں و موقوف ای نامہ حسین خاک بیل عجز و او ہے و ہوئے تو اگر خدمت مالی میں کی
 جیکہ شہزادہ خود بود اس مقام تک تقریر بیان کر چکا تو ارشاد کیا کہ جسے اس قدر کتب و خطابی کا بیان
 اور اب مکتوب جوابی کا ہی ہو و اس قدر کہ کہتے ہیں اسے دیر غیر اس شوق کیہ از ان علیہ استخار
 معاصی الشار و ملاقات اور افکار و سنیہ شہر ان قواعد و اربع مکانات پر بھی ہوں کہ تمام ارکان محال
 سے انتظامات کے مکاتب جوابی سے بطریق وائی میں اور غامض جوابیات کیوں طے سات رکن
 سفر میں اول افتتاح و دوم مقدمہ یا توابع میں تصنیف اور وصف اور ششم سوم تریف کتب و حرام
 تعلیم کتب و ششم ششم مقابلہ ہفتہ ششم اول افتتاح اور دوم قسم ہے اصلی اور ششم
 اصلی وہ ہے کہ وہاں کہ کتابت حضرت سید الکام کے نام فخر و اجازت سے مرین و مجلس ہو اور اگر وہ بطریق
 راحت استہلال کہ جکا بیان خطایات میں مذکور ہو یا جو کیا جاسے تو پھر ہے اور جوابیات میں جیسا سنا
 معلوم ہو یا جو کہ انزل القاب و غیرہ اور بھی ہے کہ اول کوئی بہت یا لفظی شملہ و ذکر و دو خط

که بجا جواب گهنا سطر است بخارن هر خواه طبعات من خواه اخلاقیات من اولی منی بر مرتبه طبعه
اعلیٰ جای برادر طبعه اشرف چه برادر طبعه او سطر و در تقسیم چهارم بر طبعه کیو سطر طے الا خیال
ایک و در طبعه تخیل بیان کرتے ہیں اور پہلے شمار اگر کتابیب اردوین ہی زبان فارسی تحریر بیان فر
بیت مناسب است همیشه اساتذہ متقدمین نیز فارسی من نظم عربی کہتے ہیں سلاطین و خواجگان
کیو سطر آئے مباحثہ شور شاہ کاران آوردہ کہ شریعہ از حضرت شاہ زمان آوردہ کہ امر او صد و
ستھین کیو سطر عنایت نامہ آوردہ فاصدا زباب او و علم آوردہ گشت و تازہ شد جان از خطاب او
وزیر اقبال و و او من کیو سطر لفظہ ہر دو ناگزین دولت و زبہ یعنی از نزدیک آصف نامہ می رسید
خوگیا تا چون کنایہ سے جو بہ خوشاب رسید اجاب و رات آب و تمام طالعین کیو سطر آخر سے
بارمبا و کتابہ اخلاقیات نامہ پنجین منشور شد از کجا آوردہ کہ اور در جہ اشرف کیو سطر نقباء و سادات
و ائیمہ و فضیات ناموں نامہ آمد کہ از سے تازہ شد و لہا و سید خندہ طالع گشت و روشن خستہ لہا
مشاج و عداہ کیو سطر آمد بایم آگہ باش مبارک است کہ جانم فدا کہ تازہ باش مبارک است کہ
ارباب سناصب شریعہ کیو سطر لانا فاعل زمانہ خطابے ہیں رسید کہ کور سے دلم با کور خوش
حکما و فضلا کیو سطر رہے سعادت من در و م رہے

اور در جہ او سطر کیو سطر اعیان و مشاہیر کنوین بانظر سے فرمود کیو من رسید کہ آخر دلم بار آورد
خوشین رسید کہ عوام الناس کیو سطر یک مبارک است منیم سوگوئی کہ نشان را رسیدہ از بار آورد
اور اخلاقیات کیو سطر انوار و شانہ کی تحریر سناستہ خواہ آیات ہوں خواہ طعانت خانچہ ہم چند شاہین
و دون صورتوں بر بیان کرتے ہیں اسات براسے اخلاقیات

اسے مباحین خلیفہ اشکان زمین آوردہ	بانشان حاستہ آن نازمین آوردہ
اور در جہ از طہ و بار پیاسے	انستہ شد کہ رسیدیم بجای سے
عجبہ اللہ کہ آن یار گرامی	مرا از نامہ خود ساخت نامی
حضر جان گرامی قدس نامہ دولت	کہ نور دیدہ دل در رقوم نامہ دوست
باد نور و ز شمیم گل رعنا آورد	یعنی از دوست پیاسے بسوئے ما آورد
اسے صبا لطف نمودی و صفا آوردی	کہ ز جانان خستہ صحت و دلت آوردی

قطعات بری اخلاقیات

سہ خندہ فاصدے کہ رسید از دیار یار

باناستہ و خندہ زان کلک شکار

سے مخاطبہ نامی اور نذر گرامی نے وصف کہ جان بخشی میں اعجازِ سماوی کا دم بہرِ نوالا اور سیم سج کی طرح غنچہ
 شکستہ کر نوالا تھا تمہ غلغلوں کے درختہ امید کو بہارِ اوس سے طراوت و نظارت بخشی نشانِ عظیم و مصلح
 فتوحاتِ عالمِ انور اور فوہیاتِ حیرتِ مقدس کہ بشارتِ کلامِ حایتِ انجام سے اشارت ہے وصفِ تنہا
 سالی نہا کیا بنا بطنِ عظیم و بطنِ غیب اور ترقی لاریب و بویں حسن و حسن چہرہ کسا جلوہ نما ہوا
 الٰہی منصبِ شرمِ عظیم و عظیمِ اعطایا الٰہی اور سیم اعطایا نامنہا ہی میں خطابِ خطاب و وصف
 رواجِ راجحین سے زیادہ مضر اور رواجِ بجا میں سے زیادہ مضر تمہ وقتِ سعود اور زمانِ محمود میں تاریکی
 بخش گشتِ قلوب میں صدر ہوا اربابِ حکمت کیواسے مصلح برکاتِ العالیٰ حکمتِ شعرا
 اور شجاعتِ الامِ الہام آرا میں مخاطبہِ نیرف نے وصف کہ نہایتِ کمالِ عظیم ملکِ برکتِ اعجازِ عظیمی مریم
 رکبتا تھا تمہ و در و اطلال سے جانِ ناز بخشی الٰہی فضیلت کیواسے صحیفہ کھاتیفِ سالی و غیبت
 جواہرِ و ابروئی میں کتابِ یہاں و خطابِ بیناں نے وصف کہ آرمشِ علم و اطفال سے پرستہ
 اور برترِ فضل و کمال سے آیتہ نہا تمہ سادتِ نزول سے مسرتِ نازہ اور دیوانہ درختِ جنتِ جلازادہ
 بخشی طبقہ و وسطہ و کمال و کمال ہے اصول و اعیان کیواسے مصلح معاوضہ و نذر و کریم
 و طالعہ لازم الارزاق و الکلیم سے و مصلح

و خصوص کا سبب ہوا و ساطع الناس مصلح مصلح و عاوضہ مطلوب و وصف

ہوئے بوستان اور طرب افزا شل وصال و دستانِ تمہ خوب ترین اوقات اور بہترین ساعات میں ہوئے
 اخوانیات کیواسے ہی بہترین سے مصلح کلامِ مبارک بام اور بامِ سادتِ انجام کہ امتِ نظام
 وصف کہ گلدستہ قوی کی طرح دلاؤ و نذر و نذر کے اندر طرب و کمال نہا تمہ غلغلوں میں ہم
 نرف نزولِ اقبال فرمایا اور پادشاہِ کنگرہ و اتھار پہ پہنچا اور فارسی میں بہ طریقہ مجلسِ خواجہ مصلح معاوضہ
 عنایتِ سمات و مخاطبہ رعایتِ صفات و وصف جون غلغلوں شری و خندہ و جون چہرہ و امید و خندہ
 تمہ شجرِ برتر و حسنِ انفاتِ تراخت نہ خیمِ اجاب را منور ساخت نہ و علیٰ نہا عباس عظیم و مصلح
 مکتوب اور کمالِ شہر کے ہوا نصیب اور یہی وصف سچا و صغیر جزی ہی تحریر ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے
 کہ مکتوب کی توفیق و حقیقتِ کاتب کی نرف پس جتہ او میں مبالغہ ہو سکے اثرِ توفیق زبیرہ ظاہر ہو اور
 نرف یا خطِ مکتوب منسوب ہوگی مثلاً جوتِ حروف اور لطافتِ ترکیب و صمدتِ البلاستہ الفاظ و افعال
 فصاحت و بلاغت و غیرہ کا وصف اور کاتب سے نسبت و بیانیگی مگر بہتر یہی ہے کہ کل توفیق تحریر ہو اور
 خط و بلاغت کی توفیق لو کہ و امرا و حکام کے مکاتیب میں نمایان حال نہیں ہے اسوا کہ وہ توفیق اور

باب دوم موسوم بعقل اول

موضوع

عالم سنی بن مبرور و نوبادہ خوش فصل نوبادہ و شور سے اور موسوم جو بن مبرور
سانبا کیون دم جراتا سے ذرا سیدلک بن آ جیسے کی بات کیا ہے اور لگا پیرفہ من

جو حق شہزادہ خود پروردگار پادشاهان آسمان کی دربار میں رونق افروز اور اطرافہ مشرق کے ممالک
فرمانہ روزگار غالب و تارکے روبرو باسید حصول تعلیم جلوہ فرما ہوا اور تاریخ نہاد نے زبان دایت بیان سے ارباب و کیا
کہ اسے سید کیون دعا و عید میں اپنے تعلیم ملے اور فنون اشرف میں ضروری کاروائی کے لائق و شگوارات
سید اگر لی ہے اور غایت بے نہایت حضرت رب الفرت سے کسی مقام پر بند نہ ہو گے بہر نام نہیں تعلیم ملو گی
شعشع نہیں اب تعلیم جسمانی سے بھی بہرہ اور دینی شان نصرت و فیروزی ہے باور کہ وہ فوت و توانائی ایک
بڑی نعمت الہی ہے جو ان فوری و درسد ہوتا ہے اور کی فائز سے کاروائی سخت انجام پاتے ہیں اور بہت
تعلیم انصاف قبول کرنے میں اور جو کوئی ضعیف و ناتوان ہوگا اسے ہرگز محنت و شقت اور زور و قوت کے کام
نہیں آئے گے اس لیے کہ ہر ناتوان کو باسیر ہی و بال و پل ہوتا ہے پس بہت بات کا سطح نخل ہر کے کا اور کاروائی
روز و رات کو کس صورت سر انجام دے گا الفتن ساری اسب تیر زمانہ اور کھانا گبر و دار امداد و دلت بیرواں سے
سو کہ جلال خصال اور تمام کار و بار دنیا اور ممالک مغربی زور و توانائی کے حلق و حاجت مند عطا سے دین اور دنیا
حکمت آیت کسب قوت کے لئے ورزش و ریاضت کی طرف اشارت فرماتی ہے اسے خود پروردگار کی
لازم ہے کہ سر انجام امور ات دیا اور انصاف بہت مغربی کیواسے کسب قوت پر فوجیہ مصروف رکھے اور ضروری
سایہ کے زور و توانائی کے غم سے غامض و غافل اور ناتوان کا پنجہ نہ ٹوٹے اور زور و علم سے زبردستوں کو
آزار نہ دے زبردستوں کو پنجہ پہنچانا اور ضعیفوں کو آزار دینا شجاع و شکار کام نہیں بلکہ غمزدوں کا شیوہ ہے اور ضعیفوں کا
طریقہ نہیں بلکہ زہدوں کا پیشہ ہے و خوش و طیب و رحمت کی انداز سالی کہ جسے آزار کا اور شیوہ
مردی و مردانگی سے جیسے بلکہ دشمن کی طرف سے بھی جینیک کچھ ضرر نہ پہنچے نہ سائن اور جینیک کہ نقصان کو
دل سے دفع کر سکیں جان کو خطرین نہ ڈالیں اور بے آبروی کے مقام پر کہ جہان بے گناہ عزت جانی ہو اگر
جان کا وسیع لین نہ جائز ہے کہ ال عزت و حرمت ہرگز بے آبروی و بختی کی زندگی نہیں گوارا کرتے چنانچہ
بہر شہر و شہر شہر جان کی خیر ال اور عزت کی خیر جان اور ہرگز لگا قوت ہے قول ایک دن سیر ہو کر پتے

ایک دوسرے کے مقابل میں باشت کشادہ اور درون بیرون کو باہر کی نسبت تھوڑا نزدیک اولیٰ
 باشت کے نسلے پر کہیں مانتھوں اور بیرون کے درمیان بیچ باشت کا حاملہ رکھ کر دوسرے شروع کریں اور
 احتیاطاً شرط سے کہ دست دیا اور دین و گردن اور سر وغیرہ کو دیکھ کر نیچے وقت کچ کرین اپنی بیچ اٹلی
 کہیں کہ یہ امر اس فن کے اکابر میں داخل ہے اور جب ڈھنگ میں تو سر و سینہ کو اگلے زیادہ تر کہیں اور
 سونہ بند کہیں اور سانس کو دیر دیر آہستگی و آسانی کے ساتھ سونچ جی سے باہر نکالیں اور ابتدا
 میں زیادہ تر جس شخص کرین کہ اس سے اسی طرح پیدا ہوتے ہیں اور بہتر ہے کہ ڈھک کر نے وقت کا بھی
 کوئی لطیف چیز کہ نفوی و سخن بدن ہو سونہ میں پھر کہیں اسلئے کہ اگر نالی بدن و بدن کرین وقت کی
 خشکی لاحق ہوتی ہے اور کہوں میں غلطہ ہوتے ہیں اگلی اس ترکیب سے روز اول بیچ ڈھک کرین اور پھر بعد
 طاقت ہر روز زیادہ بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ بیچ سے سو سو پانچ سو پانچ دو ہزار کی نوٹ ہو سکے اور یہی
 قاعدہ اسکا یہ ہے کہ ایک دفعہ جھڑ ہو کہیں اور بعد ڈھک کرین اس کے بعد ایسا وہ ہو کہ دم میں اور بارہ
 اور کئی اور کالی کو اس دن اور شبے باقیں کو دم درست ہو اور بدن کی گرمی کم پڑے بعد ازاں بیچ و نال
 ہون اور کتر جھڑ ڈھک کر کہیں کرتے جائیں اور کہیں اور کتا سنا سنا ہے پھر دستور اول کہہ کرے ہو کہ دم
 راست کرین اور آرام میں ڈھک کا قاعدہ یہ ہے کہ تمام اعضا اور رگ و پے اور استخوان و فاضل کو طاقت
 و قوت حاصل ہوتا ہے اسکے سوا ڈھک کی مختلف صورتیں اور سی میں چنانچہ شیر و ڈھک اور حکر و ڈھک اور
 ہنومان و ڈھک وغیرہ اور ایک قسم ڈھک کی کہ جسکو ناگ ڈھک کہتے ہیں سب میں زیادہ مشکل ہے اسکا
 یہ طریق ہے کہ چار پائی پر کچھ وزن اسے جسم سے زیادہ رکھ کر دونوں پاؤں اوکھا رتی میں پسنا کر تمام
 بدن کو ڈھک کے طریق پر بڑا دیتے ہیں اور تانبہ کا سہاگسی چیر کر زمین دے تے نقطہ جطیع سانپ لہا ہے
 اسطرح صرف بخون کے بل تمام بدن کو معلق رہ کر مہیشیت دیتے ہیں اور بہر نامت سخت ڈھک چھت کہ
 این کمال حق اور کونج مال نہیں کرنا اور وقت ملک نہ کریں۔

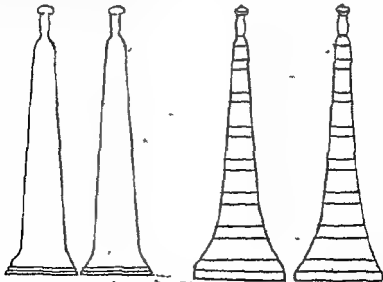
یہ رکھ کر دوسرے دیتے ہیں اور سونہ

استدرا کہیں کر نیچے چپکاتے ہیں کہ نالی کے اندر زمین دوز سو جائے اور جیسے آوی تھی پیر تانبہ
 جا کر ڈھک کر دے ہیں یہ تہیان ایک وزن دار کوس کی کبائی جالی میں چنانچہ اول کی شکل یہ ہے





گلد راس کثرت سے ہاتھ اور بازو اور منہ اور گردن اور پیسہ سینہ تیار دھونا ہوتے ہیں
گلد کے ہاتھ دھونے کے شہور معروف ہیں ایک رومالی دوسرے فغلی رومالی ہاتھوں کے نشانے تیار
ہونے ہیں اور فغلی سے ٹھین اور گلد ہلانے کی وقت ہی جس دم کی رعایت ضرور ہے انکو بھی پندیں زیادہ
کریں کہ زیادہ دو ہزار کی نسبت پہونچے اور پشتر کے گلد سے شروع کر کے پہاری گلد کی شش ہزار جاہن
ان ہاتھوں کے سوا چرخ کے ہاتھ اور جو کچھ وغیرہ چند ٹھین اور بھی ہیں اور جیسے نشان گلدوں میں
سلاخیا ٹھین لگانے ہیں اور گلد خار دار گران وزن گلدوں کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ
جسم سے بالکل مٹا دے ہاتھ ہیں اور منہ گلد سے ابنا نام بدن بچاتے ہیں چنانچہ گلد کی چھوڑ

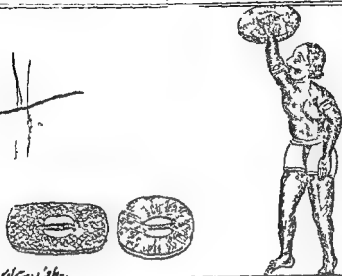


لہجہ کی کثرت سے ضعف اعضاء سے اسلئے کوہینے کو کثرت سے سڑک فوت حاصل رہتا ہے۔ سڑک
مٹی و زرخیز ہیں انواع مختلف اور اوضاع گوناگون پر اخراج کی ہے۔ بعض اس ورزش میں لہجہ کا
آواز سے کلمہ طیب ادا کرتے ہیں اور بعض تمام اعضاء کو جدا گانہ طریق پر کیا لہجہ سے باہر نکالتے ہیں۔
اور عجیب و غریب مصنفین ظاہر کرتے ہیں لہجہ بلبانے سے خود آجسم پر سوز و نیت کا اثر پیدا
ہو جاتا ہے اور بدن میں جاسہ ریہی کی ضعف آجبا فی ہے لہجہ کی صورت بہتر سے



روہ آسانی کیواسطے چند صمیم اور بھی مین چنانچہ سچہ اور ظلالی و غیرہ سچہ بہہ سے کہ یہ
 واسطے ہاتھ کی اونٹنیوں مین اپنے دل سے ہاتھ کی اونٹنیوں کا لکڑیوں کا ہاتھ لینے مین اور اپنی
 چنگلی کی طرف رو کر کے انگوٹھے کی طرف سے ہاتھ کو گردش دینی شروع کرتے مین اسکے واسطے
 بھی بہت کچھ مادیات مقرر مین مگر اہل اصول جیسے کہ ہنر حریف کی طاقت سنبھالنے کا قصد کہے
 اور خود زور نہ کر بیٹھے جیکہ حریف کی طاقت پوری ہو چکے تو اسوقت اپنا زور کر گزروے اور
 چونکہ عروج چھی ہے مینے حریف اسوقت زور کر کے پہنچے کو رینا شروع کرے تو خود بھی
 اسہ اپنا ہاتھ ہٹانے جا مین جب وہ سمجھے کہ اب مینے ہاتھ دبایا ہے اور خوب ریلے ڈالا
 ایسا کہ جھکا کر اپنے سانسے پہنچ لائیں اور اس کے ہاتھ کو بے قابو کر کے نیچے مروڑ دیں اور جب
 وہ بھی کرے اسکے واسطے ہاتھ کیسے کا ارادہ کرے تو خود اپنا ہاتھ آگے بڑھانے ہوئے وقفہ موقع کا
 مچھی کر با مین اور مینے دوک با مین ہاتھ سے بھی بچہ کرتے مین مگر بچے مین اکثر ادھات اور گلیوں کا جڑ
 ہو جا یا کرتا ہے کلائی کا زور بھی اسے ہذا القیاس کچھ عہد زور نہیں اسکا یہ طریق ہے کہ
 کلائی کی گرفت کرنا ہے تو اسوقت اپنے ہاتھ کی گادی سے اسکی کلائی کو اڑا کر اپنی
 مین اور اسکے واسطے بہت کچھ کا زور دینی کرتے مین لیکن اکثر وہ کہتا ہے کہ جو شخص بچہ یا کلائی
 زیادہ رکھتے مین تو اس کے جسم کی تمام قوت اس کے ہاتھ مین آجاتی ہے اور جسم کمزور ہو جاتا

تا ایک ماری پتھر میں جالی سوز ہے ۔۔۔ ماری میں گوشت کو اس طرح اکٹھا
کئے ہیں کہ اس کو بڑھ کر پانچ سے دو تھام اور سر لہر کر کے سیدھا کر دیا جائے۔ اس وقت دانت باقی

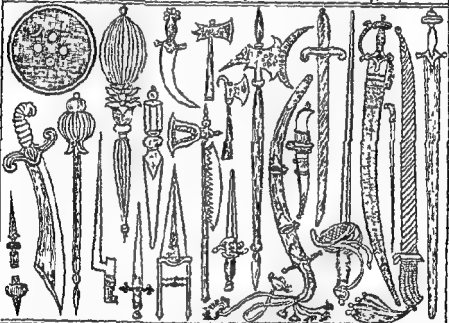


کشتی ایک طرف ہے اس کے منہ سے سواٹھہ میہ ماحو صحت میں گرا کر ایک ہولی ہے وہ اس طرف
دور سے آئے ص حریف سے کشتی ہوئے گئے فواد کے مد میں آکر م دیکر صفت کو لاندہ میں محرف
آکھو دہہ و دالستہ حریف کے حوالہ کریں یہاں تک کہ حریفہ لڑتی رہے اور کلائی کو طاق کر کے بائیں
طرف سے لائے۔ یہ سب پر قائم کر کے اس کو کھانسی پر چولی ہے اور اس کو سیدھا لٹکا کر اس طرح حرکت دے
کہ اس سے لائے۔ یہ سب پیچھے لجاتے اور دونوں رانوں غیبہ دیکھے اور پیچھے ہٹ کر پیچھے ہٹ کر
دیکھ لیتے راست کو مہک دیکھے اور چشم کو چشم حریف سے جلا کر کے نہایت زور و قوت سے حریف
بہ لگاتے اور پیچھے ہٹ کر اس قدر دھکم دیکھے کہ سب کھٹکھٹ اپنے مقام پر قائم رہے اور سب کھٹکھٹ کرے
وہ پکارت کو دم رکھے کہ حریف پر حملہ کرے کہ وقت آگے بڑھ جائے اور حریف کی چوٹ روکنے کے لئے
پائے جبکہ برابر آجائے حکم ہر سندس دھج سے ایسا نہ ہوتا ہے فواد کی شکل و صورت سے لعل علی
ظہر آتا ہے یعنی اس کا سر میں کی جگہ اور جس پانچہ میں صفت ہے وہ کلام موافق اور نیچے کا دھڑکتا ہے
اس کو کھٹکھٹ کا طور پر ہوتا ہے صوم فواف صرب کہ جکو واؤ کہتے ہیں اسے خود بردار میں دوا
چہ میں طمانچہ باہر و کرک پالٹ سر ہول دطمانچہ وہ ہے کہ دہی طرف سے اعضاء
اٹنے پر لگاتین اور باہرہ بائیں طرف سے اعضاء اٹنے پر لگاتین اور کرک وہ ہے کہ دہی طرف سے
اعضاء اٹنے میں اور پالٹ بائیں طرف سے اعضاء اٹنے میں لگاتین اور سر وہ ہے کہ سر لگاتین

سبب بازمی نہایت برگزیدہ اور نودھن ہے اس فن میں جتنی ترقی و کمالیات ہیں اور کمال
 مبالغہ و تلواریں اس فن کے کمال سے ایسے سو آدمی جو اس فن سے بچہ چون تاج و خراج و تیر و کمان اور
 گرد و سناسن اور پرچہ کرین تو کیسے غلبہ میں ہو سکتے اور وہ جس کسی پر حملہ آور ہو تو قوت نہ کہتا ہے
 کہ مقتول ہو جائے مگر یہ بھی بدقت سے عاجز ہے اسلئے کہ وہ اس کا کام تمام کر دیتی ہے اسی فرد پر
 اس میں گری کا اہل اصول پارہین میں اول بانگری کی جگہ سیف پارہین کی جگہ سیف پارہین
 ستر کہنے میں وہم و غم بانگری کی جگہ اس کے محارہ میں وجہ کہنے میں سوم حریف کی خبر و پنا
 بجا و جگہ روک کہنے میں چہارم حریف کو مار نکالنا و قہ کہ جگہ نہر مند کی مٹا جان و او کہنے میں
 اس کے سوا اور بھی بہت کچھ مٹا جان مگر میں حریف کی خج و زیادہ نہیں پارہم و پرتی سے
 بچلے مٹا اور اس کے واسطے میں وسیع و فراغ پاتے کہ مائے ننگ میں پترے پنا و شمار ہے پس
 حکم حریف مقابل ہو تو ہر سند کو لازم ہے کہ اپنی آنکھ اور اس کی آنکھ سے لڑے اور حریف سے غافل نہ
 غفلت و بھڑکی سے چشم زدن میں اپنا کام پورا کرتا ہے اور غیر اپنے والا ایک مقام
 زور آزائی کہ اسلئے چہ - اور چہ سے ایک مقام سے دوسرے مقام پر حریف کو تار سے اور نام ہونا
 راستہ ہاتھ کی اور بھون میں کہے کہ ضرب حریف سے خود محفوظ رہے اور اپنی ضرب ہر طری حریف پر
 چنگی کی طرف زور کر کے انگوٹھے کی طرف نہر و تار سے درجہ میں پہون آتا ہے اور مرد و تار ان
 ہی بہت کچھ وادج و قدر میں گزراں اصول ہیبتہ پہونے اس کو تار سے کہ نہر میں نہر میں سے
 اور خود زور نہر میں جیکہ حریف کی طاقت ہوری ہو کہ تار و تار سے چنگی و تار و تار سے
 بچو نہیں عود و تار چنگی ہے مینے حریف جو قوت زور کر کے پہونے کہ رہنا نہر میں نہر میں
 ہست اپنا ہاتھ ہاتھ مائیں جب وہ بچے کہ اب مینے ہاتھ رہا یا ہے اور خوب زور نہر میں نہر میں
 کبارگی چنگی دیکر اپنے سلسلے چنگی لائیں اور اس کے ہاتھ کو بے قابو کر کے نہر میں نہر میں
 وہ چنگی کر کے واسطے ہاتھ کیسے کا ارادہ کرے تو خود اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے دفعہ نہر میں
 چنگی کہ مائیں اور بھنے لوگ با تار ہستے ہی چنگی کرتے ہیں مگر چنگی میں اکثر اوقات اور بھنے کا رہنے
 ہو یا کہ تار ہے کلائی کا زور ہی اسلئے ہذا القیاس کچھ عود زور نہیں اس کا یہ طریق ہے کہ جب حریف
 کلائی کی گرفت کرے کہ تار سو قوت اپنے ہاتھ کی گادی سے اس کی کلائی کو اڑا کر اپنی کلائی پر
 اس اور اس کے واسطے بہت کچھ گا و زوری کرتے ہیں لیکن اکثر دیکھا ہے کہ جو شخص چنگی یا کلائی کا طریق
 زیادہ رکھتے ہیں تو اس کے جسم کی تمام قوت اس کے ہاتھ میں آجاتی ہے اور جسم کمزور ہو جاتا ہے

ہاتھوں کو سر کے برابر دھار رکھے اور حریف پر تنویر جوٹیں لگائے اور جب حریف حملہ کرے تو جھٹ
 کر کے اس کا دماغ خالی دے گا تو طبعہ فریج اس کا پیہہ تنویر ہے کہ سیف و سپر کے دونوں ہاتھ برابر
 اور کشادہ ہوں اور گروں کو حریف کی طرف غم و بیکر تنویر سپر کے ہاتھوں کو گردش دینا ہوا ہے
 حریف پر لگائے اور حریف کی ضرب میں خالی دے چور و فریج اس کا پیہہ اعزاز ہے کہ جھوٹ میدہ میں حریف
 متقابلہ ہو تو جسم اپنا تنویر میں رکھے اور قابو کے ساتھ کبھی قدم آگے بڑھائے اور کبھی پیچھے ہٹائے اور
 اپنا تمام بدن جھٹ و درست کر کے سیف و سپر دونوں ہاتھ سینے کے مقابل دھار کر کے پیٹا چلے
 اور حریف پر ضرب لگا کر بجلی کی طرح جھٹ کر کے ضرب حریف سے علوہ ہوتا ہے فریج علیحدہ اور پیہہ روح
 سب میں بہتر ہے اس فریج میں سب زیادہ عجیب و غریب پیہہ بات ہے کہ اس فریج میں پیٹا چلنے
 والے کے تمام جسم سے لفظ علی تابان ہوتا ہے اس کا پیہہ طریق ہے کہ روغبلیہ البنادہ ہو کر ایان ہاؤن
 اسطو پر رکھے کہ اتری شمال کی طرف اور پنجہ جنوب کی طرف رہے اور دایہا ہاؤن مغرب کی طرف
 اس طرز پر رکھیں کہ اوکی اتری بائیں ہاؤن کے تختے سے مقابل ہو ٹھٹ مشرق کی طرف رہے اور
 دونوں پر زمین نو پاؤں گرو کا فاصلہ ہو اور دست راست کہ جھین سیف ہوتی ہے دایہ طرف
 سینے سے ایک بانٹ آگے رکھے اور کھالی کو بائیں طرف تھوڑا سا خم دیکر سیف کو ہاتھ میں محو
 قائم کرے اور پہلو سے راست کی طرف سے حریف سے آگہ لڑنی رہے اور کھالی کو قائم کر کے بائیں
 بائیں ذرا سا فرج دے اور دست چپ کہ جھین سپر ہوتی ہے اوکو سید ہاٹکا کر اسطرح حرکت دے
 کہ کبھی سپر کو سامنے لائے کبھی پیٹھے پیچھے لچکائے اور دونوں زانو خمیدہ رکھے اور پا چپ پر تمام جسم کا
 وزن دیکر پائے راست کو مبک رکھے اور چشم کو چشم حریف سے چار کر کے نہایت زور و قوت سے حریف پر
 ضرب لگائے اور پا چپ کو اس قدر محکم رکھے کہ پنجہ کی طرح اپنے مقام پر قائم رہے اور مطلق جنبش نہ کرے
 اور پا راست کو نرم رکھے کہ حریف پر حملہ کرے وقت آگے بڑھ جائے اور حریف کی چوٹ روکنے کے لیے
 پائے چپ کے برابر آجائے جبکہ نہر منڈاس فریج سے البنادہ ہوتا ہے نو اوکی شکل و صورت سے لفظ علی
 نظر آتا ہے یعنی اس کا سر میں کی جگہ اور جس ہاتھ میں سیف ہے وہ لاکھ موافق اور نیچے کا ڈھیر ہے
 سکوں کے طرز پر ظاہر ہوتا ہے سوم قوانین ضرب کہ جب کو او کو کہنے میں اسے ضرور پورا دل میں داؤ
 چہ میں طمانچہ باہر کرک بالٹ سر ہول دھماچہ وہ ہے کہ دایہ طرف سے اعصابی
 اسٹے پر لگائیں اور باہر بائیں طرف سے اعصابی اسٹے پر لگائیں اور کرک وہ ہے کہ دایہ طرف
 اعصابی اسٹے میں اور بالٹ بائیں طرف سے اعصابی اسٹے میں لگائیں اور سر وہ ہے کہ سر پر لگائیں

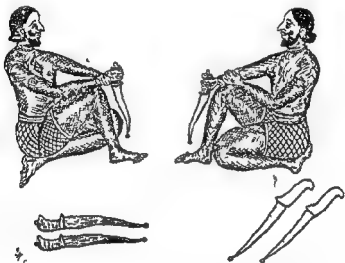
اور دانا اور دوت گراں اور سنو کہ انی اسلاکین فن بیف دو قسم بنو و مشو و ہا ول ایک لک و دم
 دو لک ایک لک و دے کہ بنو و غیر سیر تھا سیف سے جنگ کرے اور بیف کی جوت باغی سیف پر ور کے اور
 دو لک و دے کہ شمشیر و سپر و دو فن جنگ کرے کہ اس فن کمال والا تھا بنو و سیف کہ ایک لک و دے اور
 کہ مادر جنگ کرے اور دو لک و دے بنو و سیف کہ سوار ہو کر فن بنو و سیف و مادر و سیف کہ ایک لک و دے اور
 جبر کو کہنے میں بس ایک لک و دے سپر و جبر و مادر سے اور دو لک و دے سپر و جبر و مادر سے مقصد و اور
 گہائی است بنو و سیف کہ وہ چہ چوین و اصول میں او کو علی قریب لکھا من چنانچہ اولیٰ طرہ بنو و سیف و اور
 کو کہ اولیٰ طرہ سپر و چوین میں سب فنون کو ترسیل گہائی کہنے میں اور ہما نشان و اما ز او میں سے ہمارے



اسے خود پرور اور سنا دین کمال نے چوٹے ہنبار وک کہنے کیا سطلے جیسے کہ جبر اور چیری و غیرہ میں
 ایک فن ایجاد کیا ہے او کو ایک کہنے میں بانک ہی فن عجیب و غریب اس فن والا بنو و سیف کے
 کسی ہنبار سے نہی بنین ہو سکتا یا تاک کہ بنو و کان کو ہی اپنی صنعت و ہنر سے رو کر ثابت اور بنو و سیف
 اور نشان و شک و فن و غیرہ کو باسانی بجا کر محفوظ رہ سکتا ہے بانک بازا اگر چہ موخنی ہو اور جریس فن
 بنو و سیف کہ نویت باز و بن و تنیم مالی ہو کر جوت بانک و ایک و چھین آجاتا ہے تو سندن بہ حال مٹا ہے
 جیسے جو بائی کے پنجے میں اسیر ہو گیا بانک کے سچ تمام و کمال چپاس میں او میں چار گہائیاں اور
 سے بنو و سیف کہ وہ نہ سحر و ماغن طرہ کے اور آٹھ سچ سانسے کے اور میں سچ مختلف بن و سیف
 سندن بہ چار گہائیاں میں اور و اپنی طرہ فیک

کاشتا بیشک از می انداز چیکا تجہ سندا کاشتا پشانا تا جتا چیکا ارنا او جبال دوردار
 دشمن کنش نازند بال ساگر مشکند سدا مشکند او را جملک شتا جبالا او باطن طری
 نرو چ بیہ بن جوہر کا شتا سچ چینی منلی بلی سپاشی ارنا او جبال سدا ارنا او جبال
 مراچی کنش دروچہ ٹھنڈا شکوٹا اور سانس کے آٹھ سچ بیہ بن شیرزد دست بند گنہ
 استیا رہوئی پاشا سنا چکر سلاطانی اور مختلف مین سچ بیہ بن کمری دمی کڑیے کا سچ
 اور بانگ والوئی اصطلاح مین حرف کے سچ کو درکنے واسطے سات باطن مغرب مین ایک بگاڑ
 ووسے بیٹ قیسرے ارکا چوتھے توڑ پانچون جوڑ چٹے بند ساتون بر جہ
 بگاڑ او سکونہ مین کہ حرف کوئی سچ کرے تو بیہ اپنے دونوں باطن مین خم و کڑیے کوئی سچ
 نہو کے کامیٹ او سکونہ مین کہ حرف کوئی سچ کرے تو بیہ او سکا تا نہ جوڑ دے سچ کی
 اہل ہی جاتی رہے گی ارکا او سکونہ مین کہ حرف کوئی سچ کرے تو بیہ اپنا پیر یا تا نہ جوڑا اس
 طبع مین مائل کر دے کہ او سکا سچ نہو کے توڑ او سکونہ مین کہ حرف کوئی سچ کرے تو بیہ او
 سچ کے دریاں مین او سکا وضع کر جاتے جوڑ او سکونہ مین کہ حرف سچ کرے اور حرف توڑ کرے
 تو بیہ بہر او سکر کوئی سچ کر جاتے بند او سکونہ مین کہ حرف سچ کرے اور بیہ توڑ کرے وہ او سکر
 جوڑ کرے تو بیہ بہر او سکر کہہ کر جاتے یہ بند او سکونہ مین کہ حرف سچ کرے اور حرف توڑ کرے وہ او سکر
 جوڑ کرے وہ او سکر کہ تو بیہ بہر او سکر کوئی بات کر جا اور بانگ ایک نام علی ناکستے چانچا و سکا ایک ایک سچ
 سلسلہ اور چانچا اس چوہر خم ہوگا اور اس کے علاوہ جوڑ کے چٹے مین بیہ اگر کوئی مین چوہر چکا کر دے تو او
 رد کرین باخوہ حرف چوڑ چکا کر لگائیں اور خدا کی نرس مین چوہر کے اصول بیہ مین اول جب حرف
 سانسے بیہ کہ چوہر چکا تے اہ او سکر چٹے مین اپنا دارا نہا نہا تو بہ او پر کو تانے تو بیہ سچا کہ چوہر
 مار لگا اگر مارے تو بیہ خالی ہے دوم جوہر حرف سانسے بیہ کہ چوہر چکا تے اور اپنا دارا نہا
 منل بطرف لاکر تانے تو بیہ جانے کہ چوڑ بہری مار لگا اگر مارے تو خالی دے ہی و طبع بہری چوڑ
 مارنے کی مین سوم جوہر کہ حرف کو دیکھے کہ بہت جالاک کر تانے تو بیہ او سکونہ چٹے دے جٹ
 جوہر نہک باجب او سکونہ چوہر م جوہر جوہر حرف بہت چکا کر چوہر م مارے تو بیہ او سکر
 سچند چٹے جب او سکونہ مار لگا سچ جوہر سانسے حرف کے شے اور وہ چوڑ تانے او سکونہ
 اور یہ او سکر سے بچے کیو کہ چوڑ بہری ہے اگر چا چکا تو مار لگا اور جگا او سکا تا نہ کہنے تو لازم ہے
 کہ نہو سے تانہ رہا حوٹ مارے کو نامی کرے حوٹ بہری کہ حوٹ نامی کرے

تو خالی نہیں جاتی اور بیت زبردست پرتی ہے بششم جس وقت کہ سامنے حرکت
ہوے اور دیکھے کہ اوس کی چوٹ اسے اوپر پرتی ہے اور اپنی اوپر نہیں پرتی تو یہ
ایکوالی مہیہ کر چوٹ مارے اوس پر چوٹ پڑ جائیگی اگر کوئی اسکو کہے کہ حریف کے سامنے
نہر چھا ہو جاتے اور اپنی جوہری کے اندر ہنگو چھپائے چاہیہ بانگ کا یہ انداز ہے



فہم باک باری اور بیت بازی کے کالوں نے پشہ بازی کا ہند نل سے اخذ ہوا
ہے یعنی جس طرح ہاتھی اپنی موٹہ کو دھپے پائے اور سامنے اور سہر گردن
دیتا ہے اسی طرح حرموم نل کے قاعدے پر پشہ بازی ہے کو میں دیکھا ہوا ہے
کہ حریف اوس پر قابو حاصل کر سکے اور اس کے درپے نہ ہون پشہ بازی کا یہ
کمال ہے کہ اس کا کمال والا صنداروں اور میوں کی صف کو جو بیت بازی
اور باک باری اور پشہ بازی کے قوانین و قواعد سے مجسم ہون شکست دکر
سر کر سے جان سلام پچا لیتا ہے اور ایک پشہ نہایت ہیبت ناک ہے کہ حریف
دیکھتے سے حریف ہر ایک عالم خوف طاری ہوتا ہے اوس کو جلاؤ کی پشہ
کہتے ہیں یہ وار کبھی خطا نہیں کرتا اور ایک ہی منہ ب من گردن علیحدہ ہونے والی ہے
جناحہ جس وقت بارگاہ سلطین میں کسی کے قتل کا حکم نافذ جلاؤ کو دیا جاتا ہے
تو اس وقت گھبراہٹ واجب القتل کو دوزانو مہا کر ایک ہی ضرب کھینچ من جلاؤ سر اور دوتا ہے

تصویر اول و ثانی



اسے خرو پرور فنون سپہگیری میں طغفر ہینک پن اوٹ نہایت شریف چہرہ ز
اور سب فنون میں ہنسزل بادشاہ و بیجاہ کے قدر و منزلت رکھتا ہے اسکے پیر کے کو پو کہ ہم
اس فن گرامی کے ذریعے سے انسان و مال سے تلواریں چھین لیتا ہے مگر و مال کو تھپا چا مانتا
اور مالی ہانڈہ مشیر چھین لیتا ہے اور اہل بوڑھے مراد و میوہوں سے جاں سلامت بچا لیتے کیونکہ
ایک نئی وجہ نکالی ہے اور کوئی اعلان فرمنا کہتے ہیں اسکا یہ انداز ہے کہ صاحب فن

ہو شایہ دونوں ہاتھوں میں سیف لیکر اپنے اپنے سینے کے ساتھ اور سرشت کے نیچے اور دونوں قدم
پس زمین پر رکھ کر میدان میں عین شان و شوکت سے ایسا رہتا اور تلوار نکھڑا کر کھینچ کر گھٹنے پر
نہایت چستی و چالاک کے ساتھ دونوں ہاتھوں میں چھبہ ہاتھ ہوا تھا اور اٹلی کی طرح بڑے بلبابے اس کی
ہیبت درخت کی ہیبت میں پرتی کہ مقابل ہو سکے اور اس کے جلوہ جنگ کی تاب نہ لائے اور اس کا بہادر



اسے خود پروردگار تعالیٰ اور ہنیار کا ذکر تھا کہ خود مد و مقابلہ پر کار آمد ہیں اس اور کا مال تھا
سلوک کرنا فرمودہ کہ جو دور سے حریف کی خبر پڑے میں غلیل اہل سیکے محاورہ میں شمس کی ایک کسان
جوتی ہے اور شمس کے مقام پر دوپٹے باندھے جانے میں غلیل کی شمس کا بیہ فائدہ ہے کہ اول نرم میل سے
نزع کر کے آہستہ آہستہ غلیل اختیار کریں اور سختی کی انتہا پہنچ کر غلیل انداز کی قوت سے
نصف ہو اور نیر اندازی سے غلیل اندازی آسان ہے نرم غلیل کی واسطے نرم غلو کہ گھٹا رکے چاک کی شمس
ہناتے ہیں اور سخت غلیل کی واسطے غلو ہی سخت و گران وزن جاتے غلو کہ بنا سکی نہ کر سب
عمدہ پہنچے کہ نوے کا میل جو لو ماروں کی دو کانہیں بہت ٹپکھوا تھا ہے لاکر نوے کے ٹپکھو سے
میں خوب ہار یک کر کے کڑی میں چھان لیں اور اس میں ایک حصہ لیکر دو حصے کھار کی شمس اور ٹپکھو کی

روانی نام نمودار کے سوا کہ گویا زمین میں جلتی ہے شام تک ابرق پر نمودار ہے زمین میں خوب کرات ہے
تو غلہ بنا کر آفتاب میں خشک کر لیں یہ غلہ شاق کال کے مانند سے لپٹ کا تو
اور سیر زمین کی استخوان کو شکستہ کرنا ہے چنانچہ غلہ اور غلہ کی یہ صورت ہے

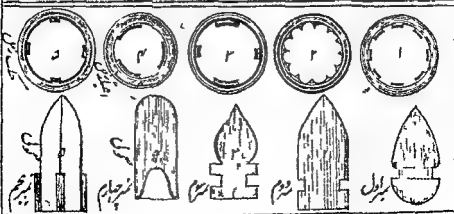


تیرو کمان بھی بند و ق کی طرح عمر ہنیار ہے مگر ہر کمان کپا وہ کشی کی سنت کرتے کرتے
بازو میں قوت پیدا ہو پرتوں خاک تو وہ ہر شیر لگاتے کہ کمالی شوق اور بڑے سبب ہر
مراد پر پہنچے اور نشانہ خطا ہو مگر ہم اسکا طریقہ اس خوبی سے بیان کرتے ہیں کہ بہت غلہ نمودار
کال مائل ہوتا ہے اسے دو پرور قبضہ کمان کی گرفت چاروں پہلو اول گرفت دوم
چنگل بار سوم بہر دست چہارم شیروان گرفت ہشت کا یہ انداز ہے کہ قبضہ کمان کو بائیں ہاتھ کی
ششی میں مضبوط کر لیں اسطرح کہ چاروں اور چنگل بائیں ہاتھ میں اور نر انگشت کو سائے
اوپر کریں اور بائیں ہاتھ کو کمان سے ششی تک نری طرح سیدھا قائم کریں کہ کسی جگہ نہ خم رہے چنگل بائیں
بہ طریق ہے کہ قبضہ کمان کو فقط زمین اور چنگل کی گرفت کریں مینے اہتمام اور سٹے اور ہتھکڑی اور
کف دست قبضہ کمان کے علاوہ رہے بہر دست ہشت کا یہ طریق ہے کہ قبضہ کمان کو اوپر زمین میں مضبوط
مضبوط تمام کرنا نہ کہ نری طرح سیدھا کریں مگر کلائی کو ہتھکڑی سا بیچے کہ یوں قبضہ کمان کی جانب خمیدہ
کریں شیروان کا یہ طریق ہے کہ اوکی گرفت مینے بہر دست کا تھ ہے مگر اسقدر فرق
کہ بہر دست مین کلائی خمیدہ رہتی ہے اور شیروان مین برابر کہتے ہیں اصل یہ ہے کہ گرفت
سارہ کمان کی بیرون طرف کی گرفت مین نمودار عمدہ کلیہ بھی سمجھنا چاہیے کہ مینوں اور چنگلوں کو
بہر دست اور سٹے اور ہتھکڑی مراد ہے ہشت نہ چوڑی مینے زور اوپر زمین میں اور چنگلوں پر
اور ہشت کمان اور سٹے کی گرفت کے دو قاعدہ مین اول سبب و اہتمام سے دوم
سبب و سٹے سے اول قاعدہ ہر سبب و اہتمام کو جت رکھنا لازم ہے کہ ان دو اور چنگلوں
خوب گرفت ہو سکتی ہے مگر معذور مین اکثر اوقات ناخیرہ کار سے نیر جو وجود کل جاتا ہے لہذا
دوسرے قاعدہ سے ہر نری کو اسطرح رکھتے ہیں کہ سبب و سٹے کو خمیدہ کر کے چنگل کے اندر ڈالنے میں

لیکن تھمر کلہ صندوق یہ جہان دار نے زیادہ قدر و سترت پیدا کی اور جسے کن کسب
سے ٹوٹی دار بند و غیر بنائیں اور وقت سے اقسام کی بند و غیر بنائیں اعلیٰ درجہ کی شمار نہیں کیجا نہیں
بار کبھی پائے کہ بند و غیر کی مال و قسم ہے ایک خار دار و دوسرے پنجار خار دار سے گولی
طریق یرشہ اورانی ہے اور چار بند و غیر بنائے واسطے مناسب خار دار بند و غیر سے چتر
برگر۔ ٹکاتین کہ چتر سے خار و غیر بنائے کہ چتر میں قدم تک ہی بخوبی پہن جانے انقباض رفل
اور جبکہ رفل کی گولی نہیں دوسرے رفل کی پشت زور اور پتہ بارہ ہوتا ہے اور تجربہ سے بسا ایشیا
کہ جس رفل کے خار کم ہوں چھ چھ یا چار یا دو تو بہر رفل زیادہ خار دار سے بہت زبردست
اور کم ہوتے ہیں لیکن گولی بہتے وقت اس بات کا خیال ضرور ہوتا ہے کہ موسم بارہ کا ایک
کیرا گولی یر پائے کہ بہر پر کھاتا ناکہ خار دار گولی میں غلاتر ہے اور اگر صرف گولی ہوگی تو نیک غلاتر یا چھ
اور غلاتر کے امت گولی کسند و ر مو جاتے گی پھر پتہ بارہ اوٹھائے گی اور رفل میں جو خار
ہو نہیں او کو سب سے تصور کریں بلکہ مارچ کے طور پر لہرہ خار ہو میں بند و غیر کا نقشہ بہر ہے



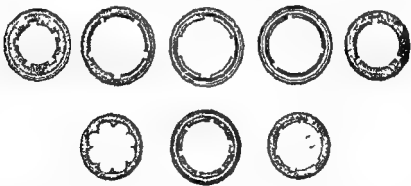
اب ہم خار دار اور چار بند و غیر کے اوچیک بخل اور علیہ رفل و پتہ بارہ کو کے نقشے نہیں دکھائیں کہ جسے گولی کی بکست و پتہ



نمبر اول کی گولی بہت دور جاتی ہے اور نشانہ پر بہت سیدھی لگتی ہے اور زخم بہت چوڑا ہوتا ہے
 نمبر دوم اور نمبر سوم کی گولی اس سے زیادہ زخم کٹاؤ کرتی ہے اور دور بھی زیادہ جاتی ہے اور
 سیدھی بھی پہنچتی ہے لیکن سینے پر نہ پڑا زور اور ہکا دیتی ہے اور بہت بات بھی باور رکھنے کے
 قابل ہے کہ جس گولی میں خار زیادہ ہونگے اور میں ان تینوں نمبروں کی گولیوں میں سے کون سی طرح
 مل سکتی ہیں مگر انقلید اور چمکے کام کی نہیں چھین اور چمکے کی گولی بہت سے خاروں کی گولیوں کا گروہ
 بناتا ہے کی گولی میں ہی کام نہیں ہوتا بلکہ اسے اپنے واسطے چمکے کے واسطے چمکے کے واسطے چمکے کے
 اور بہت سے خاروں کے گولی میں اور چمکے میں ہی کام لگتا ہے لیکن کٹاؤ بہت برا کام نہیں ہوتا
 اور ایک قسم کی کوہی دار گولی کو دمانہ میضیا و می ہوتا ہے چنانچہ اس نقشہ سے ظاہر ہے



اس میضیا و میضیا کی گولی سب سے زیادہ سیدھی جاتی ہے اور یاد رکھو کہ بہت سے خاروں کے گولیوں میں سے
 رفل کے تار بہت باہر کیسے چھین رہے ہیں وہ سب سے بہتر ہے چنانچہ نمبر سوم کا رفل اور بہت لوگوں نے درود حضرت رفل انقلید رفل
 بہت اور انقلید رفل سے درود حضرت رفل کے علاوہ اور بہت مہرین میں چنانچہ گولی ایک خار دار دانتے بہرین

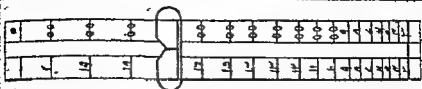


اور بے خار بہت مہرین کے دیواروں کی صورت ان چند نقشوں سے آشکار ہے

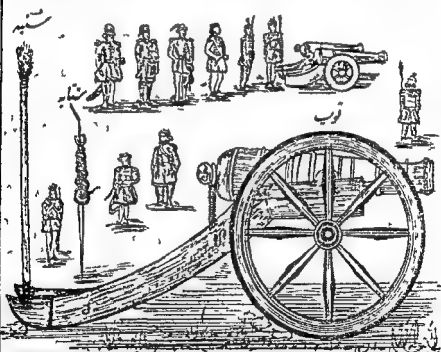




اور جس نے کے وسیلے سے غسل کا نشانہ مسیح کرتے ہیں اور کو ویدیاں کہتے ہیں



اس روایت کے مسیح وہاں کوئل کی نوک پر چڑھتا ہوتا ہے اور اسے لاکر شایہ سے متعال کرتے ہیں اور اس ہندوستان کے
غل کی بھی کہتے ہیں اور اس قسم کے عربوں میں سے لشکر لگن اور کوئل کے عرب تو ہے چنانچہ توپ کا بہت قسم



اسے خود پر و زبرد آزمائی اور کثرت آزمائی کی واسطے ان عربوں اور دشمنوں کے علاوہ سواری اسب سے تیار کی
شست ہی لازم ہے اور گھوڑوں کی بہت قسم ہیں چنانچہ عربی کا تہاوار می مارواری و گھنٹی
پنجابی جنگلی و لاتی مالومی وغیرہ اور سواری کے دو طریق ہیں ایک یہ کہ زمین کے کھیتے
دوسرے یہ کہ اٹھی باندھ کر سوار ہو ہیں اور یاد رکھو کہ گھوڑے کی بال ہی چند قسم ہے چنانچہ گام
و گامہ شد گام ایسیہ راہوار بیرغان خوش خرام ان سب میں شد گام

موجبات

اسفند پڑھو نہ سکا اوس سے چار لکھ آٹھ ہون کو ابی استے وہ کور گرب
 یو پاجمہ من شور جو اس زور و سوز کا
 جسم چہ بر کن بصر نے نویں اس غیب جگر کوں کز نور سے لافظ فرما باب استہاضہ
 بندہ کہنے سے خوش اما اور میا ختم میں کمال کے خیال سے آیت دان بکاؤ جڑو کا اسکے بیچ انور
 دم کیا اور مانہ میں غل بیشت نکال نے سو پہل اول اور ہی آگہو کاتال دونوں کو سپند بنکاؤ سید و تہ
 اترن رنگ پر بلا باختر و قطر کے کہیں اورنگ نیکو پڑو کو نہ مہر کوں کے مرقم جگر کو دیکھتے ہیں بد
 پر شامناہ و من باہوا نے فرما یا کاس وزیر یا تیراج کس چیر میں شان میں لافظ سے خور پر وینہ
 عین کی کہ غصہ اس عین بنا جو بیت نہارے فنون سپہ گری کے فرائین و قواعد میں و سر مائل کی ہے اگر
 لیکو کوئی اس باب میں مدیا کز ناظر ہو تو وہ بلا شک استقامت میں مع کرے سلطان ملک شانہ نے
 ایشا کی کہ پہلا حریف پر قاب ہو شک واسطے بہر طرفہ کو فاسات نہز لہ فہد قبل کہا کہ اس کے واسطے
 فاسات سے مغرب میں چنانچہ ہر مع جہاں کہ ہو کہ مع منور نمائی کز جڑی ہونی طیبہ آب شہ ویر
 کران سب میں حق طفسر مہنک بنوٹ کو نہایت عمدہ اور کمال دیکھ کرین شریف پامنا شامناہ
 عالم شاہ نے فرما کہ بنوٹ کسکو کہنے میں اول اس جڑو کو دوسرے فنون سپہ گری پر کوسہ ترجیح دینا
 شہزادہ بیان کیا کہ لک کہ سپہ نین گرامی ایجاد ہوا اول ایک شخص کو چنانچہ نام سلطان صاحب شہزادہ رہا
 مقام مہر گیر میں شہزادہ ہجری مقدمہ میں چنانچہ اور اوہو کز اپنے خونی دل سے ہر فن سپہ گری میں
 دیکھا کہ کمال حاصل کر کے نام شہزادہ میں ہر شہزادہ میں کیا گیا کہ کسی طرح اوکی اطمینان خاطر ہوئی اور سپہ نین میں
 تمکین معزوں را کرتے رہے کہ باہمی اس فن کی کچھ آفتاب چاہیے باہین اور ہے تو کہ کہتے اگر وہ اس
 رخ و سرور میں آگہ لگ گئی اور خواب میں دیکھا کہ حضرت علی نقی کرم اللہ وجہہ عالم مدبر باہین ملوہ اور سو
 اور زبان کراست یاں ایشا و فرما یا کاس شائقین سپہ گری او شہ اور میدان میں حکمران سپہ سالار تہ
 ہم نجب ایک اہلہ ایسا فہم کرنے میں کہ مکی برکت سے تو ایک نیا فن ایجاد کر دینی طاقت حاصل کرے اس
 یہ لکھا کہ ایک اہلہ سکھایا اور فرمایا کہ اسکا نام ضرب حیدر می ہے اس دار میں بہر جہاں صرف
 کہ ایک ہی دار میں حریف برابر ہو کرے ہوا ہے اور وہ دونوں طرف سے اگر زل زمین وزن کے تین
 نوال بلہ برف نہ ہوگا اور اسکے وسیلے سے جو فن تو ابی و کر گیا اوچین بہر صفت پایا جائیگا کہ نالی آہن
 حریف کے سلاح جب تیرے نفس و قوت میں آئیں گے اور جتنے ال بہر میں وہ تو اس فن کے فو فنون اور

خبروں پر غالب آسکتے ہیں مگر تو ہر ایک میں سپر کی کمی کے واقف کار اور خبردار بہادر چار پر ہندو و مسلمان اور غیر ہندو
 و متحدہ ہر گناہ گار سے بچنے کے لیے سلاطین فتح الملک دوست اور خطاب دیا بہت سے ہی سلطان
 خدایہ ولایت مابک قدیم سناک پر گر پڑے اسے میں انکو کھل گئی تو دیکھتے ہیں کہ تلوار ہاتھ میں آجھڑی
 اسی انداز میں اس کیفیت سے نہایت تعجب ہوا اور تمام رات عالم حیرت میں بیدار رہے صبح کو بیدار خواب اسے تازہ
 سوز سے کہ مخدوم صاحب جنگا نام تھا اور سلطان صاحب کے شاگرد رشید تھے بیان کیا اور ضرب حیرت
 تعلیم فرمائی اور سنی کثرت اور بجا طبیعت سے ایک اور بیچ اچھا رکھے اول حریف کے محل سے محفوظ رہنے کے لیے
 ووم حریف کو زندہ گرفتار کر لینے کے سوا ہاتھ مسوم روال سے تلوار چھین لینے کے سوا ہاتھ چھوڑ کر خالی ہاتھ
 تلوار چھین لینے کے سوا ہاتھ ششم گھونٹے ہوئے حریف کو ادھیر لے کر تلوار ہاتھ ہتھم حریف کے بیچ نرک لکھیں
 اسے جان سنان قفس بیچ کے تلوار ہاتھ ششم اگر حریف سامنے سے آکر دلا لکھتے تو بیٹھے بیٹھے اور بیٹھے
 بیٹھے اور کھڑے رہنے کے سوا ہاتھ ہتھم اگر غفلت کے عالم میں حریف گردن پر تلوار کھدے یا پٹ پر چھری
 لکھا بیٹھے یا سینے پر سوار ہو جا تو اس سے بچنے کے سوا ہاتھ و ہتھم ہر قسم کے ہیکیت اور ہیکیت اور ہیکیت
 واقف کار کسی موقع پر گر کر میں تلوار پر غالب آنے اور ان بچا جانے کے سوا ہاتھ ہر قسم کے ہیکیت اور ہیکیت
 اچھا کر کے اچھا نام میں آؤٹ توڑ یا آؤٹ زباں ہندی میں روک کو کہتے ہیں اور میں حریف بھی ہے
 پس واضح فرم کرے لگاؤ کہ اسکی روک میں پہر مخدوم صاحب بہت میں حضرت شاہ قادیانی کو کہو کہ
 بہا نچے اور حضرت صاحب کے نام سے مشورہ اور غلام رسول کو کہو جو ان کے فرزند اور رسول صاحب
 کہلانے سے تمام کیا ان دونوں صاحب کے ہندوستان میں آکر ایسا نام روشن کیا کہ ان کی بات سنا کر زیادہ
 شہر ہو گیا پہر حضرت صاحب سے یہ فرم لگئی جناب میرا میرا صاحب قبلہ فرج آبادی نے
 حاصل کیا اور انکی ذات بیکرات سے کثرت نبوت سے وہ دونوں فرزندوں ہالی کہ جسکی گرم بازو سے
 ہر قسم کی کثرت کا ہزار سر ہو گیا اور کثرت امر سے والا شان اور دوسرے بلند مکان مالوہ و ہندوستان اور انکے
 سلسلہ شاگردی میں منسلک ہو کر میرا صاحب مرحوم و معذور سے اس کثرت کو میں قسم پر قسم کیا اول
 اسیرانہ اور دھوم سپاہیانہ اور دھوم اوستا مانہ اور بیچ کو میں چہرہ کے ترتیب دیات اور گہات
 اور بات اور کثرت نبوت کے پیرے کو اس ال میں کی اطلاع میں کو کہ کہتے ہیں جناب والا کثرت میں نے
 اس میں کی و چون میں شیر و بیچ کو بہت پسند کیا ہے شیر و بیچ کا عجیب خوب انداز ہے جسے حریف کو
 یہ ثابت ہوتا ہے کہ گویا اس کے مقابل شیر بران ہو چکا اور اوپر اس قدر خوف و ہراس دفعہ غالب ہوتا ہے
 کہ اپنے ہتھیار ہتھیار کر سامنے سے بھاگ نکلتے اور ہزار ہاتھوں میں سے مدد میاں نے سبوتا ہاتھ جناب

بازو میں اوردہ اسقدر غمیدہ ہو کہ جب قدر شست کو کان کی نوک کہنی سے منبیدہ ہوتی ہے تو ہی کمان کو اک تاک کی کمان کہتے ہیں اور کمان ایک تاک کہ اور پانچ تاکت زیادہ نہیں ہوتی اور ایک پانچ تاک ہی بڑی کمان کہتے ہیں اور پانچ تاک سے ایک سو ستر ہزار تاکت کی شست میں ہزار ہا تاکت کی شست کہتے ہیں اور اسقدر غم کہ جب قدر شست کو بچکیر نہ رہے کہ گوش تک کہ میں کمان خم کہانی ہے کمان دور دور سے کمان کا زور آدا ہونا چاہیے تاکہ آدہ سے ہی کم ہونو بہتر ہے کہ ہر گاہ نہیں صنعت اسے عجیب خوب ظاہر ہو سکے اور جو تخت کمان کہ کماندار کی طاقت سے قوی نہ ہوگی تو زیر پریشان جاگیا اور کماندار اگر نادانہ انداز نہ سے کماندار میری کمان کی طرف ہونا چاہیے اسنے کہ اگر نزدیک کمان کی تخت و قوی میں سر کریں تو شکست ہو جائے گا افعال ہے اور جو ہر گاہ کمان کی نرم میں کہیں تو ہرگز نہ تحمل قصود پڑے ہو چکا اور دعا حاصل نہ ہوگا بس ہی زیر ہرست کہ جو کمان کا قابل ہو اور قبضہ کمان کہ تھانے میں سہایت کو شش لازم ہے کہ قبضہ ہاتھ میں نہ رہے اور کمانی میں ہی کمان نہ آئے ہائے کہ تراخت یہ ہے اور کمان کہنی کے وقت کہڑے ہو چکا یہ طریق سے کہ پاسے پاسے راست کو تھوڑا آگے کہیں اسقدر کہ دونوں ہاتھ میں آہستہ سے گرو کا آواز ہو اور سیدہ با آواز آواز کہیں کہ مرید باور۔

نورین علم

ایک نمب سے بدوق بیکار نکلتی ہے اور ان دونوں میں ایک نعت قدامت پر بھی کڑی تھک
 ہر وقت آپ کے برابر ہوتے ہیںائی کو میں ہندو بن گیا تھا اور اکثر اوقات بائیں یا صرفی کے موسم میں
 بدوت بل کر یار میں ہر ماہ سے ہنس کا انداز کے کاغذ میں نہیں ہوتا اور اس وقت ہن دھندل ہوا
 ایک ہنسی دھواں نہ ہوتی تھی مگر گھنٹے تھکی مارندو خوش ان میری کو مائل رنج منع کر دیا کہ
 آخر بنائے جیت ہی نہیں میں غنا جو چاندی کی پاروت اور گھنٹے کا گھنٹہ دھیرے دھیرے
 ترکیب پیچہ کو گوریاں پاس اور سر پہ باندھ لیا سادھا آہستہ آہستہ ہاں ہیکر انوت کی ہند
 اوتی میں ہوا میں کر کے دونوں کے پیسے میں کمال نہیں ملازم ہے اگر جدا جدا ایک ہیکر ہاں میں ہوا
 ہر گز سچ نکالے کے واسطے اول ہاتھ کو نال بدوق کو بخوبی فہمیل کر کے ہنسی ہونا گھنٹے
 یا ہر گز سے باجوب سے ایسا ہی خوب صاف کریں پہر نال بدوق کے آج نکالنے کی
 سہل کر کے کہ بنایا ہو تہہ چہ ماشہ آبیات ہنچ نور بکارتے ہوتے کو بیک میں زمین دھیر
 لاکر کسی طرف ہنسی باظر ہنچ میں ایک ہر قدر سے گرم کریں کہ متے ہاتھ نہ ہٹے اور زمین ہر قدر ہر گز
 نال بدوق پر نکالیں ایک گہری کے بعد غنا کتر اور ہائی سے نال کو باغہ دایک اسلیٹ کر رہ کر
 عمل کریں جبکہ حسب محو ہنچ منوار ہوا میں نوال بدوق کو خوب صاف کریں کہ ہنسی بدوت ہوا
 رتی کی خبر میں ہائی سر سے پر رنگ نکالا جاہستے ایک نیک نالی غنہ ہنچ کے ہاں ہنسی میں گراہیک
 عہد غنا جو نالی کا مارا از نوید و جرت حصہ میں گراہن کرنا ہے ہر کسی تیار کی رنگ نال
 بدوق مقدار ایک بول اول سات ماشہ بنلا ہو تہہ باریک ہیکر ایک بول آب باران یک
 طاق میں ہر گز ہر سبلی منت دو ماشہ میں گراہی بول میں داخل کریں بعد اس کے آپٹ آب دھ آب
 نورام اوی بول میں دایک میں ہر شکر آیتہ ایک قلام اوی بول میں تل کریں اب پادہ میں ہوا ہو گا
 اسکو ہوتا سا کیا لکرا ہر قدر نالی بدوق برائش کریں اور چہ گھنٹے کے بعد نالی مذکور کے ہر گز
 صاف کریں ہر ہر شکر ہر دن اور دوبارہ دوی رومن بطریق مذکورہ آیت سے گھنٹہ صافیت لکھیں
 دوسرے سے صبح اور شام نکالا کریں اگر چاہے ہر گز نال پر ہنسی ہو گا اور ہر گز ہنسی
 نورنگ نال ہر گز ہو گا اور رومن گھنٹہ کی عہد ترکیب پیچہ لکراہے آب آت میں ایک
 بول نوبال ایک اونس چندر ایک اونس چتر ایک اونس چہہ قلم ہنسی ہر گز ہر گز ہر گز
 دو اونس ان سب کو بیک ہیکر گھنٹے میں چھان لیں ہر گز آب آت میں لکراہے بول بدوت میں
 اور اس بارہ روتہ ہر گز ہر گز میں لکراہے اور میں گھنٹہ غنا قلم نال بنایا چہ ہر گز ہر گز

چنانکہ دوسری بول میں ہر کسین اور گندہ کو ایک آل سے صاف کر کے لگائیں لیکن ایک ایک مکان
 میں یہاں تک احتیاط کیجئے کہ اگرانی سے بھی کڑی کو ترک کرین فوجیہ طاہر بنو خذہ خذہ بارانی سے
 گندے کو دھو کر ایک آل سے صاف کرین یہاں تک کہ پانی کے دھوئیے بھی ریشہ طاہر بنو ہر بنو دھن
 اسفح سے گندے پر مل جائیں جب تک ہو سکے تو ایک پارچہ تل میں ترک کر کے ادھر لگائیں کہ اگر
 تاب طاہر بنو ہر دہارہ اور ہر بنو دھن لگائیں اور تل کی آتش کرین جبکہ مرضی کے موافق روغن چروہا
 اور رنگ خود کا نظر سے تول ملکہ کہدین گرو دھن لگائیکے وقت بعد خیال ضرور سے کہ سب ملکہ برابر
 اور نفسک انداز کیا طریقہ ہے کہ بعد وقت بہر کر قاعدہ معروف ہر اوٹھائیں اور گندے کو دھو
 یا تھکے کا دھوے ہر جاکر ایک آنکھ بند کرین اور دوسری آنکھ سے براہ دید بان دیکھیں جو وقت بند کر
 کہی نشانہ کے برابر ہو تو موہ اس اس رک کر کرین کہ کوئی نشانہ ہر گے اور جو سطح کچھ دنوں لپٹ
 و شق پر سے نو نشانہ بہت جلد صحیح و درست ہو جائے اگرچہ زمین بنو خواہ کو آماجگا و نفسک بنانے میں
 اگر صرف کشتی کے علاوہ سندوق میں بہر صنف کس قدر عمدہ کہ مسدود کیا کیوقت رشت و کو ہزارین
 اتنے زیادہ کوئی دشمن نہیں سمجھتا کہ اسے نو خیم شلخت دایہ قوہ امین خلافت
 کیا یہ بات غلط ہے کہ شکار کا یہ بھلاں بہت کیا اس شغل میں انسان قیل جان کشتی و ہر جی کا کرکسین
 شہزادہ خردیر نے کہا کہ اسے دستور العظم اگرچہ شکار لہو و لعل سے زیادہ نہیں مگر اگر غلا و کھانے مصلحتاً
 واسطے سلطان و امرا خداوند چاہ اور بیلوانان کسبہ جو درزم خواہ کے بہات جہان زاری اور واجبات
 خدا برنی کے بعد لازم و جائز کیا ہے اور زمین جو فواد و مصلحت بھی ضرور میں چاہیہ کجائش کی کاہلی کہ
 جس سے حفظان کا اندیشہ منسوخ فرغ کرنا ہے اور فریبی غیر بھی کہ کہو تا ہے اور بطو بات ردیہ لیل سے طبع
 اور مادہ فضلیہ منع جو تا ہے اور جی اعضا اور بالائی بدن اور صفائی آتہا اور کشتی میں ہی راہہ ہوتی ہے
 اور کوہ و صحرائی آب و ہوا ہر طرح شہر و نصبات کی آب و ہوا سے تغیر بہتر سے خصوصاً شہر کے شکار میں
 سرائی و دلاوری اور جرات و ہلاوری اور ادب جنگ و شجاعت آہنگ اور اپنی حفاظت کی تدبیر میں
 اور شجاعت لینے کی گہائیں معلوم ہوتی ہیں اور قواعد حرب و مصلحت حرب و شجاعت و درخت محنت
 و آئین رزم و قانون خرم و آواز ہوشیاری و اطوار استواری و استقلال شج و اجتماع حواس بر آگاہی
 کا ہی مال ہوتی ہے غرض اس عادات سے اگر کمال بھی ہے تو رستم و ستان جو بنا ہے اور چہ غیر فانی
 نو شیرستان اور بیت بڑا قاعدہ ہے کہ اکثر رام و دو شلی شیر و گرگ اور حرک و جمیع وغیرہ ان میں صحرا
 انہیں کے موافق و گشت زار کو برابر و تلف کر کے بہت تخلیف دینا پونہا ہے میں اور باوہر نور دان

[illegible]

موا کے لیے نہایت کیسہ فوجاوردیے اور کسی پر تفتیش کرنا ہے تو ہمیشہ اور کی گاہت میں رہا ہے
اور جمع یا کو وقت و نصبت ملاک کی کتاب ہے گوہر دل جس و در و در پر تہا ہوتا ہے و ان ہمیشہ فعلی خدا پرست
سلطان فعلی جسم نے ایشیا کی کاکل کی عمر نہایت طویل ہوئی ہے یعنی سو فیصد سو لاکھ و سو برس تک
زندہ رہ سکتا ہے اور گوہر اس قدر ہرگز نہیں جیسا اللہ جل کی نسبت جہاں حصہ ہی اس کی عمر میں ہوتی تو فی
مالی طرح سے جواب دیا کہ فیصد بہت صحیح اور نہایت درست فرمایا آسا و صدقنا مگر اس قدر طویل عمر کون
سے بہت مناسب ہے اور قبل بجز شکار شیر کے کسی بات کا تجربہ نہیں کر سکتا ہے اور یہی بات نبوت کو مہیا کہ
سوا قبل کار آلودہ و شکار و شکار کونکر کیلئے کوئی سواری میسر نہیں اور یہی سنے یا باقی یا تجربہ کار ہوتا
کہ لو کہ سلطان کیلئے تمام راہیں بہت اسباب تیرگام و دوستان تو خولم سے بہتر کوئی نعمت نہیں اور راہاں
و کمانے باور نکات ایشیا کی عمر سے عربی گہوڑوں کی عمر کو باہم ملا ہے تو اس طریق پر مطابق آیا ہے

نقشہ مطابقت عمر انسان و عمر گہوڑا

عمر انسان	عمر اسب	عمر انسان	عمر اسب	عمر انسان	عمر اسب
۱ سال	۱ سال	۲ سال	۲ سال	۳ سال	۳ سال
۲ سال	۲ سال	۳ سال	۳ سال	۴ سال	۴ سال
۳ سال	۳ سال	۴ سال	۴ سال	۵ سال	۵ سال
۴ سال	۴ سال	۵ سال	۵ سال	۶ سال	۶ سال
۵ سال	۵ سال	۶ سال	۶ سال	۷ سال	۷ سال

عربی گہوڑے ملک عرب کے جو اقلیم ہندوستان میں آسمن میں اون بن سے قسم اول قوم نجدی
بعد ملک عرب میں حجاز و عراق کے دریاں ایک مقام کا نام ہے زمین و آبی بلند اور گہوڑے سواری و گہوڑے
واسطے مرغوب و پسند قسم دوم قوم کہلان یہ گہوڑے عربی خاص میں نجدی کے مطابق افعال
و خواص میں قسم سوم قوم انیسو اس قوم کے گہوڑے پشانی و قاصت بلند اور ناگ با نسا ہی اور بجا
رکتے میں اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم میں اسباب و ملائی کی آمد و رفت سے عربی گہوڑوں میں ولایتی کی
نسل نکال ہو گئی ہے قسم جہاں قوم بدو یہ گہوڑا صحرائے عرب میں پیدا ہوتا ہے نہایت مضبوط
وزیر دست اور بعض الجسم اور نجدی و انیسو کی بہت کال ہی چوڑے چوتھے میں اکثر سواری و شکار کے
قابل ہوتے ہیں گر کم دوڑنے کے باعث گہوڑوں میں نہیں نکال ہوتے ہیں قسم پنجم قوم عراق و قسم ششم قوم

بہت خوبصورت و خوش رفتار گھڑ دوڑ میں بیکار ہوتے ہیں عراقی وہ گھوڑے ہیں کہ علی گڑھ میں گھوڑوں کی ہوا میں قسم کے گھوڑے بھروسہ و بقا کو بطور کثرت سے بن قسم ششم قوم گلف اس قوم کے گھوڑے بھی عراقی کی طرز پر عرب و عجم کے درمیان پیدا ہوتے ہیں عربی کی نسبت خوشتر لیکن قابل گھڑ دوڑ کے کہ عربی اور اسان عربی میں یہ رنگ عود شمار کئے جاتے ہیں بہتر سرفہ سرنگ کثرت نیکہ اور مالی رانی اس رنگ کو کہتے ہیں کہ سرج و عید بال تمام بدن اسب پر پڑتے رہتے ہیں سرفہ کثرت سرنگ یہ رنگ قابل اعتمادین مگر نیکہ اکثر کم و نڈا ہے اور ملک عرب میں تقریباً نصف سہ نہیں ہوتا عربی گھوڑا پنج برس کی عمر سے پچیس برس تک لائق کام اور ذی طاقت و در رہتا ہے اسباب قوم عربی اکثر سہی میں و سیاب ہوئے ہیں جسے سوداگر اور گویا ابراہاد اور کاتبہ میں لکھتے ہیں کہ جو گھوڑا سہی میں پائوڑو ہے تک بجا ناسے وہ اس ملک میں بارہ سو روپے سے کم نہیں آتا اور علی گڑھ میں قسم چار چوبیس سو روپے پائوڑو ہے سے ہزار روپہ تک اور قسم دس چوبیس گھڑ دوڑ کے سے گھوڑے نقد یا نقد ہزار روپہ بندہ سو تک اور قسم ستر چوبیس گھوڑے چار سو روپے سے آٹھ سو تک اور قسم گیارہ سو سے بے ہزار قدر کہ چودہ سو سے بچے ہوں وہ سو روپے سے چار سو روپہ تک بندہ ہوتے ہیں اور ملک ہندوستان میں کاشیا واری گھوڑوں کی یہ گیارہ سو میں عمدہ تر شہر میں ہاڑیا لکھا مانجیا ریر یا برنا کھیا ریشیا کسریا بودیا ہو سکتا اس کے سوا اور چار سو میں آدھی تک خرچہ ان نہرت میں کہیں کاشیا وار کے گھوڑے خوبصورتی میں لاجواب اور کوئی چاندنی میں مثال اور دوسری انیسویں گھوڑوں برون بکتے ہیں یہ گھوڑے دم کے چوٹے عود ہوتے ہیں کہ انعامت کہتر تعجب بہتر اور کاشیا وار میں کئی کہتے ہیں کہ جو خال کے کہتے سے کوئی کہتے بہتر نہیں خال کے بارہ گلوں کہ جہاں عود گھوڑے پیچ ہو چکے ہیں کاشی لوگوں آباد میں کہ میں سندھ قہ ضد کی بہتر گھار و دودھ بوند اس رنگ کے گھوڑے اکثر ہوتے ہیں ہر چند جو صفات کہ درکار میں وہاں گھوڑوں میں پائے جاتے ہیں مگر اسان ولی کی طرح دم بلند اور مضبوط و انجمن ایک ہین رکھتے اور دوڑ میں پاؤں بھی عربی کی ہمسری نہیں کر سکتے اور اس گھوڑے کے مزاج میں فتنہ بہت ہوتا ہے جسے عداوت رکھتا ہے اور سکو جاکے گھوڑا سے خوراک کم دینے والا کاشی نہیں ہے اور تھوڑی سی زمین بہت بڑا ناسا ہے زمین بغیر دکن رکھتا ہے اور اکثر کاشیا وار کے گھوڑے سونہرے لکھتے ہیں اور گندے بھی ہوتے ہیں گندے لکے کی وجہ یہ ہے کہ زبان ہندی میں بڑو کہتے کہتے ہیں اس یہ گھوڑا ہے سائیس کی جو پچا ناسا ہے اور جو سے آسا ہو چکے باعث اسکو کچھ نہیں کہتا



اور دو شتر خاص قرب چکانوادی بو پاکر بہایت محبت نہیا کہتے اور موقع بالکرات بھی کہا ہے
 اور کاشیا دار کے متصل ایک علاقہ کاشیا نامی ہے وہاں کا گھوڑا بہت اسیر کاشیا دار کے بلند فاست
 و عرب ہوتا ہے لیکن چرسے کی خوبصورتی میں اس کے برابر نہیں ہو سکتا کاشیا دار کا گھوڑا چاہر میں
 سر سے بارہ برس کی عمر تک عالم شباب میں خوب زور و شور بر رہتا ہے اکثر یہ گھوڑے خیال میں کاشی
 کو کوں گہر نہ تہتے ہیں اور چار سو روپیہ بارہ سو روپیہ انکی قیمت ہے مگر وار کے گھوڑے اسباب
 کاشیا دار کی بہ نسبت پشانی بلند اور گوشہ دار اور بلند فاست اور مضبوط و زبردست ہوتے ہیں مگر با
 راج و حرا بالو شرا توارہ بہہ چار دن کہیت وہاں مشہور ہیں انہیں حودہ پور کی عکداری ہے اکثر قلعہ
 سندھ نرقہ نقوہ ابق اس رنگ کے گھوڑے بکثرت ہوتے ہیں سواری میں نازک و ملائم و نہایت
 عزیز اور پسند اہل ہند سواری دیتے ہیں اور بہت سواری سے بھلے میں ملتے اپنی وضع پر بہت خوبصورت
 اور طرصار اور نہایت دو دم ہوتے ہیں مگر گہر و در کے قابل نہیں چاہر میں کی عمر سے سولہ برس تک بہت
 اور جالاک و جت دیتے ہیں دو سو روپیہ ہزار روپیہ تک انکی قیمت ہے بوکھر اور تلوار کے سیلے میں سما
 میں بوکھر کا سیلا برسات کے بعد کاشیا میں اور تلوار کا سیلا ہاتھ کے پینے میں ہوا کرتا ہے
 و کہن کے گھوڑے دو غلے مشہور ہیں عرب کے گھوڑے اور کاشیا دار کی گھوڑے انکی نسل جاری
 خیاچہ اس گھوڑے میں و دونوں نقبین موجود ہوتی ہیں عرب و خوبصورتی اور جالاک و جہر او سطر کہتا
 مگر گہر و در کے قابل نہیں اور ملک کہن کے گھوڑے اکثر بہت سرنگ بہوہ مشکلی لاکھوری رنگ
 ہوتے ہیں پھر انڈی کے کناہے جو کافون سے ہیں انہیں کہن کے گھوڑے کہتے ہیں اور ان دس
 اور گنگا کو داری ندی کے کنارے اکثر کافون میں وہی گھوڑوں کی نسل مانتہ آجاتی ہے لیکن مانڈس کی
 گھوڑا بہت بہتر انڈی کے گھوڑوں کے درار گون و بلند فاست ہوتا ہے اور ملک مالوہ میں اکثر شہر
 بھی کہن کی نسل پیدا کی ہے خصوصاً اندور دس بارہ کوس کے فاصلہ پر سمیت جنوب مقام سمرک
 اور بلور وغیرہ میں مرشون کے گہر چھبر سے و شباب ہوتے ہیں لیکن جو خصوصیت اور وصف کہ کہن
 پیدائش کے گھوڑے کہتے ہیں وہ انہیں گہر نہیں پاستے جاتے البتہ بھے گھوڑے عدہ نکل آتے ہیں
 کہن کا گھوڑا پانچ کی عمر سے میں برس کن تک زبردست رہتا ہے عدہ گھوڑا پانچ سو روپیہ سے بارہ سو
 روپیہ تک فروخت ہوتا ہے اور چاہا چھبر اعرہ سالہ دو سو روپیہ تین سو روپیہ تک کہتا ہے ملک
 سندھ و پنجاب اور جگل کے گھوڑے اکثر سرنگ کہتے مشکلی بہوہ نقوہ پنجاب خلک روز
 ابق جیسی رنگ کے ہوتے ہیں اور ایرانی گھوڑے ہندوستانی گھوڑا ہندوستانی گھوڑے

اور ایرانی گھوڑوں سے ان کی فیل جباری ہے اسلئے بہت ہی دھڑلے پہلانے میں
اور مار وار کے گھوڑوں سے متاثر نہ رہتے ہیں مگر ان کی ریت ہاتھ پاؤں زیادہ خشک ہوتے ہیں لیکن
بعد عربی کے بھی گھوڑے سب ہند کے گھوڑوں سے دھڑلے میں تیز پاؤں بھی گھوڑوں سے دھڑلے میں
ہیں اور سندھ و پنجاب و جھل میں یہ کیفیت منہور میں سا جو وہی گھیب ہندہ سا جو کے جھل
گھوڑا بہت خوبصورت و بہتر ہوتا ہے اور وہی گھیب علاقہ پنجاب میں واقع ہیں اس جو گھوڑے اس
گرد و فلح میں رہتے ہیں اوکو بھی وہی گھیب کہتے ہیں یہ گھوڑے جھل کے گھوڑوں سے چھوٹے
اور خوبصورت اور بالاک اور کاٹھیاوار وار وار کے گھوڑوں سے بہتر ہیں مگر بہت دھڑلے قابل نہیں
اور ہندہ کہ جسکو جھل کہتے ہیں پیاسے کا علاقہ ہے وہاں گھوڑے بھی ملندہ قامت و زبردست
ہاتھ پاؤں بیماری اور طاقت ور ہونے میں پانچ برس کی عمر سے جس برس تک مضبوط و قابل کار
اور مزاج نہایت شرار رہتے ہیں سندھ کا گھوڑا اور سور و پتہ چھ سو تک اور جھل کا گھوڑا پانچ سو
روپیہ ہزار روپیہ تک ہاتھ آتا ہے اور ہر دو وار کے سیلے میں تھابے بہت میلادہ قیمت کی
نیموں تاریخ سے شروع ہو کر آخر پہنچے تک تمام ہوتا ہے ولایت انگریزی کے گھوڑے
بنے آئرلینڈ اسکاٹ لینڈ اور انگلینڈ میں جن قسم پر سو میں تمام اول سوار گھوڑوں سے سوائے
گھوڑے ہاتھ پاؤں اور جلد کے مار یکا چہرے خوبصورت ہونے میں ہندوستانی و عربی گھوڑوں کی نسبت
ان گھوڑوں کا قد و قامت بہت بلند ہوتا ہے چاندی پایش میں سر وہی تک بلندی کہنا ہے قسم دوم
گھوڑوں کو سٹے گھوڑوں کا گھوڑا بھی سوار کیے گھوڑوں کا شکل اور مقوم ہوتا ہے لیکن قیمت میں فرق ہے
یعنی یہ میں قیمت ہونے میں قسم سوم بارسی گھوڑوں سے بارسی اور بل ویزو کا گھوڑا زبردست ہوتا
کان کا اور ہاتھ پاؤں اور مزاج اور پتہ بیماری کہنا ہے اور بہت تمباکو سجاوگی اور قدم کے گرگن جانا کہ
نہیں جلتا ولایتی گھوڑے جو گھوڑوں میں دھڑلے میں وہ نہایت زبردست ہوتے ہیں جو درمیں اگر بہت
چالاک نہ ہوں ہوں لیکن عربی گھوڑے انہی وادی میں کر سکتے بلکہ عسکری گھوڑے سرد میں بل ویزو
میں سب سے زیادہ دور کی طاقت نہیں رکھتے چاندی سے صاحب لوگ جو ولایتی گھوڑے عربی گھوڑوں کے
ساتھ گھوڑوں میں دھڑلے میں نو اکثر بنے پٹے پر ولایتی گھوڑے سبب وادی کے شرابیت یعنی میں
ولایت اشتر علیا کے گھوڑے بھی گھوڑوں میں دھڑلے میں ولایت کر کے گھوڑے خوب اڑتی
قابل ہوتے ہیں اور کتب کے گھوڑوں کا قد و قامت ولایت اور اشتر علیا کے گھوڑوں سے کم میزانتے اور ان گھوڑوں
ایک نشانی بہت ہی ہے کہ ان کے سر میں پر بار یک واضح شکل واضح چپک نظر آتے ہیں اسکا سبب یہ ہے



کہ اکثر صوبہ جنگل میں چرتے ہیں اور وہ ان ایک قسم کی کچی ہوتی ہے جب وہ ان کے بیٹے پر پڑتی ہے
 تو اس مقام پر جس زنی کے خون کی نیچیت اسلئے طبع برخانے میں اسباب دلاتی ہے جس کی عمر
 بیس برس کی عمر تک جوانی کے نور و شور پر رہتے ہیں ولایت انگلستان کے گھوڑے اکثر نندہ گلستان میں
 آنے میں اسلئے صاحب لوگ شرط کے لئے اور بھنے سواری کے واسطے خرید کر لیتے ہیں ولایتی گھوڑے
 اکثری ہل دینرو کے عمو و بہن میں سو روپیہ میں اور اسباب قوم داد و نذر دقتار کہ جو سواری و سکار کے
 کام میں آنے میں نندہ سو روپیہ کیس سو روپیہ تک ملتے ہیں اور جو گھوڑا بہت خوبصورت و مضبوط
 صرف سواری کی واسطے خرید لیا جائے تو اس کی قیمت چھ سو روپے سے ہزار روپیہ تک ہے اور گھوڑے
 گھوڑے بہتر تیب یافتہ ہزار سو روپیہ میں آنے میں اور تعلیم یافتہ باجے یا چھار چھ سو روپیہ ہزار روپیہ میں
 بروخت سوتے ہیں اور ان کی قیمت کا کچھ اندازہ عین نہیں چاہیے ایک گھوڑا ساٹھ ہزار روپیہ میں کیا ہے
 سبقتیں خاص ولایت کی ہیں اور جو شخص ہندوستان سے ولایت کا گھوڑا طلب کرے تو قیمت
 ولایت کے علاوہ تمام سبکی تک خواہ وہ تیر سو یا تیرہ یا آٹھ نندہ بھی تھا اور چھ برس کی عمر والی کا فوج
 سے خوراک و چھ ماہ کی روکریہ چار سات سو روپے ہوتے ہیں نقصان جہاز کا تیرہ اور کا فوجیہ کا
 سچ فیصدی قریب پچیس روپیہ اور دوا دتہ اسلئے نو ہزار اکثری بھارتی جوں کی رو بہ ترس بھی غزو
 کی واسطے کیس روپے دینے پڑتے ہیں اسباب ملک مالوہ کی کوئی خاص قسم مقرر نہیں
 اسلئے کہ جہاز دن میں مار مارا اور کا تیرہ ہزار کے گھوڑے اور دوسری قسم کی گھوڑا ان کثرت موجود ہیں
 جو ان کی نسل سے پیدا ہوتا ہے اور کو مالوہ کا گھوڑا کہتے ہیں مگر انسان کو گھوڑوں کی شناخت کی واسطے
 بخوبی احتیاط لازم اور تجربہ و سکار سے اسلئے کہ ظاہر اکثر گھوڑے نہایت خوبصورت و جالاک نظر آتے ہیں
 مگر قوم واد نہیں سوتے چنانچہ گھوڑوں کے گھوڑے نہیں بہت جودہ و صفا موجود ہوں مگر میں سنا کہ اسب مار
 اچھے ہاتھوں کی فیلان خشک اور ہنسوں کی نیچے جوں کی اتھوان تکم شیخ و ہونک ہوا رہت کی جوں
 نہ زیادہ نہ کم ہلیان کو ملے کی بڑی سے قریب کر چوٹی مائن اور شیخ چوڑے دم کی ڈی ٹیلی ساری
 سنا کہ فوٹے خرو اور چڑبے ہو چیلے باؤن شیخ سے تم تک سید لاجی سیدی اور جوں کی سم او سٹ
 نہ جاتی سم نہ خرمہ جلد ہون اور ایل و دم کے بال باریک و لام ہوں اور جس گھوڑا کو گھوڑوں کے گھوڑے
 سکار کا منظور ہوں اس کا بہتر طریقہ ہے کہ اگر موسم سرا ہو تو ابام شرط سے عین سینے پہلے اور جو مقام
 بارش ہو تو چار سینے چتر تعلیم و بی شروع کرن اسلئے کہ اکثر سبب کثرت بارش کے گھوڑے کی
 کثرت نافع ہو جاتی ہے اور قبل از تعلیم گھوڑے کو پہل میں اس کا بہتر طریقہ ہے کہ اول و در و رنگ



و از نیکوین او بر توبیخ کوسر بر تمام گویائی جوئی که کنایه این است و خشک گیس است بری که با این در توبیخ
سهیل کی دوا در گوشت کونجک و گین کین جیان بیت بگویند و ایک چوئل می نویسند این اگر در دست
چون تو که چوئل اگر کسی که دل برون نوشته می جوئی منی ساس است و در سبیل کی چند صوبت من جیان
اول سوسه من دلام ابو ایاز دلام بابک سین اندر سوسه من گولی بنا که جسم کنایه من زبورت گوشت
ایو اسات دلام تک دینا می معالقه منی او منی اس ترکیب من دینو بی زیاد کرتی من ووم ایو
جای دلام اسب سلامت پنج او سبب سووم اسب سلامت پنج او سبب سلامت من او سبب سلامت من است
تسوی من شک که آب منی که از دوا اگر یکا از نیکوین طوری بر میاں نطرا کرتی من پس اگر کسی که از نیکوین دوا
بر میو بجائی نواس منی که از نیکوین طوری بر میو بجائی نطرا کرتی من پس اگر کسی که از نیکوین دوا
بجائی من او کو سوسه منی که از نیکوین طوری بر میو بجائی نطرا کرتی من پس اگر کسی که از نیکوین دوا
بجائی من او کو سوسه منی که از نیکوین طوری بر میو بجائی نطرا کرتی من پس اگر کسی که از نیکوین دوا

دنی اگر نری	مام ورن	قول	اشه	ری
اشه	۱ گرین	+	+	ری ۰
+	۲ گرین	+	+	ری ۱
۲ گرین	۱ اسکوپل	+	اشه -	ری ۲
+	۲ اسکوپل	+	۲ اشه	ری ۳
۳ اسکوپل	اوریام	+	۳ اشه	ری ۴
+	۲ قوام	+	۴ اشه	ری ۵
+	۳ قوام	+	۵ اشه	ری ۶
+	۴ قوام	اول	۶ اشه	ری ۷
+	۵ قوام	اول	۷ اشه	ری ۸
+	۶ قوام	اول	۸ اشه	ری ۹
۶ قوام	اوریام	اول	۹ اشه	ری ۱۰
۱۲-اوریام	پونڈ	۱۰ قوام	۱۰ قوام	ری ۱۱
۲ اوریام	۱۰ پانچھ	۱۰ قوام	۱۰ قوام	ری ۱۲
۱۵ پونڈ	۱۵ سون	۱۰ قوام	۱۰ قوام	ری ۱۳

ہر سلطان کشور میں کی طرف مخالف ہو کر عرض کی کہ جناب مقصد میں درمیان اگر نیری رتج میں
 اور کھاسب ایک گرتے شمع ہوتے آدی رتی کا ایک گرتے میں گرتے کا ایک اسکو دل میں اسکو دل
 ایک نام آہٹہ نام کا ایک اسکو سولا اس کا ایک پورے پورے نوٹ کا ایک اسکو اسکو اسکو اسکو
 دینے کے بعد چھ گھنٹہ تک اس کے موہنے پر چیکا چرا دین چھ گھنٹہ کے بعد موہا گھاس چار گھنٹہ
 اور شام کو وقت سیر ہر دانہ ملا ہوا اور سیر سیر سیر سیر سیر سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 بعد اس پر گھوڑ کی خوراک چھ سات سیر دانہ ہے اور چھ سیر گھاس چھ گھاس بول پانی دینا چاہیے
 ایک سینے کے بعد دوسرے سینے میں پانچ سیر گھاس چھ گھاس بول پانی ہے اور دوسرے دانہ پادہ کرن دوسرے
 بعد سیر سینے میں نو وقت گھوڑ چار سیر گھاس چھ گھاس بول پانی دین اور دانہ خود دے زیادہ کرن
 اور چھ گھوڑا چھوڑا سیر سیر گھاس کم دین اور پانچ بول پانی اور چھ دانہ بقدر شخصیت بنانا سیر
 شخصیت سے بہرہ ملا ہے کہ تیرا بھی طرح سے کھائے سیر گھاس سیر گھاس دانے برآء فہون جب گھوڑا
 سیر سے خارج ہو جا تو چار دانہ تک سواری کریں صرف ہوا خوری کو واسطے شام کو کھینچا جائے اور
 چھ وقت صبح قبل از طلوع آفتاب صطل میں گھوڑے کو دھوپن لکر گھوڑا سونا ہو تو آواز سے بائو دل
 نہ چکا میں جینک وہ خود بیدار ہو اور جوت جاگ اوشے نونی الفہر چیکا اس کے موہنے پر چرا دین
 اسلئے کہ اگر اس وقت گھاس کا ایک تنکا بھی کہا لگا تو بہت ضرر ہوگا پھر ایک ساعت کے بعد صطل سے
 بائو لکر سواری سے پہلے جو دراک اس کے سمون میں لگا ہے اسکو دراک تنک سے خوب صاف
 کر داسین وہ دوا چھ سیر سیر کے گردنگی چرتی ایک پوند شوگر ان کیتھ دھانس چرتی کو گھلا کر
 اس میں شوگر ان کیتھ لاجن اور نیچے کے بعد گھوڑے کے پاؤں دھو کر اس کے سمون پر اس سرسرم کی
 دھن کریں جب رفت شام گھوڑے کو ہوا خوری سے لاقین تو اس کے پاؤں نکال کر صاف کر دین
 اگر سمون میں خفیف سا تنکات ہی نظر آئے تو اس روز چکر دھنا تا موقوف کر دین اور دن کے بعد
 پاؤں پر بہہ پوش باغ میں پوش تھوڑی چرتی اور تھوڑی سی اسی اور تھوڑا سا اور گاجر اسکو کھلا دین
 خوریزہ کا کڑا نہیں جو دستیاب ہو لیکر سکو خوش دیکر پوش باغ میں اور بہہ پوش کو کھانے کے بعد
 پشکری موختہ ساندہ ادیکو میں پاؤں دھو کر ہون لاکر گھوڑے کے پاؤں کو صاف کر دین اور آب گرم سے
 دھو کر بہہ دواسم کے تنکات میں بہر دین اور صبح کو بہر صاف کر داسین کہ اگر بہہ دوا لگی بجائے تو کر کے
 دھن اور بھی نقصان ہوگا اور قبل از سواری تھان پر پانچ منٹ تک برتن سے اسن کریں پھر
 جھول اور کسر و لکڑی دین کہیں اور سواری کر کے پھر پانچ منٹ اور بلاک پانچ منٹ دوسرے ایک سینے تک



یہ آخری کیلئے لجاؤ اور ہر حصہ میں گھوڑے کو ایک دو کی تھلک دیا کریں اور فرما سیں غلط
 بن کر خالی ہوا آخری کو نکاسے غرضیکہ اہم گھوڑوں کے لئے ایک ہی طریقے پر عمل کرنے میں اور
 گھوڑوں کے روز اگر وقت سحر گھوڑا دوڑا نا منظور ہو تو صبح دو گھنٹہ رات والی رہے اور وقت گھوڑے
 سونہ پر چسکا چوڑا دینا اور دوڑ کے وقت سے ایک گھنٹہ خیر آدھ سیر دینا کہلا دینا اسلئے کہ خالی شکم
 گھوڑا بے طاقت و دریا ہے اسلئے پراگروں کے چاہئے کہ دوڑا نا منظور ہو تو دو بجے سے چسکا اور کے
 سحر پہ پڑ جائیں اور روز گھوڑوں کو گرم نہائی و طہنہ دیا بہت پر نہائی سے کریں اور بہ نسبت دوسرے
 معلوک گھوڑوں کے دل بہت سبک اور بڑے لگاتین اور اس گھوڑوں کو تعلیم دینے سے پہلے حالت
 صحت میں لائیں کہ اوکھا حج و سالم رہنا نہایت ضرر ہے جس لاش دار گھوڑے محنت زیادہ نہوگی تو
 اور کے یا توں خراب ہو جا کا آئینہ منقوش گھوڑے کی بیماری و لاعری بطور پر موقوف ہے جو حالت
 گھوڑے کی بہتر نظر آئے اس حال پر رکھنا چاہئے اسلئے واسطے عودہ مال دیکار سے اول سناں
 کہ تعلیم کے دنوں میں گھوڑے کو بنگاہ غور ولاحظہ کریں اگر بیماری زیادہ ہے تو دوڑ کے دن نہیں آسکو
 اس طرح پروا کریں کہ طاقت فرو ہو گیا اور زیادہ کثرت محنت کے سبب پاؤں پر کب عدم نہ آجائے
 اور تاؤ نہ کہا جائے ناؤ کہا ہے بہرہ راو سے کہ محنت سے گھوڑے کے دل پر کوئی عدمہ اسلئے کا
 یہ سوچئے کہ وہ کہا نا چنانچہ کر دے خصوصاً جو گھوڑا جو خیر تعلیم کھا کا لداو کے واسطے زیادہ احتیاط
 لازم ہے اور تیار گھوڑا بہ نسبت اس گھوڑے کے جو ذات خود جالاک و نیم گوشت ہو بلکہ لاغر ہوتا ہے
 اسباب گھوڑوں کی تعلیم کیلئے اسباب کیوار و کار ہے کہ جبکا وزن ساڑھے سات استوں رہے
 اور نہ بدست گھوڑے کے واسطے ساڑھے آٹھ استوں وزن ہی کچھ مضائقہ نہیں رکھتا علی گھوڑے
 لئے جو وزن مقرر ہے وہ اکثر مہمان گھوڑوں کی تجویز پر منحصر ہے چاہے بلند قامت اور زیادہ عمر کے
 گھوڑے پر زیادہ وزن اور کم عمر و کم قدیر کم رکھئے میں علی اس گھوڑے پر بارہ استوں سے
 کبھی زیادہ وزن نہیں رکھا جاتا اور جوٹے گھوڑے پر سات استوں سے کم نہیں رکھتے اسباب
 ولایت مثل ایرلینڈ و اسکاٹ لینڈ و انگلینڈ و آسٹریلیا و کیپ وغیرہ کے جو بلند قامت اور بدست
 ہونے میں اسلئے علی گھوڑوں کے وزن مقررہ سے چودہ پونڈ وزن زیادہ اونٹا ہے میں چاہے
 یعنی اوقات اونبر نیدر استوں وزن رکھا جاتا ہے اور کم عمر و کم قامت پر دس استوں سے کم
 کر اسب آختہ اور اوکان پر بہ نسبت تری میں پونڈ وزن کم ہوتا ہے اور پھر وزن سوار
 وزین و ہگام وغیرہ کے شمار کیا جاتا ہے اور سوار سات استوں کے وزن کا بہت کمتر کھاتا ہے

[illegible]



ایضاً الطبع کیواسطے اپنے حوصلہ کے موافق روپیہ دیتے ہیں وہ روپیہ ایک جگہ جمع کئے جاتے ہیں
 جسکو اگر نیری میں فنڈ کہتے ہیں جسکے جو صاحب لوگ اسے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور سبھی اس سے
 زیادہ ساق بنے لی اسب کچھ روپیہ ٹھہرا جاتا ہے اور اسکا مقصد کرنا صاحبان کیشی پر موقوف سے
 گھر گھر دوڑ میں انعام بھی اس فنڈ سے مقرر ہوتا ہے اور فنڈ میں روپیہ کم ڈال ہو تو ہر ایک گھر دوڑ کے
 روپیوں میں سے فنڈ کی کچھ روپیہ لیا جاتا اور گھر دوڑ کے فائدے میں کہ جو صاحب کیشی میں شریک ہوں
 اور گھر دوڑ میں اپنا گھوڑا نکال کرین تو کم سے کم تیس روپیہ فنڈ میں ڈال کر بے بڑے اور شریکان
 گھر دوڑ کے سوا حلوگ ماموں کے واسطے بطریق انعام روپیہ دین تو وہ بھی فنڈ میں جمع ہوتے ہیں
 جبکہ اور کوئی گھر دوڑ میں فنڈ روپیہ فنڈ کیواسطے لائی ہیں اور اکثر صاحب لوگ خلع نام پر لائری
 وقت گھوڑا نکلتا ہے اور بدیم سلام کر کے روپیہ دیتے ہیں اور جو شخص بلام میں گھوڑا لیتا ہے وہ اپنے
 پاس روپیہ دیکر اس شرط کا مالک ہوتا ہے کہ اسکو دو چند روپیہ دیتے پڑتے ہیں مثلاً ایک
 صاحب سے کہ جسے نام گھوڑا نکلتا تھا اسکو صاحب بلام میں چاس روپیہ کو خرید کیا تو خریدار کو سو روپیہ دے چکے
 یعنی جیسے گھوڑا مول لیا ہے اسکو چاس روپیہ دیکر فنڈ میں بھی چاس روپیہ جمع کرے ہوں گے
 اور جو شخص شرط جیتا ہے اسے وزن اور نر اور کو اسطے پانچ روپیہ دلاتے ہوتے ہیں اور جو گھوڑا
 گھر دوڑ کے وقت جکر پر دوڑا جاتا ہے اس دوڑ کے بھی پانچ روپیہ دیتے ہیں اور جو خیر گھر دوڑ کی نیازی
 و مرست میں پڑا ہے تو فی اسب سب کا پانچ روپیہ وہ بھی فنڈ سے دیا جاتا ہے اور جدا جدا اسطے کے تیس
 گھوڑے دوڑ میں تو روپیہ فنڈ میں دیا جاتا ہے تو نہیں سب ایک اسطے کے گھوڑے دوڑتے جاتے تو روپیہ
 نہیں دیا جاتا اور جھوٹ میں گھر دوڑ کی پوری پوری نہیں ہوتی تو ہم لوگوں کو اختیار ہے کہ اس کے بالوں وہ
 از سر نو دوسری گھر دوڑ مقرر کرین نام تحسین اور نکارین ہمہ کی اسے برافصال پائی ہیں اور ایک شخص
 سر ہمہ ہوتا ہے کہ سب ہمہ اس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں جس جہت کا جو فتویٰ سر ہمہ دیتا ہے پورے
 نامہ خطوں میں ہو سکتا ہے ہر حال قبول کرنا ہوتا ہے ہر روز کے گھر دوڑ کی ترتیب ہمہ کی سا پر منحصر ہے اور
 اسکو اختیار ہے کہ خرابی موسم کے باعث ایک دو روز کیواسطے گھر دوڑ فتویٰ رکھے جسروز گھر دوڑ کی
 اسم نوی ہوئی ہے اسی روز اس روپیہ کی بھی تعداد مقرر کی جاتی ہے جو فنڈ سے بطریق انعام لیا ہے
 اور فی اسب چند روپیہ گھوڑے مالک سے لیتے ہیں وہ بھی اسی روز ٹھہرا لیا جاتا ہے چنانچہ
 بری شرطوں میں اگر فنڈ سے ہزار روپیہ انعام لے تو فی اسب طور دے تک لیتے ہیں اور روپیہ
 انعام ہو تو دس روپیہ تک لے جاتے ہیں اور گھر دوڑ میں کوئی چیر سوار کے پاس کر جاتے بس

اگر وہ ادسکا گھوڑا بنے بھی تو اسکو شرط نہیں تھی اور جو گھوڑا گرڈ سے ایکسے باہر کی جلت بیٹھ کھیت
 چکر کرے سچا نرال غرض کہ وہاں نہیں وڈایا جاتا اور حوت گھوڑا رنگ لکھا ہوا تھا اور اس کے سوا کار جو اس
 ادسکا رنگ ہی خوب کرنا جانتا ہے شخص ایک رنگ لکھا کر دو سر رنگ کے کپڑے پہنے اور سوار ہوتا اس کا چوڑا
 برائہ لیا جاتا ہے اور جو گرین پونک لکھا کر سفید لباس سے اور کپڑے لکھ گرین ہوں تو اس پر دس روپہ برائہ
 ہوتا ہے اور جو شخص گھوڑا گرڈ سے غیر حکم کے گھوڑا بڑا کر لے جاتا ہے اور دو سر صاحب حکم کے منظر میں
 نوٹیک حاکم اول گھوڑا دوڑ کر لگتا ہے اسکو دوبارہ اول گھوڑا کے ساتھ جو کہ نہیں دوڑے ہے پہونڈا
 لٹکا اور جو صاحب کو غیر اجازت چکر کر گھوڑے وڈا دیتے اور دھانکے حکم کا انتظار کیا تو وہ شرط ہی نہیں
 نہیں ہوتی اور اگر گھوڑا گرڈ سے حوت و شخص باجم باری دیگر تھمے ہے اسے گھوڑے وڈا اسکا حکم میں تو اس کے
 گھوڑے بھی دوڑ سکتے ہیں اور گھوڑا دوڑ کے وقت بخلاف حوت اور اسکوت کی کبھی دالوں کے اس چکر میں کوئی
 اس شخص میں نہیں سکتا اور گھوڑا دوڑے اگر وہ غیر لاٹیری مقرر کرنے میں اور دو سر گھوڑا دوڑ کر
 اس طرح آخر تک ایک دن لاٹیری دو سر دن گھوڑا دوڑ کر لے ہے اور کبھی کے صاحب لوگ جن گھوڑا دوڑنے کا نام
 مقرر کرنے میں اس کے واسطے سب صاحب نرک سوکر باجم ٹکٹ حواہ اگر وہ کا خواہ وڈا دیتے
 مانتے ہیں اور اخبار ہے کہ کبھی جنی مری ہوا دے ٹکٹ مانتے سب نام نہ دار ٹکٹ برکے جانتے ہیں
 اور وہ سب ٹکٹ ایک برن میں رکھ کر دال سے ڈانک دینے میں جعفر بہ ٹکٹ جمع ہو اور بعد
 خالی ٹکٹ مع نامانے اسب جو گھوڑا دوڑ کر واسطے مقرر کئے گئے دو سر طرف میں مانتے ہیں اور کہا صاحب
 دونوں طرف میں ٹکٹ نکالتے جانتے ہیں جسکے نام کے ساتھ جو گھوڑا کلا و گوبا اور صاحب کا ہو چکا
 اب ان گھوڑوں میں جو گھوڑا جیسے گا اسکو یہ فدا کا مع کیا ہوا دینا لکھا ہے جس صاحب کے نام پر وہ جیتا
 ہوٹا کھانا اور اکثر صاحب اس لاٹیری میں اپنا گھوڑا سلام ہی کر دیتے ہیں چنانچہ یہ صاحب بھی جیتا
 کر چکا ہے اور جو گھوڑے گھوڑا کی سخت کے بعد ہاتھ پاؤں سے صاف نکلیں تو اسکا امتحان اس طریق
 کہ جو گھوڑا بہت نر وڈا ہے اس کے واسطے نہایت جہاں رکھنا جلت ہے کہ زیادہ تہ پر ہی شروع کے نوٹ
 دم کرتا ہے باہرین کیلئے کہ اکثر چالاک گھوڑے زیادہ تہ نہیں اڑھانے اور آخر میں ورنیزی نہیں تہی
 جو ابتدا میں ہوتی ہے چنانچہ عہد گھوڑا و کٹا ٹاکم بنے وقت گھوڑے سکند اور سنٹ سے بخوبی
 دریافت ہو سکتا ہے عہد گھوڑا ایک میل کے چکر کو دو سنٹ پانچ سکند خواہ دو سنٹ آٹھ سکند کے عہد میں
 بخوبی ملے کرنا ہے اور اسکیل کو دو سنٹ پچاس سکند میں اور دو میل کو تین سنٹ میں ملے کرنا ہے
 اور یہ وقت اپنے نام بہت عہد عربی گھوڑوں کو واسطے مقرر کیا گیا ہے جو وقت شہزادہ بلند نظام



در حد کلام کمال نظام منظم دس آغار و حشر احکام تک ہو جا اور جو روئے حال دماغ کی تقریر
 ولید بر سے سلطان والا نشان کا دل تقدس سرل نامع ہو غفلت مجسم سے ویرا عظم کبطرف
 اسار و رابا سحر جس کے تہر اوہ تونس ہمیکر وصف ہدیائی اور صفت خفا میں مایل میں صدف
 زباں کو تاحاریاں بیرحمہ بہت مساک و طبع اللساں کیا اور وراہ دور و گار دوی الاقدار کی
 حوی طرہ تعلیم اور جس اسار تربیت کی ستائیں سے ہاجت حد گوش مابین اہل سوس کو مسدیر
 کو حرا ہولہ مایا اور ناصر و ربارہ دمار سے ہجا ریدہ نایتہ کلام سے عروس رجت کو آراستہ و ہار
 کر کے توفیق و در صیف کا علوہ دوا لی دکھایا بہر شایستہ و اقدس مارگاہ سے ایسا طبع کر مہا کہ حراج
 بہت اہم ہی سکے سہا کہ اسرار نہا عرفت و رابا اور جو رہی رالی جس تر حاکم حواہر مثال سوا کہ
 اسے اوستا و مادار سے حراہ دور گار ایک وہ روز نہا کہ ادولت کے آئینہ ممبر سر جو روہر کی تعلیم تربیت
 حال عکس مدبر اور بہر لکا اسکاں حروف کبندہ ساسی سے مالد ملک ماتاق دیا آستائے محس تھا اور
 شعور جس اسے آگ کو توفیق دی اور آیت ہی قدم رکھ واکر اس سرسب و دوش تہاں کو ریت ریت اور
 آسرو دعوت بخشی اور آگبی مدولت ایک بیہوش کو اس مال کو جویر سلطنت کو کامل بسب اولی قلم سے پارہ
 لائق دانت باہوں اور یہ سبکہ کے لطف رعایت اور جوہر ہایت کا نور اور عیال صحت اولی و تربیت کا نتیجہ سے

مؤلف

تبداد اسے سکر ہلا کیا کرے کوئی
 دولت اگر نہ ہم بھی کی ہو نصیب



وہا بہر گارے کہا کہ اسے حواہر عالم دار سے تہر بار والا اقدار حدل بہر مدولت آبا و کس
 وانش آبا و میا و در و مدار ہوا تھا تہر اوہ کا مد کی عمر و بر چہ برس کی نہی نامع میں درگاہ لیل
 تعلیم و نامع میں صرف بہتونی الحال مامع ال ایرو لایل اس کو ہمال جہتالی اتمال کو مار ہواں سال سے
 اور مار و میا و تہا تہا ریحی سے حرو ویزا مامور کو ہر علم و میں کمال سے اسے میں اسوقت رو سکر
 انکر باہوں اول شکو اس حضور شکور کا جس کلام کے اتہام و سر حکام کیلئے بیان تک آئے کی
 ضرورت میں آئی اس کے انظام و انصرام کی صورت اسے لوح اس دکھائی میں حصول مطلب دل
 تو حال ہوا اور اسے کار و بار ضروری سے تابع المال ہوا و ہم شکر بہ حصول مامع العو کا کر کے
 لطف عظم سے ایک شے خلق عظیم کا لطف دکھایا اور خلق عظیم سے سدا سے دام و دم مایا

مؤلف

ایسا دین گلاب سے دھو پاک کرے کوئی
 ہر خاکسارِ تنگ خواب سے کتبِ ادا



اب سلطانِ کبریاں کسان کو اس مزاحیہ شینِ نہایت گرین کا دواغ فرمائے لازم ہے کہ اپنے شہرِ اہلِ حق
 پہونچ کر گوشہٴ قہقاریا میں بلاتے باصفت سے ہمدوش اور سلسلےٴ عداوت سے ہم آغوش ہو عقلِ مجسم کو ناب
 کو بہت بہتر اور نہایت مناسب گولِ احاطہ میں مثلِ مددِ عداوت اور نوحِ مہابت کی تاب دلا جائے
 اور اکیلی عمِ جدائی کا مارِ چاکاہ و بھارہ ادا ہٹا یا جائے اس واسطے میں پانہا ہوں کہ سلطنتِ کافح و تحفِ شہزادہ
 فیروز تخت سے نامزد کر کے میرزا ہزارہ کو پالو الہی میں تمام کر دیں خاتمہٴ حیر ہو یکا سرخام کر دیں نورانیہ کو
 کہا کہ اگر حضرت کو یہی منظور ہے تو ہم اللہ کو چاہیں روز اور نصف کیجئے پاسِ غافلِ نفسِ ظاہر ہر پہلو میں
 خیر امین بھی آؤ اللہ اس شہر و عید اللہ ہر مین امانت قبول کرنا ہے تاکہ جو پردہ والا گوہر کو آئینِ زمانہ میں
 جہادِ مادی بنادے اور قواعد و ضوابطِ شہرِ باری میں ہر شیار و خیمہ کا بنادے اور سلطانِ مسیح السال کا بیگ
 تمام قلعہٴ سلطنت اور بارِ ماسعہٴ ملکیت میں اس مضمون پر بات شیون کا ایک استہوارِ فصیح آنا جاری ہو

کہ آج سے چالیسویں روز شہزادہ کا سگار خود پروردگارِ مہاراج سلطانی بر سر اور لباسِ خسرو ال
 و بر سر پہ چہانِ بانی پر جلوہ گر ہو گا اگر بارہ برس کا سن سال ہے مگر ہر علم و فن میں کمال ہے

ماشاء اللہ اہلِ جوہر ہے جسیم جوہر صاحبِ نہایت تمام دوستِ زمین پر جو
 سرائی شکل جس کسی سے مل نہیں ہو اسے اور جو عقدہٴ املاک کیلئے ماخوذ و منہ سے

نہیں کہلائے اس کا جواب یا صواب جال کر کے لئے اگر اس بار کا یہ قولِ تباہ
 حاضر و غور پروردگار کی ادنیٰ توجہ آؤں خواہ میں دوستان کے مقصد کے

میں بھی ملتا ہوں میں مخلصِ شاہی و شہرتِ ادیب وافرِ سرت کی
 دیکھ رہی ویدہٴ بصارت کو دو مین ادریم جو شہرِ کونکر میں

کرے شاہنشاہ و بجا و کبر و جسمِ سلطنت فرما
 اور خود پروردگار کو شہ سے گوارا ہے

وہ پہلے پہل میں نہیں بہت شہرت
 ہر کسے خندہٴ پیشانیِ محبت کا

دورِ بخت
 ہوا

خاتمہ کتاب عقل و شعور موسوم بہ جمہور فرود

موقوف

وہ مانتے نظر آتی ہے منزل مقصود
جلا سے سر کے بل اس راہ میں جو نو دس کوں
بر ایک کوس میں دو پل ملے کئے تو نے
جوان صبح سے تھک سحر میں شام ہوتی

لظاہم زار سے سن لے وہ صبح عورت ہی
اور اب یہ شام وطن سے ذرا نہ گھبرا

جس وقت فرزانہ روزگار اور خود پرورد ہو شیار وہ بابر خیر جہان سے اپرا سے جو شعور باطن و طرز قدیم
اوس قصیر نادر العصر دس تعلیم میں نشیمن لاتے اور سادہ فرخ نہاد سے شاگرد والا راہ سے ارشاد کیا کہ تہذیب
عالیہ فارسی آج بر سر دیار جس در شاہ ولی کا اظہار فرمایا ہے جسے بخوبی سنا اب نکوخت خلافت اور صالح سلطنت
سبارک ہو بہر خدا کہ تہذیبی عالم غریب کے باعث پائیں روزگار اور ہی اس دیار غربت میں مقیم ہوں گے اور وطن کا
خیمہ شوق بے اختیار دامن دل کی گنجائش ہے غور و فکر کا اپنے نواباب ہو گیا تار و دلی کرنے میں اب ہو کر منتظر ہو
جس وقت خود پرورد رنگ نرسے حرف ریخت فرزانہ روزگار کی زبان اچھا بیان ہے گو شوق کیا بیجا و حسرت
اور سادہ الاشراف کے بیٹے نورانی کو کٹنا رہ گیا اور خیم گوہر بار سے مدد تنگ برسا کر یہ شعر آج اور پڑھا
پشیمانی ہماری آب کی اب کوئی دشمن ہوتی فرقت ہے و مبعصر ہو پہلا دیار جو دم میں غنیمت ہے و
اور سادہ زمین نے بہت کچھ سلی و غشی دی اور فرمایا کہ حضرت آفریدگار نکو عمل گرا می سے بر خور دار کرے اب خیم
فرزانہ روزگار بن گئے برابر ہونا برابر ہے بہت میں تو شدم تو من شدم میں تو شدم تو جان شدم
ہا کس گو یہ ہمدارین من و بگم تو ہو گری و اس وقت قبل میں حسب کتہار تمام شمار و بکار حاضر بار بار شہر بار
سویا تیرے اوس وقت سعد اور سعادت سعیدین سر پر سلطنت پر طلاس و ناٹا اور سب اہل عالم کو اپنے جمال
اکمال اور تفریر و لذت سے خورسند و سرور اور منون و شکور بنانا ایک نہایت عمدہ وضع اور دلچسپ
پیشام ہے جسک تم ہی جعفر خیالات انسانی و صحت کا میدان اسکی سر سے دل سے ہو جاؤ اگر جسکے
دہن میں جو بات گذرے گویا وہ پیشتر سے تمہارے دہن میں موجود تھی اور جسکو کسی عقدہ مشکل میں جو نہ ہو

پیش آئے اور کوہ گورکھ سے اول ہی سے مل کر کہا ہے اور یہ بات اور سخت معل ہوتی ہے کہ جب علی
 ارجح ریسوس کا آواز گھنٹی فرزند راجہ دل برودہ انھن جو تلبے اور عظیم فراست و قیادت شامی کا عظیم فرانی
 پر جم خدہ رک کے بیچ ورج پر نصب کیا مانا ہے چکا میت ناجائزہ سلیمانی حکیم ابو نصر فارابی نے آوارہ
 کردی و محو انوری بن خلیفہ کر سکی و شدت فادہ کشی سے تنگ آکر اکر اور کب شام میں بہرہ جو بزرگی
 کو سلطان عباس کا واسطے حواریت ملک رحمت کی مقام پر تعمیر ہوتی تھی زبان بابو نصر اور فرزندین
 شمال ہو کر شکی کی نوکریاں ڈولے گلا میر عمارت ہو کر کی بر پانچ ماہم اجرت و کارنا اور ابو نصر فارابی پر بار
 اور کو نوکر کہا لیتا بہرہ و سری نوکری او شہانا اتھانا اور سرور سلطان بھی عمارت کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے
 سہ ویر شہر شریف لاہور سر کرنے کرنے ایک مقام پر آباد ہو کر کچھ گھنگو میں مشغول ہوا اور تماشا
 بہ تما کہ بادشاہ نے ایک فی زان اسے دل سے اجا کر کے وزیر کو عظیم فرانی تھی اور اسباب میں فاکید
 انکیدی تھی تھی کہ حصار کوئی آتشیں اس راتھی سے ہرگز رائف ہو ورنہ چھو اور میرے زن و فرزند و کس
 سال و مکان آتش سوزاں میں جلا کر خاک سیاہ کر دینگا اس خوف حاشان سے وزیر بھی اور کے اختار
 میں سے زیادہ ہی و دشمن عمل میں لانا تہا و شد سلطان اسی بولی میں ویر ایک سول کیا وزیر کواد کے
 جواب میں کہ بقدر مال ہوا ابو نصر فارابی سے و کیا کہ ویر سے کوئی جواب مقبول میں نہیں پڑتا و بارہ جب
 نوکری بیکر اور سطر سے نکلا تو اسی زبان میں ایسا سنا کہ جبارہ کہ بادشاہ دیکھا جہت میں خوف ہو گیا اور
 جبکہ وہ وود گلیا تو ویر سے کہا کہ میں نے کیا سچ اس را بھی کو پوچھ رہے کہ کی فاکید بیخ نہیں کی تھی اور
 عدول علی و انوالی کی راستے اس قدر نہرت ہی کواد نا و فرزند و کو میری اسپر لایا ہی کا ہی جاہل ہے وزیر
 بہرے کے اندر لڑے لگا اور مستانہ عرض کی کہ چہاں چاہ سلامت غلام کو بھی کمال توبہ کہ اس شخص سے
 جواب کس طرح اور کیا اور سول کیسے کہ مجھ پر کیا فرود کی راستے انھن اس امر کی تفسی ہے کہ ہونہو بہرہ
 ابو نصر فارابی ہے اس کے واسطے کہ وہ فقیرانہ طور واد کا زمانہ طریق پر اوقات عزت و کبر تابت اسے میں
 و بارہ اور سکا کدر بادشاہ کے برابر ہوا سلطان فرمایا کہ آتہ فارابی اور سے کہا کہ تو تم سلطان پر مبارک و قد
 رہا میں بنانا ہے فارابی نے کہا کہ میں نے شہر زانو کو حسب منخواہ سیکھا اور نہر زانو میں قتل کے روز سمجھ گیا
 اور اب جو کوئی فی زبان سے آہانی ہے اور کو فراست کے وسیلے سے بے مال معلوم کر لیا ہوں بادشاہ
 کہا کہ یہ زبان بجز میرے اور اس ویر کوئی دوسرا نہیں بنانا ہر تو نے کیسے وقوف پایا ابو نصر فارابی نے کہا
 کہ اسے سلطان مجھے عالم فراست میں کمال ہے اور میں انسان کے قیادت سے اس کا غسل حال دریافت
 کر سکتا ہوں تیری صورت پر حقیقت نگاہ پری تو فرزند ظاہر ہو گیا کہ جو شخص اس شکل و نمائی کا ہو گا اس سے کو

اس مصلحت سے نصیر کر گیا اور اس چیز کا وہ نام لیکھا جس تو نے جو زبان ایجاد کی ہے وہ بادی اللطیف میں ہے
 اہل حقہ خاطر پر شکس ہو گئی اب تجھے زیادہ اس زبان پر مجھے دسترس ہے اور تیری اہل طاعت میں بوجہ حقین
 ہمارا کہ سنا ہوں بادشاہ نے اس کے غم و غارت پر بڑا دلچسپی کا اور اس نے ہمراہ غصے میں لیا کہ
 یہ ہم ہمارا ہی بجالایا اور فرمایا کہ آپ کسی بھی چیز پر غصہ نہ لایا کیجئے غار لایا نے کہا کہ اگر بادشاہ دوسرے میں قبول فرما
 اہل میں جو وقت یہاں آؤں کوئی بھیجے ۔ روکے دوں جب جادو کا قور وقت کوئی ۔ ٹوٹے بادشاہ نے
 اڑنا دیکھا کہ بہتر ہے حکیم غار لایا خود اوشہ کھڑا ہوا اور بنا راستہ لیا بادشاہ دیکھتا رہ گیا اور کہہ نہ کہہ سکا
 پہرہ کہی ۔ آج جو کوئی اس کو نہ روکنا جب فرمانہ روزگار نے اس بیان دست پائی تو پھر اصل مطلب
 کی طرف متوجہ ہوا اور ایک سینے دس روز کی رت میں تمام ہنرمندان خود و راہ میں امان باخبر کی تجاری
 صنعت اور پیشہ و حرفت کی اہمیت و حقیقت سے خبردار و قواعد و قوانین مناظرہ و مباحثہ سے بخوبی
 پوشیدار فرادیا اور ہر قسم کے علوم و فنون میں کمال و مردان بنادیا اسے میں وہی روز فیروز عالم افزا
 آپس پر تاج سعادت وقبال نے اپنا جمال بالکمال دکھلایا اور خورشید بے زوال جاہ و جلال سے انور غفلت
 و احوال سے بہرہ جلودہ فتح خال طلوع فرمایا غرور و ازل کے روز سے جس دن کی گرد و گونہ نشانی ۔ وہی ہوم
 مبارک آج باہمیش و مسرت سے تمام شہر و دانش پیر آئینہ بندی سے آراستہ و ہار نہ کیا گیا اور سلطان
 عقل محکم نہایت کور و کمال شان و شوکت کے ساتھ و باہمیش اہل تمدن و تمدن و کزیت تخت نشانی و آئینہ اسر سلطان

قصہ

ہوا دونوں قزاقانے تخت شاہی

محکمہ کو وہ شہر لایا اسے

خود ہی میں بیٹے بابوس آئے

اوپر سے بخت و دولت سر چکائے

شاہشاہ اول اللہ نے خود بخوبی اس کی طرف اشارہ فرمایا وہ آئین ادب پر ہر سہرہ کر آداب بجالا یا اور اس کے روز و
 جانب روانہ ہوا و اسے اولیٰ روز کو اپنے ہر ایک لکھ بایزادان خود جاد و دگاہ و عرش استبداد میں حاضر ہوا

موضوع

بھگت جن کی تخت نشینی کی آج زمین میں

ابھی وہ نام خدا بار ہو میں برس میں زمین

جیکہ فرمانہ روزگار اور خود پروردگار اوس پریم شامانہ اور جن لوگ انہ میں پہونچے سلطان عقل
 بقول اعدائے مشر و قوانین مقررہ لوایم نظم و مراسم حکیم ادا کر کے کوی ماتے صریح کار جو ہر نگار پرست کا کلام
 نہزادہ ارجند بخت بلند نے آکھہ او شہار جابر لکھ گاہ کی نو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بابان اہل موالی



ارکان دولت ایمان سلطنت امیر و وزیر دیم و شیر سرداران نامدار و بیابان کا نگار جوانان جنگ
و مصد ہمدان دشمن و دلاور گروان گردن کش و غوی بار و بلان خنجر گدار و جنگجو نصیبان پر شمشیر
بلعیاں دامن پسند موقع موقع اسے مقاموں پر شکن ہیں اور دوسری طرف سانون اقلیم کے
علماء و فضلا اور پانچوں آبِ عظیم کے حکما و فضلا اور ہر قوم کے اکابر و علماء اور ہر ملک کے سوز و غما و درہر
و دیار کے ہر زندانِ بنیال اور ہر بلاد و اصعار کے صنعتکاران بالکمال پایہ پایہ و درجہ درجہ موجود و حاضر
اور وار و عمارتین سخن چنانک نظر کلام کوئی ہے ایک عجیب غریب نام ہے انہو کثیر و ترجمہ غصیر کا جو ہم عام

مؤلف

ہر اہل نظر سے ہمہ س چشم تماشا
سب ہیں میر دولت جہن پاشی کے نشان
وہ کون ہے حوالہ ب و بار ہیں ہے
وہ کون ہے جو حاضر و بار ہیں ہے

سے باد اب تمام حیک حیک کر تسلیم و کور کش ادالی اور نرمی عمر و دولت اور نرا پد جاہ و خست کی ابد
دل دعا کی تہذوۃ عالمیاب خود پروردگار تاب انبی کریم ندین جواہر گریں اور پد کر سر و قد پسادہ ہوا
اور حاضرین بارگاہ عالم پناہ کی سمت مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ اسے ساکنان ہمدستان واسے سماجان
انگلستان کے باشندگان و ب عجم واسے ارباب سیف و اصحاب علم واسے مشیر علماء واسے مجمع فضلا
واسے ذوق آداب و آجہو و فضلا تم میں سے جس کیسکو جس زبان اور جس بیان اور جس لغت اور جس اصطلاح
اور جس علم اور جس فن اور جس ہنر اور جس صنعت اور جس ہنر میں جہت ملی قبل قال اور جس محتاج و دعا
اور غرض و نکات اور موز و کہیات میں جہت و سوال منظور نظر اور مرکز غافل ہو و واسے آئے
اور ہے اسفار کرے بنایت پیری و بنایت مری جواب بامو ہے ہر اور مذکور انوار میں اس کیل مشہ بہا و ہر ہے

مؤلف

اگر سب سے جو ہم تفسیر سے بر جہتہ
عبان فصاحت و معنوی ہوگی
ہر ایک مقصد و مقصد پر بر عمل ہوگا
ہر صوب سے ہر نقطہ بے بدل ہوگا
ہماری تاخیر نہ میر سے وہ مل ہوگا

تہذوۃ و تفسیر بہر تفسیر و دلہن بزدان مبارک بیان سے ارشاد فرما کر بہر اپنے مقام نرمی اور ہر
جلوہ افزہ ہوا اور حاضرین و دربار سیمت آمار میں جس کسی نے جو سوال کیا اور کا جواب معقول نہا
شائستہ و بایستہ طریق برویا کو سامین خود گزین کے صد گزین کو در غر فصاحت سے بہر با
اور صبح ہوش کو جواہر زماہر بلاغت سے لبریز کر دیا و سوقت بیباختہ جوش نشاط اور فطرت



باعت مت بخش بر کمال خدمت و شادمانی و اہل ہا بیت و کائناتی اس طرح گویا ہوا

مؤلف

دوبارہ نور بار کے حسن فرمے گئے
نفس پر دہندہ برنے اسے غریب تہن

احقر الانام نظام نام کام کہ جہاں ہنگام عشت آغاز سہت انجام میں اس
سگاست سعادۃ نظام میں موجود تھا فوہا سب سے پیش قدمی کر کے آگے بڑھ گیا اور
جود پر و والا گو سر کے حضور نور میں بادشاہ بلند و بامعاز و بلند اس تازہ باغ سے بل نیر خزان کی دین شرف و

مؤلف

سخن سے محبت تو محبت افزین ہے	سخن سے دھی تو محبت میں برین ہے
سخن سے جسم اور نوجوان شیرین	سخن انگیزی ہے نو گین سے
سخن گلشن سے اور تو گلشن آرا	سخن جو شہو ہے اور نو امین ہے
سخن دانش سے اور نور دانش افزوز	سخن پیش سے اور نو دوین ہے
سخن سے آبِ جوان خصیہ ہے تو	سخن شان صل تو انگین سے
سخن ہے احسن تو شمع روشن	سخن سے چرخ تو محبت میں سے
سخن آمینہ تو نیک سکندر	سخن سے جام تو جم بالیقین سے
خبر پرور جزاک اللہ خیرا	سخنور مر جہاں صد افزین ہے

نظام کنیز کے دل سے پوچھے

سخن جس طرح نبہا و سنہن ہے

شہزادہ سخن حج سے بہہ اختیار آجاری البید بہہ سنگد سرور آئینہ نیم فرمایا اور ہر او بخندانی
و قدر شناسی انعام و اکرام شہزاد کا امیدوار بنایا قصہ کہ تادہ شاہنشاہ آسمان باجراہ سلطان عجلت
دانش پناہ اپنے تخت سلطنت پر او شہد کراستادہ ہوا اور تمام حقار و بدلیہ ضیف آئند کی جانب منوجہ
ہو کر اسطرح ارشاد کیا کہ اسے امرا و وزراء اسے معالجین و ملازمین داسے رعایا و برابرا بامید و آگاہ
باشید کہ حضرت پروردگار عالم جل شانہ کی جس کسی پر کمال مہربانی ہوتی ہے اور سکون و سعادت مند
رحمت و انعام ہے کہ ہر بزرگوار کا نام نیک روشن کرے اور تمام کار و بار سنبھالے اور عباد کے دہائے
نانی میں باوکار سے شخص نہایت کم نصیب ہے کہ جو پانچ لاکھ پر ہو جسے دھڑ بھر سے سوجھ بھر سے کہا خوب کہا ہے

۱۱

قطعه

دالین یار واز ایسے مژدہ بہت بار اگر وقت ولادت کار ترایند
از ان بہتر بہتر و یک خرمند کہ نہ زن و نان نامہ ہوا و زنا ہند



خوش نصیب اور خوش قسمت اور شخص کے کہ جلی تقدیر مادی کرے اور درگاہ الہی سے اوکل
فرزند یافت مند کہ دور نظر اور جنت جگر لک جان پذیر سے عبارت ہے غایت ہو شہر عجب ہوا اگر فرزند
بہتر از بد باشد کہ عطر مندل افزون تر مندل مبد ہوا با باہا الناس ہم اس وقت ہزار
شمار منحت عطیے اور بہت کبری کا پچالانے میں کہ خود پرورینک آخر کو تہات شمع اور کمال
ادب و پاکیزگی اور نیکو سہی الکی فرست دہو مندی اور سعادت و بخت مندی کا بخوبی امتحان ہو چکا ہے
پس آج اس زمان مبارک آفرین میں ہم اسکو اپنا وارث و جہاں بناتے ہیں اور تخت سلطنت
بہلاتے ہیں اور تاج خلافت و جہانمانی پہناتے ہیں اور ہم سکویہ حکیم حکم شائے میں کہ اسکو ہمارا
عالم مقام سمجھو اور بالائستقلال اپنا شہنشاہ عالم بناو جانو اب تک جسطے ہمارے حضور میں ہولدی
زیبائی اور جان شاری و مفید بخشی سے طبع و حکم رہے اسی طریق پر بلکے ہیں زیادہ الکی
"برادری و خدمتگداری میں بدل و جان بہت من مصروف رہا اپنے ذوق عمیری کا سہ سے شاد
میں عین تصور کرو اب ہم اپنے خود پرور و شک نمر کو مافیہ بعضی کی تمہانی میں دیتے ہیں اور
نکو خود پرور و التو کہہ دیتے ہیں تم اس کی خیر بگولی و رنگ علانی میں کوئی وقفہ فرود گزشت
کرنا اور ہم بہر حال تمہارا حامی و مددگار اور بہر و ملک ہے گاہہ کلام حمایت نظام ایشاد و فراہم
سریر خلافت منصب ہے بچے اور شہزاد اور شہزادہ خورشید طلعت کو اپنے آغوش عاطفت میں لوشا کر
تخت شہنشاہی پر گھن فرمایا اور اپنے جلوس بہت مانوس سے کرتی زمین کو غیرت لکی اندک
بنایا اور سوخت و زانہ و دنگار اپنی کرتی مرصع کار سے اوٹھ کر شہر یار کا چکر اپنے خود پرور نامہ کے
پایہ تخت زدگار کے برابر بہت تمام سرور و مسادہ ہو گیا اور یہ تقدیر غلطی پرور و بلند برادری

لغتار گوہر بارف زانہ روزگار بد و بار شہر یار خود پرور جہاندار

بند حکیم عین صواب است بعض خبر
رخسہ بخت آکد بسع و شائبہ



شاہنشاد عالمگیر نے کراکین دولت اور عزت و ان سلطنت اور غارت و غنیمت کے بغیر بارہ ہجرت کے بغیر
 ہائے نون بن اولیٰ و امیر کو جو اس ملک کی حفاظت کر کے دشمنوں کی شر سے شاہ و رعیت کو محفوظ رکھے
 و سوم وہ وزیر کہ جو ہر بات سلطنت کا منتظم ہو اور ازل ایک جگہ سے وصول کر کے دوسری جگہ پر بھیجے
 لائے سوم وہ مالک کہ جو بادشاہ کی طرف سے نفع اٹھ کا خبر گیری ہو و برصورت کردہ کا بدلے اور ازل
 نسق و فرج کو بخوبی و تہذیب کرنے چہارم وہ صاحب خیر کہ جو امانت دار ہو اور رعیت اختیار نہ کرے و رعایت
 رعایت املو رعیت بادشاہ و رعیت میں خوش کن رہے اور میں خیرین و زوال ملک کا باعث بن اولیٰ
 بادشاہ سے خبر کا پوشیدہ رہنا مولف ہے اگر ملک رعیت سے ہنسنہ خبر سلطنت میں ہو ہر ملک
 حاجت ہر ہنسنہ و سوم کہینو کو نہایت کرنا مولف بادشاہ پر خط جو اسے دسرس و سرور و بار بار
 سلطان اور سب ہر سوم حال عالم میں دانا مولف عالم حال جان خواب کرے و دل غلام کو کہ اس
 سلطان و لائیک کو دیکھ کر اسے کام پر لائے بار بار سبب جسے کہ امیر اور لہجی اور سپاہی وغیرہ با اسباب
 جیسے کہ فیر اور دیوان اور لہجہ اور ہر اور مال وغیرہ اس ان سبب تربیت کی بہت ہوتی ہے کہ سبب نظر
 شفقت اور لہجہ و عاطف سے دیکھو اور ہر ایک کی حاجت رو کر دے جو اپنا کام بخوبی انعام دے اور ہر
 لڑائی دیکھو جو شہی و غفلت کرے اور کو اول نصبت سے دیکھا و اور نہ اسے تو نصبت سے مگر شالی و
 کسباسب نہ کہو و لہجہ و شہی کے ساتھ اپنی خوشنودی و فرماندہی اور اس کے بیچ و نصبت کے ساتھ
 اپنا اندوہ و طلاق نکال کر دے ہر ایک کو ایک خاص برتہ بخشہ کہ شرکت سے باہم کہنہ و حسد پیدا نہ ہو اور جو ان
 حصے ہم پر جھگڑا و فساد و فتنہ ہو تو جلد منع کر دے کہ دینی کا مادہ قوی نہ ہو جائے اسیروں اور وزیروں کی کراہ
 و تراج بھی زوال ملک کا باعث ہے مولف نہون شخص گروا کہین شاہ و جو بادشاہ و رعیت نہاؤ
 لہجہ و شہی نہایت درخیزوں پر منحصر ہے ایک لطف اور ایک قہر و شہد اثر قہر اور لطف خیم و چشم پر
 برابر ہے کہ قہر و ولیر اور لطف سے ناامید نہون اگر بری و ناہنگی سے کام لے تو شہی و دینی کر دے
 اور شہی و دینی کے مقام پر بری و ناہنگی مناسب نہیں مولف جرات جو ہے لائق نیست نہ کہیں او بہم
 ہر ہم ہو کار گر و جو آجائے ہر ہم کا وضع کہیں و فتنہ لگانا مناسب نہیں و جو کہ تربت کرنی چاہو و کو
 پہلے آنالو اگر قابل تربت ہے تو بہر روز نہ ہمار تربت نکرو کہ آئین سلطنت سے جیسے کہ لہجہ و ناہنگ
 ریت سے اوٹھنا اور جلد نظر سے گزانا سلطنت شاہی کے لیے مضر ہے اور کو تربت دینی جائے کہ
 جوال ادب ہو یا صاحب نسب کو سب سے کہ تربت اپنی اہل کی طرف رجوع کرنی ہے و کام ایک ہی کو
 سپرد کر دے کہ سب لہجہ امید و لرستہ میں اور ایک کام و دوا دیکھو کہ یہ نہ ہو کہ شرکت میں حب و لہجہ

نہیں مہرنا اسے سلطان سے شانِ تربتِ تینم ہے قسمِ اول اولاد کی تربت سب پر قدم سے
 کہ وہ نعماتِ ہندوہ سے بھرا اور فضائل کو پیدہ سے محفوظ ہوا کے واسطے اہلِ ابنِ ضرہ میں
 اول نام یک کہنا چاہیے کہ نامِ نالوت ہو تو دوت الکرابت تھی ہے ووم وایہ ثابت منسلک
 خوشخو باکیر سیرت مقرر کر لی تھی ہے سووم جب زیادہ شیر خوار کی گئی ہو تو ووم باکیریں و خوش اخلاق
 او کی خدمت پر امور و ابن کی طبیعت او کی صفت تک اختیار کرے جہاں جو کی طبیعت کی اور ایک کبیراں و رانج
 ہوتی لہذا ووم ابن اقل کی رہا لخواطہ طر سے پیچہ علم پر گرویدہ میں کہن کہ جو حکام شری سکھانے اور ووم کو ووم
 منبہ وافع ہو باور ووم اور تیرہ ووم یہ ہے کہ حاجتِ غصہ و طبع کی آئینہ میں سے بجا تین اور ووم
 خوش رہن و طبع صالح ہوئی کہ صاحبِ نایب اور تیرہ اور کے سلسلے مالون اور ووم کی تعریف
 کرتے رہن کہ او کی محبت و لوین تین جگا اور بر کار چلن ووم کی خدمت کریں کہ او کے نام سے طبیعت
 نفرت آئے ششم جب تیرہ پیدا ہو تو کئی مرزا علی بہت صاحبِ تجوید کو جو باور نا ہوئی محبت میں و کجا ہو
 مقرر کریں کہ او ویت اور شہب و بر خاست کے آقاب تعلیم کرے اور ایسا ب میں کمال سعی و کوشش و تیرہ
 کہ آئینہ ووم وادب اور ووم بہت اور اخلاق ملک اور ظاہر ہون تیرہ جہت آئے نو پامیان و لیر اور
 اور ستادان کار آلودہ کو حکم دین کہ تین سواری اور غاویں حرب و غلب جو سلطان کو سطلے کا یاد میں تعلیم
 کریں ششم جب ہو تیرہ ہو تو خدمتِ شایخ و محبتِ ملاکی ہدایت فراتین ناکہ بزرگان میں تکی
 بطر توجہ نصیب ہو قسم ووم امر و صاحب کہ کن قصر سلطنت اور ستون بنام ووم ہون گئے
 فوائد ووم میں شعی ماہ پتے پر کام میں آئی ہے اور تیرہ سال کرد اور ویت ملک کے باب میں جو صلی
 دین اور سکوبوش دل سنو اور بی کو زبان سلطان بچو کہ ہر بادشاہ کی حالت اور کے اٹھی کے اہل و اسے
 معلوم کر سکتے ہو پس اٹھی ایسا ہے کہ حکم وانا محلو شیریں زبان صحیح بیان خوب صورت خوش سیرت ہرگز
 بہت صاحبِ جو ووم ووت ہو اور لشکر ہوگی تربت ہی ضروریات سے ہے کہ اسے چار جز و کانا ووم ووم
 اول بادشاہ کی فوت ہو بہت ووم و تین ووم کو ووم کو ووم رعایا کو امن میں خوف و خطر نہ کنا جہاں
 زرد و کنا راک اور راتو کی حفاظت اور ووم ہی چار تیرہ میں عیالانی ضرورت میں اول بادشاہ کے تابع ووم
 بن اور حکم کوئی کام کریں ووم بادشاہ کے ساتھ کیدل و کزبان رہیں سووم اس میں اتفاق پڑے
 جہاں کار واد میں مرانی و فرانی کا لحاظ رہے اور بادشاہ کو ہی اس کے ساتھ چار تین لازم ہیں
 اول اس کے سنے سواری اور تیار رہا کرے ووم ہر ایک تربت بچانے اور عزت و آبرو بکھا رہے کہ
 سووم مردان کار کو فوج میں سرنگد کرے چہاں ووم ووم ووم جو مال قیمت پاتہ آئے اور ووم کو ووم

قسم سوم و نیز کہ جو میرانہ ملک اور خزانہ مال اور حکام بناتے سلطنت اور انتظام امور مملکت کا اہم ترین
انکی تربیت بندہ سے کہ خیرات انصاف سلطانی سے مغز اور عزت فیات نامانی سے مشرف رہیں کہ
شیر خاص و عام میں کرم و عظم نظر آئیں اور اسکے خول پر تمام اہل پر اعتبار ہو اور مقرب و انجلی
اور بخوان خلوت کی تربیت یہ ہے کہ شخص کو ایک خاص کام پر مقرر کرو اور خدمت کی تدریسی کر کے
اوسکے لائق نوازش قرار دو اور کیسکو تسلیم نہونے دو کہ پادشاہ کی ہیبت و عظمت اوسکے نظر میں کم ہو جا
سکو مقام ادب اور مرتبہ عیالین نگاہ رکھو اور جو کہ ملازمین شاہی میں اکثر باہم رشک و حسد ہوتا ہے اسلئے
ہر ایک بات ایک دوسرے کے باب میں نہ منو بلکہ سکودوستی و موافقت باہمی کی ترغیب دلاؤ اور تباہی و
مخالفت سے ڈراتے رہو اور عظم و بندگان زرخیز کا سب اکٹھے ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا میں سے
اگر ان سے کوئی مدد کام کرے کہ حسین خود ہاتھ ملائی اختیار ہوئی تو وہ ہاتھ کا فایم مقام ہے اور جو کوئی
مدد کام بجالائے کہ حسین قدر بخیر کر لینی ضرورت پڑتی ہو اوستے پاؤں کی محنت سے باز رکھا جانی ہی چاہیے
کر لو اور اس جہانیت ہونے پر شکر گزاری لازم ہے اور جو کہ انکو ہی کثرت کا زور و بار خدمت کے باعث
اندکی دستی پیدا ہوتی ہے اسلئے کام نیسے میں رعایت انصاف سنا سیکے انکی خویش و خوش
میں غفل راہ نہاتے اور بند و نین صفت جاد و انانی نہایت ضرور ہے اور جب کسی میں ذہنی و دیکر و حیلہ کا اثر ہو
تو مدد کو دفع کریں اور کسی کوئی بڑی خیانت یا کوئی گناہ زشت سر نہ ہو کہ جو ادب و تہذیب و اصلاح پذیر
ہونے کے لواذ کو فوراً خارج کریں کہ دوسرے بندوں میں اسکی صفت بد کا اثر نہ پھیلے

مکتبہ

تجربہ نامہ مضمون و ہر کار

دیکھ لاکھشیں ہو جو کوئی

مردم ہند کو نیتاہ کیسے

ہی پر اندک خود سیماہ کردے

اور سلطان جسکو کسی کام پر مامور کرے تو اسکو چار طرف کی رعایت لازم ہے اول رعایت جانب
دوم رعایت جانب بادشاہ سوم رعایت جانب خود و مہارام رعایت جانب رعیت رعایت جانب
حتی کہ واسطے پانچ شرطیں ہیں پہلے شکر نعمت الہی بجالانا کہ فیض نامتناہی زیادہ ہو و دوسرے مہارام
طاعت الہی کو خدمت بادشاہی سے بیشتر اور اگر ناکہ خیم الہی نظر میں عزیز اور اولیٰ غلات میں مقبول ہو
تیسرے رضائے الہی کو رضا بادشاہ پر مقدم جانا کہ حق سبحانہ تمنا خوشنود ہو تو دوسروں کی غصبت
کیجہ نقصان نہیں ہو سکتا اور عباد ادا یافتہ خدا تعالیٰ غصبتناک ہو تو تمام ظلم کی خوشنودی سے
فائدہ نہیں پہونچتا چوتھے بادشاہ کے خوف سے زیادہ خدا کا خوف رکھنا اسلئے کہ جو خدا کو ڈرتا ہے

اجب ہی مفید مطلب نہو نواؤ گناہی و معاجبت سے ہاتھ اوٹھاتے ستر ہوں جو کار پر ہوں
 اور من فطرت تلوے اور حتی المقدور حاضر رہے جو قوت بادشاہ طلب کے فوراً اسکی خدمت میں پہنچے
 اور ہر وقت حضوری و ملازمت سے ہی اخراج کرے اٹھارہ ہوں محبت اور بغا مندی سلطان
 اعتماد کرے اور اپنی بہت کچھ خدمتگاری پر ہی سزاوار نہو اس واسطے کہ بادشاہ کسی کی خدمت سے
 ممنون نہیں ہونا بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو سزاوار خدمت جانتا ہے اور عیسویوں میں صاحب کامل
 نگاہ رکھے کہ کوئی حاجت سمیع رہا نہیں ہوتی اور اسقدر ہی حاکمین و مکررین کہ جن سلطان
 اثر طلال ظاہر ہو عیسویں اگر بادشاہ کسی کو غور کرے تو اسکو مناسب کہ مقرران بارگاہ سلطانی پر
 توقیت نہ ڈھونڈے اور اس کے اعزاز و مراتب کا لحاظ رکھے اکیسویں بادشاہ کے ستم سے بچد
 نہو اور اسکی سختی و درستی کو دلجوئی و دلخواہی سے قبول کرے اور اگر از سرے ناز کہ جو لازم سلطنت
 اسکو دشنام دین تو اس کے عین و عاقلین بخول ہو اور اسکی سختی کو طاقت شمار کرے بائیسویں
 اگر قیاب سلطانی میں گرفتار ہو تو زنجیر کسی فروزش سے نکال کرے اور کتبہ و عدوت دل میں
 نہ رکھے اور اپنا تصور بچے اور اس امر میں کوشش کرے کہ کسی سبب سے قیاب سلطانی زائل ہو جائے
 عیسویں اگر بادشاہ کسی سے ناراض نہو کسی کے نزدیک نہت کا اندیشہ نہو نہو چاہے کہ اسے
 اعتبار کریں اور جو شخص نہم ہو چکا ہو اس کے اختلاط کرے اور اسکی مجلس میں شریک نہو جب تک
 کہ وہ مورد قیاب سلطانی رہے چوبیسویں بادشاہ کی رضامندی حاصل کر نہیں کوشش کرے
 و سلطان کی خوشنودی چار چیزوں سے میسر ہوتی ہے اول بادشاہ کے ہر قول کی تصدیق و
 کرے دوم اسکی رائے اور تہذیب کی ستائش کرے سوم اسکی کیا و خوبی ہمیشہ ظاہر کرے چوتھی یہ کہ
 بدی اور برائی اسکی ہمیشہ پوشیدہ کرے پچیسویں اسرا سلطانی اور راز بادشاہ کی خبر نہو
 اور بہ سبب شرطوں پہنچد و مدد شرط ہے اور رعایت جانب خود میں سات طریق ہیں اول ہر
 جس جگہ سے کوئی چیز نہیں مینی چاہتے نہ لے اور جہاں نہیں دینی چاہتے نہ دے تاکہ دنیا پر
 زہم و بھار اور آخرت میں ذلیل و شرمسار نہو دوم حتی المقدور سب کو نیکی پہنچا اور
 بری دفع کرے سوم بہت بلند رکھے کہ شخص کا اعتبار بقدر بہت ہے جسکی بہت بلند ہوگی
 برکز اپنے نفس نہیں کو مال و منال دنیا کی طرح میں کہ نہایت خیر ہے رسوا و خوار کرے چار
 ذات پر سختی گوارا کرے اور نہ خلق اللہ کو سخت گیری سے تکلیف دے پنجم اعتبار و افتخار
 قدر و قیمت جانے اور موت کی پل سے پہلے اپنا و ذلیل اور اثر خوب یا بکار چھوڑے



سب مقرر شدت میں ہر روز دلی دلی سے اور شوق سے
 درمیدار میں کی شربِ سدا سدا ہر روز کی شربِ سدا کی لذت اور
 یہ صانع کے لاکر حوالہ سود کبھی کی دیکھا اور پانچہ فیصلت شری کے سرِ فرگاہ کے کر شری
 بین رنگ طریاں اور دیرت اندازِ نرم اور حیدر میں تاشات و دیو کی جسم پر بار بار زہن میں
 دیکھ کر سحر انگشت اور چرو کائے سارے اور طاق کے موملہ ہاتھ سے اور طاق کا نقش ہو گیا
 تسلیم سے اور ہر روز کی شربِ سدا سدا سے بلکہ شربِ آب کی تیزی تفتے سے باقی نہ رہے

موقوف

عجب سے ناز و نشاط اب بہ کل
 عجب بہ شمعِ بریم و بسہ می ہے
 عجب کچھ واقعت اس میں ہے جہا
 عجب سے وہ بہ سوزوں منور
 عجب تاب ہے بہ ہوا باب
 اب سب سے عجب آشوبِ محفل
 اب شیریں اداس ہے یہ سرگرد
 فرشتہ جس کی خوشبو پر سے بسمل
 کہ جس پر شکل پر دانہ پریا سے
 بنات خصہ طوطی اس شکر کا
 کہ ہوا الی لطفِ قمری ہے جس پر
 کہ سو جان سے چکوا کسا ہے ہناب
 کہ مجنون جس پر سے ہر ایک عالم
 کہ سے مسدود جس کا ہے بنیر

عجائز کف و خیر و شہدای و ہر روزی ہے اور گدہ خیریت فرما کی و خرد پروری ہے کہ جس کے
 یا دوزخ نواز کی لذت شکر سے طوطی کے موندہ میں پانی بہر کا ہے اسلئے شیریں نوازی سے لا ہار ہے
 بر زمین پانی گھن پر دوزخ کی ہارے گل ترکہ لیل ناز کے آئینا نے نگاہ ہو گیا ہے اسلئے نیک نوازی
 اپنے سرور ایک مست کو یاد دلایا ہے اسلئے کہ بہستانہ سرگنا ہے آئینہ ایک سادہ رو کو دکھایا اسلئے
 و حرمِ صفات ہاں خود فرشتہ پر امان و ہر نا ہے جس کی تملہ عمار کا برم افزہ ہے کتاب کہ پر تو ہم
 موندہ بخیر اوقاف و ملاقات اور حال کسی آئینہ رخسار کا عالم سوز سے کیا جمال کہ ہر دانہ کے شبنام میں شوق
 ہمارے شکر کے محافل ہوتی تھیں کہ وہ میں شوق کی طرح طوطا کا دم و رہ عجب غیبی کے نام میں سید ہوش سے
 کہ گو بادشاہ کی مناجات ہر حال میں

موقوف

یام بر گشتاں ہوا گو بادشاہ ہم میں کبھی کبھی
 نایام نام جانو اور جقدر و عظم
 چشم ہے کہ اس پر اس لطف است اسیدم از خداوند
 END

خانہ الطبع و لہند بریکدہ کتاب و تحریر خوشنویس اظہر
 صدائے اول و لاسیہ محمد علی بن علی لکھنوی غیر آغا میر

لند اظہر امی رحیم و غفور	شکریہ سدا کی صدا شکور	چہ پہ تیار ہوئی یہ سب	نام ہی ہی جکا علق
غارتہ طبع سے ہوا دین	اس پر بڑا کاسرخ بر نور	ہی بہ خورند علم و فرائد	طبعیت چل کیون نہو کا
ہی بہ کس گن ہیشہ بہار	زین حسین گہی تر کا شور	ہی بہ کوزہ میں ایک باند	ہیں علم و نہیں سر
اس مجھ کے جو تواف میں	خسے عقل شعور کا ہی نہو	مدہ نامان الی خرو	زبدہ شاہان الی
ماظم خوش قلام غرت میر	ماثر کسج رشک سرور	سرور کردہ سخن تاجان	سرگودہ و سرگودہ ج
حضرت مولوی نظام الدین	ابن سید امیر علی مغفور	چہرہ الدار علی ہی روشن	سینہ امیر اہل علم سے سمور
او کو پرستے میں لگا کمال	او کو پرچم علم میں ہی مہور	میں وہ باد و گناہت فلم	فخریہ جزا دوانی و شاہ پور
وضع شخص نگار تصویر بات	خمس او نہر سے وید پور	بحث ہو یا سنا طرہ کہ ہو	سب میں سب خطہ مغفور
او کی تعریف میں نظم قاصر	او کی توصیف میں بان خور	میر جو طبع رنگ کاشن	سعلی بہ بیدبان حضرت
میں وہ اجماع و خبر	میکا و حضور سے امور	شہر قلام کی ہر ہر ترش	بن شہا علی ندوی اظہر
خان و دران بہا و کاف	اختر اندیا و فین شور	اہل حاجت کو او کی خدمت	سودا شام ہے ہر جمع امور
راجہ محبت سنگ عالی جاہ	رنگ نازان قفسہ مغفور	میں باغضال عالم سلق	عمران رہا سب مذکور
المراد ہم سن اہم لہ	قادر کٹر حرم کرم کجور	گر ان سرشت نہ تعلیم	کاک خربال میں شہور
برقی جصوت بیکہ عیب	دہر و او سے بایا بے حضور	نہ دانی او نہ دکان فرامی	ہی جواد کاندہم ہی دستور
میں سکوچتہ مبلغ انعام	دبے سے کہ تعلیم کا جور	بالسوجد کی خرماری	کی گونشت ہندی مقلو
اور تواف نے ہر طہر کا	ہو کے بے اختیار دہر مجور	راہن باوجود صرف کثیر	خود ہی کی باغضالی مغور
سید مصطفیٰ حسین نجف	بندہ معترف بوجہ و قصور	ای جو کج کوس ناسیہ	کاتب بہ خط و رسطور
طبع کے اتمام میں کرم	تہا شب و روز باول شور	وہ کاف نہا غم انعام	رشتہ اتمام طبع ہی سرور
ای خرد سخن بہ خرد مند	ہو خرد و بردار ایش و کور	نہ خجری کی دہن بکھن	دل میں دو لون مصرعہ

ہی عجیب ابتداء ہے ہوش و سیر
 ۹۲
 لا جواب اتہا ہے عقیل و شعور
 ۹۲

نور اللامع و لہند بریکدہ کتاب و تحریر خوشنویس اظہر



و قطعہ ناریج حرمی و صنعت منقوہ انمول کتاب

۸۰۹
۱۔ شعور کے عروج پر ہی حال
اُڑا ستہ نہ رہو یہ عقل و شعور سے
بچہ استخساں نہ جسہ عقل و شعور سے

۲۔ ریح جسہ بہت بہت منقوہ اسے نظام
عقل و شعور و فکر و شعور

۳۔ شعور حرمی

۴۔ اہل الہی سے کی رسم تو نے
بہتہ داستان محب و محرم عقل و شعور
سام حواسہ حسد و مرور
کہا جوڑے کتاب عجیب عقل و شعور

۵۔ شعور حرمی

۶۔ شعور حرمی
خشم اسماہ حسد و پرور
رہنوردیہ حسد و پرور

۷۔ شعور حرمی

۸۔ شعور حرمی
عقدہ مفتہ مد سے ہوا باب خاتمہ
و سیاچہ و مفتہ مد وہ باب خاتمہ

۹۔ شعور حرمی

۱۰۔ شعور حرمی
نوع یک و دو و اس و تہ بہتہ مد و آد
حورین و حورین بریاں و خیر بہتہ مد و آد

۱۱۔ شعور حرمی

۱۲۔ شعور حرمی
کائنات باغ سے سے دہلیس کی سیر
ارض و سما و حق و ملک اس و خوش و طیر
جو میں صم سرست بہتہ مد و اسے سے ہے دیگر
ادبیتہ مجاہد سے محکومہ حور و عیب

۱۳۔ شعور حرمی
عقل و شعور خشم ہوئی حیرت نظام
ناریج عبوی سے کہ ہے خاتمہ بحیر

۱۴۔ شعور حرمی